مبلغین و مبلغات کیلئے
ماہِ رمضان سے متعلق اصلاحی
موضوعات کے بیانات کا خوبصورت گلدستہ
بنام
رَمَضانُ الْمُبارَک کے
31 بیانات
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ رمضان سے متعلق
اصلاحی موضوعات کے بیانات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

رَمَضانُ الْمُبارَک کے

31 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : رَمَضانُ الْمُبارَك کے 31 بیانات

صفحات : 853

پہلی بار : رَمَضانُ الْمُبارَك ۱۴۴۱ھ، اپریل 2020

دوسری بار : رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، فروری 2021

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخْص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	پہلے اسے پڑھ لیجئے	5
☆	اجمالی فہرست	4
1	جنت کی بہاریں	7
2	اللہ والوں کی نمازیں	29
3	فیضانِ مشکل کشا	56
4	جہنم سے بچانے والے اعمال	82
5	اچھے ماحول کی برکتیں	119
6	اللہ والوں کے روزے	149
7	فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ	175
8	حضرت عائشہ کی شانِ علمی	199
9	مولی علی کا عشقِ رسول	220
10	برے خاتمے کا خوف	242
11	رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والے اعمال	280
12	قرآن کتابِ ہدایت ہے	301
13	شیر خدا کے روشن فیصلے	323
14	بزرگوں کا خوفِ جہنم	343
15	علمِ دین کے فضائل و اہمیت	380
16	خاتونِ جنت کی شان و عظمت	403
17	تلاوتِ قرآن اور مسلمان	434
18	شانِ عائشہ صدیقہ	455

19	علمِ دین کے فضائل	481
20	ایمان کی حفاظت	512
21	وضو کے طبی فوائد	547
22	بچوں پر شفقتِ مصطفٰے	572
23	قرآنِ پاک کی اہمیت	593
24	اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے	620
25	خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟	638
26	جہنم کی سزائیں	657
27	استقبالِ رمضان	696
28	قارون کی ہلاکت	726
29	رمضان کو خوش آمدید کہیے	755
30	رمضان کی آمد مرحبا	784
31	استقبالِ ماہِ رمضان	808
32	شعبہ بیانات کا تعارف	846

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزبیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جمادی الاولیٰ تا ربیع الآخر کے ٹوٹل 353 بیانات** بارہ (12) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کئے گئے ہیں۔ رمضان المبارک کے 26 بیانات کا پہلا ایڈیشن دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر پہلے پیش کیا گیا تھا۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے **رمضان المبارک کے 31 بیانات** پر مشتمل اب دوسرا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں رمضان المبارک سے متعلقہ ہفتہ وار اجتماع کے مزید 5 بیانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کاثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔(الترغیب والترھیب، حدیث کتاب الذکر والدعاء الترغیب فی لکثر الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث 2590)

منتظر ہیں جنتیں اس کے لیے
وِرد ہے جس کا ثنائے مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

❀مَدَنی قافلے ،مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علٰی محمَّد

نعمتوں کی ایک جھلک:

حَضْرتِ سَیِّدُنا عیسٰی بن مرحُوم عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں:"ایک نیک سیرت لونڈی حَضْرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی خِدْمت میں رہا کرتی تھی۔ اس لونڈی نے مجھے حَضْرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عِبادَت وریاضَت کے بارے میں بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ساری ساری رات نماز میں مشغول رہتیں۔جب صُبْح صادِق ہوتی تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے مُصلّے پر لیٹ جاتیں اور جب ہلکا ہلکا اُجالا ہونے لگتا تو فوراً اُٹھ کھڑی ہوتیں اور اپنے نَفْس کو مُخاطب کرکے کہتیں:" اے نَفْس !تُو اس ناپائیدار دُنیا میں کب تک سوتا رہے گا؟ آج کچھ دیر جاگ لے، کچھ نیک اَعْمال کرلے، پھر قَبْر میں خُوب میٹھی نیند سو جانا، وہاں تجھے قِیامت تک کوئی نہیں جَگائے گا، عمل یہاں کرلے آرام وہاں کرنا۔

جاگنا ہے جاگ لے اَفْلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا دوبارہ عِبادَت میں مشغول ہوجاتیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے پُوری زِندگی اسی طرح عِبادت ورِیاضَت میں گُزاری۔جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی وَفات کا وَقْت

قریب آیا تو مجھے بُلا کر فرمانے لگیں: "میری موت کی وَجہ سے مجھے اَذِیَّت نہ دینا یعنی میرے مرنے کے بعد چیخ وپُکار نہ کرنا اور اسی اُون کے جُبّے میں میری تکفین کرنا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی وَفات کے بعد ہم نے آپ کو اُسی جُبّہ میں کفن دیا جس کی آپ نے وَصِیَّت فرمائی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی وَفات کے تقریباً ایک سال بعد میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو خواب میں دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا جَنَّت کے اَعْلٰی دَرَجوں میں ہیں اور آپ نے سبز ریشم کا بہترین لباس زَیْبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا آپ نے پہنا ہوا تھا۔

پھر میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پُوچھا: "اے رابعہ ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے اُس جُبے کا کیا ہوا جس میں ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو کفن دیا تھا؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ لباس مجھ سے لے لیا گیا اور اس کی جگہ یہ بہترین لباس مجھے عَطا کیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو، اور میرے اُس جبے کو لپیٹ کر اس پر مُہر لگا دی گئی اور اسے مَقامِ عِلِّیّین میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ قِیامت کے دن اس کے بدلے مجھے ثواب عَطا کیا جائے۔" میں نے پُوچھا: "آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو اور کیا کیا نعمتیں عَطا کی گئیں ؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمانے لگیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، وہ بیان سے باہر ہیں۔ تم نے تو ابھی ان نعمتوں کی ایک جھلک ہی دیکھی ہے، اس کے علاوہ نہ جانے کیا کیا نعمتیں اُس نے اپنے اَولیاء کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔

پھر میں نے عرض کی: "مجھے کسی ایسے عمل کے مُتَعَلِّق بتا دیجئے جس کے ذریعے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب

اوراس کی رِضانصیب ہو جائے۔"تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا:" کثرت سے ذِکْرُاللہ کرو،ہر وَقْت اپنے اوپر ذِکْرُاللہ کولازِم کرلو۔ اگرایسا کرو گی تو کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے کہ تم قابلِ رَشک ہو جاؤ۔" (عیون الحکایات، ۱/۱۶۸ ،ملتقطاً)

گدا بھی مُنتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خَیر سے لائے سَخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نیک بندی نے جب اپنے دن رات اُس کی یاد میں بَسر کیے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی، اسی کے لیے اپنی خواہشات کو قُربان کیا اور اپنے نَفْس کی مُخالَفت کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اپنی رَحمتوں اور بَرکتوں کی کیسی بارش بَرسائی۔ وہ جُبہ جسے پہن کر حَضْرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نَوافل پڑھا کرتیں اور عِبادت و رِیاضَت کرتی تھیں، اس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایسے بہترین لباس سے نَوازا کہ جس کی خُوبصورتی نہ کسی نے دیکھی نہ سُنی ، یہی نہیں بلکہ قیامت کے دن اس لِباس کے بدلے اَجْروثواب بھی عَطا کیا جائے گا نیز مزید جنَّت کی اَبَدی نعمتیں بھی حاصل ہوں گی۔ یہ سب اِنْعامات و اِکْرامات انہیں اس لیے ملے کہ وہ مومن تھیں اور اپنی ساری زِندگی نیکیوں میں بَسر کی تھی۔ جو مومن زِندگی بھر نیک اَعْمال کرتا رہے گا تو اس کے لیے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء، آیت نمبر 124 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا (۱۲۴) (پارہ:۵، النساء:۱۲۴)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نُقصان نہ دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت، حَضرتِ علّامہ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنْسان مرد ہو یا عورت بَقَدْرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ اُس کی جَزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنَّت میں جائے گا۔ مُطابِقِ اعمال اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلم نہ ہوگا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مُسْتَحِق اور بِلا قُصُور ان کا دَرَجہ گھٹا کر انہیں اَدْنٰی دَرَجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ (تفسیرِ نعیمی، ۵/۴۳۳)

میں ان کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنَّت میں بِسترا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مومن کو اس کے اَعمال کی

جزاء کے طور پر جنَّت میں داخل کیا جائے گا اوراس کے اَعْمال کے برابر اسے جنَّت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اہلِ جنَّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیاہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی مَنْظر کَشی کرتے ہوئے پارہ27، سُوْرَۃُ الْواقِعہ کی آیت نمبر 15 تا آیت نمبر 24 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: (جنّتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے، ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے، کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآنِ پاک کی ان مُبارَک آیات میں اہلِ جنَّت کو دی جانے والی جنّتی نعمتوں کی کیسی مَنْظر کَشی کی گئی ہے؟ کہ اہلِ جنّت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خِدْمت پر مامُور غُلام چھلکتے جام، لَبالَب کُوزے، اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے مُنْتَظِر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، مَن پسند غذائیں اور عُمدہ میووں سے ان کی تَواضُع ہوگی، الغرض جنَّت میں اہلِ جنّت اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مَزے لے رہے ہوں

گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے مُسْتفید ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا کی کسی بھی چیز سے اَدْنیٰ نِسْبَت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنّت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ملنے والے اِنْعامات واِکْرامات کا دُنیا میں مُیسَّر آنے والی اَشْیاء سے کوئی بھی مُوازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ:

آیئے "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسْبت سے جنّت کے مُتعَلِّق تین احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

1۔۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خَطرہ گُزرا۔ (مسلم ،کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، ص:۱۵۱۶، حدیث: ۲۸۲۴، بھارشریعت، ۱۵۲/۱)

2۔۔ "جنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرجوں میں آسمان وزمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرش ہے، سَو جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرو تو فردوس کا سُوال کرو۔ (جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی... الخ، الحدیث ۲۵۳۹، ج۴، ص۲۳۸)

3۔۔ "جنّت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ، ۳۹۲/۲، الحدیث: ۳۲۵۰، بھار شریعت، ۱۵۳/۱)

قسمت میں غمِ دُنیا، جنّت کا قبالہ ہو
تقدیر میں لکھا ہو جنّت کا مَزہ کرنا

(سامانِ بخشش، ص ۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا دُنیا کی فانی چیزوں سے کوئی مُقابَلہ نہیں۔ یقیناً عقلمند شَخْص وہی ہے جو جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اِس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے اوران نعمتوں کے حُصُول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ مگر افسوس! ہماری اَکْثَرِیَّت اس بات سے غافِل اور اپنی زِنْدگیوں کواس فانی دُنیا کی عارضی رنگینیوں سے رنگنے میں مَصْرُوف و مَشْغول ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا اور اس کی رنگینیوں کی مثال اس سانپ کی طرح ہے جسے ہاتھ لگائیں تو نَرم و نازُک معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا زہر جان لیوا ہوتا ہے۔ بالکُل اسی طرح یہ دُنیا بھی دیکھنے میں بہت ہی خُوشنما ہے لیکن حقیقت میں بہت تَباہ کُن اور ہلاکت خیز ہے۔ اس لیے دُنیا کی فکر چھوڑیئے اور آخرت بہتر بنانے پر توجُّہ دیجئے۔ موت سے پہلے جس قَدر مُمکن ہو نیکیاں کر لیجئے۔ وَرنہ بوَقْتِ نَزع پچھتانے کے سِوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اَعْمال کے طُفیل دُنیا بھی عَطا کر دیتا ہے، مگر اَعمالِ دُنیوی کے ساتھ آخرت عطا نہیں کرتا۔ (الزھد لابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللہ، ص ۱۹۳، حدیث: ۵۴۹، بتغیر قلیل، از منہاج العابدین ص ۴۵۷) لہٰذا اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُنیا بھی اچھی ہوگی، آخرت بھی سنور جائے گی اور جنّت کی لازَوال نعمتیں بھی نصیب ہوں گی۔

ہم نے مانا کہ گُناہوں کی نہیں حد لیکن!
تُو ہے ان کا تو حَسن تیری ہے جنّت تیری

(ذوقِ نعت، ص ۱۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُنیا کی مَحَبَّت اور مال و زَر کی خواہش سے بچ کر جنّت پانے کے لیے عمل کرنا اِنْتہائی دُشوار مَرحلہ ہے۔ لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں، شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گے تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اِخْتیار دِیا جائے تو یقیناً ہم میں سے ہر شَخْص ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھے گا اور ایک لاکھ روپے ہی لینا چاہے گا، 100 روپے کی طرف کوئی بھی عقلمند نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح دُنْیا وَمَافِیْھا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنَّت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مُقابَلہ ہی نہیں۔ اس لیے اس دُنیا کی فکر چھوڑیئے اور آخرت کمانے، نیکیوں میں دل لگانے اور جنَّت پانے کی کوشش کیجئے۔

مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو!
باغِ خُلد اِکْرام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش،۴۱)

آیئے حُصُولِ ترغیب کے لیے "جنَّت کی چند بہاریں" سُنتے ہیں: چُنانچہ

جنت کی بہاریں:

اگر جنَّت کی کوئی ناخُن بھرَ چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنّتی کا کنگن ظاہر ہو تو سُورج کی روشنی مِٹادے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مِٹا دیتا ہے۔ (سنن

الترمذي"، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء في صفة أهل الجنة، الحديث: ۲۵۴۷، ج۴، ص ۲۴۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۳) اس (جنّت) میں قِسم قِسم کے جَواہر کے محل ہیں، ایسے صاف وشفاف کہ اَندر کا حصّہ باہر سے اور باہر کا اَندر سے دِکھائی دے۔ (الترغيب والترهيب"، کتاب صفة الجنة والنار، فصل في درجات الجنة وغرفها، الحديث: ۲۷، ج۴، ص ۲۸۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۴) جنّت کی دِیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد"، کتاب أهل الجنة، باب في بناء الجنة وصفتها، الحديث: ۱۸۶۴۲، ج۱۰، ص ۷۳۲، بہارشریعت ۱/۱۵۴) ایک اِینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زَمین زَعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقُوت۔ (سنن الدارمي"، کتاب الرقائق، باب في بناء الجنة، الحديث: ۲۸۲۱، ج۲، ص۴۲۹) ایک اور روایت میں ہے کہ جنّتِ عَدن کی ایک اِینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقُوتِ سُرخ کی، ایک زَبَرجَدِ سبز کی، مُشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زَعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عَنبر کی مٹّی ہے۔ (الترغيب والترهيب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، الحديث: ۳۳، ج۴، ص۲۸۳، بہارشریعت، ۱/۱۵۴)

جنّت کے دَریا:

جَنّت میں چار دَریا ہیں ایک پانی کا، دُوسرا دُودھ کا، تیسرا شَہد کا، چوتھا شَراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مَکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اُوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالِص مُشک کی ہے۔ (الترغيب والترهيب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی انهار الجنة، الحديث۵۷۳۴/۳۵، ج۴، ص۳۱۵، بہارشریعت، ۱/۱۵۵) وہاں کی شَراب دُنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نَشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عَقل ہو جاتے

ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک ومنزَّہ ہے۔

("تفسیر ابن کثیر"ج ۷،ص ۲۸۹ ،بھارشریعت، ۱/۱۵۵)

جنّت کے کھانے:

جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے،جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے مَوْجُود ہو گا۔(تفسیر ابن کثیر"،ج۷،ص ۱۶۲ ، بھارشریعت، ۱/۱۵۵) اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وَقْت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا(الترغیب والترھیب"،کتاب صفة الجنة والنار،الحدیث:۳۷،ج۴، ص ۲۹۲ ،بھارشریعت، ۱/ ۱۵۶) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو(گی) تو کُوزے خُود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اَندازے کے مُوافق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو) ایک قَطرہ کم (ہو گا اور) نہ زِیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے) خُود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔(الترغیب والترھیب"،کتاب صفة الجنة والنار،الحدیث:۶۶،ج۴،ص ۲۹۰ ،بھارشریعت، ۱/۱۵۶) ایک خُوشبو دار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خُوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا،سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خُوشبو نکلے گی۔ (صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في صفة الجنة ... إلخ، الحدیث: ۲۸۳۵، ص ۱۵۲ ملخصاً، بھارشریعت، ۱/۱۵۶)

خُدّام وغِلمان کی کثرت:

کم سے کم ہر شَخْص کے سرہانے دَس ہزار (10,000) خادِم کھڑے ہوں گے، خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے

رَنگ کی نعمت ہوگی(الترغیب وا لترھیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث: ۷۰، ج۴، ص ۲۹۱، بہارشریعت ۱/۱۵۷) جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زِیادتی ہوگی، ہر نوالے میں 70 مَزے ہوں گے، ہر مَزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ مَعاً(ایک ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے رُکاوَٹ نہ ہوگا، جنّتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فَنا ہوگی۔(صحیح مسلم"،کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في دوام نعیم أهل...إلخ، الحدیث: ۲۸۳۶، ص ۱۵۲۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۷)

جنت کے بازار اور دیدارِ ربِّ غفّار:

جنَّت میں نیند نہیں (کیوں) کہ نیند ایک قسم کی مَوت ہے (معجم اوسط،۱/۲۶۶، حدیث: ۱۹۹) اور جَنّت میں مَوت نہیں۔ جَنّتی جب جَنّت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اَعْمال کی مِقْدار سے مرتبہ پائے گا اور اُس کے فضل کی حَد نہیں۔ اُنہیں دُنیا کے ایک ہفتہ کی مِقْدار کے بعد اِجازت دی جائے گی کہ اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی زِیارت کریں، عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا اور رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) جَنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور جنّتیوں کے لیے مِنبر بچھائے جائیں گے، نُور کے مِنْبر، موتی کے مِنْبر، یاقُوت کے مِنْبر، زَبر جَد کے مِنْبر، سونے کے مِنْبر، چاندی کے مِنْبر اور اُن میں کا اَدنیٰ مشک و کافُور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں اَدنیٰ کوئی نہیں، اپنے گُمان میں کُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانِع(رُکاوٹ) نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر تَجَلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بِن فُلاں! تجھے یاد ہے، جِس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بعض مَعاصِی یعنی گُناہ یاد دِلائے گا، بندہ عرض کرے گا: یا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تُو نے مجھے

بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مَغْفِرَت کی وُسْعَت ہی کی وَجہ سے تُو اِس مرتبے کو پہنچا، وہ سب اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَبر چھائے گا اور اُن پر خُوشبُو برسائے گا کہ اُس کی سی خُوشبُو اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو مَیں نے تُمہارے لئے عزّت تیّار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ اُن کی مِثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی اور نہ ہی قُلُوب پر اُن کا خَطرہ گُزرا۔ اُس میں سے جو چیز چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہو گی، جنّتی اُس بازار میں بَاہَم ملیں گے۔ چھوٹے مرتبے والا بڑے مَرتبے والے کو دیکھے گا، اُس کا لِبَاس پسند کرے گا، ہُنُوز (ہُ۔نُوز) یعنی ابھی گُفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لِبَاس اِس سے اچھا ہے اور یہ اِس وَجہ سے ہے کہ جَنّت میں کسی کے لیے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں (بیویاں) اِسْتِقبال کریں گی، مُبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جَمال اُس سے بہت زائِد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سَزَاوار تھا۔ ("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، الحديث: ٢٥٥٨، ج٤، ص٢٤٦، بہارِ شریعت، ١/ ١٦٠) جنّتی بَاہَم مِلنا چاہیں گے تو ایک کا تَخْت دُوسرے کے پاس چلا جائے گا ("الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الحديث: ١١٥، ج٤، ص٣٠٤، بہارِ شریعت، ١/ ١٦٢) اور ایک رِوَایَت میں ہے کہ اِن کے پاس نہایت اَعْلیٰ درجے کی سُوَارِیاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور اُن پر سُوَار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔ ("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة خيل الجنة، الحديث: ٢٥٥٣، ج٤، ص٢٤٤. بہارِ شریعت، ١/ ١٦٢) سب سے کم دَرَجے کا جو جنّتی ہے، اُس کے باغات اور

بیبیاں اور نِعیم وخُدّام اور تخت ہزار(1000) برس کی مُسافَت تک ہوں گے اور اُن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعَزَّز وہ ہے جو اللہ تعالٰی کے وَجہِ کریم کے دِیدار سے ہر صُبح وشام مُشَرَّف ہو گا۔ ("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب منه، الحديث: ۲۵۶۲، ج۴، ص۲۴۹، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۲) جب جَنّتی جَنّت میں جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: "کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُوں" عرض کریں گے: تُونے ہمارے مُنہ روشن کئے، جَنّت میں داخِل کیا، جہنّم سے نَجات دِی، اُس وَقْت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر اُنہیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔ (صحيح المسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المومنين في الآخرة... إلخ، ص۱۱۰، الحديث: ۱۸۱، بہارِ شریعت، ۱/ ۱۶۲)

عَفْو کر اور سَدا کے لیے راضی ہو جا!
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے لیے کوشش کریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اَہْلِ جَنّت کیسی کیسی اَعْلٰی نعمتوں سے بہرہ یاب ہوں گے؟ ہمیشہ کی زِندگی ملنے کے ساتھ، خُوشبو دار مَشروب، موتیوں کے خیمے، شہد و شراب کی نہروں کے کنارے لگے مِنبر، ان پہ لگے ہوئے اَعْلٰی قسم کے جنّتی گاؤ تکیے، آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے موتیوں سے مُرَصَّع تاج، اِرد گرد جنّتی خُدّام وغِلمان کا ہجوم، ہر قسم کی فکروں سے بے نیاز ہو کر

اہلِ جنّت اپنے اَعمال کی جَزاء کے بدلے میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو رہے ہوں گے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ان عالیشان نعمتوں کو پانے کی کوشش میں لگ جائیں،حُجَّۃُ الِاسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:یقیناً تعجُّب ہے ایسے شَخْص پر جو جنّت جیسے عالیشان مکان کے ہونے پر ایمان رکھتا ہو،اس کی تعریفوں کو سچا جانتا ہو اوراس بات کا کامل یقین رکھتا ہو کہ اس میں رہنے والے کبھی بھی موت سے ہمکنار نہیں ہوں گے ،(اسے پتہ ہو کہ) جو اس(گھر)میں آجائے گا اسے دُکھ دَرْد نہیں ستائیں گے،اس میں رہنے والوں پر کبھی بھی تغیُّر نہیں آئے گا اور وہ ہمیشہ اَمَن و سُکُون سے رہیں گے ، یہ سب جاننے کے باوُجُود بھی وہ ایسے گھر میں دل لگاتا ہو جو آخرِ کار اُجڑنے والا ہے ، جس کا عیش زوال پزیر (ختم ہونے والا) ہے ،خُدا کی قسم!اگر جنّت میں صِرف موت سے بے خوفی ہوتی ،اِنسان بُھوک ، پیاس اور تمام حوادِثات سے بے خوف ہی رہ سکتا اور دیگر اِنْعامات نہ ہوتے تب بھی وہ جنّت اس لائق تھی کہ اس کے لیے دُنیا کو چھوڑ دیا جائے اور اس پر ایسی چیز کو ترجیح نہ دی جاتی جو لُٹ جانیوالی اور مِٹ جانیوالی ہے چہ جائیکہ جنّت میں رہنے والے بے خوف بادشاہوں کی طرح ہوں، رَنگارنگ مَسرتوں، راحتوں سے ہمکنار ہوں، ہر خواہش کو پانے والے ہوں،ہر روز عرشِ اَعْظم کے قُرب میں جانے والے ہوں،رَبِّ ذُوالْمِنَن (اِحسان فرمانے والے رَبّ) کا دیدار کرنے والے ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایسی بے مثال نگاہوں سے دیکھنے والے ہوں کہ جس نگاہ سے وہ جنّت کی نعمتوں کو نہیں دیکھا کرتے تھے، وہ ان نعمتوں سے پھرنے والے نہ ہوں،ہمیشہ اِنہی نعمتوں میں رہیں،اوران کے زَوال سے امن میں ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب،ص ۲۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کِس قدَر حیرت بالائے حَیرت ہے کہ اگر ہمارا کوئی پڑوسی یا عزیز بُلند وبالا کوٹھی تیّار کرلے یا بہترین کار (CAR) خریدے یا کسی بھی صُورت اپنی دُنیاوی آسائش کا مِعْیار بُلند کرلے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جُستجُو میں مگن ہوجاتے ہیں، ایک دُھن سی لگ جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم مُتّقی وپرہیزگار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنّا کیوں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ جَنّت کے دَرَجوں کی بُلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نمازِ باجماعت کا پابند بنوں، تلاوت کروں، سُنّتوں کا پیکر بنُوں، مَدَنی اِنعامات کا عامل ومَدَنی قافلوں میں سفر کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخر شِرکت کروں۔ یاد رکھئے! جس طرح ظاہِری عِبادات وحُسنِ اَخلاق کے اِعتِبار سے لوگوں کو مُختلف دَرَجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اسی طرح اَجر وثواب کے دَرَجوں کی بھی تقسیم ہے، لہٰذا اگر ہم سب سے اَعلیٰ دَرَجہ حاصِل کرنے کی تمنّا رکھتے ہیں تو اس کے لئے بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔ چُنانچہ پارہ 4 سُورَۃُ اٰلِ عِمران کی آیت نمبر 133 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَۙ ﴿۱۳۳﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے ربّ کی بخشش اور ایسی جَنّت کی طرف جس کی چَوڑان (یعنی چوڑائی) میں سب آسمان و زمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

صَدرُ الاَفاضل مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: دوڑو سے مُراد توبہ، اَدائے فرائض وطاعات واِخلاص والے عمل اختیار کرکے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتے ہوئے، فرائض مَثَلاً نماز وروزہ وغیرہ اور دِیگر اَحکاماتِ شرعِیّہ پر اِخلاص

کے ساتھ عَمَل کے ذَرِیعے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنّت کی طرف دوڑو کہ یہ راستے جنّت کی طرف لے جاتے ہیں)

کل نارِ جہنَّم سے حسَن امن و اماں ہو
اس مالکِ فردوس پہ صدَقے ہوں جو ہم آج

(ذوقِ نعت، ص۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک اَعْمال کو جنّت تک پہنچنے کے راستے قرار دیا گیا ہے اور یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوگی کہ جنّت کی عالیشان نعمتوں اور اس کے باغات کی سیر سے ہم مُستفید ہوں، تو یاد رکھئے! کہ نیک اعمال جنّت تک پہنچانے کے لیے پُل کا کردار اَدا کرتے ہیں۔ تو ہمیں بھی نیک اَعْمال کی کثرت کرنی چاہیے!

نوافل کی کثرت:

منقول ہے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا اَزہَر بن مُغِیث رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ نہایت عِبادت گُزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دُنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی۔ تو میں نے اُس سے پُوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: "میں جنّت کی حُور ہوں" یہ سُن کر میں نے اُس سے کہا: میرے ساتھ شادی کرلو، اُس نے کہا: میرے مالک کے پاس شادی کا پیغام بھیج دو اور میرا مَہر ادا کردو میں نے پُوچھا: تمہارا مَہر کیا ہے؟ تو اُس نے کہا: رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح۱۸۷، (جَنّت میں لے جانے والے اعمال، ص۱۴۸)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفلِس کیا مَول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

اِسْتِغْفار کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِشراق ، چاشت اور تہجُّد کے نَوافل اَدا کیجئے اور خُود کو جنَّت کا حقدار بنایئے۔ تھوڑی سی زَبان چلایئے ، **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم** زَبان پر لایئے اور جنَّت کی حُوریں پایئے۔ چُنانچِہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک بار دُعا کی: یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنَّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ ابھی دُعا جاری تھی کہ یک دَم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنَّت میں مجھ جیسی 100 حُوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی 100، 100 خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی 100,100 کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر 100,100 ناظِمائیں (یعنی انتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اُٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جنَّت میں مجھ سے زِیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صُبح و شام **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم** پڑھ لیا کرتا ہے۔

(رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۵۵، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۹۸)

یہ مَرحمتیں کہ کچی مَتیں، نہ چھوڑیں لَتیں، نہ اپنی گتیں
قُصور کریں اور ان سے بھریں قَصُورِ جناں تمہارے لیے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہر وہ شَخْص جو صبح و شام اِستغفار پڑھے گا تو اسے

جنّتی حوریں ملیں گی۔ اسی طرح جنت میں داخلے اور وہاں اَعْلٰی مَراتِب پانے کا ذریعہ بننے والے اعمال میں سے ایک عمل **سلام** کو عام کرنا اور **کھانا کھلانا** ہے، **سلام** کو عام کرنے اور دوسروں کو اپنے خوانِ جُود (اپنے پاس) سے کچھ نہ کچھ عطا کرتے رہنے کی عادت بنانے سے جہاں انسان کے وَقار کو چار چاند لگتے ہیں، وہیں ایسا شَخْص ان خُوش نصیبوں میں بھی شامل ہو جاتا ہے جن کے لیے جنّت کی نوید (یعنی خوشخبری) ہے۔ چُنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **سَلام** کو عام کرو اور **کھانا** کھلاؤ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، حدیث ۴۸۹، ج ۱، ص ۳۵۲)

سُنَّتیں اپنا کے حاصل بھائیو! رَحمتِ مَولیٰ سے جنَّت کیجئے!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح قُدرت ہونے کے باوُجود **بدلہ نہ لینا** بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے نہ صِرف محبتوں کے رشتے قائم و دائم رہتے ہیں بلکہ روزِ قِیامت عزتوں کی مِعْراج بھی نصیب ہو گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: "جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوُجود **غُصّہ پی** لے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے لوگوں کے سامنے بُلائے گا تاکہ اس کو اِخْتیار دے کہ **جنَّت** کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحلم، حدیث ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲) **یقیناً کل قِیامت** کے سخت آزمائش والے دن میں جب کسی کو بُلا کے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اِنْعامات و اِکْرامات سے نوازے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یارَبّ! پڑوس خُلد میں سَروَر کا ہو عَطا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح نیکیاں بڑھانے اور آخرت کا ثواب کمانے کیلئے **قرآنِ پاک** کی **تلاوت** کی بھی عادت بنانی چاہیے، یقیناً اس کے سبب جہاں رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کُھلتے ہیں وہیں حدیثِ پاک میں جنّت کے اَعلٰی مرتبے پانے کی نوید بھی ہے۔ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تُو دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تُو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہو گا۔" (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، حدیث ۱۴۶۴، ج ۲، ص ۱۰۴)

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن

قسمتِ خُدام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر دُرُست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھنے والے کے وارے ہی نِیارے ہیں۔ ایسے شَخْص سے کہا جائے گا کہ قُرآن پڑھتے جاؤ اور جنّت میں اپنے بُلند مَراتب بڑھاتے جاؤ، اس لیے ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو اسلامی بھائی دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے ان کی خدمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ آج ہی دُرُست قرآنِ پاک سیکھنے کے لیے کمربستہ ہو جائیے، اس کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے تَحت مُختلف جگہوں پر ہونے والے پورے ماہِ رمضان و آخری عشرے کے اِجتماعی

اِعتکاف میں شریک ہونا بھی ہے۔

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے جہاں اس مُقدَّس مہینے کے آخری عشرے کا اِعتکاف کرنے کی سعادت ملے گی، وہیں عِلمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر ذَخِیرہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ قرآنِ پاک صحیح تَلَفُّظ سے پڑھنا بھی سیکھ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ۔ اِعتکاف کے بے شُمار فضائل ہیں، چُنانچہ مدینے کا تاجور، سلطانِ بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ گوہر نشان ہے: جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاوخُوشنودی کیلئے ایک دن کا اِعتِکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنّم کے درمیان 3 خَندَقیں حائل کردے گا جن کی مَسافَت مَشْرِق ومغرِب کے فاصلے سے بھی زِیادہ ہوگی۔" (الدرالمنثورج ۱ ص۴۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے! کہ جو شَخْص اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لیے ایک دن کا اِعتکاف کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے اور جَہنَّم کے درمیان3 خَنْدقیں حائل کر دے گا توجو شَخْص رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے میں اِعتکاف کرے گا اسے کیسے کیسے اِنْعامات و اِکْرامات سے نوازا جائے گا، کیونکہ رَمَضان میں تونیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے زِندگی کے اس مَوقع سے فائدہ اُٹھایئے اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے میں سُنَّت اعتکاف کے لیے تیار ہو جایئے۔ بلکہ آج ہی سے اِعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کیجئے اور ثوابِ عظیم کے حق دار بن جایئے!

رحمتیں لوٹنے کے لیے آؤ تم — مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم — مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ [1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔" [2]

1... فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

2... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اچّھی نیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام ومُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

قرآن اور نماز کا شیدائی

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُجاہدات اور عِبادات کا ذِکر کرتے ہوئے شَمْعِ رِسالت کے دو پروانوں کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے، واپسی پر ہم پہاڑی عَلاقے سے گُزرے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں قِیام کا حکم فرمایا۔ سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام کی خاطِر وہاں ٹھہر گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج رات تم میں سے کون پہرہ دے گا؟ ایک مُہاجِر اور ایک اَنصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ سَعادَت ہم حاصِل کرنا چاہتے ہیں، ہمیں قَبول فرمالیجئے۔ چُنانچہ وہ دونوں اِجازت پاکر پہرہ دینے کے لئے تیّار ہوگئے، دونوں نے مشورہ کِیا اور اَنصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہم ایسا کرتے ہیں کہ آدھی رات ہم میں سے ایک پہرہ دے گا اور دوسرا سو جائے گا، پھر بقیہ آدھی رات دوسرا پہرہ دے گا اور پہلا سو جائے گا، لہٰذا آپ آرام فرمائیں، میں جاگتا ہوں پھر آپ پہرہ دینا، پس مُہاجِر صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آرام فرمانے لگے اور اَنصاری

صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہرہ دینے کے لئے تیّار ہو گئے۔کچھ دیر کے بعد انہوں نے نماز پڑھنا شُروع کر دی اور سورۂ کَہف کی قِراءَت کرنے لگے۔دُشمنوں کی طرف سے ایک شَخْص آیا اوراس نے پہاڑی پر چڑھ کر دیکھاتو اسے ایک شَخْص نماز پڑھتا ہوا دِکھائی دِیا،اُس نے کمان پر تِیر چڑھایا اور نِشانہ باندھ کر اُس صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر تِیر چلا دِیا،تِیر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْم میں پیوست ہو گیا، لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کوئی حرکت نہ کی اور نماز میں مشغول رہے،اُس ظالم نے دُوسرا تِیر مارا،وہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْمِ اَقْدَس میں اُتر گیا، لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازنہ توڑی پھراُس نے تیسرا تِیر مارا،وہ بھی سیدھا آیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو زخمی کرتا ہوا جِسْم میں پیوست ہو گیا۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رُکوع وسُجُود کئے اور نماز مکمل کرنے کے بعد اپنے رفیق کو جگایا۔جب اُس کافر نے دیکھا کہ یہاں یہ اکیلا نہیں بلکہ اِس کے رُفَقاء(ساتھی) بھی قریب ہی موجود ہیں تو وہ فوراًبھاگ گیا۔ مُہاجِر صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے رفیق(ساتھی) کی یہ حالت دیکھی توجلدی جلدی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْم سے تِیر نکالے اور پُوچھا:جب آپ پر دُشمن نے حملہ کِیاتو آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ اِس پر قرآن ونماز کے شیدائی اُس اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دِیا:میں نے نماز میں ایک سُورت شُروع کی ہوئی تھی میں نے یہ گوارانہ کِیا کہ سُورت کوادھورا چھوڑ کر نماز توڑ ڈالوں، خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہرے کی ذِمّہ داری نہ دی ہوتی تو میں اپنی جان دے دیتا لیکن سُورت کو ضرور مکمل کرتا، لیکن مجھے حُضُور سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہرہ دینے کا حکم فرمایا تھا اِس لئے میری ذِمّہ داری تھی کہ اِس کو اَحْسَن طریقے سے سر انجام دوں۔جب میں نے دیکھا کہ میں بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہوں تو اِسی احساسِ ذِمّہ داری کی وجہ سے نماز کو مُخْتَصَر کر دِیا اورآپ کو جگادِیا تاکہ دُشمن

مزید حملہ نہ کر سکے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! قُربان جایئے ! اُن پاک ہستیوں کو نماز و قرآن سے کیسی مَحبَّت ولگن تھی کہ جان کی پروانہ کی اور نماز میں مشغول رہے اور ایک ہم ہیں کہ اَوّل تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر پڑھ بھی لیں تو گھر بار یا کاروبار کی فِکْر سر پہ ایسی سُوار ہوتی ہے کہ نہایت جلدی جلدی نماز ادا کرتے ہوئے گویا اُسے سر سے اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے ! جلد بازی میں نماز پڑھنے کی وجہ سے عُموماً نماز میں ایسی غَلَطیاں بھی ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ چُنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیْفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شَخْص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ اُس سے فرمایا: تم نے جو نماز پڑھی اگر اِسی نماز کی حالت میں اِنتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سَیِّدُنا محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہو گی۔[2] ایک اور رِوایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُوچھا: تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو ؟ اُس نے کہا، چالیس (40) سال سے۔ فرمایا: تم نے چالیس (40) سال سے بِالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دِیْنِ محمدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نہیں مَرو گے۔[3]

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ ! اللہ تعالٰی ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچا لے

---

1 . . . عُیُونُ الحکایات، حصہ اوّل، ص ۳۳

2 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب اذالم یتم الرکوع، ۱/۲۷۷، حدیث: ۷۹۱

3 . . . نسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلوۃ، ص ۲۲۵، حدیث: ۱۳۰۹

گنہگار ہے جاں بَلب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُکون واِطمینان سے نماز پڑھنے کی تعلیم

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے، ایک شَخْص آیا اور اُس نے نماز پڑھی پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دِیا اور اِرشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز (دُرُست) نہیں پڑھی، چُنانچہ وہ گیا اور اِسی طرح نماز پڑھی، پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کِیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دِیا اور اِرْشاد فرمایا: جاؤ جاکر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، اِس طرح 3 مرتبہ ہوا تو اُس شَخْص نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے ایسی ہی نماز آتی ہے، آپ ہی مجھے سِکھا دیجئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر اِتنا قرآن پڑھو جِتنا آسانی سے پڑھ سکو پھر اِطمینان سے رُکوع کرو، پھر رُکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اِطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھا کر اِطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پُوری نماز اِسی طرح مکمل کرو۔[1]

---

1 ... بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءۃ... الخ، ۱/ ۱۵۲، حدیث ۷۵۷

نَمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سُستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نَمازیں باجماعت یارسولَ اللہ
(وسائلِ بخشش)

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ واجب رہ جانے کی وجہ سے نماز کو لوٹانا واجب ہے۔خیال رہے کہ بھول کر واجب چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو واجب ہے اور عمداً (یعنی جان بوجھ کر) چھوڑنے سے نماز لوٹانا واجب۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں تَعدِیلِ اَرکان، یعنی اِطمینان سے ادا کرنا واجب ہے۔ کیونکہ وہ بُزرگ جلدی سے ادا کرکے آگئے تھے، اِسی لئے نماز دوبارہ پڑھوائی گئی، یعنی ہر دفعہ وہ نماز پڑھ کر آتے، سلام عرض کرتے اور لَوٹا دِیئے جاتے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی ہی دفعہ اُنہیں نماز کا طریقہ نہ سکھایا بلکہ کئی بار پڑھوا کر پھر بتایا تاکہ یہ واقعہ اُنہیں یاد رہے اور مسئلہ خوب حِفْظ ہو جائے کیونکہ جو چیز مَشَقَّت و اِنتظار سے ملتی ہے وہ دل میں بیٹھ جاتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اِس کی شرح سے معلوم ہوا کہ نماز ٹھہر ٹھہر کر نہایت ہی سُکون و اِطمینان سے ادا کرنی چاہئے۔ حدیثِ پاک میں جو فرمایا گیا کہ **"اِطمینان سے رُکوع کرو پھر رُکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اِطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھا کر اِطمینان سے بیٹھ جاؤ"** اِسی کا نام تَعدِیلِ اَرکان ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: تَعدِیلِ اَرکان یعنی رُکوع و سُجُود و قومہ و جلسہ (رُکوع سے کھڑے ہونے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے) میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی قدر (مقدار)

1...مرآۃ المناجیح، ۲/۱۲ ملخصاً وملتقطاً

ٹھہرنا(واجب ہے)تَعْدِیْلِ اَرْکان بھول گیا(تو)سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] بہرحال وُضُو و غُسل کے دُرُست طریقے کے ساتھ ساتھ نماز کے واجِبات، مَکْروہات، مُفْسِدات (نماز کو توڑنے والی چیزیں)اور دیگر ضروری مسائل کی معلومات ہونی چاہیے تاکہ ہماری نمازیں خراب اور ضائع نہ ہوں، کیونکہ ہر عاقل و بالغ مُسَلمان پر جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اِسی طرح حسْبِ حال نماز کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہے۔

کتاب "نماز کے اَحْکام" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نماز کے مسائل کے بارے میں 499 صفحات پر مشتمل نہایت ہی آسان کتاب بنام **"نماز کے اَحْکام"** تالیف فرمائی ہے۔ یہ کتاب در حقیقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ بارہ(12) رسائل کا مجموعہ ہے جو کہ یقیناً اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اِس میں وُضُو و غُسل کے طریقے سے لے کر نماز کا طریقہ، اُس کے فضائل، فرائض، واجبات، سُنّتیں، مَکْروہات اور مُفْسِدات تک کا ذکر کِیا گیا ہے۔ عِلاوہ ازیں قضا نمازوں کا طریقہ، اذان اور جوابِ اذان کے کلمات و فضائل، نمازِ سَفَر، نمازِ عید، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس سے مُتَعَلّق ضروری مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ بِلا شُبہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے لٰہذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ سے اِس کتاب کو ھدیّۃً حاصِل کرکے نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ اپنے گھر کے دِیگر افراد کو بھی اِس کے مُطالعے کی ترغیب دلایئے۔ اسلامی بہنوں کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **"اسلامی بہنوں کی نماز"** بہت ہی زبردست کتاب

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/۵۱۸، حصّہ چہارم، ۱/۷۱۱

ہے، اسے اسلامی بہنوں کو پڑھنا بے حد ضروری ہے۔

افسوس فی زمانہ دُنیاوی عُلُوم و فُنُون سیکھنے کے لئے تو بہت کوشش کی جاتی اور اِس کی خاطِر وقت اور مال کی بڑی سے بڑی قُربانی بھی دی جاتی ہے مگر نماز جو کہ دِیْن کا سُتُون ہے، اِس کے مسائل سیکھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی جاتی، عَیْن مُمکن ہے کہ علمِ دین سے مَحرُومی اور جلد بازی کی وجہ سے ہماری نمازیں ضائع ہو جاتی ہوں اور ہمیں پتا بھی نہ چلتا ہو۔ ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دِیْن کو نمازوں سے دِلی لگاؤ ہوا کرتا تھا۔ وہ حضرات نماز کے تمام تر آداب کا خیال رکھتے ہوئے فرائض تو فرائض، نوافل بھی نہایت ہی سُکون واِطمینان کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ آیئے ترغیب کے لئے اِس ضِمن میں بُزرگانِ دِیْن کے تین (3) واقعات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

﴿1﴾ اعلیٰ حضرت کی نماز

حضرت مولانا محمد حسین چشتی نِظامی فَخْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہیں چند سال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے فتاوٰی لکھنے کی خدمت حاصِل رہی، آپ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام عُمر لازمی طور پر جماعت سے نماز پڑھی اور کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ دَستار (عمامے) اور اَنْگَرکھے (کُرتے کے اوپر سے پہننے والی ایک پوشاک) کے ساتھ نماز پڑھا کرتے (یعنی نماز کے لئے لباس میں بھی خُصُوصی اِہتِمام فرماتے)۔ خُصُوصاً فرض نماز تو صِرف ٹوپی اور کُرتے کے ساتھ کبھی بھی ادا نہ کی۔ مزید فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس قدر اِحْتِیاط سے نماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت ان کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں

کم سے کم چھ (6) رکعت بلکہ آٹھ (8) رکعت بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔[1]

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے
(وسائلِ بخشش)

﴿2﴾ وہ لکڑی کہاں ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابُو الاَحْوَص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن نے اپنے والد صاحب سے پُوچھا: اَبّا جان! حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چھت پر ایک لکڑی تھی وہ کہاں گئی؟ اُنہوں نے بتایا: بیٹا! وہ (لکڑی نہیں تھی بلکہ خود) حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے جو رات کو قِیام کیا کرتے تھے۔[2] اِنہی کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا علاء بن سالِم عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہو گیا تو ایک لڑکے نے اپنی ماں سے پُوچھا: امّی جان! فُلاں کی چھت پر کھجور کا تَنا تھا وہ دِکھائی نہیں دے رہا؟ ماں نے کہا: بیٹا! وہ کوئی تَنا نہیں تھا بلکہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر تھے جو (عبادت کیا کرتے تھے اور اب) اِنتقال فرما گئے ہیں۔[3]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۵۳ بتغیر

2 . . . حلیة الاولیاء، منصور بن معتمر، ص ۴۶، رقم: ۶۲۶۹

3 . . . حلیة الاولیاء، منصور بن معتمر، ص ۴۶، رقم: ۶۲۶۰

(وسائلِ بخشش)

﴿3﴾ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز

حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ حضرت عاصِم بن یُوسُف مُحدِّث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عاصِم بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن سے فرمایا کہ اے حاتِم! کیا آپ نماز اچھی طرح ادا کرتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پُوچھا: آپ بتایئے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامِل و مکمل طریقے سے وُضُو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مُصَلّٰے پر قدم رکھتا ہوں تو اِس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہوجاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصوُّر جماتا ہوں کہ خانۂ کعبہ میرے دونوں بھنوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پُل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنّت میری دائیں جانِب اور جہنم میری بائیں جانِب اور مَلَکُ الْمَوْت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیرِ تحریمہ نہایت ہی اِخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبُّر اور غور و فکر کے ساتھ قِراءت کرتا ہوں، پھر نہایت ہی تواضُع کے ساتھ رُکوع اور گڑگڑاتے ہوئے اِنکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خُضُوع و خُشُوع کے ساتھ ادا کرتا ہوں یہ سُن

کر حضرت عاصِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حیرت کے ساتھ پُوچھا کہ اے حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دِیا کہ جی ہاں! تیس (30) برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔[1]

اَوقات کے اندر ہی پڑھوں ساری نمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کس قدر خُشوع و خُضُوع، ذَوق و شوق اور یکسوئی کے ساتھ طویل نمازیں پڑھا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اگر نماز پڑھنے کی سَعادَت مل بھی جائے تو نہایت سُستی، کاہلی اور بے توجُّہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے خُشُوع و خُضُوع سِرے سے حاصِل ہی نہیں ہوپاتا۔

کس رُکن میں کہاں نظر ہونی چاہیے؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا سَیِّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ (ایک روز) بعد نمازِ ظہر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اجنبی صاحب نے سامنے آکر نیَّت باندھی۔ جب رُکوع کیا تو گردن اُٹھائے ہوئے سجدہ گاہ کو دیکھتے رہے۔ فارِغ ہونے پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پاس بُلا کر دریافت کیا کہ رُکوع کی حالت میں اِس قدر گردن آپ نے

1...روح البیان، ۱/ ۳۳

کیوں اُٹھائی تھی ؟ اُنہوں نے عرض کیا حُضُور سجدے کی جگہ کو دیکھ رہا تھا تو فرمایا سجدہ میں کیا کیجئے گا (یعنی ہر حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر نہیں ہونی چاہئے) پھر فرمایا: بحالتِ قِیام ، نظر سجدہ گاہ پر اور بحالتِ رُکوع پاؤں کی انگلیوں پر اور بحالتِ تسمیع (رُکوع سے کھڑے ہو کر) سینہ پر اور بحالتِ سُجُود ناک پر اور بحالتِ قُعُود (اَلتَّحِیَّات وغیرہ پڑھتے ہوئے) اپنی گود پر نظر رکھنی چاہئے نیز سلام پھیرتے وقت کاتِبِین (اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے شانوں (کندھوں) پر نظر ہونی چاہئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے گُریز کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے توجُّہ بٹتی ہے اور دل نماز کے بجائے دُوسری چیزوں میں مشغول ہو جاتا ہے، شاید اسی وجہ سے نماز پڑھنے کے باوُجُود نہ تو ہمیں اس کی لذّت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی دل میں اس کا حقیقی شوق پیدا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں معمولی سر درد یا ہلکی پھلکی بیماری یا صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن ہماری نمازیں قضا ہو جاتی ہیں بلکہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند ایک نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتے ہیں اور اگر کوئی اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا" یوں گویا کسی قسم کی شرم وجھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۳۰۳ بتغیر

خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچتا ہے۔ ہمارے اَسْلاف وبُزرگانِ دِین شدید بیماری، ضَعِیْفُ الْعُمری یا بہت زیادہ جِسمانی کمزوری کے باوُجود بھی نمازوں سے غفلت نہ کِیا کرتے تھے بلکہ جب تک کوئی شَرْعی مجبوری نہ ہوتی نمازِ باجماعت کی پابندی کِیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

بیماری کے باوُجود نماز کی ادائیگی

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں: ہمیں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مَصْرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں اُن کے پڑوسی نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: "اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے مَحبَّت کرتے ہیں۔" یہ سُنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔[1]

نمازِ باجماعت کی بے مثال پابندی

حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن عَرْعَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن قَطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان جب حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: وہ بہت عِبادت گُزار تھے اور نمازِ باجماعت اور پہلی صَف کی پابندی کِیا کرتے تھے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلام کی نشانی (یعنی نہایت ضَعِیفُ الْعُمر) تھے اور آپ دیوار کا سہارا لیتے لیتے پہلی صف تک پہنچ جایا کرتے تھے۔[2]

1...حلیة الاولیاء، طلحة بن مصرف، ۵/۲۱، رقم: ۶۱۷۱

2...حلیة الاولیاء، سلیمان الاعمش، ۵/۵۸، رقم: ۶۳۱۰

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے، بالآخر آپریشن کا طے ہوا۔ چُنانچہ 21 دسمبر 2002ء کو راجپوتانہ اسپتال (حیدر آباد) میں داخِل (Admitte) ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے دوپہر یا شام کو آپریشن کا وقت دینا چاہا تو فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میری کوئی نماز بے ہوشی میں رہ نہ جائے۔ لہٰذا نمازِ عِشاء کے بعد کا طے ہوا۔ آپریشن سے پہلے دونوں ہاتھ ٹیبل کے اطراف میں باندھ دیئے گئے اور بعد میں جیسے ہی کھولے گئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے فوراً ہی قِیامِ نماز کی طرح باندھ لئے۔ ابھی نِیم بے ہوشی طاری تھی، درد سے کراہنے یا چِلّانے کے بجائے زَبان پر ذِکر و دُرود اور مُناجات کا سِلسلہ جاری ہوگیا، یکایک آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے پُوچھا: کیا نمازِ فجر کا وقت ہوگیا؟ اگر ہوگیا ہے تو مجھے پاک کر دِیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں فجر کی نماز پڑھوں گا۔ اُن کو بتایا گیا کہ فجر کو ابھی کافی دیر ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ایک اِستِفتاء کا جواب لکھنے سے پہلے جواب میں تاخیر کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آپ کی رجسٹری ۱۵ ربیعُ الآخر شریف کو آئی، میں ۱۲ ربیعُ الاَوّل شریف کی مجلس پڑھ کر (یعنی بیان کرکے) شام ہی سے ایسا علیل (بیمار) ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ میں نے وصیت نامہ لکھوا دِیا تھا۔ آج تک یہ حالت ہے کہ دروازہ سے مُتّصِل مسجد ہے، چار آدمی کُرسی پر

1 . . . امیر اہلسنت کے آپریشن کی ایمان افروز جھلکیاں، ص ۱۔۳ ملخصاً

بٹھا کر مسجد لے جاتے اور لاتے ہیں۔[1]

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں
اللہ!عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسی سخت عَلالَت (بیماری) میں بھی جماعت چھوڑ کر گھر میں تنہا نماز پڑھ لینا گوارا نہ کیا حالانکہ اتنی شدید عَلالت بِلاشُبہ ترکِ جماعت کے لیے عُذْر ہے۔ بانیِ اَلْجامعۃُ الاَشْرَفِیّہ حافِظِ مِلّت مولانا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت کی اِسی بیماری کا حال بیان کیا کہ ”ایک روز مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا، جماعت کا وقت ہو گیا، طبیعت پریشان (ہو گئی)، ناچار خود ہی کسی طرح گھسٹتے ہوئے (مسجد میں) حاضِر ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔“ آج صحت وطاقت اور تمام تر سہولت کے باوجود ترکِ نماز اور ترکِ جماعت کے ماحول میں یہ واقعہ ایک عظیم درسِ عبرت ہے۔ لِہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ معمولی بیماری، دردِ سر یا تھوڑی بہت پریشانی کی بِناء پر نماز تَرْک کرنے کے بجائے اپنے آپ کو مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کا پابند بنائیں۔ یاد رکھئے کہ بِلا عُذرِ شَرعی مسجد کی جماعت چھوڑنا گُناہ ہے۔ چُنانچہ

بہارِ شریعت میں ہے: عاقِل، بالغ، حُرّ (آزاد اور) قادِر پر جماعت واجِب ہے، بِلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہگار اور مُسْتَحِقِّ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسِق مردودُ الشہادۃ (ہے) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔[2]

1...فتاویٰ رضویہ ۹/ ۵۴۷

2...بہارِ شریعت، حصّہ سِوُم، ۱/ ۵۸۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا سب سے بڑا دُشمن شیطان ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُھتکار دِیا گیا ہے۔ شیطان لَعین کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے جہنّم میں جائے اور ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری کرکے جنّت کے حق دار بن جائیں لہٰذا وہ ہر آن ہمیں نماز و روزے کی پابندی اور دیگر عِبادات کی بجاآوری سے روکنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے، پہلے پہل نوافل و مُسْتَحَبّات سے انسان کو روکتا ہے پھر سُنَّتیں چُھوٹنے لگتی ہیں، اس کے بعد واجبات کی باری آتی ہے اور پھر بالآخر فرائض تک سے محروم کردیتا ہے۔ اگر آج ہم جماعت ترک کریں گے تو کل کو شیطان کے کہنے پر نمازوں ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام اوّل تو جماعت تَرْک ہی نہ کرتے اور اگر کسی شرعی عُذر کی بناء پر کبھی جماعت چُھوٹ بھی جاتی تو اُنہیں اِس قدر افسوس ہوتا کہ وہ مجبوراً چُھوٹ جانے والی اِس جماعت کی بھی اپنے طور پر تلافی کی کوششیں شُروع کردیتے۔ جیسا کہ

جماعت چُھوٹنے پر رات بھر عِبادت

حضرت سَیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب کبھی (کسی عُذرِ شرعی کے سبب) عشاء کی جماعت میں حاضِر نہ ہو پاتے تو ساری رات عِبادت میں گُزار دیتے۔[1]

بہرحال نماز ہر مُسلمان پر فرض ہے، اِس کو پڑھنا دُنیا و آخرت کی سَعادَتوں کا ذریعہ ہے اور چھوڑ دینا گُناہِ کبیرہ اور دُنیا و آخرت کی محرومیوں کا سبب ہے۔ لہٰذا نمازوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

---

1 ...اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۵۳۳

اِس پر اِستِقامت کی دُعا بھی کرنی چاہئے۔ قُرآنِ پاک میں جابجا نہ صرف نماز کا حکم دِیا گیا ہے بلکہ اجر وثواب کا ذکر کرکے اس کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں چار (4) فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سُنئے۔

نماز کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ

وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ (۱۶۲) (پ۶، النساء: ۱۶۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُؕ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ (۷۲) (پ۷، الانعام: ۷۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰىۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ (۲۳۸) (پ۲، البقرۃ: ۲۳۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حُضُور ادب سے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ (۴۳) (پ۱، البقرۃ: ۴۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رُکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کرو۔

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی آخری آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو اُن کے حُقُوق کی رعایت اور اَرکان کی حِفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ **مسئلہ:** (اسی آیتِ مُبارکہ میں) جماعت کی ترغیب بھی ہے۔

ترکِ جماعت کی وعید

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس اور حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے مروی ہے کہ ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا: لَیَنْتَہِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِہِمُ الْجَمَاعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دِلوں پر مہر لگادے گا پھر وہ غافِلوں میں سے ہوجائیں گے۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک میں یہی وعید جمعے کی نماز ترک کرنے کے بارے میں آئی ہے، چُنانچہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دِلوں پر مُہر کردے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔[2]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہاں رُوئے سُخن (گفتگو کارُخ) یا تو اُن مُنافقوں کی طرف ہے جو جمعہ (یا عام نمازوں) میں حاضِر نہ ہوتے تھے یا آئندہ آنے والے مسلمانوں کی طرف ہے ورنہ کوئی صحابی تارِکِ جمعہ (یا تارِکِ نماز یا تارِکِ جماعت) نہ تھے۔[3]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ، ۱/ ۴۳۶، حدیث: ۷۹۴
2 . . . مسلم، کتاب الجمعۃ، باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ، ص ۴۳۰، حدیث: ۸۶۵
3 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۳۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُبارک ہے: جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ[1] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ بھلا وہ کون سا عاشقِ رسول ہوگا جو اپنے مَحبوب کی آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک نہ پہنچانا چاہے؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز کی پابندی کرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور اپنے آپ کو احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ نماز کے فضائل و برکات کا حقدار بنائیں۔ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز قائم رکھنے اور نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہونے کی بارہا ترغیب بھی دِلائی اور اس کے فضائل بھی بیان کئے۔ آیئے ترغیب کے لئے چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللہِ اَسْوَاقُھَا، آبادیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ مسجدیں اور سب سے بُری جگہ بازار ہیں۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ، جو شَخْص صبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔[3]

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ،

1...نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص ۶۴۴، حدیث: ۳۹۴۶

2...مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب فضل الجلوس فی مصلاہ...الخ، ص ۳۳۷، حدیث: ۶۷۱

3...مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب المشي الی الصلاۃ...الخ، ص ۳۳۶، حدیث: ۶۶۹

جس دن عرشِ الٰہی کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا اُس دن 7 قِسم کے افراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔ پھر اس کے بعد اُن 7 افراد کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وہ شَخْص (بھی روزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں ہو گا) جس کا دِل مسجد سے چلے جانے کے بعد بھی دوبارہ آنے تک مسجد ہی میں لگا رہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مسجد سے دِل لگانے، نماز کی پابندی کرنے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے کیسے کیسے فضائل و بَرَکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رِضائے الٰہی حاصِل کرنے کے لئے ہمیشہ باجماعت نماز ادا کیا کریں، خواہ اِس کی خاطِر ہمیں کتنی ہی مَشَقَّت برداشت کرنی پڑے، آج کل اگر مسجد ہمارے گھر سے تھوڑی دُور ہو تو ہم معمولی سی تھکاوٹ یا سُستی کی وجہ سے نہ صرف جماعت ترک کرنے کے گُناہ میں پڑتے ہیں بلکہ نمازِ باجماعت جیسی عظیم سَعادَت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ جو نیک کام جتنا زیادہ دُشوار ہوتا ہے اُس کا ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے اور پھر نماز کی خاطِر راہِ خُدا میں اُٹھنے والے قدموں کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا، مسجد سے دُور والے کو ثواب زیادہ مِلتا ہے اور جو اِس سے بھی زیادہ دُور والا ہے اُسے اِس سے بھی زیادہ ثواب مِلتا ہے (گویا جیسے جیسے دُوری بڑھتی جائے گی ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا)۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے گِرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں تو بنی سَلِمَہ (قبیلے کے حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں، یہ

1...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۳۹۸ ماخوذا

2...ابن ماجہ، کتاب المساجد و الجماعات، باب الابعد فابعد...الخ، ۱/۴۳۱، حدیث: ۷۸۲

خبر جب نبیِ کریم عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسۡلِیۡم کو پہنچی تو فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب مُنۡتَقِل ہونا چاہتے ہو۔ عرض کی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! جی ہاں ہمارا اِرادہ تو یہی ہے، فرمایا: اے بنی سَلِمَہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ دوبار یہی ارشاد فرمایا، بنی سَلِمَہ کہتے ہیں، لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا (یعنی اس بِشارت کی وجہ سے ہم نے گھر تبدیل کرکے مسجد کے قریب رہائش اِختیار کرنے کا اِرادہ ترک کردیا)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ جماعت حاصِل کرنا بہت ہی زیادہ قابلِ فضیلت عمل ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ جماعت یا رکعت حاصِل کرنے کی خاطِر مسجد کے اندر دوڑنا منع ہے، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ملفوظات شریف میں مسجد کے اَحکام و آداب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔[2]

لہٰذا ہمیں نماز کے لئے ایسے اوقات میں آنا چاہئے کہ بآسانی جماعت مل جائے اور مسجد میں بھاگنا بھی نہ پڑے۔ بعض لوگ اذان کے بعد بھی اپنی گفتگو یا دیگر کام کاج جاری رکھتے ہیں اور پھر جماعت کھڑی ہونے کے بعد اُسے حاصِل کرنے کے لئے مسجد میں بھاگتے دوڑتے نظر آتے ہیں، حالانکہ حدیثِ مُبارک میں اس سے منع کِیا گیا ہے۔ چُنانچہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا تَاۡتُوا الصَّلَاۃَ وَاَنۡتُمۡ تَسۡعَوۡنَ وَاۡتُوۡھَا وَعَلَیۡکُمُ السَّکِیۡنَۃُ فَمَا اَدۡرَکۡتُمۡ فَصَلُّوۡا وَمَا فَاتَکُمۡ فَاَتِمُّوۡا، نماز کے لئے بھاگتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ اِطمینان و سُکون کے ساتھ (معمول کے مطابق چلتے ہوئے) آیا کرو پھر جتنی رکعتیں مِل جائیں جماعت کے ساتھ پڑھ لو اور جو فوت ہوجائیں اُنہیں (امام کے سلام پھیرنے کے

1 . . . مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب فضل کثرۃ الخطأ الی المسجد، ص ۳۳۵، حدیث: ۲۸۰ـ ۲۸۱
2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۱۸

بعد) مکمل کرلو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث میں جہاں نماز پڑھنے کے بہت زیادہ فضائل وبرکات بیان کئے گئے ہیں وہاں نماز قضا کرنے یا ترک کر دینے کی سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ چُنانچہ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، سورۂ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "**غَیّ**" کا جنگل پائیں گے۔

خوفناک وادی کا ھولناک کنواں:

بیان کردہ آیتِ مبارکہ میں "**غَیّ**" کا تذکرہ ہے اور اس سے مراد جہنّم کی ایک وادی ہے۔ صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "**غَیّ**" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہنّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عزّوجلّ اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنّم کی آگ) بدَستور بھڑکنے لگتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿**كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾**﴾ **تَرجَمۂ کنزالایمان:** جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔[2] (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ کُنواں بے نَمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے

---

1. ۔۔۔مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۲۲/۳، حدیث: ۷۲۳۴
2. ۔۔۔پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷

لیے ہے۔[1]

یاد رکھئے !ایک بھی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دینا کبیرہ گُناہ ہے۔ فتاوٰی رضویہ جلد9، صَفْحَہ 158 پر ہے: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر صرف) ایک وقت کی (نماز بھی) چھوڑی، ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مُستَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے کہ جب ایک نماز جان بُوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شَخْص دن بھر کی تمام نمازیں جان بُوجھ کر تَرْک کر دیتا ہو بلکہ وہ اِس خَصلَتِ بد کا عادی ہو اور نماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب میں مُبتلا رہے گا۔ لٰہذا جلد سے جلد بلکہ آج ہی نمازیں چھوڑنے کے گُناہِ کبیرہ سے سچّی پکّی توبہ کرلیجئے نیز باقاعدگی سے نمازوں کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ قضا نمازوں کی ادائیگی کی نِیَّت بھی کیجئے ورنہ یاد رکھئے کہ جہنّم کا عذاب کسی صورت بھی برداشت نہ ہوسکے گا۔ منقول ہے کہ جس شَخْص کو جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب دِیا جائے گا تو اُس عذاب کی تکلیف اُسے اتنی ہوگی کہ وہ یہ گُمان کرے گا کہ سب سے زیادہ تکلیف دہ عذاب مجھے ہی دِیا جارہا ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے برخلاف ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اُسے آگ کے جُوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…بہارِ شریعت، حصہ سِوُم، ۱/۴۳۴

2…بخاری، باب صفة الجنة والنار، ۴/۲۶۲، حدیث: ۶۵۶۱

جامعۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں میں اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُر فِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بہت ہی عظیم نعمت ہے جس پر ربّ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لہٰذا آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے اُنہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُقدَّس جذبے کے تحت علمِ دِیْن کو عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش میں وغیرہ جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنَات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ ان جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اخلاقی اور روحانی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کروا کر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی کیا خوب مدنی بہاریں ہیں آیئے سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

فِلم بینی کا شوقین، عالِم کیسے بنا؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (عمر تقریباً 32 سال) اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں کی وادی میں سرگرداں تھا۔ افسوس! کہ میرا اٹھنا بیٹھنا بھی ایسے لوگوں میں تھا جو طرح طرح کے گناہوں میں ملوّث تھے۔ ہم سب دوست مل کر فلمیں دیکھا کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک شام تھی، میں اپنے دوست کے گھر سے فلم دیکھ کر گھر کی طرف رواں دواں تھا کہ راستے میں سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے مجھے روک لیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی درخواست کی۔ میں نے نفس کی پکار پر بہانہ بناتے ہوئے کہا: میں اکیلا کیسے جاؤں، میرا کوئی دوست بھی تو ساتھ ہو۔ اس اسلامی بھائی نے مٹھاس سے تربتر لہجے میں جواب دیا: میں ہوں نا آپ کا دوست۔ اُن کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا۔ چُنانچہ میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مسافر بن گیا۔ مَدَنی قافلے میں میرے شب و روز عبادت میں گزرے، میں گناہوں کی آلودگی سے دُور رہا۔ اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر میرے کانوں میں رَس گھولنے لگا۔ میرے دل و دماغ کو تازگی ملی۔ آخری دن جب رخصت سے پہلے اختتامی دُعا مانگی گئی تو میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے۔ میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اپنے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا۔ مَدَنی قافلے سے واپس آنے کے بعد میں نے بُرے دوستوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور میرے شب و روز دعوتِ اسلامی کے

پاکیزہ مَدَنی ماحول میں بسر ہونے لگے۔ پھر فیضانِ مُرشد کی بارش مجھ پر چھما چھم برسی اور میں نے جامعۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے لیا۔ 2000 میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستارِ فضیلت اپنے سرپر سجائی۔ (تا دمِ تحریر) مجھے جامعۃ المدینہ میں تدریس کرتے ہوئے تقریباً 11 سال ہوگئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ رکن کابینہ مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کی ذمہ داری بھی ملی ہوئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یااللہ میری جھولی بھر دے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مَدَنی قافلے میں سفر کی برکت سے فلم بینی کا شوقین نوجوان، دینی کتب کے مطالعے کا شوقین بن گیا اور نہ صرف عالِم بلکہ دوسروں کو علمِ دین سکھانے والا بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ

اے مِرے مُشکِل کُشا! تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ، آیت 125 : **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل

کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فالج زدہ اچھا ہو گیا

ایک مَرتبہ امیرُ المؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِخدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم اپنے دونوں شہزادوں حَضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن و حَضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے ساتھ حرمِ کَعْبہ میں حاضِر تھے کہ دیکھا وہاں ایک شَخْص خُوب رو رو کر اپنی حاجَت کے لیے دُعا مانگ رہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے حکم دیا کہ اُس شَخْص کو میرے پاس لاؤ۔ اُس شَخْص کی ایک کَروَٹ چونکہ فالج زَدہ تھی لٰہذا زمین پر گِھسٹ کر حاضِر ہوا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے اُس کا واقِعہ دَرْیافْت فرمایا تو اُس نے عَرض کی: یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْن! میں گُناہوں کے مُعامَلے میں نِہایَت بے باک تھا، میرے والدِ مُحْتَرم جو کہ ایک نیک و صالِح مُسلمان تھے، مجھے بار بار ٹوکتے اور گُناہوں سے روکتے تھے، ایک دِن والدِ ماجد کی نَصیحَت سے مجھے غُصّہ آ گیا اور میں نے اُن پر ہاتھ اُٹھا دیا! میری مار کھا کر وہ رَنج و غم میں ڈُوبے ہُوئے حَرَمِ کعبہ میں آئے اور اُنہوں نے میرے لئے بد دُعا کر دی، اُس دُعا کے اَثر سے اَچانک میری ایک کَرْوَٹ پر فالج کا حَملہ ہو گیا اور میں زمین پر گِھسٹ کر چلنے لگا۔ اِس غیبی سَزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر والدِ مُحْتَرم سے مُعافی مانگی، اُنہوں نے شَفْقَتِ پِدری سے مَغلوب ہو کر مجھ پر رَحم

کھایا اور مُعاف کر دیا۔ پھر فرمایا: ”بیٹا چل! میں نے جہاں تیرے لیے بد دُعا کی تھی وہیں اب تیرے لئے صِحّت کی دُعا مانگوں گا۔“ چُنانچِہ ہم باپ بیٹے اُونٹنی پر سُوار ہو کر مکّۂ مُعظّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا آرہے تھے کہ راستے میں یکایک اُونٹنی بِدک کر بھاگنے لگی اور میرے والِد ماجد اُس کی پیٹھ سے گر کر دو (2) چٹانوں کے دَرمیان وفات پا گئے۔ اَب میں اکیلا ہی حرمِ کَعبہ میں حاضِر ہو کر دِن رات رو رو کر خدا تَعالٰی سے اپنی تندرُستی کے لیے دُعائیں مانگتا رہتا ہوں۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کی داستانِ عبرت نِشان سُن کر اُس پر بڑا رَحم آیا اور فرمایا: اے شَخْص! اگر واقعی تمہارے والِد صاحب تم سے راضی ہو گئے تھے تو اِطمینان رکھو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا، پھر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے چند رَکعت نماز پڑھ کر اُس کیلئے دُعائے صِحّت کی پھر فرمایا: ”قُمْ! یعنی کھڑا ہو!“ یہ سُنتے ہی وہ بِلا تکلُّف اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔ (مُلَخَّص از حجۃُ اللہ علَی العلمین ص ۶۱۴، کراماتِ شیرِ خدا، ص:۷)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو
تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کَردہ حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پُھول موجُود ہیں کہ اُس شخص کو والِدین کی نافرمانی اور گُناہوں پر ڈَٹے رہنے کی کیسی سزا ملی، اُس کی ایک کَروٹ پر فالج کا حَملہ ہو گیا اور وہ زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا نیز یہ بھی مَعلوم ہُوا کہ والِدَین کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وہ شَریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جو بھی حکم دِیں فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور اُن کی بدُعا سے بھی بچتے رہنا چاہیے اور ہر اُس کام سے اِجتناب کرنا چاہیے کہ جس میں والِدین کی ناراضی

ہو۔مزید اِس حِکایَت سے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِخدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی کَرامَت بھی مَعلُوم ہوئی کہ جب آپ نے اُس شخص کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی تو آپ کی دُعائے مُستَطاب (مُس۔تَ۔طاب) بارگاہِ الٰہی میں فوراً مُستَجاب (مقبول) ہوئی اوروہ فالج زَدہ شخص جو زمین پر گِھسَٹ گِھسَٹ کر چل رہا تھا، دُعائے علی کی بَرَکت سے اُسی وَقْت صحتیاب ہوکر بِلاتکلُّف چلنے پھرنے لگا۔

بے سبب بخشش ہو میری یہ دُعا فرمایئے
مُصطَفٰے کا واسِطہ مولیٰ علی مُشکل کُشا

(وسائلِ بخشش:۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت امیر المؤمنین، مَوْلَی الْمُسْلِمِیْن، سیِّدُنا علیُ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے فَضائل و کَمالات کے تو کِیا کہنے آپ کی تو شان ہی نرالی ہے، آپ صاحبِ سِیادت، مُحبِ آخِرت، مَحبُوبِ رَبُّ العزّت، بابِ مدینۃُ الْعِلْم اور شَہسوارِ میدانِ خطابَت تھے، آپ قُرآن وسُنَّت سے ثابت ہونے والے مَسائل کو نکالنے کی خُوب صَلاحِیت رکھتے، اِطاعت گُزاروں کے لئے چَراغ اور پرہیز گاروں کے دوست تھے، عدل کرنے والوں کے امام اور سَب سے بڑھ کر حِلم وعِلم والے تھے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے کراماتِ شیرِ خُدا میں آپ کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا تَعارُف کچھ یُوں بیان فرماتے ہیں کہ

نام و نسب و حلیہ مُبارَک

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مُشکِل کُشا شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مکۃُ المکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے اپنے والِد کے نام پر آپ کا نام ''حیدر'' رکھا، والِد نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا نام ''عَلی'' رکھا۔ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو ''اَسَدُ اللّٰہ'' (اللہ کا شیر) کے لَقَب سے نَوازا، اِس کے عِلاوہ ''مُرتَضٰی (یعنی چُنا ہوا)''، ''کرّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)''، ''شیرِ خُدا'' اور ''مولا مشکِل کُشا'' آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے مَشہور اَلقابات ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج۸ص ۴۱۲ وغیرہ ملخصا، کراماتِ شیر خدا، ص:۱۱) خلیفۂ چہارُم، جانَشینِ رسول، زَوجِ بَتُول حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کُنْیَت ''اَبُوالحَسن'' اور ''اَبُو تُراب'' ہے۔

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

(حدائقِ بخشش: ص32)

آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم، شَہَنْشاہِ ابرار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابُوطالِب کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ عامُ الْفِیْل کے 30 سال بعد (جب حُضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمر شریف 30 برس تھی) 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب بروز جُمعۃُ المُبارَک کو پیدا ہوئے۔ مَولیٰ مُشکِل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجِدہ کا نام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ بِنتِ اَسَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم 10 سال کی عُمر میں ہی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہوگئے تھے اور شہنشاہِ نُبوَّت، تاجدارِ رِسالت، شافِعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربِیت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمداد و نُصرت اور دینِ اِسلام کی حِمایَت میں مَصروفِ عَمَل رہے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مُہاجِرین اَوّلین اور عَشَرہ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشرَّف ہونے کی بِناء پر بَہُت زِیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غَزوۂ بدر، غَزوۂ اُحُد، غَزوۂ خَندق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شُجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور غیر مُسلِموں کے بڑے بڑے نامُوَر بَہادُر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے قاہِرانہ وار سے واصِلِ نار ہوئے۔(کراماتِ شیر خدا ص:۱۲)

دُشمن کا زور بڑھ چلا ہے یاعلی مدد!
اب ذُوالفِقارِ حیدَری پھر بے نِیام ہو

(وسائلِ بخشش: ص ۳۱۰)

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد اَنصار ومُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیرُ الْمُؤمِنِین مُنْتَخَب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ 17 یا 19 رَمَضانُ المبارَک کو ایک بد بخت کے قاتِلانہ حملے سے شدید زخمی ہوگئے اور 21 رَمَضان شریف یک شنبہ (اتوار) کی رات جامِ شہادت نوش فرماگئے۔(تاریخ الخُلَفاء ص ۱۳۲، اسد الغابۃ ج۴ ص ۱۲۸، ۱۳۲، ازالۃ الخفاء ج۴ ص ۴۰۵، معرفۃ الصحابۃ ج۱ ص ۱۰۰ وغیرہ، کراماتِ شیر خدا، ص: ۱۱)

اَصلِ نسلِ صَفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش: ۳۱۳)

آپ کا قدِ مُبارَک نہ زیادہ لمبا اور نہ زیادہ چھوٹا تھا بلکہ آپ میانہ قامت تھے، آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور چہرہ مُبارک انتہائی خُوبصورت تھا جیسے چودھویں کا چاند۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ کی ہتھیلیاں اور کندھوں کی ہڈیاں بھاری تھیں اور آپ کی گردَن مُبارَک چاندی کی صُراحی جیسی تھی، آپ کے سرِ مُبارَک پر بال پیشانی پر نہیں بلکہ پیچھے کی طرف تھے، آپ کی داڑھی مُبارَک گھنی تھی جس کا ہر بال بغیر خِضاب کے سِیاہ تھا۔ آپ کے بازو اور ہاتھ سَخت مَضبُوط تھے۔ (الریاض النضرۃ، ج۳، ص۱۰۷۔۱۰۸)

مرتضٰی شیرِ خدا! مَرحب کُشا! خَیبر کُشا!

سَروَرا! لشکر کشا! مشکل کشا! امداد کن!

(حدائقِ بخشش: ۳۲۳)

شیرِ خدا کا بچپن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مولیٰ علی مُشکِل کُشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا بچپن دیکھیں تو وہ بھی بے نظیر و بے مِثال تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن ہی سے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت میں رہ کر تَربِیت حاصل فرماتے۔ رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کَفالت فرمائی، بچپن ہی میں اسلام لائے، چھوٹی سی عُمر میں نیکی کی دَعوت میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیا اور اِس راہ میں آنے والی رُکاوٹیں آپ کی تَربِیَت کا حِصَّہ بنیں۔ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُبارَک

بچپن کا ایک خُوب صُورت گوشہ مُلاحَظہ فرمایئے۔ چنانچہ

شیرِ خُدا کی پہلی غِذا:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِدَتُنا فاطِمہ بنتِ اسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیان ہے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جب پیدا ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کا نام علی رکھا اور اپنا لُعاب آپ کے مُنہ میں ڈالا اور اپنی زبان انہیں چُوسنے کے لئے دی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم زبان مُبارک کو چُوستے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے گئے، جب اگلا دِن آیا تو ہم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو دُودھ پلانے کے لئے ایک دائی کو بلایا، لیکن آپ نے دُودھ نہیں پیا، جب اِس بات کی خبر رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تشریف لا کر اپنی زَبانِ اَطہر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دَہن میں ڈالی، حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم زبانِ اَقْدس کو چُوسنے لگے، چُوستے ہوئے پھر نیند کی آغوش میں چلے گئے، پس جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا اُسی طرح کا مُعاملہ ہوتا رہا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، ج ۱، ص ۳۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کیا شان ہے کہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی زَبانِ مُبارک اُن کے دَہن میں ڈال کر برکتوں سے مُستفیض فرما رہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت کی عَظَمت و رفعت بتانے کیلئے مُختلِف مَواقع پر آیاتِ مُبارَکہ نازِل فرمائیں۔ چنانچہ

مومنوں کے مَولیٰ کون؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ (پ۲۸، التحریم: ۴)		تَرجَمۂ کنزالایمان: تو بیشک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ صَالِحُ الْمُؤمِنِین سے مُراد حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ ایسے ہی حضرتِ ابُو جَعفَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ کَریمہ نازِل ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگوں یہ (یعنی حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) صَالِحُ الْمُؤمِنِین ہیں۔

(روح المعانی، ج۲۸، ص۴۸۲)

مسلمانو! رَسُوْلُ اللہ کی اُلفت اگر چاہو
کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن بندہ ہوا

(دیوانِ سالک: ۳۰ از رسائلِ نعیمیہ)

علی کی شانِ یگانہ:

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب اغنیاء (مالداروں) نے عَرض و معروض کا سلسلہ

دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فُقَراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا مَوقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صَدَقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم پر حضرت علیِ مرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے عمل کیا، ایک (1) دِینار صَدَقہ کرکے کچھ مَسائل دَریافت کئے، عرض کیا یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وفا کیا ہے؟ فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا۔ عرض کیا، فَساد کیا ہے؟ فرمایا کفر و شرک۔ عرض کیا حق کیا ہے؟ فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔ عرض کیا مجھ پر کیا لازِم ہے؟ فرمایا اللہ تعالٰی اور اُس کے رسول کی طاعَت۔ عرض کیا! اللہ تعالٰی سے کیسے دُعا مانگوں؟ فرمایا: صِدق و یقین کے ساتھ۔ عرض کیا، کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقِبت (یعنی آخرت)۔ عرض کیا! اپنی نَجات کے لئے کیا کروں؟ فرمایا حلال کھاؤ اور سچ بولو۔ عرض کیا سُرور کیا ہے؟ فرمایا: جنّت۔ عرض کیا راحَت کیا ہے؟ فرمایا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار۔ جب حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم ان سُوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حُکم منسوخ ہوگیا اور رُخصت نازل ہوئی، سوائے حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے اور کسی کو اِس (آیت) پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

وہ آیتِ مُبارَکہ یہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ (پ۲۸، المجادلۃ: ۱۲)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔

شانِ علی احادیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی مختلف آیاتِ مُبارَکہ سے ہم نے حضرت سَیِّدُنا

علی المرتضیٰ کی شان و عَظمت سماعت کی۔ اس کے علاوہ مُتَعدّد احادیثِ مُبارَکہ میں نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی جو شان بَیان فرمائی ہے آیئے! اُن میں سے چند فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

(1) سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَضرتِ علی سے فرمایا: **اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِی**، یعنی تُم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا مَقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم، ص: ۱۳۱۰، حدیث: ۲۴۰۴)

(2) **عَلِیٌّ مِّنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ**، یعنی علی کا تعلُّق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سَر کا تعلُّق میرے جِسْم سے ہے۔ (کنز العمال، ۶/ ۷۷، ۲، حدیث: ۳۲۹۱۱)

(3) اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (ترمذی، ۵، ص: ۴۰۲، حدیث: ۳۷۴۴)

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش: ۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کیسی شان بَیان فرمائی ہے۔ اتنے انعامات واکرامات کے علاوہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے شُمار خوبیاں

عطافرمائی ہیں، حضرت سَیِّدُناعبدُاللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بے شک قرآنِ مجید سات (7) حروف (لغتوں) پر اُترا ہے اوران میں سے ہر حرف کا ظاہِر بھی ہے اور باطِن بھی اور امیرُ المُؤمنین حضرت سیدنا علیُ المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے عالم ہیں جن کے پاس ظاہِر وباطِن دونوں کا عِلم ہے۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ج۴۲، ص ۴۰۰)

اِسی طرح امیرُ الْمُؤمِنین، امامُ العادِلین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرفاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: حَضرتِ علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو تِین(3) ایسی فضیلَتیں حاصِل ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک (1) بھی مجھے نَصیب ہو جاتی تووہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صَحابۂ کِرام نے پوچھا: وہ تین (3) فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی صاحِبزادی حضرتِ فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اِن کے نِکاح میں دیا (۲) اِن کی رِہائش رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجِدُ النَّبوِیِّ الشَّریف میں تھی اور اِن کے لئے مسجد میں وہ کچھ حلال تھا جو اِنہیں کا حصّہ ہے اور (۳) غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اِسلام عطافرمایا گیا۔ (مُستدرَک ج۴ ص۹۴ حدیث ۴۶۸۹) سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ حضرتِ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت اُبی بن کعب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ج۸، ص۶، ح ۲۱۱۴۳ ، کراماتِ شیر خدا، ص: ۲۲)

بیاں کس منہ سے ہو اس مَجْمَعِ البحرین کا رتبہ
جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سر چشمہ

(دیوانِ سالک، ص ۳۰، از رسائلِ نعیمیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِخدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی شان کے بھی کیا کہنے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظم بھی اُن کی خُصُوصیات پر رَشک فرماتے ہیں، یہاں ایک مسئلہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فَضائل ومَراتِب کے اِعتبار سے مَسلکِ حق اَہلسنّت وجماعت کے نزدیک خُلفائے راشدین میں ایک ترتیب ہے جس کو بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام اَعلیٰ و اَدنیٰ (اوران میں اَدنیٰ کوئی نہیں) سَب جنّتی ہیں، بعدِ اَنبیا ومُرسَلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس وجِنّ وملک (یعنی اِنسانوں، جنّوں اور فِرشتوں) سے افضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم، افضل کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں زیادہ عزّت و مَنزِلت والا ہو۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص۲۴۱ تا ۲۵۴) کراماتِ شیر خدا، ص: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تمام ہی خُلفائے راشدین پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَحبُوب اور آپ کے نورِ نظر تھے اور سب کے ہی فضائل آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائے ہیں۔ چُنانچہ فقیہِ اُمّت حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُھَا وَعُمَرُ حِیْطَانُھَا وَعُثْمَانُ سَقْفُھَا وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں علم کا شہر ہوں، ابو بکر اس کی بنیاد، عُمَر اس کی دیوار، عثمان اُس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں۔" (مُسندُ الفردوس ج۱ ص۴۳ حدیث ۱۰۸، کراماتِ شیر خدا، ص: ۲۴)

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل

ابو بکر فاروق عثمان علی ہے

(حدائقِ بخشش شریف، ص۱۸۸)

مَحَبّتِ علی کا تقاضا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: رسولِ کریم ، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر ہیں پھر فرمایا: ''لَایَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَفِیْ قَلْبِ مُؤمِنٍ یعنی میری مَحبّت اور (شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن) ابُو بکر و عمر کا بُغض کسی مومن کے دل میں جَمع نہیں ہو سکتا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبرانی ج۳ص۷۹ حدیث ۳۹۲۰ ، (کراماتِ شیرِ خدا، ص: ۲۵) سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! گویا کہ مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم خُود فرمارہے ہیں کہ اگر مجھ سے مَحبّت کرنے کا دعوی ہے تو شَیخَین کریمین سے بھی مَحبّت کرنا ہو گی ورنہ میری مَحبّت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کتنے پیارے اور دِل نشین اَنداز میں بصورتِ شعر مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا مَرتبہ بَیان فرماتے ہیں کہ

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:۵۲۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام خُلفائے عِظام اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن سے مَحبّت کرنے اور

ان کا اَدَب و احترام بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رغبتی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مال ودَولت سے دُور رہتے اور دُنیا سے سَخت نفرت کیا کرتے۔ ایک مَرتبہ آپ کی خِدمت میں ابنِ نَبَّاج حاضِر ہُوا اور عرض کی یا اَمیرَالمُؤمنین اِس وقت بَیتُ المال سونے چاندی سے بَھرا ہوا ہے، آپ نے اللہُ اَکْبَر کہا اور کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا! اے ابنِ نباج! میرے پاس کُوفہ والوں کو لاؤ، لوگوں میں اعلان کر دیا گیا، پھر آپ نے بَیتُ المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا اور حالت یہ تھی کہ مال تقسیم فرماتے جاتے اور کہتے جاتے اے سونا اے چاندی میرے پاس سے چلا جا، ہائے افسوس ہائے افسوس۔ حتّٰی کہ کوئی دِرہم و دینار نہ بچا، پھر بَیتُ المال میں پانی کے چِھڑکاؤ کا حکم دیا اور اُس جگہ دو رکعت نماز اَدا فرمائی۔ (فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۳۱ ح ۸۸۴ بتصرف، اللہ والوں کی باتیں، ص:۱۶۸)

دل سے دنیا کی مَحبَّت دُور کر کے یا علی!
دیدو عشقِ مصطفٰے مَولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش: ۵۲۳)

بن مانگے عطا فرمانے والے

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جَب مجھ سے کسی نے کُچھ مانگا تو میں نے اُسے عَطا کیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بِن مانگے دے دیا۔ (الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی الرقم ۵۷۷، ج۴، ص۳۳۳، اللہ والوں کی باتیں، ص: ۱۴۹)

بھیک لینے کے لئے دربار میں منگتا ترا
لے کے کشکول آگیا مولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص: ۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! یہ ہے حضرتِ سیِّدُنا مولی علی مُشکِل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی دُنیا سے بے رغبتی اور جُود و سخاوت کا عالَم کہ اپنے پاس کچھ بھی رکھنا پسند نہ فرماتے بلکہ سَب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربان کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی مولی علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی پیروی میں زِیادہ سے زِیادہ صَدَقہ و خیرات کرنا چاہئے۔ صَدَقہ و خیرات کا جَذبہ بڑھانے کیلئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے۔

(1) صُبح سویرے صَدَقہ دو کہ بَلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۵۳، ج۳، ص ۲۱۴)

(2) بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر و تَفاخُر دور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۳۱، ج ۱۷، ص ۲۲)

(3) رَبّ تعالٰی فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنا خزانہ (صدقہ کر کے) میرے سِپُرد کر دے، نہ جلے گا نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہو گا، تیری شدید حاجت کے وقت (بروزِ قیامت) تجھے لوٹا دُوں گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب

الصدقات، الترغیب في الصدقة والحث علیھا... إلخ، الحدیث: ۳۰، ج۲، ص ۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صَدَقہ وخیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے صدقہ مَیل پھر اس پاک وستھرے کو روا کیوں ہو
کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آلِ پاک کا صدقہ

(دیوانِ سالک، ص ۱۳۱، از رسائلِ نعیمیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیرِ خدا کی خداداد خُوبیاں

ایک مرتبہ حَضرتِ سیدنا اَمیرِ مُعاوِیہ بن سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے حضرت سیدنا ضَرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا" میرے سامنے حضرتِ سیِدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان کرو۔"تو حضرتِ سَیِدُنا ضرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُوں اوصاف بَیان فرمانے لگے کہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے عِلم وعِرفان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے اوراس کے دِین کی حِمایت میں مَضبوط ارادے رکھتے، فیصلہ کُن بات کرتے اور انتہائی عدل واِنصاف سے کام لیتے، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی ذات مَنْبعِ عِلم وحِکمَت تھی، جب کلام کرتے تو دَہن مُبارَک سے حِکمَت ودانائی کے پُھول جَھڑتے، دنیا اور اِس کی رنگینیوں سے وحشت کھاتے، رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الٰہی سے) مسرور ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بَہُت زیادہ رونے والے، دُور اندیش اور غمزدہ تھے، اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرتے، کُھردرا اور

موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! رُعب ودَبدَبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کلام کرتے ہوئے ڈرتا تھا، حالانکہ جب ہم حاضر ہوتے تو ملنے میں آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خود پہل کرتے اور جب ہم سُوال کرتے تو جَواب ارشاد فرماتے اور ہماری دَعوت قَبول فرماتے ، جب مُسکراتے تو دندانِ مُبارَک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لَڑی، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پرہیز گاروں کا اِحترام کرتے ، مِسکینوں سے مَحَبَّت فرماتے، کسی طاقتور یا صاحبِ ثَرْوَت کو اس کی باطل آرزو میں اُمید نہ دِلاتے، کوئی بھی کمزور شَخْص آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عَدالت سے مایُوس نہ ہوتا بلکہ اُسے اُمید ہوتی کہ مجھے یہاں اِنصاف ضَرور ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنی داڑھی مُبارَک پکڑ کر زاروقطار روتے اور زخمی شخص کی طرح تڑپتے، میں نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: "اے دنیا! آیا تُو نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے یا ابھی تک میری مُشتاق ہے ؟ اے دھوکے باز دُنیا! جا، تُو کسی اور کو دھوکہ دے، میں تجھے 3 طلاقیں دے چکا ہوں، اب اس میں ہر گز رُجوع نہیں۔ تیری عُمر بہُت کم ہے اور تیری آسائشیں اور نِعمتیں انتہائی حقیر ہیں اور تیرے نُقصانات بہُت زیادہ ہیں، ہائے !سفر (آخرت) نہایت طویل ہے، زادِ راہ بہُت قلیل اور راستہ انتہائی خطرناک اور پیچ دار ہے، یہ سُن کر حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ، حتّٰی کہ رِیش مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی اور وہاں مَوْجُود لوگ بھی زار وقطار رونے لگے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ ابُو الحَسَن (حضرتِ سیدنا علی المرتضی، شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) پر رحم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔ (کراماتِ شیر خدا، ص۳۹) (عیون الحکایات، ص: ۲۵)

اشک بار آنکھیں عَطا ہوں دل کی سختی دُور ہو

دیجئے خَوفِ خُدا مَولیٰ علی مُشکل کُشا!
پَیکرِ جُود و سخا تُو میں فقیر و بے نوا
تُو ہے داتا میں گدا مَولیٰ علی مُشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش، ص:۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیرِ خدا کا عشقِ مصطفٰے

امیرُ المُؤمِنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا دل عشقِ رسول کی عظیم دولت سے سَرشار تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ کائنات کی ہر شے سے عزیز تر تھی۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنی مَحبَّت ہے؟ فرمایا: خدا کی قَسم! حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے نزدیک اپنے مال و آل، والِدین اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیماروی عن السلف والائمۃ، الجزء الثانی، ص۲۲، کرامات شیر خدا، ص۳۹)

پیکرِ خوفِ خُدا اے عاشقِ خیر الوریٰ
تم سے راضی کبریا مولیٰ علی مشکل کشا!

(وسائلِ بخشش:۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَضْرتِ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر مَحَبَّت کرتے ہیں، تو آپ نے قِیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہمارے مال ،اَولاد اور ماں باپ سے بڑھ کر مَحْبُوب تَرِین ہے ۔یقیناً مُؤمِنِ کامِل اور ایک عاشِقِ رَسُول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قَرِیبی رِشتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان توسب کو مَحْبُوب ہوتی ہے لیکن جو سچّے عاشِقِ رَسُول ہوتے ہیں وہ مَحْبُوب کے نام پر جان دینے سے بھی گُریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حَبِیب کو مُقَدَّم جانتے ہیں آج ہم بھی عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَعوٰی کرتے ہیں لیکن یاد رکھئے! عشقِ رسول کی ایک عَلَامَت اطاعتِ رَسُول بھی ہے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مَحَبَّت کی یہ علامت کامل طور پر موجود تھی ، یہ حضرات ہر ہر مُعاملے میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پَیْرَوی کو لازِم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کو کِیا اور اُسے کرنے کا حکم نہیں دیا، یہ نُفُوسِ قُدْسِیّہ عِشْق و مَحَبَّت میں اُس کام کو بھی سَعادَت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے جبکہ آہ ایک طَرَف ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں کو چھوڑ کر مَغْرِبی تہذیب کے دِلْدادہ ہیں، حالانکہ سُنّت میں حِکمت اور ہمارے لیے باعثِ رَحمت ہے۔اِس پُرفِتَن دَور میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نِعْمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سَفر کی بَرَکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جَذبہ پاسکتے ہیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرامینِ شیرِ خدا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عِلم و حِکمَت سے بھرپُور ایسے ایسے نصیحت آموز مَدَنی پُھول ارشاد فرمائے ہیں کہ اگر ہم اِن پر عمل کریں تو دنیاو آخرت میں فَلاح و کامرانی ہمارا مُقدّر بن سکتی ہے۔

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: "حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایسے کلِمات ارشاد فرمائے کہ اگر لوگ اِن پر عمل کریں تو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو جائیں اور کبھی بھی غَلَط حَرکات نہ کریں۔" لوگوں نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین! وہ کون سے کَلِمات ہیں؟" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "وہ نصیحت آموز کَلِمات یہ ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

(۱) تُو اپنے مُسلمان بھائی کی پَسند کا خَیال رکھ، اُس کے ساتھ بَھلائی کر۔ پھر تجھے بھی اُس کی طرف سے تیری پسندیدہ چیز ہی ملے گی۔

(۲) کبھی بھی کسی مسلمان بھائی کے کلام میں بد گُمانی نہ کر (یعنی ہمیشہ اچھا پہلو تلاش کر) تجھے ضرور اس کے

کلام میں کوئی اچھی بات مل جائے گی۔

(۳)جب تیرے سامنے دو کام ہوں تو اُس کام میں ہر گز نہ پڑ جس میں نفس کی پیروی کرنا پڑے، کیونکہ نفس کی پیروی میں سَراسر نُقصان ہے۔

(۴)جب کبھی تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی کسی حاجت میں حاجت بر آری چاہتا ہو تو دعا سے پہلے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھ۔بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر بہت لطف وکرم فرماتا ہے جو اُس سے اپنی حاجتیں طلب کرے۔ پھر اگر کوئی شخص اللہ رَبُّ العِزَّت سے دو چیزیں مانگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے اور جو نقصان دہ ہو اُسے بندے سے روک لیتا ہے۔

(۵)جو شخص یہ چاہے کہ ہَر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر میں مَشغول رہے تو اُسے چاہیے کہ صبْر کو اپنا شِعار بنالے اور ہر مُصیبت پر صبر کرے۔

(٦)اور جو شخص دُنیوی زِندگی (میں طوالت) کا خَواہش مَند ہو تو اُسے چاہیے کہ مَصائِب کے لئے تیار ہو جائے۔

(۷)جو شخص یہ چاہے کہ اس کا وقار وعزّت برقرار رہے تو اُسے چاہیے کہ رِیاکاری سے بچے۔

(۸)جِس بات سے تیرا تَعلُّق نہ ہو خواہ مخواہ اس کے بارے میں سُوال نہ کر۔

(۹)بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان اور فُرصَت کے لمحات سے بَھرپُور فائدہ اُٹھا، ورنہ غم وپریشانی کا سامنا ہو گا۔

(۱۰)اِستقامت آدھی کامیابی ہے، جیسا کہ غم آدھا بُڑھاپا۔

(۱۱)جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اُسے چھوڑ دے کیونکہ اُس کو چھوڑ دینے ہی میں تیری سلامتی ہے۔

(عیون الحکایات، ص:۱۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ فرامین ایسے جامع اور حکمت آموز ہیں کہ اگر کوئی شخص اِن پر عمل کرلے تو وہ دارَین (یعنی دُنیا و آخرت) کی سَعادتوں سے مالا مال ہوجائے، اسے دین و دنیا کے کسی معاملے میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، اِن کلِمات میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ہمیں زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ بتادیا ہے کہ اگراِس طرح زندگی گزاروگے تو بَہُت جلد ترقی و کامیابی کی دولت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا نصیب ہوگی۔ اگر آپ اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے اَحوال کے ساتھ ساتھ اُن کے نصیحت آموز اَقْوال اور عِلم و حِکمت سے بھرپُور مدنی پُھول سمیٹنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 324 صَفحات پر مُشتمل کتاب بنام **"152 رحمت بھری حکایات"** کا مُطالَعہ فرمائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں 92 بُزرگوں کے مُختصر حالات، مغفرت کے واقعات اور بے شُمار فرامین موجود ہیں۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ خُود بھی اس کتاب کا مُطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں، یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کی جاسکتی ہے، پڑھی (Read) بھی جاسکتی ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا فیضان آپ پر بھی جاری ہو جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُزرگانِ دین کے نقشِ قَدَم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

ناچ رنگ اور شراب کا عادی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نہ صِرف گُناہوں کے دَلدل میں نہایت بُری طرح پھنسا ہوا تھا بلکہ میرے عقائد بھی دُرُست نہ تھے۔ نمازوں سے اس قدر غافل تھا کہ عید کی نماز بھی پڑھنا نصیب نہ ہوتی۔ رَمَضانُ المُبارَک میں تمام مُسلمان روزہ رکھتے مگر بَدقسمتی سے میں اِس سَعادَت سے مَحرُوم تھا۔ دِن میں ایک دُکان پر مُلازَمت کرتا لیکن رات بھر چَرس اور شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ ٹی وی پر فِلمیں ڈِرامے دیکھتا اور بدنگاہی کر کے اپنے نامۂ اعمال میں گُناہوں کا اِضافہ کرتا۔ شادیوں میں ناچ گانے کا شوقین تھا۔ ظُلمتِ عصیاں (گناہوں کی تاریکی) سے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ہماری دُکان کے سامنے چند اسلامی بھائی فیضانِ سنّت سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار میں بھی رَسمی طور پر اس میں شِرکت کرلیتا تھا۔ وہ بار بار مجھے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے مگر میں ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیتا۔ ایک روز اُن کی مِنَّت و سَماجت پر میں نے اجتماع میں شِرکت کی ہامی بھرلی اور اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو اجتماع میں ہونے

والے بیان، ذِکر، نعت اور رِقّت انگیز دعا نے مجھے مُتاثِر کر دیا، اس کے بعد میری زندگی یکسر بدل گئی۔ چرس، شراب نوشی اور ناچ گانوں سے توبہ کرلی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے والا بن گیا۔ مجھ جیسے گُناہوں میں لِتھڑے ہوئے شخص نے مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے دِین کے اَہَم مَسائل بھی سیکھ لئے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے بُرے عقیدے کی بھی اصلاح ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے کی بَرَکت سے مجھ جیسا ناچ رنگ کا دِلدادہ، چرس اور شراب کا عادی سُنّتوں کا پیکر بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رَسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّار، جو شخص مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے، وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ اور اُسے بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔"

(معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

وہ سلامت رہا قِیامت میں		پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جَواب دُوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ، آیت 125 : **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کاذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے،

لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتِہائی بَرَکت والی رات ہے، اِس کو **لَیْلَۃُ الْقَدْر** اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجِسٹروں میں آیندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ "تفسیرِ صاوِی جِلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے،" اَیْ اِظْھَارُھَا فِیْ دَوَاوِیْنِ الْمَلَائِ الْاَعْلٰی" ترجمہ: اسے (یعنی اُمورِ تقدیر کو) مقرّب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کردیا جاتا ہے۔" اور بھی مُتَعَدَّد شَرافتیں اِس مُبارَک رات کو حاصِل ہیں۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "اِس شب کو لیلۃُ القدر چند وُجُوہ سے کہتے ہیں۔

﴿۱﴾ اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سِپُرد کر دیے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنیٰ تقدیر یا قَدْر بمعنیٰ عزّت یعنی عزّت والی رات ﴿۲﴾ اس میں قَدْر والا قراٰنِ پاک نازِل ہوا ﴿۳﴾ جو عِبادت

اس میں کی جاوے اُس کی قَدر ہے ﴿۴﴾ قَدر بمعنٰی تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدَر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے اسے شب ِ قَدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں"۔ (مواعظِ نعیمیہ، ص 62)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، " جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزشتہ گُناہ مُعاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری، ج ا، ص 660، حدیث 2014)

جَہنَّم کی خوفناک بھڑک:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" میں ہے:

(مَنْقُول ہے کہ ایک مرتبہ) اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حقیر جاننے لگیں گے۔ اِس پر امیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جہنَّم میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغرِب میں مَوجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اور سُنائیں۔ تو

اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُالمؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! قِیامت کے دِن جَہَنَّم اِس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔ حَضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اوَّلین وآخَرین کو ایک ٹیلے پر جَمْع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بَنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرمائے گا: اے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام)! جَہنَّم کو لے آؤ۔" تو حَضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جَہنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہَزار (70000) لگاموں کو کھینچا جارہا ہو گا، پھر جب جَہنَّم مخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بَھڑک پیدا ہو گی کہ جِس سے مَخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گُھٹنوں کے بَل گِر جائے گا، پھر جَب تیسری مَرتبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حَضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض کریں گے: میں تیرے خَلیل ہونے کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض گُزار ہوں گے: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض کریں گے: "یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے اس کے صَدقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں اُس مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۴۹)

بروزِ قِیامت ہو ایسی عنایت		رہوں پُل پہ ثابت قدم یا الٰہی
جلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو		پئے بادشاہِ اُمَم یا الٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے		ہو مجھ ناتواں پر کرم یا اِلٰہی
جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا		رہوں گا نہ تیری قسم یا اِلٰہی
سدا کے لیے ہو جا راضی خُدایا		ہمیشہ ہو لطف و کرم یا اِلٰہی
گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا		مجھے بخش دے کر کرم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۱)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ۝

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۝

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ بروزِ قیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جاں گُداز (جان کو پگھلا دینے والا) مَنظَر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج چار ہَزار (4000) بَرَس کی راہ پَر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہو

گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں، کسی کے کمر، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک اور کافِر کے تومُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔اِس گرمی کی حالَت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی مُحتاجِ بَیان نہیں، زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زَبانیں مُنہ سے باہَر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتَلا بقدرِ گُناہ تکلیف میں مُبتَلا کیا جائے گا، پھر باوُجُود اِن مُصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چُھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مُصیبَت میں گرِفتار، کون کِس کا مدد گار ہو گا (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۷، ملتقطاً) یہ سَب مَصائِب کیا کم ہوں گے کہ اِس کڑے وَقت میں جہنّم کو بھی لایا جائے گا کہ اِس کے بھڑکنے سے مخلُوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافیّت کا سُوال کریں گے۔

دردِ سر ہو، یا بُخار آئے، تڑپ جاتا ہوں	میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یاربّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی	ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ!
عَفْو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا	گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ!
اِذن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور	ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک ہو یا بد ہر ایک کو جَہنّم پر بنے ہوئے پُل سے گُزرنا پڑے

گا۔چُنانچہ

ہر ایک جہنَّم سے گُزرے گا:

پارہ 16 سورۂ مریم، آیت نمبر 71 میں اِرشاد ہوتا ہے:

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گُزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رَبّ کے ذِمّہ پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔		وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ (پارہ:۱۶،مریم:۷۱)

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنقُول ہے، پُل صِراط کا سَفر پندرہ ہزار (15000) سال کی راہ ہے۔(یعنی 15 ہزار سال میں ایک تیز رفتار گھوڑا جتنا راستہ طے کرے اتنا طویل وہ سفر ہے، اس طرح کہ) پانچ ہزار (5000) سال اُوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار (5000) سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار (5000) سال برابر کے۔ پُل صِراط بال سے زِیادہ بارِیک اور تلوار سے تیز تر ہے اور وہ جہنَّم کی پُشت پَر بنا ہُوا ہے۔ اِس پَر سے (بآسانی) وہ گُزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعِث کمزور و نڈھال ہو گا۔(البدور السافرہ،ص ۳۳۴،از پل صراط کی دھشت،ص ۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنَّم کی آگ چُونکہ تارِیک ہو گی، اِس لیے پُل صِراط اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہو گا۔ جس کا بھی پاؤں پھسلے گا وہ جہنَّم کی تاریک وادیوں میں گرتا جائے گا۔ اس سے گُزرنے کے لیے دُنیوی طاقتور وباکسر، کَڑیَل نوجوان و پہلوان، تیز تَرار وسَبک رفتار، کَراٹے باز اور ہٹے کٹے ہونے کی حاجت نہیں ہے بلکہ حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمانِ عافیَّت

نِشان کے مُطابِق خوفِ خدا کے سَبَب کمزور وزار اور نَحِیف و نَزار رہنے والے پُل صِراط کو بآسانی پار کرلیں گے۔ اس لیے ہر وقت خوفِ خُدا سے سَرشار رہئے! اور جَہنَّم سے پَناہ مانگتے رہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو بَندہ جَہنَّم سے پناہ مانگتا ہے، جَہنَّم کہتا ہے: اے رَبّ! یہ مجھ سے پَناہ مانگتا ہے، تُو اُس کو پَناہ دے۔

(مسند أبي يعلى"، الحديث: ٦١٦٤، ج٥، ص٣٧٩، بہارِ شریعت، ١/١٦٣)

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں		مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ
براَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے		مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ
تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی		تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص۹۸)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک میں مُختَلِف مَقامات پر جَہنَّمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا ذِکر کیا گیا ہے۔

چنانچہ پارہ 15 سُورۃ الکہف، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۹)		تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں اُنہیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو اُن کی فریاد رسی ہو گی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے مُنھ بُھون (جلا) دے گا کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ۔

اور پارہ 17 سورۃُ الحج کی آیت نمبر 19 تا 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ (۱۹) یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُؕ (۲۰) وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ (۲۱) كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَاۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ (۲۲)		تَرجَمۂ کنزالایمان: توجو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں اور ان کے سَروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے گل جائے گا جو کُچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اُن کی کھالیں، اور اُن کے لئے لوہے کے گُرز ہیں، جب گُھٹن کے سبب اِس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اِس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہو گا کہ چکھو آگ کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جہنّمیوں کے ساتھ کیسا عبرتناک سُلوک ہو گا اور

جَہَنَّم میں اُنہیں کیسے شدید عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمارے آقا و مَولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں سِکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔(صحيح مسلم''،كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، الحديث: ۱۳۳ ،ص۲۹۷ ، بہارِشریعت، ۱/۱۶۳) یادر کھئے! دُنیا کی آگ جہنم کی آگ کے سَتَّر (70) جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔(صحيح مسلم''،كتاب صفة الجنة وصفة نعيمها و أهلها، باب في شدة حر نار جهنم...إلخ، الحديث: ۲۸۴۳، ص۱۵۲۳ ، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴) جہنم کی آگ ہزار (1000)برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی، پھر ہزار (1000) بَرَس اور، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار (1000) بَرَس اور، یہاں تک کہ سِیاہ ہو گئی، تو اَب وہ نِری سِیاہ ہے۔(سنن الترمذي''،كتاب صفة جهنم، باب منه، الحديث: ۲۶۰۰ ،ج۴،ص ۲۶۶ ، ، بہارِشریعت، ۱/۱۶۴)

حَضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تاجدارِ حَرَم، شہریارِ اِرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قَسَم کھا کر عَرض کی: کہ اگر جَہنَّم سے سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: کہ اگر جَہنَّم کا کوئی داروغَہ (مُحافِظ) اہلِ دُنیا پر ظاہِر ہو تو زَمین کے رہنے والے کُل کے کُل اُس کی ہَیبت سے مَر جائیں اور بَقسم بیان کیا: کہ اگر جَہنَّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زَمین تک دَھنس جائیں۔(مجمع الزوائد، كتاب صفة النار، الحديث: ۱۸۵۷۳، ج۱۰، ص ۷۰۶-۷۰۷،بہارِشریعت، ۱/۱۶۵) یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خُدا سے دُعا کرتی ہے کہ اُسے جَہنَّم میں پھر نہ لے جائے(''سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ۴۳۱۸ ، ج۴ ،ص ۵۲۸، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۵) مگر

تَعجُّب ہے انسان پَر کہ جَہنَّم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈَرتا، جس سے آگ بھی ڈَرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خُدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ (بہارِشریعت،۱/۱۶۵) حدیثِ (پاک) میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹّان جَہنَّم کے کَنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستّر(70) بَرَس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے گی (سنن الترمذي''،کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في صفة قعرجهنم، الحدیث: ۲۵۸۴، ج۴، ص۲۶۰، بہارِشریعت،۱/۱۶۶)) اور اگر اِنسان کے سَر برابر سِیسہ کا گولا آسمان سے زَمین پر پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانچ سو (500) بَرَس کی راہ ہے۔ (سنن الترمذي،کتاب صفة جهنم، باب منه، الحدیث: ۲۵۹۷، ج۴، ص۲۶۵، بہارِ شریعت،۱/۱۶۶) (جہنم میں) لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فِرِشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ واِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔ (''المسند'' للأمام أحمد بن حنبل، الحدیث: ۱۱۲۳۳، ج۴، ص۵۸، بہارِ شریعت،۱/۱۶۶) جَہنَّمیوں کے بَدن سے جو پِیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی (''الدرالمنثور''،ج۵،ص۱۵، تحت الآية، عن قتادة رضي اللّٰه عنه في قوله: (وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ، بہارِشریعت،۱/۱۶۷) خاردار تُھوہڑ (ایک قسم کا کانٹے دار زہریلا درخت جس میں سے دودھ نکلتاہے) کھانے کو دیا جائے گا وہ ایسا ہو گا کہ اگر اُس کا ایک قطرہ دُنیا میں آئے تو اس کی سوزِش و بدبُو تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد کردے۔ (سنن الترمذي''،کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، الحدیث: ۲۵۹۴، ج۴، ص۲۶۳، بہارِشریعت،۱/۱۶۷) اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا (تفسیر الطبري''، ج۱۲، ص۲۸۹ : عن ابن عباس، في قوله: (وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) اس کے اُتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی ساری کھال گل کر اُس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا (سنن الترمذي''، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في

صفة طعام أهل النار، الحديث:٢٥٩٥، ج٤، ص ٢٦٤ ، بهارِ شريعت، ١٦٨/١) اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، (تفسير الطبري''، ج ٧، ص ٤٣٠ ،عن أبي أمامة ،في قوله: (وَيُسْقٰى مِنۡ مَاءٍ صَدِيۡدٍ يَتَجَرَّعُهُ، ،بهارِشريعت، ١٦٨/١)پیاس اِس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تَونَس (یعنی انتہائی شدید پیاس) کے مارے ہوئے اُونٹ(ہوں)(البدور السافرة "للسيوطي، باب طعام أهل النار وشرابهم، الحديث: ١٤٤٦، ص ٤٢٨، ،بهارِشريعت، ١٦٨/١)

پارہ 26 سورۂ محمد، آیت نمبر 15 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ سُقُوۡا مَآءً حَمِيۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَهُمۡ ۝		تَرجَمۂ کنز الایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عَذاب ہوگا، اُسے آگ کی جُوتیاں پہنادی جائیں گی، جِس سے اُس کا دماغ ایسا کھَولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھَولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سَب سے زِیادہ عذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سَب سے ہَلکا ہے،(صحيح مسلم"، كتاب الأيمان، باب أهون أهل النار عذاباً الحديث:٣٦٤(٢١٢)،ص ١٣٤ ،بهارِشريعت، ١٦٤/١)

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو		ہلاکت ہوگی ہائے ! کیا کروں گا یارسولَ اللہ
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہن میں، پیٹ میں بھی آگ!		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہونگی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہَتھوڑے مارتے ہوں گے		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
غِذا دوزخ کی تُھوہر اور اُوپر کَھولتا پانی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
جو تم چاہو گے تو ہونگی مِری سب مُشکِلیں آساں		وَگرنہ نار میں ،میں جا پڑوں گا یارسولَ اللہ
تمہارا ہوں غُلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز		کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص324)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ؁

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ؁

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؁

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ جَہَنَّم سے بے قرار رہیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ دُنیوی آگ سَہنے کی کسی میں تاب نہیں تو جَہنّم کی آگ کیسے برداشت ہوسکے گی؟ صِرف یہی نہیں بلکہ اُس آگ کے عِلاوہ بھی کئی دردناک عذابات کا سِلسِلہ ہوگا۔ لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جَہنّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبَتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوشرُبا حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اِرشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سِماع کے وقت دِل نَرم ہوجائے پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہوجاؤ۔ اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔

(احیاء العلوم، ۵/۲۸۶۔۲۸۷)

کرلے توبہ اب بھی وَقت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی معنوں میں خوفِ خدا ایسا ہی ہونا چاہیے جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے ڈر سے چھوٹے بڑے گُناہ کے اِرتکاب سے باز رکھے۔ لیکن جذبات میں آکر عارضی طور پر رونا اور توبہ کرنا بھی اگر بربِنائے اِخلاص ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور رنگ لائے گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذِہن بنانا چاہیے کہ میں اپنی گُناہوں سے بَھرپُور خزاں رَسیدہ زِندگی میں نیکیوں سے بہار لانے کی ضَرور کوشِش کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لیکن شیطان مَردُود ہمیں کبھی بھی اپنے اِس نیک ارادے پر قائم رہنے نہیں دے گا اور اِس طرح کے وَسْوَسے بطورِ مَشورہ ہمارے ذِہنوں میں ڈالے گا کہ جَذباتی فیصلہ اچھا نہیں ہوتا، رَفتہ رَفتہ اپنی اِصلاح کرلینا۔ ایک دَم سے مولوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلے میں سَفر کرنا مُناسِب نہیں، بَس دِھیرے دِھیرے کوشِش جاری رکھو! ابھی تو ساری زندگی پڑی ہے، ابھی تو تُمہاری عُمر ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھالینا بلکہ حَج کو چلے جانا اور مَدینۂ مُنَوَّرہ سے داڑھی رکھ کر آنا، جب بُوڑھے ہو جاؤ تو عمامہ سَجالینا وغیرہ وغیرہ۔ (پل صراط کی دہشت، ص ۳۶)

یاد رکھئے! یہ سب شیطانی خیالات انتہائی خَطرناک ہیں۔ آہستہ آہستہ سُدھرنے کا ذِہن بنائے رکھنے میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔ اِس سے جہاں گُناہوں میں اضافہ ہو گا وہیں اِس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں تَوبہ کرنے کی مُہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بُوڑھوں، کینسر یا ہارٹ کے مریضوں ہی کو آتی ہو ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کَڑیل نوجَوان حادِثات کا شکار ہو کر اَچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ اس لیے قَبل اِس کے کہ مَوت کے پَروں کی پھَڑپھَڑاہٹ

سُنائی دے اور یہ شور مچ جائے کہ اِس کا اِنتِقال ہو گیا ہے، اَب جَلدی غَسّال کو بُلالاؤ، چُنانچہ غَسّال تختہ اُٹھائے چلا آرہا ہو، غُسل دیا جارہا ہو، کَفَن پہنایا جارہا ہو، پھر اندھیری قبر میں اُتار دِیا جائے۔ یہ سب مُعامَلات پیش آنے سے پہلے ہی جلد از جلد توبہ کر لیجئے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی		رہے آہ! ناکام ہم یا الٰہی !
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے		پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش، ۱۱۰)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہ چھوڑئیے اور خوفِ خدا پیدا کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم دوزخ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں اور جنت کی اَبدی نِعمَتوں کے حقدار بننے کے خَواہِش مند ہیں تو ہمیں ہر قسم کے گُناہ مثلاً نماز چھوڑنے، داڑھی مُنڈانے یا

ایک مُٹھی سے کم کرانے، ماں باپ کو سَتانے، عورتوں کو بے پردہ سرِ بازار پِھرانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور دِکھانے، گانے سُننے اور باجے بَجانے، حرام روزی کَمانے، سُودی تِجارتوں میں حِصَّہ ملانے، گندی گالیوں، غیبتوں، چُغلیوں اور عیب دَرِیوں میں زَبان چَلانے اور بے نَمازِیوں اور فیشن پَرَسْت بُرے دوستوں کے ساتھ بیٹھنے بِٹھانے سے گُریز کرنا ہوگا۔ یاد رکھئے! گُناہوں سے بچنے کا بہترین ذَریعہ یہ بھی ہے کہ ہَم روزِ قِیامَت گُناہوں کے سَبَب ذِلت ورُسوائی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف بھی اپنے دل میں بٹھائے رکھیں۔ کیونکہ خوفِ خدا ہی ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے گُناہوں کی بیماری کا علاج ممکن ہے۔ جب تک یہ نعمتِ عُظمیٰ حاصل نہ ہوجائے تب تک گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحَبَّت ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ آیئے! دِل میں خوفِ خُدا کی شَمع جَلانے کے لیے خوفِ خُدا میں رونے کی فضیلت پر تین (3) احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

(1) دو آنکھوں کو جَہَنَّم کی آگ نہ چُھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو رات کے کسی حصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے اور دُوسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گُزارے۔

(سنن الترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء فی فضل الحرس ۔۔۔ الخ، ج ۳، ص ۲۳۹، الحدیث: ۱۶۴۵)

(2) ایک شَخْص نے عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں کس چیز کے ذریعے جَہَنَّم سے بچ سکتا ہوں؟ تو جنابِ رسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذَریعے سے، کیونکہ جو آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتی ہے اُسے جَہَنَّم کی آگ کبھی نہ چُھوئے گی۔ (الترغیب و الترھیب، کتاب التوبہ و الزھد، الترغیب فی البکاء من خشیۃ اللہ، رقم ۹، ج ۴، ص ۹۸، از جنت میں لے جانے والے اعمال، ص ۴۰۷)

(3) تین (3) آدمیوں کی آنکھیں جہنَّم نہ دیکھیں گی۔ ایک وہ آنکھ جس نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پہرہ دیا، دُوسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف اُٹھنے سے رُک جائے۔ (المعجم الکبیر مسند بھز بن حکیم، رقم ۱۰۰۳، ج ۱۹، ص ۴۱۶)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے: "اے لوگو! روؤ، اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرکے روؤ، کیونکہ دوزخی دوزخ میں روئیں گے، حتّٰی کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح بہیں گے کہ گویا کہ وہ نہریں ہیں، حتّٰی کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر ان کا خون بہنے لگے گا اور وہ خون اتنا زیادہ بہہ رہا ہو گا کہ اگر اس میں کشتی چلائی جائے تو وہ چل پڑے گی۔" (سنن ابنِ ماجہ رقم الحدیث: 4196، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث 4134، مجمع الزوائد ج 10، ص 391، المطالب العالیہ رقم الحدیث 4673)

میرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم
تیرے خوف سے یا خدا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسلمانوں کی عِزتوں کے مُحافِظ بنئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِل میں خوفِ خُدا بِٹھانے کے ساتھ ساتھ جنَّت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک عمل کسی مُسلمان کی عِزّت و نامُوس کی حِفاظَت کرنا بھی ہے۔ لہٰذا اگر آپ کے سامنے کوئی آدمی کسی اسلامی بھائی کی خَطا یا اُس کے عَیب کا تذکرہ اُس کی مَوجودَگی میں یا پسِ پُشت

(یعنی پیٹھ پیچھے) شُروع کرے تو سُننے میں اگر کوئی مَصلَحتِ شَرعی نہ ہو تو فوراً احترامِ مُسلِم کالحاظ کرتے ہوئے ثوابِ آخِرت کمانے کی نیّت سے اپنے اسلامی بھائی کی عزّت کی حِفاظَت کرنے کی ترکیب کیجئے۔

تاجدارِ رِسالت، مُصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافِیَّت نِشان ہے: جواپنے (مُسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عِزّت کا تَحَفُّظ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنَّم سے آزاد کر دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت و آداب اللِّسان، باب ذب المسلم عن عرض أخیہ، الحدیث ۲۴۱، ج۷، ص ۱۶۰)

حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حِفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا جو جَہنَّم سے اُس کی حِفاظَت فرمائے گا۔ (موسوعۃ لِابنِ اَبِی الدُّنیا، باب ذَمُّ الْغِیبۃ ج۴ ص۳۸۵ حدیث ۱۰۵)

یادرکھئے! مُسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قُدرت ہونے کی صُورت میں روک دینا واجِب ہے، روکنا ثوابِ عظیم اور نہ روکنا باعِثِ عذابِ اَلیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے۔ اس ضِمن میں دو (2) فَرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) جِس کے سامنے اُس کے مُسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مَدد پر قادِر ہو اور مَدد کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا اور آخِرت میں اُس کی مَدد کرے گا اور اگر باوُجُودِ قُدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا اور آخِرت میں اُسے پکڑے گا۔ (مُصَنَّف عَبد الرَّزّاق ج۱۰ ص۱۸۸ رقم ۲۰۴۲۶)

(2) جو شَخْص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت (عدم موجودگی) میں روکے (یعنی مُسلمان

کی غیبت کی جارہی تھی، اُس نے روکا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُسے جہنّم سے آزاد کردے۔(مِشکاۃُ المَصابِیح ج۳ص۷۰ حدیث ۴۹۸۱، غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۳)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنوں نہ غیبت و چغلی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنا یہ ذِہن بنایئے! کہ جُوں ہی کسی مُسلمان کا مَنفی (NEGATIVE) تذکِرہ نکلے فوراً خبردار ہو جایئے اور غور کیجیے، اگر وہ تذکِرہ غیبت پر مَبنی یا غیبت کی طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اِس سے باز آجایئے، اگر کوئی اور آدمی یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مُناسب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جایئے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانیے، ترکیب سے بات بدل دیجئے، اُس گفتگو میں دِلچسپی مَت لیجئے، مَثَلاً اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جایئے، مُنہ پر بیزاری کے آثار لایئے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اِظہار فرمایئے اور مَوقع مِلتے ہی وہاں سے فوراً اُٹھ جایئے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۴)

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا

مَحبُوب کے صَدْقے میں مجھے نیک بنادے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسروں کو بھی جَہَنَّم سے بچایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُوسروں کی غیبت کرنے اور سُنْنے کی عادَت نِکالئے اور اپنے آپ کو جَہَنَّم کا اِیندھن بننے سے بچایئے! افسوس! صد افسوس! کہ مُسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت اِس وقت غِیبت کی خوفناک آفَت کی لپیٹ میں ہے۔اس کا بُنیادی سَبَب غیبت کے بارے میں معلومات کا نہ ہونا ہے۔ایک تعداد ہے جوغیبت کی تعریف تک سے ناآشنا ہےاورجب کسی چیز کے بارے میں علم ہی نہ ہو تو اس سے بچنا قریباً ناممکن ہوتا ہے۔اس لیے غیبت کے بارے میں مَعلُومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت،اَمیرِ اہلسنَّت،بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی 504 صَفحات پر مُشتَمِل کِتاب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کا مُطالَعہ بے حد مُفید ثابِت ہو گا۔اِس کِتاب میں غِیبت کی تعریف،اِس کی مَذمَّت میں قرآنی آیات،احادیثِ مُبارَکہ،بُزرگانِ دین کے اَقوال واَحوال،غِیبت کے مُتَعَلّق حِکایات،غِیبت کی مِثالیں اوران کے اَحْکام ،غِیبت کے جائز اور ناجائز ہونے کی صُورتیں،غیبت کرنے کے دُنیوی واُخرَوی نُقصانات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مَدَنی پُھول اپنی خُوشبُوئیں لُٹارہے ہیں۔یقیناً یہ کِتاب ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضَرورت ہے۔ اس لیے آج ہی اِس کِتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا ایک عظیم ذَخیرہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت ایک ایسی آفت ہے کہ اِس سے بَہُت ہی کم مُسلمان مَحفُوظ ہوں گے، ہمیں غیبت اور دیگر گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور گُنہگاروں کے گُناہوں کا بوجھ کم کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔ دُوسروں کا بوجھ کم کرنے کی ایک صُورت یہ بھی ہے کہ جتنا ہو سکے ہم اپنے حُقُوق مُسلمانوں کو مُعاف کر دیں۔ اِس کی ترغِیب دِلاتے ہوئے رسولِ بے مثال، صاحبِ جُودو نَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت کے ساتھ یہ اِرشاد فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اِس بات سے عاجز ہے کہ وہ اَبُوضَمْضَمْ کی طرح ہو۔ اُنہوں نے عرض کی: اَبُوضَمْضَم کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں (یعنی پچھلی امت) میں ایک شخص تھا وہ صُبح کے وقت یُوں کہتا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے آج کے دِن اپنی عِزت کو اُس آدمی پر صَدَقہ کر دیا جو مُجھ پر ظُلم کرے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۶۱ حدیث ۸۰۸۲)

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے ’’غُصّے کا عِلاج‘‘ صَفْحَہ 32 پر نَقل فرماتے ہیں: قِیامَت کے روز اِعلان کیا جائے گا جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کِس کے لیے اَجر ہے؟ وہ کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدَمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حِساب جنَّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جِس نے لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کیا، اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

اُس سے جَہنَّم اور اُس کے دُھوئیں کی تکلیف کو روک دے گا اور جَہنَّم کا ایک دروازہ "بَابُ التَّشَفِّیْ" ہے اِس میں وُہی داخل ہوگا جِس نے اپنے غُصے پَر قابو نہ پایا اور جِس نے اپنا غُصَّہ دَبایا اور اپنا حق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے چھوڑ دیا جب وہ پُل صراط پَر سے گُزرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پَر وہ دَروازہ بند کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اَذیّت دینے والے کی نیکیاں اِس کے نامۂ اعمال میں مُنتقل فرما دے گا اور اِس کے گُناہ اُس کے نامۂ اعمال میں مُنتقِل کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا ہی اچھا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

(قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون ص، ۳۹۶)(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۶۹)

جنَّت و جہنَّم کا راستہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اپنا حق مُعاف کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ لِہٰذا جب بھی کسی کی طرف سے کوئی مُصیبت پہنچے اپنے غُصّے کو دباتے ہوئے، نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے رِضائے الٰہی حاصِل کرنے کے لیے مُعاف کردینے کی عادت اپنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُصیبت زَدوں کی (نہ صرف) قبریں روشن ہوں گی (بلکہ جَہنَّم سے آزادی ملنے کے ساتھ ساتھ) جنَّت میں مَسکَن بھی مِلے گا۔ یادر کھئے! اپنا حق کسی کو مُعاف کر دینا اور اِنتِقام لیے بغیر رِضائے خُداوَندی کے لیے اپنے حق سے دَست بَردار ہو جانا یقیناً ہِمّت کے کاموں میں سے ہے۔ دِل میں بھَڑک اُٹھنے والی اِنتقام کی آگ کو بجھانا یقیناً مُشکِل ہوگا لیکن یاد رکھئے! جَہنَّم سے بچنا اور جنَّت پانا بھی اِتنا آسان نہیں ہے۔ سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا ہے: **جَہنَّم شَہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنَّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔** (صَحِیحُ البُخارِیّ ج۴ ص ۲۴۳ حدیث ۶۴۸۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حَضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ "

جہنَّم شَہوَتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے'' کے تَحت فرماتے ہیں: دوزخ خُود خطرناک ہے مگر اُس کے راستہ میں بہُت سے بناوَٹی پُھول وباغات ہیں، دُنیا کے گُناہ، بدکارِیاں جو بَظاہِر بَڑی خُوشنما ہیں، یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ اور ''جنّت تکالیف سے ڈھانپی ہوئی ہے'' کے تَحت فرماتے ہیں: جنّت بڑا باردار (پھل دار) باغ ہے مگر اُس کا راستہ خاردار (کانٹوں بھرا) ہے، جِسے طے کرنا نَفْس پر گِراں ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ (وغیرہ) جنّت کا راستہ ہی تو ہیں، طاعات (یعنی عبادات) پر ہمیشگی، شَہوات (خواہشات) سے علیٰحدگی واقعی (نفس کے لیے) مَشَقَّت کی چیزیں ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص۵، خودکشی کا علاج، ص ۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کَردہ حدیثِ پاک اور اُس کی تشریح سُننے کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذِہن بنانا چاہیے کہ خُوب خُوب نیک اعمال کریں اور ہر چھوٹے بڑے گُناہ سے باز رہیں۔ یاد رکھئے! نیکی کرتے وَقْت تکلیف اور دُشواری ضَرور پیش آتی ہے لیکن یہ تکلیف آخرت میں ہمارے بچنے کا سامان فراہم کر جاتی ہے، جبکہ گُناہ میں ملنے والی لذّت عارضی ہوتی ہے لیکن یہ لَذت مٹنے کے بعد ہمارے لیے آخرت میں پھنسنے کا سامان کر جاتی ہے۔ کوئی بھی نیک عمل ہم پر کیسا ہی گِراں (مُشکل) کیوں نہ گُزرے اُسے کر لینا چاہیے۔ یاد رکھئے! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحمت کرنے پر آتا ہے تو یُوں بھی سَبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیَّت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اُسی کے باعث اپنے بندے پر رَحمتوں کی بارِش فرماتا ہے اور اُسے جَہنَّم سے نَجات دینے کے ساتھ ساتھ جَنَّت کے خُوبصورت محلات وباغات عطا فرما دیتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک ایسی حدیثِ پاک سُنئے جس میں مُتَعَدَّد ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرِفت سے بچ گئے اور رَحمتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ نے

انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ

حَضرتِ سَیِّدُنا عبد الرَّحمن بِن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک بار حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور اِرْشاد فرمایا: آج رات میں نے ایک عَجیب خَواب دیکھا کہ ایک شخص کی رُوح قَبض کرنے کیلئے مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائے، لیکن اُس کا **ماں باپ کی اِطاعت** کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شَخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے **وُضو** (کی نیکی) نے اُسے بَچالیا۔ ایک شخص کو شَیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذِکْرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بَچالیا۔ ایک شَخص کو عذاب کے فرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) **نَماز** نے بَچالیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اِتنے میں اُس کے **روزے** آگئے اور (اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اُوپر نیچے اَندھیرا ہی اَندھیرا ہے اور وہ اُس اَندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج و عُمرہ** آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اَندھیرے سے نِکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔ ایک شَخص کے جِسْم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بَچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بَن گیا اور اُسکے سَر پر سایہ فِگن ہو گیا۔ ایک شَخص کو زَبانیہ (یعنی عذاب کے مَخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا، لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ** آئے (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منْع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک شَخص کو دیکھا جو گُھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان

حِجاب(یعنی پَردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اَخلاق آئے اِس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مِلا دیا۔ ایک شخص پُل صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لَرزْ رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ **حُسنِ ظَن** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان کہ وہ رَحمت ہی کرے گا) آیا اور (اِس نیکی نے) اُسے بَچالیا اور وہ پُل صِراط سے گُزر گیا۔ ایک شخص پُل صِراط پر گِھسَٹ گِھسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر **دُرُود پاک** پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پُل صِراط پار کروا دیا۔ میری اُمّت کا ایک شخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اِس پر بند تھے کہ اس کا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی** دینا آیا اور اُس کے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنَّت میں داخِل ہو گیا۔ (القول البدیع ص:۲۶۵،ملتقطاً)

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں		کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے		یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
عیب دنیا میں تُو نے چھپائے		حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مرا کُھل رہا ہے		یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۷)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارO

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُO

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بَسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی جَہَنَّم سے چُھٹکارہ پانے اور جنَّت میں ابدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زِیادہ سے زِیادہ نیک اعمال کرتے رہیں اور جو لوگ نیکیوں میں مَشغُول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان انہیں یہ بات باوَر کروانے میں کامیاب نہ ہوجائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کرلئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بَخشوانے اور تجھے جنَّت کی نِعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر سے ہر دَم ڈرتے رہئے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہُ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تَدبیر کس کے بارے میں کیا ہے، کوئی تو اپنی ساری عُمر کُفر میں گُزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سر فراز ہوجائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوُجود بوقتِ رُخصت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے خاتِمے سے دوچار ہو۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچالے		گنہگار ہے جاں بَلب یا الٰہی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے کہ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کِسی بندے کے ساتھ بَھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تواُس کے مَرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرما

دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شَخص اچّھی حالَت پر مَرا ہے۔ جَب ایسا خُوش نَصیب اور نیک شَخص مَرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جَلدی کرتی ہے۔ اُس وَقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پَسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُلاقات کو۔ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مَرنے سے ایک سال قَبل ایک شَیطان اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بَد تَرین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے۔ اُس وَقت یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مِلنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے مِلنے کو۔ (مُسنَد ابنِ راھَوَیہ ج۳ص۹۰۵ ملتقطا، غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۹۶)

ہر دم اِبلیس پیچھے لگا ہے		حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم اَمنِ روزِ جزا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
روح عطارؔ کی جب جدا ہو		سامنے جلوۂ مصطفٰے ہو
ان کے قدموں میں اس کو قضا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص۱۲۵)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

سبز جھنڈا: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے رِوایت کیا ہے، اِس میں شَبِ قَدْر کے بارے میں نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقْل کیا گیا ہے۔"جب شَبِ قَدْر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعَظَّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشْرِق و مَغْرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرِشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول ہے، اُس سے سلام و مُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاوں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبح تک یِہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکْم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں، اے جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور 4 قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرما دیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ چار قِسْم کے لوگ کون سے ہیں؟" ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿۲﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿۳﴾ تیسرے قَطعِ رِحمی کرنے

والے (یعنی رشتہ داروں سے تَعلُّقات توڑنے والے) اور ﴿۴﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔ "(شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص 336، حدیث 3695)

بدنصیب لوگ:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِ قَدر کِس قَدَر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص وعام کو بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم **عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطعِ رِحمی کرنے والے اور بِلا مصلحتِ شَرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپس میں تعلُّقات مُنقطع کرنے والے** اِس عام بخشِش سے مَحروم کر دیے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قَہرِ قَہّار و غَضَبِ جَبّار عَزَّ وَجَلَّ سے لَرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِ قَدر جیسی بابَرَکت رات بھی جِن مُجرِموں کی بخشِش نہیں کی جارہی وہ کس قَدر شدید مُجرِم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گُناہوں سے صِدقِ دِل سے تَوبہ کرلی جائے اور حُقوقُ الْعِباد والے مُعامَلات بھی حل کرلئے جائیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فَضل وکَرَم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

مَدَنی بہار:

آپ کی ذَوق اَفزائی کے لیے مَدَنی قافلے کی ایک مدنی بَہار پیشِ خِدمت ہے، چنانچہ ٹنڈو آدم (بابُ الاسلام سِندھ، پاکستان کے) ایک اِسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازُو کے مَسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ عِلاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر "مَرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"

کے مِصداق مَسّوں کی تعداد میں برابر اِضافہ ہوتا جارہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ اِن مَسّوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازو کاٹ دِیا جائیگا ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو ہر آن سَلامَت رکھے ۔ آمین، کوئٹہ میں دو(2) روزہ سُنّتوں بھرا اجتِماع (27/28 جُمادیُ الاُولٰی 1425ھ) رکھا گیا۔ قسمت نے یاوری کی اور میں بھی سُنَّتوں بَھرے اجتماع میں شریک ہوا، دعوتِ اسلامی کے بے شُمار مَدَنی قافلے دُنیا کے مُختلِف مُمالِک میں ہَر وَقت سَفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قَریہ قَریہ نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کرنے والوں کی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمّت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیَت کے 12 روزہ مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ بار گاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسِطہ پیش کر کے گِڑ گِڑا کر دُعا کی مُجھ گُناہ گار پر کَرَم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مَسّے جَھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جِن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا، اُن کے نِشانات باقی ہیں مگر 12 روزہ مَدَنی قافِلے میں جَھڑنے والے مَسّوں کے تو نِشانات تک غائب ہو گئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَکَرَمِہٖ

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو
زَخم بِگڑے بھریں پھوڑے پُھنسی مِٹیں ۔۔۔ گر ہوں مَسّے جَھڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآٮِٕرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡـكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا‏ ۝

(پ5، النساء: 31)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ عزوجل کی مشیَّت میں ہے چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔"

(خزائن العرفان، پ۵، سورۃ النساء تحت الایہ ۳۱، ص ۱۴۹)

کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مَکی شافعی ھَیتَمِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پُر اثر تالیف **اَلزَّوَاجِر** کا اُردو ترجمہ ہے۔ علامہ ابنِ حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس کتاب میں گناہوں کی اقسام بالتفصیل بیان فرمائی ہیں اور ہر اس قول و فعل کو شامل کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو ربُّ العٰلمین کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کتاب میں ظاہری و باطنی ہر دو قسم کے گناہوں کا بیان ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً 240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر یعنی رِیاکاری، حسد، کینہ، تکبر، خود پسندی، ملاوٹ، منافقت، حرص و طمع، اُمراء کی ان کی اَمارت کی وجہ سے تعظیم کرنا اور غرباء کی ان کی غربت کی وجہ سے تذلیل کرنا، ناشکری، بد گمانی، معصیت پر اصرار، اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا، اللہ عزوجل کی رحمت سے نا امید ہو جانا، والدین کی نافرمانی، اور اللہ اور اس

کے رسول عزوجل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر جھوٹ باندھنا وغیرہ۔ جبکہ دُوسری جلد میں **227 ظاہری گناہوں** کا تذکرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کی پہچان اور جہنّم میں لے جانے والے اعمال کی آگاہی اور خوفِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمائیے،اس کتاب کی دونوں جلدیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جو کہ پڑھی(Read) جاسکتی ہیں،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کی جاسکتی ہیں۔

مبلغین و مبلغات کو بیانات کی تیاری کے لیے اس کتاب کی دونوں جلدیں بہت زِیادہ مفید ہیں۔

چاند رات سے مدنی قافلے میں سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی عاشقانِ رسول وعاشقانِ رمضان نے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی سعادت حاصل کی ،اللہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ دورانِ اعتکاف قرآنِ کریم کو دُرست مخارِج کے ساتھ پڑھنے، نماز کا عملی طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، فرض علوم سیکھنے کا موقع مِلا ہوگا، کئی دُعائیں یاد کی ہوں گی،عاشقانِ رمضان کی صحبت اوردعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں پرنَدامت کے آنسو بہانے کے بعد سچی توبہ اورآیندہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا،زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کا جذبہ مِلا

ہو گا، مگر یاد رکھیے! شیطان ہمارا کھُلا دُشمن ہے، یہ بد بخت کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم توبہ پر ثابت قدم رہیں، گناہوں سے منہ موڑ کر نیکیوں بھری زِندگی گزاریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی یادیں تازہ رہیں، جو کچھ سیکھا وہ یاد بھی رہے اور اُس پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہو تو میرا مشورہ ہے کہ چاند رات یا عید کے دن سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں ہم بھی سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اس سفر کی برکت سے یومِ عید کی مبارک گھڑیاں گناہوں بھری صُحبتوں میں گزرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں گزریں گی، رُوحانی سکون نصیب ہو گا اور مدنی ماحول میں اِستقامت کا سامان بھی ہو گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب: الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دن بدِن ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اب تک دنیا کے تقریباً دو سو (200) ممالک تک اپنا مدنی پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ 97 شعبہ جات میں دِین کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ مثلاً قرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ جیسے علوم سے آراستہ کرنے کے لئے 402 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں تقریبا 25000 طلبا اور طالبات مفت درسِ نظامی (عالِم کورس) اور دیگر فرض علوم پر مبنی کورس کر رہے رہیں۔ مدنی منوں اور مدنی منیوں کو درست مخارج کے ساتھ حفظ و ناظرہ کے ساتھ اسلام کی بنیادی معلومات وتربیت کے لئے 2297 مدرسۃ المدینہ ہیں جن میں طلبہ اور طالبات کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ سے زائد ہے، تعمیر وزیر تعمیر مدنی مراکز فیضانِ مدینہ کی تعداد 370 ہے، مجلس خدام المساجد کے زیرِ انتظام مساجد کی تعداد 556 ہیں، مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ ولہ

وسلم کی دکھیاری امت کی غمخواری کے مقدس جذبے کے تحت بلا معاوضہ ماہانہ جاری کردہ وظائف و تعویذات کی تعداد 63000 سے زائد ہے۔ جیلوں میں قیدیوں کو قرآن وسنت کی مفت تعلیم دینے اور اخلاقی تربیت کے لئے ملک کی تقریبا70 جیلوں میں شعبہ اصلاح برائے قیدیان کے تحت کلاسز اور کورسز کی ترکیب ہے۔ دنیا بھر میں بِلا معاوضہ بذریعہ انٹرنیٹ قرآن پاک کی تعلیم اور سنتوں کی تربیت کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن قائم ہے جس میں 72 ممالک سے زیر تعلیم طلبہ اور طالبات کی تعداد 4482 ہے۔

اس کے علاوہ کل رجسٹر طلبہ وطالبات کی تعداد 12673 ہے۔ دارالافتاء اہلسنت میں قرآن وسنت کی روشنی سے ماہانا تقریباًدَس ہزار (10000) سے زائد دینی، معاشی، معاشرتی اور دیگر معاملات میں مسلمانوں کے شرعی مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے۔ خدمتِ دین کے ان عظیم الشان شعبہ جات کو چلانے کے لئے اربوں روپے کی خطیر رقم کی حاجت رہتی ہے۔ دینِ متین کی اس خدمت کے لئے آپ دعوتِ اسلامی سے تعاون کیجئے اور اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے۔ بلکہ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل بتاکر مدنی عطیات جمع کیجئے۔

مفہومِ فرامینِ مصطفٰی: صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم :(1) آتشِ دوزخ صدقہ دینے والوں پر حرام ہے (2) صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"صَدَقۂِ فِطرواجب ہے" کے 13 حروف کی نسبت سے صدقۂِ فِطر کے متعلق 13 مدنی پھول

(1) ہر مالکِ نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) آزاد مسلمان پر صدقۂ فِطر واجب ہے (2) صدقۂ فطر واجب ہونے

کیلئے نصاب پر سال گزرنااور مالِ نامی ہونا شرط نہیں (3) شبِ عید صبحِ صادق کے وقت جس کے پاس حاجتِ اصلیہ کے علاوہ بقدرِ نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) مال ہوگا، اس پر صدقہ فطر واجب ہے،اگر چہ مال ،مالِ تجارت نہ ہو (4) صاحبِ نصاب مجنون (پاگل)اور نابالغ پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ ولی(سر پرست)اس کے مال سے ادا کرے(5) صاحبِ نصاب باپ پر غریب نابالغ اولاد کا صدقہ فطر بھی واجب ہے۔(6) نابالغی کی حالت میں باپ نے بچہ کا صدقہ فطر ادا نہ کیا تو اگر وہ بچہ مالکِ نصاب تھا تو بالغ ہونے پر خود ادا کرے اور اگر وہ بچہ مالکِ نصاب نہ تھا تو بالغ ہونے پر اس کے ذمہ ادا کرنا واجب نہیں(7) باپ نہ ہو تو اس کی جگہ مالکِ نصاب دادا پر اپنے غریب یتیم پوتے، پوتیوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے(8) باپ مالکِ نصاب نہیں، دادا مالکِ نصاب ہے تو مالک نصاب دادا پر اپنے غریب پوتے، پوتیوں کا صدقہ فطر واجب ہے ۔(9)اگر کسی کے نابالغ بچے مُلک میں اور خود بیرونِ ملک تو اپنے اور نابالغ بچوں کا فطرہ باپ جس ملک میں ہے وہاں کے اعتبار سے دے گا۔(10) شبِ عید صبحِ صادق سے قبل جو بچہ پیدا ہوا یا کوئی مسلمان ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے (11) مہمانوں کا صدقہ فطر میزبان پر نہیں بلکہ مہمان اگر صاحبِ نصاب ہیں تو مہمان پر اپنا صدقہ فطر واجب ہے۔اسی طرح اگر شادی شدہ بیٹی باپ کے گھر عید کرے تو اس کے چھوٹے بچوں کا فطرہ بچوں کے باپ پر ہے جبکہ عورت کا نہ باپ پر نہ شوہر پر اگر صاحبِ نصاب ہے تو خود ادا کرے(12) صدقہ فطر چار اشیاء یا ان کی قیمت کے برابر مال دینے سے ادا ہو جاتا ہے۔(۱) **گندم 1 کلو 920 گرام** (2 کلو سے 80 گرام کم)(۲) **مُنَقّٰی 3 کلو 840 گرام** (4 کلو سے 160 گرام کم)(۳) **کھجور 3 کلو 840 گرام** (4 کلو سے 160 گرام کم)(۴) **جو شریف 3 کلو 840 گرام** (4 کلو سے 160 گرام کم)

(**مدنی پھول**: "اپنے شہر سے ان چیزوں کی قیمت معلوم کر کے صدقہ فطر ادا کیجئے"۔ دارالافتاء اہلسنّت)

(13) صدقہ فِطر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عزوجل کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ مَحافِلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر اٰمین (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتّٰی کہ وہ مُنتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۱ص۱۲۵ حدیث ۸۵۰)

نظر کا نُور، دلوں کیلئے قرار دُرُود عَقیدتوں کا چَمن، رُوح کا نِکھار دُرُود

چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اَندھیروں میں غموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی دنیا بدل گئی

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بن حَضَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں، مجھے بغداد کے ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہاشِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الدَّائِم نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ میں نے بَصْرہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں ساحِل پر آیا تاکہ کسی کَشْتی میں سُوار ہو کر جانبِ مَنزِل روانہ ہو جاؤں، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کَشْتی موجُود ہے اور اُس میں ایک کنیز اور اُس کا مالک سُوار ہے۔ میں نے بھی کَشْتی میں سُوار ہونا چاہا تو کنیز کے مالک نے کہا: اس کَشْتی میں ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے جگہ نہیں، ہم نے یہ ساری کَشْتی کرایہ پر

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

لے لی ہے، لہٰذا تم کسی اور کَشتی میں بیٹھ جاؤ۔ کنیز نے جب یہ بات سُنی تو اُس نے اپنے آقا سے کہا: اِس مسکین کو بِٹھالیجئے۔ چنانچہ اُس کنیز کے مالک نے مجھے بیٹھنے کی اجازت دے دی اور کَشتی جُھومتی جُھومتی بَصرَہ کی جانب سطحِ سَمُندر پر چلنے لگی، مَوسِم بڑا خوشگوار تھا۔ میں اُن دونوں سے الگ تھلگ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں خوش گَپیوں میں مَشْغُول خوشگوار مَوسِم سے خُوب لُطف اَندوز ہورہے تھے۔ پھر اس کنیز کے مالک نے کھانا منگوایا اور دَسْتَر خوان بچھادیا گیا۔ جب وہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھے تو اُنہوں نے مجھے آواز دی: اے مسکین! تم بھی آجاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ مجھے بہت زیادہ بھوک لگی تھی اور میرے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا چنانچہ میں اُن کی دعوت پر ان کے ساتھ کھانے لگا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو اُس شخص نے اپنی کنیز سے کہا: اب ہمیں شراب پلاؤ۔ کنیز نے فوراً شراب کا جام پیش کیا اور وہ شخص شراب پینے لگا، پھر اس نے حکم دیا کہ اِس شخص کو بھی شراب پلاؤ۔ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے، میں تمہارا مہمان ہوں اور تمہارے ساتھ کھانا کھا چکا ہوں، اب میں شراب ہرگز نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ جب وہ شراب کے نَشے میں مَست ہوگیا تو کنیز سے کہا: سارنگی (یعنی باجا) لاؤ اور ہمیں گانا سناؤ۔ کنیز سارنگی لے کر آئی اور گانا گانے لگی، اس کا مالک گانے سُنتا رہا اور جُھومتا رہا۔

یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا وہ دونوں اپنی اِن رنگینیوں میں بَد مَست تھے اور میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر میں مَشْغُول رہا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور اس کا نشہ کچھ کم ہوا تو وہ میری طرف مُتوجِّہ ہوا اور کہنے لگا: کیا تُونے پہلے کبھی اس سے اچھا گانا سنا ہے؟ دیکھو! کتنے پیارے انداز میں اِس نے گانا گایا ہے، کیا تم بھی ایسا گا سکتے ہو؟ میں نے کہا: میں ایک ایسا کلام آپ کو سُنا سکتا ہوں جس کے مقابلے میں یہ گانا کچھ حَیثِیَّت

نہیں رکھتا۔ اس نے حیران ہو کر کہا: کیا گانوں سے بہتر بھی کوئی کلام ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس سے بہت بہتر کلام بھی ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہارا دعویٰ دُرُست ہے تو سناؤ ذرا ہم بھی تو سُنیں کہ گانوں سے بہتر کیا چیز ہے؟ تو میں نے سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی تلاوت شروع کر دی:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۪ۙ﴿۳﴾ (پ۳۰،التکویر:۱تا۳) تَرْجَمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔

میں تلاوت کرتا جارہا تھا اور اس کی حالت تبدیل ہوتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے سَیلِ اَشک رَواں ہو گیا۔ بڑی توجُّہ وعاجِزی کے ساتھ وہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو سُنتا رہا۔ ایسا لگتا تھا کہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تجلّیاں اس کے سیاہ دل کو مُنَوَّر کر چکی ہیں اور یہ کلام تاثیر کا تِیر بن کر اس کے دل میں اُتر چکا ہے، اب اُسے عشقِ حقیقی کی لذّت سے آشنائی ہوتی جارہی تھی۔ تلاوت کرتے ہوئے جب میں اِس آیتِ مُبارکہ پر پہنچا:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ (پ۳۰،التکویر:۱۰) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اَعمال کھولے جائیں۔

تو اس نے اپنی کنیز سے کہا: جا! میں نے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آزاد کیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے شراب کے سارے برتن سَمُندر میں اُنڈیل (اُنڈِ۔یے۔ل) دیئے۔ سارنگی، باجا اور آلاتِ لَہْو ولَعِب سب توڑ ڈالے پھر وہ بڑے مُؤَدِّبانہ اَنداز میں میرے قریب آیا اور مجھے سینے سے لگا کر ہچکیاں لے لے کر رونے لگا اور پوچھنے لگا: اے میرے بھائی! میں بہت گناہگار ہوں، میں نے ساری زندگی گناہوں میں گزار دی اگر میں اب توبہ کروں تو کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری توبہ قبول فرمالے گا؟ میں نے اُسے بڑی مَحَبَّت دی اور کہا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی حاصِل کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، وہ تو توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا، تم اس

سے توبہ کرو وہ ضرور قَبول فرمائے گا۔

چنانچہ اس شخص نے میرے سامنے اپنے تمام سابِقہ گُناہوں سے توبہ کی اور خُوب رورو کر مُعافی مانگتا رہا۔ پھر ہم بَصرَہ پہنچے اور دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر ایک دوسرے سے دوستی کرلی۔ چالیس (40) سال تک ہم بھائیوں کی طرح رہے ، چالیس (40) سال بعد اس مردِ صالح کا اِنتقال ہوگیا ۔مجھے اس کا بہت غم ہوا، پھر ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے میرے بھائی ! دنیا سے جانے کے بعد تمہارا کیا ہوا تمہارا ٹھکانا کہاں ہے ؟ اس نے بڑی دِلرُبا اور شِیریں آواز میں جواب دیا: دنیا سے جانے کے بعد مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں بھیج دیا ۔ میں نے پوچھا: اے میرے بھائی! تمہیں جنّت کس عمل کی وجہ سے ملی ؟ اس نے جواب دیا: جب تم نے مجھے یہ آیت سنائی تھی:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ (پ۳۰،التکویر:۱۰) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔

تو اسی آیت کی برکت سے میری زِندگی میں اِنقلاب آگیا تھا۔اسی وجہ سے میری مغفرت ہوگئی اور مجھے جنّت عطا کردی گئی۔ (عیون الحکایات مترجم، حصہ اول، ص ۳۰۵ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح ایک نیک شخص کی رَفاقَت گُناہوں کے دِلدادہ شخص کو برائیوں کے گڑھے سے باہَر نکال لائی اور یوں وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے نیکی کے راستے پر چلنے لگا، وہ سمجھ گیا تھا کہ اب میری نَجات اِسی نیک شخص کی صُحبت اور ہَمنَشِینِی میں ہے ۔ چنانچہ اُس نے اسی نیک شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے دوستی کرلی تاکہ اِس کی بَرَکت سے زندگی کے باقی اَیّام گُناہوں کی نَحوست سے محفوظ رہیں۔ بالآخر رِضائے اِلٰہی کے لئے اچھی صُحبت اختیار کرنے والا یہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور گُناہوں سے بچتے ہوئے سلامتیٔ ایمان کے ساتھ

عالَمِ جاویدانی کی طرف کُوچ کر گیا۔

خوب خدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں
مدنی ماحول اے خدا ہم سے نہ چھُوٹے عمر بھر

اچھے ماحول کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا رنگ و نسل اور مختلف قسم کی تہذیبوں اور طَبَقات میں بَٹی ہوئی ہے۔ ہر طَبَقہ، ہر تہذیب اور ہر رنگ و نَسل کا شخص خود کو مُعاشرے کا بہترین فرد سمجھتا اور اپنی بَر تَری کا راگ اَلاَپتا ہے مگر یاد رہے کہ بہترین مُعاشَرہ اور ایک اچھا ماحول وہ ہے جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحبَّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔ جس سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت وکِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبَت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ یقیناً عقلمند شخص وہی ہے جو ایسے بہترین ماحول کو پہچان کر اس کا حصّہ بن جائے اور اس ماحول کے دیگر افراد کی طرح پاکیزہ زِندگی گُزارے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈَھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح اور نوجوانوں کی علمی، عَمَلی و اَخلاقی تَربِیَت کے لئے جو اِقدامات کئے ہیں اُن سے لوگوں کی ایک تعداد واقِف ہے۔ آیئے خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی دعوتِ

اسلامی کے مہکتے ہوئے مدنی ماحول سے وابستہ کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کے ڈھیروں فوائد حاصِل ہوں گے۔

اچھے ماحول کے فوائد

یاد رہے کہ اچھا ماحول اپنانے والا شخص نہ صرف خُود فائدے میں رہتا ہے بلکہ وہ اپنی ذات سے دوسروں کو بھی نَفْع بخشتا ہے، اِسے اِس مثال سے سمجھیں کہ شہد کی مکھی دیگر عام مکھیوں کی طرح گندگی اور غِلاظَت والے ماحول سے تَعَلُّق رکھنے کے بجائے اچھے ماحول کو اپناتی ہے وہ چمنستان میں پَھلوں اور پُھولوں کی صُحبت اختیار کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں شہد پیدا ہوتا ہے جس کے بے شُمار منافع ہیں۔ چنانچہ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 69 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ (پ۱۴، النحل: ۶۹) تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اُس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ بَرنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔

ظاہر ہے یہ اچھے ماحول ہی کی برکتیں ہیں، معلوم ہوا کہ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والے اَفراد جہاں خود قابلِ تعریف ہوتے ہیں وہاں دوسروں کے لئے بھی نَفع کا باعث بنتے ہیں اور جو مسلمان اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کے لئے جس قَدَر نَفْع بخش ہو گا، اُسی قَدَر اس کے مَراتِب و دَرَجات بلند ہوتے جائیں گے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:

"**خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ**" یعنی لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو انہیں سب سے زیادہ نَفع پہنچانے والا ہو۔ (معجم الاوسط، ۲۲۲/۴، حدیث: ۵۷۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول سے وابستگی انسان کے ظاہر و باطِن کی اِصلاح کا باعث بنتی ہے

کیونکہ اچھاماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے اور یہ تو ہر ایک جانتا ہے کہ اچھی صُحبت انسان پر اثر انداز ہو کراسے بھی اچھابنادیتی ہے۔ علامہ جلالُ الدّین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

صُحبتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد   صحبتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

یعنی اچھّے کی صُحبت تجھے اچھّابنادے گی اور بُرے کی صُحبت تجھے بُرابنادے گی۔

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول

ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول

اچھی صُحبت اگرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو مگر اس کے بے پناہ فوائد ہیں۔ چنانچہ،

مجلسِ ذکر میں شرکت کی فضیلت

مسلم شریف کی ایک طویل حدیثِ مبارک ہے جس میں اُن خوش نصیبوں کے لئے مُژدۂ جانفِزا ہے، جو ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے حلقہ بناتے اور جمع ہو کر اپنے معبودِ برحق کا ذکر کرتے ہیں، اس حدیثِ مُبارک کے آخر میں ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ یعنی فرشتے (بارگاہِ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ میں) عرض کرتے ہیں، اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اِن میں فُلاں بندہ بڑا گنہگار تھا، وہ ان (یعنی ذکر کرنے والوں) کے قریب سے گزرا تو اِن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی میں نے اسے بھی بخش دیا۔ وہ (ذکر کرنے والی) ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوتا۔ (مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل مجلس الذکر، ص ۱۴۴۴، حدیث: ۲۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکوں کی صُحبت کتنی فائدہ مند ہے کہ اگر کوئی گنہگار بھی ان کے پاس آکر بیٹھ جائے تو وہ بھی رحمتِ الٰہی سے محروم نہیں رہتا۔ جب لمحہ بھر کے لئے اچھی صُحبت اختیار کرنے والا بھی محروم نہیں رہتا تو بھلا وہ خُوش نصیب جو سُنّتوں بھرے نیک ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہو جائے، رحمتِ الٰہی سے کس طرح محروم رہ سکتا ہے۔

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا ابو رَزِیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: کیا میں تمہاری اس چیز کی اصل پر رَہنُمائی نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکْر والوں کی مجلس اختیار کرو اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک کر سکو اپنی زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں ہِلاتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مَحَبَّت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں عَداوَت کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، الحدیث ۹۰۲۴، ج۶، ص ۴۹۲)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد عُلَماءِ دِین، اولیاءِ کاملین، صالحین و وَاصِلِین کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صوفیاءِ کِرام کی ذِکْر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے، جس مجلس میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا خوف، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا عشق اور اطاعَتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکْسِیر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے لوگوں کی ہمنشینی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم اپنی دنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے اچھے ماحول سے وابستہ ہوں اور نیک لوگوں کی صُحبَت میں رہیں، اُنہی کو اپنا دوست بنائیں مگر افسوس! گناہوں کی مَحبَّت نے ہمارے باطِن کو سِیاہ کر دیا ہے۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ اچھے لوگوں سے دُور بھاگتے اور اُن سے بُغض رکھتے ہیں اور اُن کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کی ہَمنَشِینی اختیار کرتے ہیں جو ہمیں نہ صرف نیکیوں سے دُور رکھتے بلکہ بعض اوقات گُناہوں کی دَلدَل میں دَھکیل دیتے ہیں۔ ایسے افراد کی صُحبَت اور اِن کی دوستی سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

صِرف اچّھی صُحبت میں رہئے

اللہ تعالٰی کے مخلص بندوں اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اگر نصیب ہو جائے تو عین سعادت ہے،اُن کے قُرب اور اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ عزوجل گناہوں کا علاج بھی ہوتا رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ صِرف و صرف اچّھی صحبت اختیار کرنی چاہئے جبکہ بُرے لوگوں کے سائے سے بھی بھاگنا چاہئے۔ مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچّھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مشک (یعنی کستوری) اُٹھانے والے اور بَھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، کَستوری اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اُس سے خریدو گے یا تمہیں اُس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بَھٹّی دَھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اُس سے ناگوار بُو آئے گی۔ (صحیح مُسلِم ص ۱۴۱۴ حدیث ۲۶۲۸)

چَنگے بندے دی صحبت یارو جیوَیں دکان عطاراں سودا بھاویں مُل نہ لَیّے حُلّے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں کپڑے بھاویں کُنج کُنج بیۓ چنگاں پین ہزاراں

(یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (یعنی عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے مگر اُسے خوشبو تو آہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سَمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں)

صُحبت کے فوری اَثَرات کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر صُحبت اپنا اثر ضَرور رکھتی ہے، مَثَلًا اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے نَمی ہو، چِہرے پر آثارِ غم خوب نُمایاں ہوں اور لہجے سے اُداسی جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اِتِّفاق ہو جس کا چِہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے خوشی سے دَمَک رہا ہو، لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے مَسَرَّت کا اظہار ہو رہا ہو تو خواہی نَخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اس کی خوشی میں شریک ہو جائیں گے۔

اچّھی بُری صُحبت کے اَثَرات

اِسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے یکسر غافِل ہوں

اور گناہوں کے اِرتِکاب میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کرتے ہوں تو غالِب گُمان ہے کہ وہ بھی بَہُت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی آدَمی عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرے جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، وہ دن رات آخِرت کی فَلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی اصلاح کی کوشِش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتی ہوں، تو بَہُت امّید ہے کہ یہی کیفیّات اس شخص کے دل میں بھی سَرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ ان شاءاللہ عزوجل

بُری صحبتوں سے بچا یاالٰہی

بنا مجھ کو اچّھا بنا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قَطعًا ضَرورت نہیں، تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِس کی بَرَکت سے ان شاءاللہ عزوجل اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے ان شاءاللہ عزوجل اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل عاقِبت کی

بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر نَدامت ہو گی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہو گا اور زَبان تلاوتِ قرآن اور ذکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نرمی، بے صَبری کی جگہ صبر و تحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجِزی اورِاحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حرِص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شَہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دل اور ناک کے مَرَض سے نجات

آپ کی ترغیب و تَحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مَملُو ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ مُرادآباد (یوپی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں گناہوں کے سَمُندر میں غرَق تھا۔ نَمازوں سے دُوری' فیشن پرستی اور بے حیائی کی نُحُوستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندَگی کے ایّام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نَذر تھے۔ رُوحانی اَمراض کے علاوہ میں جسمانی اَمراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچہ مجھے ناک کی ہڈّی بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دل کی بیماری بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیَّت کا شکار رہتا تھا۔ بِالآخِر عِصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادَل چھَٹے۔ ہُوا یوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت

سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی،عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیااور میں نے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو سنّتوں کے راستے پر ڈال دیا،الحمدللّٰہ عزوجل یہ بَرَکت بھی نصیب ہوئی کہ مَدَنی قافِلے سے واپَسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی دُرُست ہوچکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا مَرَض بھی خَتم ہو گیا۔

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو

(وسائل بخشش ص۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھاآپ نے مُعاشَرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کوجب مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت اوراس دَوران عاشقانِ رسول کی صحبت مُیَسَّر آئی تواُن کی اِصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بِفَضلِہٖ تعالیٰ وہ جسمانی بیماریوں سے بھی صِحت یاب ہوئے۔الحمد للّٰہ عزوجل اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی بھی دُرُست ہوئی اور دل کے مُہلِک مَرَض سے بھی انہیں نَجات ملی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی شخص کی صُحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غَور کر لینا چاہئے کہ مجھے اس کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ ترمذی شریف میں ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔(ترمذی، کتاب الزھد، باب-۴۵،

۴/۱۶۷، الحدیث: ۲۳۸۵)

اس سلسلے میں حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نے دوستی اور صُحبت کی جو شرائط بیان فرمائی ہیں اُن کے مطابق عمل کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔چنانچہ،

صُحبت کس کی اپنائی جائے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1393** صفحات پر مشتمل کتاب "**احیاء العلوم**" جلد**2**، صفحہ **617** پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایسے شخص کی صُحبت اختیار کی جائے جس میں یہ پانچ (5) خصلتیں ہوں: (1)... عقل مند ہو (2)... اچھے اَخلاق کا مالک ہو (3)... فاسِق نہ ہو (4)... گمراہ نہ ہو اور (5)... دُنیا کا حَرِیص بھی نہ ہو۔

(1) عقل مند ہو

(کسی کی صُحبت اپنانے کے لئے عقل کی قید اس لئے لگائی کیونکہ) عقل انسان کے لئے اصل کی حیثیت رکھتی ہے، بے وقوف کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں، اُس کا ساتھ کتنا ہی طویل ہو (مگر) اَنجامِ کار وَحشت اور جدائی ہوتا ہے۔ عقل مند کی صُحبت اختیار کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بے وقوف شخص اگر تمہیں فائدہ پہنچانے اور تمہاری مدد کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر بھی تمہیں نُقصان پہنچاتا ہے اور اُسے اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ "بے وقوف سے دوری اختیار کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔" حضرت سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: "بے وقوف کے چہرے کی طرف نظر کرنا ایک خطا ہے جسے لکھا جاتا ہے۔" عقل مند سے ہماری مراد وہ شخص ہے جو اَشیاء کو اُن کی حقیقت کے مُطابِق سمجھتا ہے، خواہ بذاتِ خود سمجھتا ہو یا کسی کے سمجھانے سے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زِندگی کا
قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

﴿2﴾ اچھے اَخلاق کا مالک ہو

جس کی صُحبت اپنائی جائے اس کے اَخلاق بھی اچھے ہونا ضروری ہیں کیونکہ بہت سے عَقل مند اَشیاء کی حقیقتوں سے تو واقف ہوتے ہیں لیکن جب اُن پر غُصّہ، خواہش، بخل یا بُزدِلی غالب آجائے تو وہ اپنے نَفس کی پیروی کرتے ہیں اور جو کچھ انہیں معلوم ہوتا ہے اس کی مُخالَفت کر گزرتے ہیں، کیونکہ وہ اپنی (اندرونی) صِفّات کو قابو کرنے اور اچھے اَخلاق اپنانے سے عاجِز ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے بد اَخْلَاق شخص کی صُحبت اختیار کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا
رہے گا سدا خوشنما مدنی ماحول

﴿3﴾ فاسِق نہ ہو

وہ فاسِق جو اپنے فِسق (یعنی گناہوں) سے باز نہ آئے، اس کی صُحبت اختیار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے وہ کبیرہ گُناہ پر اصرار نہیں کرتا اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں، نہ (تو) اُس کے فَساد سے بچنا ممکن ہے نہ (ہی) اُس کی بات کا کوئی بھروسا بلکہ وہ اپنی غَرَض کے مطابق کلام کرتا ہے۔(چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف، آیت نمبر 28 میں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ (پ۱۵، الکھف:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔

❀...(اسی طرح) ایک اور مقام پر (پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم، آیت نمبر 29 میں) ارشاد فرماتا ہے۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، النجم: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اُس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

اِن آیاتِ مُبارکہ کا مَفْہُوم یہ ہے کہ فاسِقوں سے دُور رہو۔

فِسق اور فاسِقوں کا مُشاہَدہ کرنے اور ان کے ساتھ رہنے سے دل گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے، اس کی نفرت خَتْم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ظالموں کی طرف مت دیکھو کہیں تمہارے نیک اعمال برباد نہ ہو جائیں، اُن کی ہم نشینی میں سلامتی نہیں بلکہ سلامتی تو اُن سے تَعَلُّق خَتْم کر دینے میں ہے۔"

نبی کی محبت میں رونے کا انداز
چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول

(4) گمراہ نہ ہو

گمراہ کی صُحبت اپنانے سے خود گُمراہ اور بد بَخْت ہو جانے کا اندیشہ ہے، لہٰذا گُمراہ شخص اس بات کا مُسْتَحِق ہے کہ اُس سے دُور رہا جائے اور اس سے قَطع تَعَلُّق کر دیا جائے۔

گمراہ شخص کی صُحبت کیسے فائدہ دے سکتی ہے جبکہ خلیفۂ دُوم اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ

اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دِین دار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ خلیفۂ دُوُم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”تمہیں چاہئے کہ ایسا سچا دوست تلاش کرو جس کے سائے میں زندگی بَسر کر سکو کیونکہ دوست خُوشحالی کے وقت زِینت اور تنگی کے وقت اُمید ہوتا ہے، اپنے دوست کے مُتَعَلِّق ہمیشہ اچھا گُمان رکھو حتّٰی کہ تمہارا گُمان غالب آجائے، اپنے دُشمن سے دُور رہو اور دوستوں میں سوائے امانت دار کے سب سے ڈرتے رہو اور امانت دار وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، لہٰذا کسی فاجِر کی صُحْبت اختیار نہ کرو ورنہ تم بھی فِسق میں مبتلا ہو جاؤ گے اور فاسِق کو اپنے راز پر مُطَّلَع نہ کرو بلکہ اپنے مُعاملات میں اُن لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔“

بُری صحبت سے کنارہ کشی کر
کے اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول

(5) دُنیا کا حَرِیص نہ ہو

(دُنیا کے حریص کی صُحْبت سے بھی بچو کہ) ایسے شخص کی صُحْبت زہرِ قاتل ہے، کیونکہ طبیعتیں فطری طور پر ایک دوسرے سے مُشابہت رکھتی اور ایک دوسرے کی پیروی کرتی ہیں، بلکہ ہر طبیعت دوسرے سے کچھ نہ کچھ ضرور چُراتی ہے اور اِنسان کو اُس کا پتا تک نہیں چلتا، دنیا کی حرص میں مُبتَلا شخص کی صُحْبت دنیا کی حرص پیدا کرے گی اور زاہِد کی صُحْبت دنیا سے کَنارہ کَشی پر اُبھارے گی۔ اسی لئے دنیا کے طالبوں کی صُحْبت کو مکروہ اور آخرت کی طرف راغب لوگوں کی صُحْبت کو مُسْتَحَب قرار دیا گیا ہے۔

خلیفۂ چہارُم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ارشاد ہے: جن سے حیا

کی جاتی ہے اُن لوگوں کی مجالس اختیار کرکے نیکیوں کو زندہ کرو۔

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر
گناہوں کی دیگا دَوا مدنی ماحول

عُلَما کی صُحبت دل کے لئے کتنی ضروری ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا لُقمان حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الکَرِیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! عُلَماء کی مجلس کو اختیار کرو اور اپنے زانُو اُنہی کے سامنے بچھائے رکھو کیونکہ دل حِکمت سے زندگی پاتے ہیں جیسے مُردہ زمین بارش کے قطروں سے زندگی پاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/۷۱۶تا۶۲۶ ملتقطاً)

ہمیں عالموں اور بُزرگوں کے آداب
سکھاتا ہے ہر دَم سدا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کے اس بیان سے جہاں کسی کی صُحبت اختیار کرنے کی شرائط معلوم ہوئیں، وہیں آخر میں عُلمائے کِرام کی صُحبت اختیار کرنے کی ترغیب بھی ملی۔

واقعی عُلَمائے دِین کا مقام و مرتبہ عام لوگوں سے بہت بلند ہوتا ہے اور ان کی صُحبت سے دِین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر افسوس! آج کل مُعاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُمّت کے اِن مُحسنین اور خیر خواہ حضرات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان پر بے جا اِعتراض اور ناحق طَعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رہے کہ علماءِ کِرام دِینِ اسلام کے لئے سُتُون کی

حَیْثِیَّت رکھتے ہیں۔ آیئے ! عُلماء سے مُتَعَلِّق قرآن و حدیث کی روشنی میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں عُلَماء کی مَحبَّت و چاہت اور قَدر و مَنْزِلَت مزید بڑھ جائے اور جو لوگ عُلَماء کے مقام و مرتبے سے ناواقف ہیں، اُن کے دل میں بھی علمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی اَہَمِّیَّت اُجاگر ہو اور وہ بھی ان کی قدر کرنے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کی قدر و مَنْزِلَت کو پہچانتے ہوئے ان کی صُحبت میں بیٹھنے، ان کا ادب واحترام کرنے، ان پر اعتراض کرنے سے بچنے اور دِین و دنیا کے تمام مُعاملات میں ان سے رَہْنُمائی حاصل کرنے میں دونوں جہاں کی بھلائیاں ہیں۔

دِین کے رَہْنُما

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُورۃُ النَّحل، آیت نمبر 43 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو عِلْم والوں سے پوچھو اگر تمہیں عِلْم نہیں۔

(پ۱۴، النحل: ۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”حدیث شریف میں ہے بیماریِ جَہْل کی شِفاء عُلَماء سے دریافت کرنا ہے۔“

آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے عُلَماء کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کیلئے اِن مبارک ہستیوں کو مَرجَعِ خَلَائِق اور دِین کے عظیم رَہْنُما کی حَیْثِیَّت دی گئی ہے، تفسیر کی مُتَعَدَّد کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اِشارہ ہے کہ جو مسائل معلوم نہ ہوں اُن کے لئے

عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہونا واجب ہے۔[1] آیئے اپنے دل میں عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مَحبَّت پیدا کرنے کے لئے، عُلماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

عُلَماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

1. عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل وحُجَّت ہے تو جس نے عالِم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[2]
2. بیشک زمین پر عُلَماء کی مثال اُن ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصِل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گُمراہ ہو جائیں۔[3]
3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نَفْع دیتا ہے لیکن جہالَت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔[4]
4. اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الْاِیْمَانِ علم اسلام کی زندگی اور دِین کا سُتُون ہے۔[5]
5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللہُ بِرِزْقِہٖ جو شخص علم کی طَلَب میں رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے رِزْق کا ضامِن ہے۔[6]
6. مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں

1...روح البیان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۵، ۳۷/۴۳

2...جامع صغیر، ص ۳۴۹، حدیث: ۵۶۵۸

3...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

4...جامع بیان العلم، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۷

5...جمع الجوامع، ۵/ ۲۰۰، حدیث: ۱۴۵۱۸

6...تاریخ بغداد، محمد بن القلسم بن ھشام، ۳/ ۳۹۸

علم کو تلاش کرے، اِس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[1]

7. عُلَماء، انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارِث ہیں، بیشک انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرہم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارِث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصِل کیا اس نے اپنا حصّہ لے لیا اور عالمِ دِین کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا اِزالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خَلا ہے جسے پُر نہیں کیا جاسکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالِم کی موت کے مُقابلے میں نہایت معمولی ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِن فرامین کو سُن کر یقیناً ہم سب کے دلوں میں عُلمائے کِرام کے مقام و مرتبے اور ان کی مَحَبَّت میں مزید اضافہ ہوا ہوگا۔ افسوس! آج ہر شخص اپنی اولاد کو ڈاکٹر یا انجینئر بنانے کی خواہش تو رکھتا ہے مگر انہیں عالمِ دِین بنانے کی خواہش رکھنے والے بہت کم افراد ہیں، لوگ اولاد کو اپنی دُنیوی زندگی کا سہارا بنانے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر روزِ محشر کی اُن ہولناکیوں کے بارے میں نہیں سوچتے جب آدمی کی حالت یہ ہوگی، جیسا کہ پارہ 30، سُوْرَۂ عَبَس، آیت نمبر 34 تا 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِۙ(۳۴) وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِۙ(۳۵) وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِؕ(۳۶) (پ ۳۰، عبس: ۳۴۔۳۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورُو (بیوی) اور بیٹوں سے۔

---

1 … مسلم، کتاب الذکر و الدعاء ... الخ، باب فضل الاجتماع ... الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

2 … شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

(یعنی) اِن میں سے کسی کی طرف مُلْتَفِتْ (مُتَوَجِّہ) نہ ہو گا، اپنی ہی پڑی ہو گی۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، عبس، تحت الآیۃ:۳۶) لیکن اس بے کَسی کے عالَم میں عُلمائے کِرام کی شان یہ ہو گی کہ وہ لوگوں کی شَفاعَت کر رہے ہوں گے۔ یاد رہے کہ اگرچہ اہلِ دُنیا، عُلماءِ دِین کو اُن کے سادہ لباس اور مال و دولت کی کمی کے سبب حَقِیر سمجھیں لیکن عنقریب وہ اُس وقت علماء کا مرتبہ جان لیں گے جب میدانِ محشر میں اہلِ دُنیا اپنا بوجھ اُٹھائے مارے مارے پھر رہے ہوں گے، مگر عُلماء کے سَروں پر عزّت کا تاج ہو گا، اُس وقت سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ حقیقی عزّت والا وہ ہے جو مالکِ روزِ جزاء عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عزّت والا ہے۔

رِسالہ "عُلماء پر اِعتراض منع ہے" کا تعارف

عُلماء کی قدر ومَنْزِلَتْ اور ان کا مقام ومرتبہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے 33 صفحات پر مشتمل رِسالہ بنام "**علماء پر اعتراض منع ہے**" ھدیّۃً حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ بڑے بڑے شاہانِ وقت عُلَماء کا کس قدر احترام کرتے تھے، ایک عالِم، غیر عالِم پر کیوں فضیلت رکھتا ہے؟ عُلَماء کی توہین کب کُفر ہے اور کب نہیں؟ شیطان لوگوں کو عُلَماء سے کیوں دور کرتا ہے؟ نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے عُلَماء کی شان کِن الفاظ میں بیان فرمائی ہے؟ تو آج ہی یہ رِسالہ "**عُلماء پر اعتراض منع ہے**" مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کرکے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ تقسیمِ رسائل کرکے یعنی دوسروں کو تحفۃً پیش کر کے ڈھیروں اجروثواب کمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عِلم دوستی، اِشاعتِ علمِ دِین کی تڑپ اور عُلَمائے کِرام سے مَحَبَّت کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروانے کے لئے جامعۃُ المدینہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر کے جامعاتُ المدینہ سے ہر سال عُلمائے کِرام فَارِغُ التَّحْصِیْل ہو کر اپنے مَنْصَب کے مُطابِق مختلف فرائض سَر اَنجام دے رہے ہیں۔ آیئے! آپ بھی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی وِراثت میں سے حصّہ پانے یعنی علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے جَامعۃُ المدینہ میں داخلہ لیجئے، اپنی اولاد کو جامعۃُ المدینہ میں داخِلہ دِلوایئے تاکہ وہ بھی علمِ دِین کے اَنمول موتی چُن سکیں، یقیناً علمِ دِین ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوب خُوب علمِ دِین کی برکتیں حاصِل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

الوداع ماہِ رمضان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک اپنے دامن میں رحمتوں اور برکتوں کے خزینے لئے ہمارے درمیان جَلْوَہ گر ہوا اور اب عنقریب ہم سے رُخصت ہو جائے گا۔ افسوس! ہم اس مہینے کا حق ادا نہ کرسکے۔ آہ! اس کے رُخصت ہوتے ہی عبادات کا ذَوق بھی کم ہو جائے گا۔

تیرے آنے سے دِل خوش ہوا تھا اور ذوقِ عبادت بڑھا تھا
آہ اب دل پہ ہے غم کا غَلَبہ اَلْوَدَاع اَلْوَدَاع آہ رمضاں

آیئے رَمَضَان کی بقیہ ساعتوں کو غَنِیْمَت جانتے ہوئے نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں اور یہ بھی

نیّت کریں کہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں عمل کا جو جذبہ نصیب ہوا، اُسے سال کے باقی گیارہ (11) مہینوں میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ بِالْخُصُوص عیدِ سَعِید کے موقَع پر گناہوں میں مبتلا ہو کر رَمَضان کی ساری محنت ضائع کرنے کے بجائے خوشیوں بھرے لمحات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے مطابِق گزارنے کی کوشش کریں گے۔ عُموماً عید کا چاند نظر آتے ہی لوگ عید کی خریداریوں (Shopings) وغیرہ میں مصروف ہو جاتے ہیں، یوں وہ شبِ عید کی عبادت کی برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یاد رہے! کہ عید کی رات جسے ہم غفلت کی نَذر کر دیتے ہیں، اس میں عبادت کرنے والے کے لئے بہت بڑے انعام کی بِشارت ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے۔

شبِ عید کی عبادت

1. جس نے عِیدَین کی رات (یعنی شَبِ عِیْدُ الفِطْر اور شَبِ عِیْدُ الْاَضْحٰی) طَلَبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)
2. جو پانچ (5) راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجَّہ شریف کی آٹھویں (8)، نویں (9) اور دسویں (10) رات (اِس طرح تین (3) راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی (4) عِیدُ الفِطْر کی رات، پانچویں (5) شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں (15) رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔

(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب، ج۲، ص۹۸، حدیث: ۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شش عید کے روزے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی نیّت کر لیجئے کہ رَمَضَانُ الْمُبارَک میں روزوں کی جو برکتیں حاصِل ہوئیں اُن برکتوں کو مزید پانے کے لئے رَمَضان کے بعد نفلی روزے رکھنے کی بھی کوشش کریں گے۔ بِالْخُصُوص شَوّال کے چھ **(6)** روزے رکھنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ آیئے شوّال کے چھ **(6)** روزوں کے فضائل پر مشتمل تین(3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سماعت کیجئے:

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ **(6)** دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد ج۳ص۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)
2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ **(6)** شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔ (صحیح مسلِم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)
3. جس نے عیدُ الْفِطْر کے بعد (شَوّال میں) چھ **(6)** روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص۳۳۳ حدیث۱۷۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک نیکی کا دس گُنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَرَم اور اُس کے حبیبِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُوٹنا کس قَدَر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سَعادَت حاصِل کر لینی چاہیئے۔ ایک سال کے روزوں کے ثَواب کی حِکمت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے مَحض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گُنا رکھا ہے۔ چُنانچہ پارہ 8، سورۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 160 میں خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ تَرْجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اُس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔ (پ۸، الانعام: ۱۶۰)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں ماہِ رَمضان کے روزے دس (10) مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ (6) روزے ساٹھ (60) روزوں (دوماہ) کے برابر، اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصِل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّریعہ بَدرُ الطَّریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شَرِیْعَت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ (6) دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیلِ مِلّت حضرتِ علامہ مولانا مُفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عِیْدُ الْفِطْر کے دُوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مُناسِب معلوم ہوتا ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عِیْدُ الْفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات سے مدنی قافلے میں سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی عاشقانِ رسول وعاشقانِ رمضان نے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی سعادت حاصل کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ دورانِ اعتکاف قرآنِ کریم کو دُرست مخارِج کے ساتھ پڑھنے، نماز کا عملی طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، فرض علوم سیکھنے کا موقع مِلا ہو گا، کئی دُعائیں یاد کی ہوں گی، عاشقانِ رمضان کی صحبت اور دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں پر نَدامت کے آنسو بہانے کے بعد سچی توبہ اور آیندہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں سُنّتوں بھری زِندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنا ہو گا، زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کا جذبہ مِلا ہو گا، مگر یاد رکھیے! شیطان ہمارا کھُلا دُشمن ہے، یہ بدبخت کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم توبہ پر ثابت قدم رہیں، گناہوں سے منہ موڑ کر نیکیوں بھری زِندگی گزاریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی یادیں تازہ رہیں، جو کچھ سیکھا وہ یاد بھی رہے اور اُس پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہو تو میرا مشورہ ہے کہ چاند رات یا عید کے دن سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں ہم بھی سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اس سفر کی برکت سے یومِ عید کی مبارک گھڑیاں گناہوں بھری صُحبتوں میں گزرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں گزریں گی، رُوحانی سکون نصیب ہو گا اور مدنی ماحول میں اِستقامت کا سامان بھی ہو گا۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عطائے حبیبِ خدا مَدنی ماحول		ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدنی ماحول

بفَیضانِ احمد رضا اِن شاءَ اللّٰہ		یہ پُھولے پھلے گا سدا مَدنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ		تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عِمامہ سجا لے		نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر		کے اچّھوں کے پاس آکے پامَدنی ماحول
تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے		اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا		قریب آکے دیکھو ذرا مَدنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز		چلے آؤ سِکھلائے گا مَدنی ماحول
تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا		رہے گا سدا خوشنما مَدنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِن شاءَ اللّٰہ		تم اپنائے رکھّو سدا مَدنی ماحول
بَہُت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھّو		نہ عطارؔ تم چھوڑنا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الِاعْتِکاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمه احمد، ۴۴۶/۱، رقم: ۱۶۴۲

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لاکھ لاکھ شُکر کہ اُس نے ہمیں زندگی میں ایک بار پھر رحمتوں، برکتوں سے مالا مال، عظیم الشّان مہینے یعنی رمضانُ المبارک کی عظیم ساعتیں عطا فرمائیں، آج ماہِ رمضان کا پہلا ہفتہ وار اجتماع ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہِ مُبارک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے میں ہم کامیاب ہو جائیں، خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تلاوتِ

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَتُّو سے اِفطاری

حضرت سَیِّدُنا صالح رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا خُلَید بن حسّان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت گرمیوں میں بھی نفل روزے رکھتے۔ ایک دن ہم اِفطاری کے وقت کھانا لے کر اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے کھانے سے روزہ اِفطار کرنا چاہا تو کسی نے قرآنِ کریم کی یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) (پ ۲۹، المزمل: ۱۲-۱۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

یہ آیت سُنتے ہی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ کھانے سے روک لیا اور ایک لُقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا یہاں سے ہٹالو۔ دوسرے دن پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ رکھا۔ اِفطار کے وقت جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پھر وہی آیت یاد آگئی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لُقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا مجھ سے دُور لے جاؤ۔ اسی طرح تیسرے دن بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کچھ کھائے اسی طرح روزہ رکھ لیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے نے جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ حالت دیکھی کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کھائے پیئے تین (3) دن گُزار دیئے ہیں تو وہ بہت پریشان ہوئے اور زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ اور دیگر اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور! آپ جلد از جلد

میرے والد کی مدد کو پہنچئے، اُنہوں نے مسلسل تین (3) دن صرف چند گھونٹ پانی پی کر روزہ رکھا ہے اور تین (3) دن سے کھانے کا ایک لُقمہ تک نہیں کھایا۔ ہم جب بھی اُن کے سامنے سحری یا اِفطاری کیلئے کھانا پیش کرتے ہیں تو اُنہیں قرآنِ کریم کی یہ آیتِ مُبارکہ یاد آجاتی ہے:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًاۗ(۱۳) (پ۲۹، المزمل: ۱۲-۱۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

اس آیت کے یاد آتے ہی وہ کھانا کھانے سے اِنکار فرمادیتے ہیں، خدارا! جلدی چلئے اور یہ معاملہ حل فرمایئے۔ یہ سُن کر تمام حضرات حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس آئے، جب اِفطاری کا وقت ہوا تو پھر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو وہی آیت یاد آگئی اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کھانا کھانے سے اِنکار کردیا لیکن جب حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے مُسَلسَل اِصرار کیا تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بہ مشکل سَتّوملا پانی پینے پر راضی ہوئے اور اُن لوگوں کے اِصرار پر تیسرے دن سَتّوملا ہوا شربت پیا۔[1]

مجھ کو بُھوک و پیاس سہنے کی خُدا توفیق دے　　گم تِری یادوں میں رَہنے کی سَدا توفیق دے

(فیضانِ سُنت، جلد اول، ص ۶۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے عبادات کے معاملے میں کیسی زبردست مَدَنی سوچ والے اور روزوں کے کس قدر شیدائی ہوا کرتے تھے کہ چاہے آب وہوا طبیعت کے مُوافِق ہو یا نہ ہو حتّٰی کہ کیسی ہی شدید گرمی ہوتی مگر اِس کے باوُجود یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے بُھوک و پیاس کو ہنسی خُوشی برداشت

1 . . . عیون الحکایات حصہ اول، ص ۳۰۷ بتغیر قلیل

کرلیا کرتے تھے، اُن نُفُوسِ قُدسِیہ پر ایک ہی دُھن سُوار رہتی تھی کہ بس کسی طرح رِضائے الٰہی اور قُربِ خداوندی نصیب ہو جائے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو روزوں سے اِس قدر والہانہ لگاؤ تھا کہ سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھ لیا کرتے مگر بدقسمتی کے ساتھ آج ایک تعداد گرمی کا بہانا بناکر روزوں سے راہِ فرار اختیار کررہی ہے، بِلاشُبہ اللہ والوں کو یقین تھا کہ محشر اور دوزخ کی گرمی دُنیوی گرمی سے کئی گنا زائد ہے، جو خُوش نصیب رِضائے الٰہی کی خاطر یہاں دُنیوی گرمی کو سہہ کر روزے رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں سُکون پائے گا۔ لہٰذا گرمی کے دنوں میں رَمَضان کے فرض روزے ہوں یا رَمَضان کے علاوہ نفل روزے، ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ گرمی کی حَرارت اور بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا جیسا کہ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہے۔[1] امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔ وَ۔ وِی) رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔[2] نیز حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا فرمانِ معظَّم ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔[3]

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام

---

1 ۔۔۔ تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیة: ۱۰، ۶۸۵/۶

2 ۔۔۔ شرح نووی، مذاھب العلماء فی تحلیل ... الخ، الجزء ۸، ۴/ ۱۵۲

3 ۔۔۔ تذکرۃ الاولیاء، باب یازدھم، ذکر ابراھیم بن ادھم، ص ۹۵

جھوم جاؤ مجرمو! رمضاں مہِ غُفران ہے
وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰٦

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا نفس چونکہ سہولت پسند ہے لہٰذا اسے ہر وقت عیش وراحت درکار ہے اور وہ عبادات کی محنت ومشقت سے گھبراتا اور جان چھڑاتا ہے مثلاً جب ایک مسلمان روزے رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو نفس طرح طرح کے حیلے بہانوں سے مختلف عُذر یاد دِلا کر روزے رکھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً ابھی تو شدید گرمی ہے، حالات سازگار نہیں، کام کاج کیسے ہوگا، طبیعت خراب ہوجائے گی، بعد میں رکھ لینا وغیرہ وغیرہ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نفس کے دھوکے میں نہ آئیں، روزے چاہے سردی میں تشریف لائیں یا سخت ترین گرمیوں میں بلاوجہِ شرعی فرض روزے ہرگز ترک نہ کریں بلکہ روزے رکھنے کے بدلے ملنے والے انعاماتِ خداوندی پر نظر رکھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں روزہ رکھنے والوں اور والیوں کا نہ صرف ذکرِ خیر فرمایا ہے بلکہ اُنہیں بخشش اور بڑے اِنعام کی خُوشخبری سے بھی نوازا ہے چُنانچہ

پارہ 22 سورۃُ الاَحزاب کی آیت نمبر 35 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِیْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ

ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچّے اور سچّیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ (پ ۲۲ ،الاحزاب:۳۵)

والیاں اور روزے والے اورروزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑاثواب تیار کررکھا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں روزے رکھنے والوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اُنہیں بخشش وبڑے ثواب کامُژدہ(یعنی خوشخبری) سُنائی گئی ہے اسی طرح احادیثِ مُبارکہ بھی روزوں کی فضیلت سے مالامال ہیں جن میں روزے داروں کے لئے مختلف خُوشخبریاں ارشاد ہوئی ہیں۔ آیئے! اِس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنادُور کردے گا جتنا ساتوں زمینوں اورآسمانوں کے درمیان فاصِلہ ہے۔[1]
2. جس نے کسی دِن رِضائے اِلٰہی کیلئے روزہ رکھاتواُس کاخاتِمہ بھی اِسی پر ہوگااوروہ داخِلِ جنّت ہوگا۔[2]
3. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن کاروزہ رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اِتنادُور کردیتا ہے جتنافاصِلہ ایک کوّا بچپن سے بوڑھاہوکر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کرسکتاہے۔[3]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

1... معجم کبیر، ما اسند عتبة بن عبد ...الخ،۱۷/ ۱۲۰، حدیث: ۲۹۵

2... مسند احمد، حدیث حذیفة بن الیمان،۹/ ۹۰، حدیث: ۲۳۳۸۴

3... مسند احمد، مسند ابی ھریرة،۳/ ۶۱۹، حدیث: ۱۰۸۱۰

کوّے کی طبعی عمر ایک ہزار(1000) سال ہے اور یہ بہت تیز اُڑتا ہے، یہاں دوزخ سے انتہائی دُوری بتانے کے لیے مثال کے طور پر ارشاد فرمایا کہ کوّے کا بچّہ اگر پیدا ہوتے ہی اُڑنا شروع کر دے اور مرتے دم یعنی ایک ہزار(1000) سال تک برابر اُڑتا رہے تو اندازہ لگالو کہ اپنے گھونسلے سے کتنی دُور جاسکے گا، رَبّ تعالیٰ اس روزے دار کو دوزخ سے اتنا دُور رکھے گا۔[1]

نماز و روزہ وحَجّ و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سَدا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ روزہ رکھنے کے کیسے کیسے عظیمُ الشّان فضائل قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے ہیں کہ روزہ داروں کیلئے نہ صرف بخشش و مغفرت اور عظیم اجر و ثواب ہے بلکہ اچھے خاتمے کی خُوشخبری ہے، لہٰذا ہمیں بھی رِضائے الٰہی کے لئے روزے جیسی عظیم عبادت کا ذوق و شوق اپنے دل میں پیدا کرنا چاہئے بلکہ اِس مُعاملے میں اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے کہ وہ حضرات روزے کی وجہ سے بُھوک و پیاس برداشت کرنے میں سردی گرمی کی کوئی پروانہ کرتے بلکہ انتہائی سخت گرمی میں بھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے آیئے اِس ضمن میں ایک حکایت سُنتے ہیں،اِس کی برکت سے ہمارے اندر بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزہ رکھنے کا جذبہ بڑھے گا۔ چُنانچہ

قیامت کی سخت پیاس سے نجات

حضرتِ سیِّدُنا ابُو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ سمُندری راستے سے جہاد کے لئے جارہے تھے، ہماری کشتی سمُندر کا سینہ چیرتی ہوئی جانبِ منزل بڑھی جارہی تھی۔

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۷

اتنے میں ایک غیبی آواز نے سب کو حیران کردیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے کشتی والو! رُکو! میں تمہیں ایک اَہَم بات بتاتا ہوں۔ یہی آواز چھ، سات (6،7) بار سُنائی دی تو میں کشتی کے چبُوترے پر کھڑا ہو گیا اور کہا: تُو کون ہے اور کہاں ہے؟ کیاتُو جانتا ہے کہ ہم اِس وقت کہاں ہیں؟ ہم بیچ سُمُندر میں کس طرح ٹھہر سکتے ہیں؟ ابھی میں نے اپنی بات مکمل کی ہی تھی کہ انوکھے مُبَلِّغ کی غیبی آواز گونجی: کیا میں تمہیں ایک ایسی بات کی خبر نہ دُوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لازم کرلیا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ہمیں ضرور ایسی چیز کے متعلق بتایئے۔ آواز آئی: سُنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر یہ بات لازم کرلی ہے کہ جو کوئی گرمیوں کے دنوں میں (روزے کی حالت میں) رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی ہلاکت خیز گرمی میں اسے سیراب فرمائے گا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابُوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا معمول بنایا کہ ایسے شدید گرم دنوں میں بھی روزہ رکھتے، جن میں انسان گرمی کی شِدّت میں بُھن جاتا تھا۔[1]

دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۰۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے قیامت کی شدید گرمی اور سخت پیاس کو یاد کریں اور بالخُصُوص رَمَضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کے معاملے میں دُنیا کی معمولی سی گرمی کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ جب تک سانسوں کی روانی برقرار ہے، نماز روزہ، صدقہ و خیرات

---

1 . . . عیون الحکایات حصہ دوم، ص ۳۴۵

اور خُوب خُوب نیک اَعمال کے ذریعے آخرت کے طویل سفر کی تیّاری میں مصروف رہیں۔

منقول ہے: اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ لہٰذا جو دُنیا میں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر آخرت کی گرمی اور ہولناکی کو پیشِ نظر رکھیں گے تو دُنیاوی گرمی میں روزے رکھنا کسی قدر آسان ہوجائے گا۔

نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا ابُو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جب تم کسی (دُنیاوی) سفر کا ارادہ کرتے ہو تو اُس کے لئے تیاری ضرور کرتے ہو تو سفر آخرت (کی تیاری) کے مُتَعَلّق تمہارا کیا خیال ہے؟ (یعنی دُنیاوی سفر کے مقابلے میں سفر آخرت کی تیاری کس قدر زیادہ ضروری ہے) اے ابُو ذَر! کیا میں تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس دن فائدہ پہنچائیں گی؟ عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو، قبر کی وحشت کیلئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، بڑے بڑے (پیش آنے والے) اُمور کیلئے حج کرو اور کسی مسکین کو کوئی چیز دے کر یا حق بات کہہ کر یا کسی بُرے کلمے سے خاموش رہ کر صَدَقہ کرو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پیارے صحابی حضرت ابُو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کیسے خُوبصورت اور دلچسپ انداز میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے اور اُنہیں سفر دُنیا کی مثال دیتے ہوئے سفر آخرت کے کیسے قیمتی مدنی پھول عطا فرمائے، اس حدیثِ پاک سے یہ پتا چلا کہ جس طرح دُنیاوی سفر پر روانہ ہوتے ہوئے انسان سفر میں کام آنے والے ضروری سامان کو ساتھ رکھتا ہے اسی طرح آخرت کے

---

1 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، التھجد وقیام اللیل، ۱/۲۴۷، حدیث: ۱۰

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پہلے اس سفر میں کام آنے والے نیک اَعْمال کا ذخیرہ بھی لازمی کرنا چاہیے، سفر آخرت کی تیّاری کے سلسلے میں اس حدیثِ پاک میں بیان کی گئی نصیحتیں اس قدر تاثیر کُن ہیں کہ حضرتِ ابُو ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن کر اسی انداز میں دوسروں تک یہ نصیحتیں پہنچائیں چُنانچہ

طویل سَفَر کا زادِراہ

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفَاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفِیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِرد گِرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پُوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِراہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مَقْصُود تک پہنچادے؟ سب نے عَرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا، جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پُوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصِد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافِل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمّید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو۔ (1)

---

1 . . . صفة الصفوة، ابوذر جُنْدُب بن جُنَادة، الجزء: ا، ۱/ ۳۰۱، رقم: ۶۴

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کیلئے ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے قبر کی تاریکی سے حفاظت کیلئے رات میں کچھ نہ کچھ نوافل کی ادائیگی کا معمول بنائیں، حسبِ استطاعت صَدَقہ وخَیرات کریں، ہمیشہ زبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے بُری باتوں سے زبان کو روکے رکھیں اور ضرورت پڑنے پر صرف اچھی باتیں ہی زبان سے نکالیں نیز قیامت کی تپتی ہوئی گرمی سے بچنے کیلئے دُنیا کی گرمی میں روزے رکھیں ،ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فکرِ آخرت کی وجہ سے اس قدر کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے کہ بعض حضرات تو مسلسل کئی کئی سال روزے رکھ کر گُزارا دیا کرتے تھے جیسا کہ

ہمیشہ روزے رکھا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نفلی روزے رکھتے اور رات کے ابتدائی حصّے میں آرام فرما کر بقیہ رات قِیام (یعنی عبادت) کرتے تھے۔[1]

روزوں کی کثرت سے رنگت پیلی پڑگئی

حضرت سَیِّدُنا اَسْوَد بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت وریاضت میں خُوب کوشش فرماتے۔بہت زیادہ عبادات کرتے ، بکثرت روزے رکھتے یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رنگ سبزی مائل اور پیلا پڑگیا۔[2]

مسلسل چالیس(40)سال تک روزے

1…مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، من کان یامر بقیام اللیل، ۲/۱۷۳ ، رقم:۶

2… عیون الحکایات حصہ اول، ص ۵۱

حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔ (1)

60سال تک دن بھر روزہ اور رات بھر عبادت

حضرت سَیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 60 سال اس طرح گُزارے کہ رات میں قیام کیا کرتے اور دن میں روزہ رکھا کرتے۔ (2)

ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ

حضرت سَیِّدُنا علّامہ شیخ عِمادُالدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ بہت بڑے فقیہ اور مُفْتی تھے۔نہایت عبادت گُزار اور پرہیز گار تھے، نفل روزوں اور نوافل کی کثرت کرتے تھے،ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ (3)

روزوں کی کثرت سے کمر جھک گئی

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ بن زاذان اُبُلِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بکثرت روزے رکھا کرتے جس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کمر جُھک گئی اور آواز بند ہوگئی تھی۔ (4)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کو روزوں کا کس قدر شوق تھا

1...معدنِ اَخلاق حصّہ اول، ص ۱۸۲ بتغیر قلیل
2...152رحمت بھری حکایات، ص۸۷ بتغیر قلیل
3...152رحمت بھری حکایات، ص ۲۶۰ ملخصاً
4...152رحمت بھری حکایات، ص ۲۷۲

کہ چالیس چالیس(40،40) سال ،ساٹھ ساٹھ(60،60) سال بلکہ بعض تو ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ گھر والوں کو بھی نہ بتایا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رَمَضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ رجَبُ الْمُرَجَّب،شَعْبانُ الْمُعَظَّم، شَشْ عید،پیر اور جمعرات نیز ایّامِ بیض(یعنی مدنی ماہ کی13،14،15 تاریخ) وغیرہ کے نَفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کِیا کریں کہ نَفل روزوں کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

ہمارے پیارے آقا،مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:جو شخص ایک دِن نَفل روزہ رکھے اگر اُسے زمین بھر سونا دے دِیا جائے جب بھی اُس کا ثواب پُورا نہ ہو گا،اُس کا ثواب تو قیامت کے دن ہی ملے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولاناابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی نَفل روزوں سے بہت پیار ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دنوں کے علاوہ اکثر روزے سے ہوتے ہیں۔اِس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَب اور دیگر مُقدَّس مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھر پُور ترغیب دِلاتے ہیں۔آپ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے ورنہ اکثر دن روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یوم تعطیل برائے اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے بنانے،دُنیا و آخرت میں سُرخروئی پانے، مُعاشرے سے

---

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرة، ۵/۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴

بے حیائی کے سیلاب کو روکنے ، موسمِ گرما کی پرواکئے بغیر اِستقامت کے ساتھ رَمَضانُ المُبارَک کے روزے رکھنے نیز نفلی روزوں کا جذبہ بھی اپنے دل میں بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تَعْطِیْل برائے اِعْتِکاف" بھی ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ حُصُولِ ثواب کے لئے یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی ترکیب فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ اِعْتِکاف مسجد میں ہوتا ہے تو اِس سے مساجد بھی آباد رہیں گی اور مسجد کے آداب کا خیال رکھنے اور ہر طرح کی بے اَدَبی سے بچنے کی صُورت میں ہمارا مسجد میں گُزارا ہوا ہر ہر لمحہ بھی عِبادَت میں شُمار ہو گا، مسجد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گُزارنے کی بڑی فضیلت ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللّٰہُ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸) ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔[1]

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ

---

1 . . . ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة ،رقم: ۲۶۲۶، ۴/ ۲۸۰

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی سنتوں بھرا پاکیزہ ماحول مُہیّا کررہی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر نجانے کتنے گُناہ گاروں کو تَوبہ کی تَوفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ وسُنّت کے پابند ہوکر ایک باعمل وباکردار مُسلمان کی حَیثیّت سے زندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نماز روزے کی پابندی اور مسجدوں کے اَدب واِحْتِرام کا خیال رکھتے ہوئے اُن کی آبادکاری کے سلسلے میں نہایت ہی اہم کردار اَدا کررہا ہے لہٰذا اگر ہم بھی اپنے دلوں میں مساجد سے محبت اور اُنہیں آباد کرنے کی سعادت پانا چاہتے اور علمِ دین کی روشنی سے اپنے عقائد واَعمال کی دُرستی چاہتے ہیں تو رَمَضانُ المُبارَک کی صُورت میں ہمارے پاس یہ ایک بہترین موقع ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر ہونے والے اِجْتِمَاعی اِعْتِکاف کی سعادت حاصل کرلیں، کیا خبر آئندہ سال رَمَضانُ المُبارَک نصیب ہو یا نہ ہو، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف مختلف شہروں اور ملکوں میں ہو رہا ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائی اس میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اعتکاف کی تو ضرور بالضرور کوشش فرمائیں۔

آیئے! بطورِ ترغیب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعْتِکاف کرنے کی برکتوں سے مالامال ایک مدنی بہار آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں سُنئے، خُوشی سے جُھومئے اور اِسی رَمَضانُ المُبارَک میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعْتِکاف کرنے کی نیت کرلیجئے۔ چُنانچہ

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ رمضان'' کے صفحہ 507 پر ہے: مدینۃُ الاولیاء احمد آباد شریف (گجرات، الھند) کے کالو چاچا (عمر تقریباً60برس) رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ، 2004) کے آخِری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالَم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعْتِکاف میں معتکف ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعْتِکاف میں شُمُولِیّت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اِعْتِکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ 72 مدنی انعامات میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مدنی انعام کا خُوب جذبہ ملا۔ چُنانچہ اُنہوں نے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ 2 شوّالُ الْمُکَرَّم یعنی عیدُالفِطْر کے دوسرے روز 3 دن کے مدنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا۔ مدنی قافِلے سے واپسی کے بعد 11 شوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۲۵ھ (2004ء) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیّت بھی تھی مگر تاخیر کی صُورت میں پہلی صف فوت ہوجانے کا خدشہ تھا لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجِد میں پہنچ گئے، وُضو کرکے جُوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کلِمہ شریف اور دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مدنی انعامات کے دوسرے مدنی اِنعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو اِنْتِقال کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اُٹھا کر مسجِد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچادِیا اور کیسی خُوش نصیبی کہ آخِری وقت کلِمہ و دُرود نصیب ہوگیا۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور جس کو مرتے وقت کلِمہ شریف نصیب ہوجائے اُس کا قَبْر وحَشْر میں بیڑا پار ہے چُنانچہ مالکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو، وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔[1] مزید دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سنئے چُنانچہ اِنْتِقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مدنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

مَوت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رَحمت سے پاؤ گے جنّت میں گھر مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرض روزے کتنی ہی سخت گرمی میں آئیں، بغیر شرعی مجبوری کے ہرگز ہرگز ایک روزہ بھی قضا نہ ہو، اگر ہم اپنے بُزرگوں کے طرزِ عبادت کو پیشِ نظر رکھ کر تھوڑی سی ہمّت کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گرمی کے روزوں میں دِقّت کے بجائے لذّت محسوس کریں گے۔ بہت سے ایسے بھی اللہ والے گُزرے ہیں جو سارا سال یا سال کے اکثر ایّام روزہ رکھ کر گُزارا کرتے تھے اور خاص طور پر گرمی کے روزوں میں اُنہیں اِس قدر لذّت محسوس ہوا کرتی تھی کہ مَوت کے وقت بھی اگر اُنہیں کسی چیز کا افسوس ہوتا تو صِرف اِس بات کا کہ مرنے کے بعد ہمیں گرمی کے روزوں کی سعادت اور لُطف و سُرور کیسے نصیب ہو گا۔

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۰۶

---

1 . . . ابو داود، ۳/۱۳۲، حدیث: ۳۱۱۶

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے عبادت کے شوق اور گرمی کے روزوں کے ذوق کے بارے میں اللہ والوں کے چند مزید واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی اِس کا جذبہ پیدا ہو چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے اُمّیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو جانتا ہے کہ میں دُنیا اور اس میں طویل عرصہ رہنے کو نہریں جاری کرنے اور درخت لگانے کے لئے پسند نہیں کرتا تھا بلکہ میں لمبی عمر اس لئے محبوب رکھتا تھا تاکہ (روزہ رکھ کر) سخت گرمیوں میں پیاس کی شِدّت کو برداشت کروں، طویل راتوں میں (عبادت کرکے) مشقتیں جھیلتا رہوں اور علمِ دین کی محفلوں میں عُلماء کے سامنے دوزانوں بیٹھوں۔ [1]

حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقّاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مَوت کے وقت رونے لگے تو اُن سے عرض کی گئی: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ اب مجھے راتوں کے قیام، دن کے روزوں اور ذکر کی مجالس میں حاضری کا موقع نہ ملے گا۔ [2]

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ جب اُن سے رونے کا سبب پُوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: میں مَوت کے ڈر یا دُنیا کی مَحبَّت میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ گرمیوں کے روزوں میں

1...احیاء العلوم، ۵/ ۵۷۳

2...حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۲

دوپہر کی پیاس اور سردیوں کی لمبی راتوں میں نفل نماز کی جدائی پر رو رہا ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اُن مُبارک ہستیوں کو شدید گرمی کے روزوں کی سخت پیاس اس قدر پسند تھی کہ اپنی مَوت کے وقت اس بات پر آنسو بہا رہے ہیں کہ مَوت کے بعد گرمی کے روزوں کی شِدّتِ پیاس کی لذّت کیسے نصیب ہو گی، نماز و روزوں کی تو یہ حضرات اس قدر کثرت کِیا کرتے تھے کہ گویا اِس کے علاوہ اُنہیں اور کسی دُنیاوی چیز سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا مُصعَب بن ثابِت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جو کہ بہت زیادہ متقی وعبادت گُزار تھے۔ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدۡہَم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گُزار شخص بیمار ہو گیا تو ہم اُس کی عیادت کے لئے اُس کے پاس گئے۔ وہ لمبی لمبی سانسیں لے کر افسوس کرنے لگا۔ میں نے اُس کو کہا: کس بات پر افسوس کر رہے ہو؟ تو اُس نے بتایا: اُس رات پر جو میں نے سو کر گُزاری اور اُس دن پر جس دن میں نے روزہ نہ رکھا اور اُس گھڑی پر جس میں مَیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل رہا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ جنہیں اپنی زندگی میں نفل نمازوں یا نفل روزوں میں معمولی سی کوتاہی ہو جانے پر اپنی مَوت کے وقت اس قدر افسوس ہوتا تھا اُن کے بارے میں فرض نمازوں یا فرض روزوں میں سُستی کا تو تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا، ذرا غور کیجئے!! کہ ہم میں اور اُن اللہ والوں میں کس قدر فرق ہے کہ ہمارے ہاں عُمُوماً لوگوں کو مَوت کے وقت دُنیا چُھوٹ جانے کا غم کھائے جاتا ہے اور اُنہیں عبادت سے محرومی کا غم رُلائے جاتا ہے، ہمیں صرف دُنیاوی بہتری کی فکر ہے اور اُن نُفوسِ قُدسیہ کو قبر و

1 . . . احیاء العلوم، ۵/ ۵۷۵

2 . . . عیونُ الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۲۴ بتغیر قلیل

3 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ۱۳۳

حشر اور آخرت کی فکر دامن گیر ہے، ہمارے لئے دُنیاوی عیش و عشرت اور مال و دولت کے بغیر زندگی بے رنگ ہے اور اُن اللہ والوں کیلئے نمازوں، روزوں اور دیگر عبادات کے بغیر زندگی بے مزہ ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ اگر 3 چیزیں نہ ہوتیں تو میں مَوْت کو ترجیح دیتا۔ عرض کی گئی: وہ 3 چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: دن رات اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے کرنا، سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور ان لوگوں کے حلقوں میں بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چُنتے ہیں۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے دُنیا میں 3 چیزیں پسند ہیں: (1) اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ یعنی تلوار سے جہاد کرنا، (2) اَلصَّوْمُ بِالصَّیْفِ یعنی گرمی کے روزے رکھنا اور (3) اِکْرَامُ الضَّیْفِ یعنی مہمان کی مہمان نوازی کرنا۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے روزوں کے کچھ مزید فضائل و انعامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

گرمی کے روزے رکھنے کا انعام

حضرت فقیہ ابُواللَّیْث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ قبروں سے بُھوکے پیاسے اُٹھیں گے تو جس شخص نے گرمی کے دنوں میں نفلی روزے رکھے ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت کے کھانے اور جنّتی مشروبات بھیجے گا، اُس کا روزہ آئے گا اور حوض سے لوگوں کو

---

1 ...الزهد الكبير للبيهقي، الجزء الخامس، ص ۳۲۴، حديث: ۸۷۰

2 ...روح البيان، پ ۲۰، النمل، تحت الآية: ۶، ۶/ ۲۶۴

ہٹاتے ہوئے جام بھر بھر کر اُسے خُوب سیر اب کرے گا۔[1]

قبر سے مشک کی خُوشبو

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالِب حَدّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کے بعداُن کی قَبْر شریف کی مٹّی سے مُشک کی خُوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَاصُنِعْتَ؟یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا گیا؟ کہا: اچھا معاملہ فرمایا گیا۔پُوچھا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا: جنّت میں۔پُوچھا: کون سے عمل کے باعِث؟ فرمایا: ایمانِ کامِل، تہجُّد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب۔پھر پُوچھا: آپ کی قَبْر سے مُشک کی خُوشبو کیوں آرہی ہے؟ تو جواب دِیا: یہ میری تِلاوت اور روزوں کی پیاس کی خُوشبو ہے۔[2]

روزے سے صحت ملتی ہے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسْم کو صِحّت بھی عطا فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اَجر بھی دُوں گا۔[3]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ رمضان"** کے صفحہ نمبر 105 پر تحریر فرماتے ہیں کہ الملفوظ حصّہ دُوُم صفحہ 143 پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک سال

---

1 . . . قرة العيون ومفرح القلب المحزون، الباب السادس فی عقوب النائحة، ص ٣٩٦، رقم: ٢٠٢

2. . . حلية الاولياء، مغيرة بن حبيب، ٢٦٦/٦، حديث: ٨٥٥٣

3. . . شعب الايمان، باب فی الصيام، اخبار و حكايات فی الصيام، ٤١١/٣، حديث: ٣٩٢٣

رَمضانُ المُبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والِدِمرحوم حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا و مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضان شریف میں تم سَخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خَیال رکھنا کوئی روزہ قضا نہ ہونے پائے۔ چُنانچِہ والد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کے مطابق واقِعی رَمَضانُ المُبارَک میں سَخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صِحّت عطا فرمائی اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ سَیِّدُ الْمَحبُوبِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صِحتیاب ہو جاؤ گے۔[1]

کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اسلام نے ہمیں صحت و تندرستی کی نعمت پانے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب حاصل کرنے کا کیسا زبردست مدنی نسخہ عطا فرمادِیا کہ جو بندہ رضائے الٰہی کی خاطر صرف ایک روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے زبردست اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ صحت و تندرستی کی نعمت سے بھی نوازتا ہے۔ غور تو فرمایئے کہ جب ایک روزہ رکھنے کی یہ جزا ہے تو جو خُوش نصیب پورے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کے روزے رکھتے ہیں، ان کے ثواب اور انہیں بارگاہِ خداوندی سے ملنے والے انعامات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ مگر افسوس! بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ہم تو فُلاں فُلاں مہینے یا پورے رَمَضانُ المُبارَک کے باقاعدگی کے ساتھ روزے رکھتے ہیں مگر تندرست ہونے کے بجائے اُلٹا بیمار پڑ جاتے ہیں اور روزہ رکھ کر کسی کام کے نہیں رہتے، یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ جیسے جسم بے جان سا ہو گیا وغیرہ وغیرہ، تو یاد رکھئے! اس میں روزوں کا کوئی قُصور نہیں ہوتا بلکہ قصور ہمارا اپنا ہی ہوتا ہے مثلاً بعض لوگ کھانے پینے کے معاملات میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں یوں اگر اپنے معدے پر اُس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنے کی کوشش کریں

---

1 … معجم اوسط، من اسمہ موسی، ۶/۱۴۷، حدیث: ۸۳۱۲

گے اور سحری واِفطاری میں مُرغَّن، تیل میں تر بہ تر اور چٹخارے دار کھانے، پراٹھے، برگر، کھجلے، پھینیاں، سیخ کباب و بوٹیاں، سموسے، رول، پکوڑے، ٹھنڈے مشروبات، باربی کیو، بریانیاں اور نہ جانے کیسی کیسی غذائیں اپنے معدے میں ٹھونس ٹھونس کر بھر لیں گے تو بے چارہ معدہ آخِر کس کس چیز کو کس طرح ہَضْم کر سکے گا؟ نتیجتاً نظامِ اِنہِضام (Digestive System) دَرْہَم بَرْہَم ہو جائے گا، مِعدہ بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے جسم کو اَمراض فَراہَم کرنے لگے گا جیسا کہ

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حِکْمت نِشان ہے ، مِعدہ بدن میں حَوض کی مانند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رَگیں) مِعدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر مِعدہ صحّت مند ہو تو رَگیں (مِعدہ میں سے) صحت لے کر پلٹتی ہیں اور اگر مِعدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر واپَس جاتی ہیں۔[1]

لہٰذا روزے میں بھی اور روزے کے علاوہ بھی کھانے پینے کے معاملات میں خُوب احتیاط کرنی چاہئے نیز روزوں میں طاقت سے زائد محنت ومشقت والا کام کرنے سے بھی بچنا چاہئے، کیونکہ روزے کی حالت میں طاقت سے زائد محنت کی جائے تو اس سے بھی جسم پر بُرے اَثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور روزہ رکھنا یا رکھ کر اُسے پورا کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ بدقسمتی سے مال و دولت کمانے کی حرص کی وجہ سے بعض نادان مسلمان ماہِ رَمَضان کی آمد ہوتے ہی عبادات کی کثرت کے بجائے دَھن دولت کی خاطر روزے میں بھی طاقت سے زائد محنت و مَشَقَّت والا کام کرتے ہیں جس سے ان کے بدن میں کمزوری بڑھ جاتی ہے، نتیجتاً روزے رکھنے سے قاصِر ہو جاتے ہیں اور رکھتے بھی ہیں تو بسا اوقات توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ رَمَضانُ المُبارَک کے دنوں میں ایسا کام کرنے کی شرعاً اجازت ہی نہیں کہ جس سے بدن میں کمزوری پیدا ہو جائے اور روزہ توڑ ڈالنے کا ظَنِّ غالب ہو جیسا کہ

---

1 ... شُعبُ الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، فصل فی طیب المطعم والملبس، ۵/۶۶، حدیث: ۵۷۹۶

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَمَضانُ المُبارَک کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعف (یعنی کمزوری) آ جائے کہ روزہ توڑنے کا ظَنِّ غالِب ہو لہٰذا نانبائی (یعنی روٹی پکانے والے) کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ یہی حُکم معمار و مزدور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضُعف (یعنی کمزوری) کا اَندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ ادا کر سکیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ اگر واقعی کسی کو ایسا مرض لاحق ہو گیا ہے کہ جس میں روزے رکھنے سے بیماری میں شِدَّت آنے کا ظَنِّ غالب ہے تو اس بارے میں فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے رہنما اصول بیان فرمائے ہیں، جن کی روشنی میں روزہ تَرک کرنے کی اجازت ہے لہٰذا جو لوگ بیماری کی وجہ سے اپنے اندر روزے کی طاقت نہیں پاتے اُنہیں چاہئے کہ کسی سُنّی صحیحُ العقیدہ عالمِ دین یا دارُ الافتاء اہلسنت سے اپنی حالت کے مُطابق اِس بارے میں رہنمائی ضرور حاصل کریں کہ شرعاً مجھے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں، صرف اپنے گُمان اور خیال کے مُطابق روزہ ہرگز ہرگز ترک نہ کریں۔

دارُ الافتاء اہلسنت

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ دارُ الاِفتاء اَہلسُنَّت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے اِن شہروں بابُ المدینہ (کراچی) میں **4**، زَم زَم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُ الاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُ الافتاء اہلسنَّت، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۸

عمل ہیں۔ اس کے علاوہ "دارُ الافتاءاہلسنَّت" کے اسلامی بھائی ٹیلی فون، واٹس ایَپ (Whatsapp) اور اِنٹر نیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبر ز پر رابطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113------0300-0220112

0300-0220115------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے، بروزجُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سارے روزے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ نُور بار ہے: **زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**، یعنی تُم اپنی مجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔"

(جامع صغیر، حرف الزا، ص۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں
اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضاؔ دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو (2) مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قریش کی ایک باکِردار خاتون:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم ہفتہ وار اجتماع کی برکت سے جس عظیم ہستی کا ذِکْرِ خَیر سُننے کی سعادت حاصل کریں گے یہ کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ہیں جو مومنین کی ماں، پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غمگسار، حضرت فاطِمَۃُ الزَّہْرا اور دیگر شہزادوں اور شہزادیوں کی والدہ اور امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی نانی جان ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بڑے پیمانے پر تِجارت کیا کرتی تھیں۔ ہر تاجر کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی ایسے ذِی شُعُور، ہوشیار، باصَلاحیت اور سلیقہ مند افراد کی ضرورت رہتی تھی

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

جو امین اور دیانت دار ہوں۔اُدھر سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق، سچائی، ایمان داری اور دِیانت داری کا شُہرہ ہر خاص وعام کی زبان پر تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غیر معمولی اَخلاقی ومُعاشَرتی اَوصاف کی بِناپر اَخْلاقی پستی کے اُس دَورِ جاہلیت میں ہی امین کہہ کر پُکارے جاتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تک بھی اگرچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان صِفاتِ عالیہ کی شہرت پہنچ چکی تھی اوراس وجہ سے آپ، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا سامان دے کر تجارتی قافلے کے ساتھ روانہ بھی کرنا چاہتی تھیں لیکن یہ خیال کرکے کہ معلوم نہیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبول فرمائیں گے بھی یا نہیں، اپنااِرادہ ترک کردیتیں شب وروز گُزرتے رہے حتّٰی کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت سے تقریباً 15 برس پہلے کا دَور آیا۔ گُزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اَہلِ عرب کا تجارتی قافلہ ملکِ شام کے سفر پر جانے کو تیار ہے۔(فیضان خدیجۃ الکبری ص۸،۶،۵) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ مجھے آپ کی سچائی، امانت داری اوراچھے اَخلاق کا علم ہے، اگر آپ میرے مال کو تجارت کیلئے لے جانے کی پیشکش قبول فرمالیں تو میں آپ کو اس سے دُگنا مُعاوَضہ دُوں گی، جو آپ کی قوم کے دوسرے لوگوں کو دیتی ہوں۔" **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمالیا، حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غُلام مَیْسَرہ کو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کردیا اور یہ تاکید کی کہ کسی بات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی آپ کی رائے سے اِخْتِلاف کرے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اس تجارت میں اس قدر برکت اور نفع عطا فرمایا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چُنانچہ اتنا کثیر نفع دیکھ کر حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے غلام مَیْسَرہ نے کہا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم! میں نے اتنا زِیادہ نفع کبھی نہیں دیکھا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت ہوا ہے۔ خرید وفروخت سے فارِغ ہو کر قافلے والوں نے واپسی کیلئے سفر شُروع کر دیا۔ دورانِ سفر مَیْسَرَہ نے دیکھا کہ جب دوپہر ہوتی اور گرمی کی شِدّت بڑھ جاتی تو دو(2) فِرِشتے سورج سے بچاؤ کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ فگن ہو جاتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مَیْسَرَہ کے دل میں رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ڈال دی تھی لہٰذا وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُوبرو ایسے ہوتے کہ گویا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام ہیں۔ جب رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پہنچے اور اِنہیں تجارت میں ہونے والے نفع کے بارے میں بتایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس پر بہت خوش ہوئیں نیز تجارت میں پچھلے برسوں کی نسبت بہت زیادہ نفع دیکھا تو طے شُدہ مِقْدار سے بھی دُگنا مال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تجارت کے مال کو کس طرح دِیانتداری کے ساتھ فروخت فرمایا اور اپنے "اَمین" ہونے کا عملی ثُبوت پیش کرکے یہ بتا دیا کہ لوگوں کے اَمْوال کی حفاظت کرنا اور اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرنا ہر مسلمان بالخُصُوص ایک اچھے تاجر کی ذِمّہ داری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جُھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف وَرزِی نہ کریں۔[2] یاد رکھئے! اَمانت میں خیانت حرام

---

1. ... سبل الهدى والرشاد، الباب الثالث عشر في سفره مرة... الخ، ۲/ ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸ بتقدم وتأخر.
2. ... شعب الایمان، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴

اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں امانت میں خیانت سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایاہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۲۷﴾	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت

اور پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 58 میں امانتوں کو لوٹانے کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ	تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

حدیثِ پاک میں کامل مومن کی یہ صِفَت بیان کی گئی ہے کہ مومن ہر عادت اپناسکتا ہے مگر جُھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباہلی، ۲۷۶/۸، الحدیث: ۲۲۲۳۲) جبکہ مُنافق اَمانت میں خیانت کرتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مُنافِق کی 3 نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ کہے، جب وعدہ کرے تو خِلاف کرے اور جب اس کے پاس اَمانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صَحیح بُخاری ج ا ص ۲۴ حدیث ۳۳ ، غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے خیانت کس قدر بُرا فعل ہے کہ مومن اس سے دُور رہتا ہے اور مُنافق اس کا اِرتِکاب کرتا ہے۔ یادرہے! جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال و سامان کی اَمانتوں میں خیانت حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اسی طرح آپس کی باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت کرنا حرام ہے۔ مثلاً کسی نے ہمیں کوئی راز کی بات بتائی اور اس کا اَنداز ایسا تھا کہ یہ کسی کو نہ بتائی جائے یا کہہ دیا کہ یہ آپ کے پاس اَمانت ہے کسی اور سے Share مت کیجئے گا(یعنی کسی

اور کو اس میں مت شامل کیجئے گا)۔ اب اگر ہم نے وہ بات کسی اور کو بتادی تو ہم امانت میں خیانت کے مُرتکب ہوئے۔ اسی طرح مَزدُور یا مُلازم وغیرہ کو ڈیوٹی کے اَوقات میں جو کام سِپُرد کیا گیا، وہ ان کے لئے اَمانت ہے اگر وہ اس کام کو قصداً بگاڑیں یا اس وقت میں کم کام کریں تو یہ بھی امانت میں خیانت کے مُرتکب ہوں گے۔ اِسی طرح حاکم کی یہ ذِمّہ داری ہے کہ وہ اپنی رِعایا کی نگرانی اور ان کی خبر گیری کرتا رہے اور عدل و اِنصاف قائم رکھے۔ اگر اس نے اپنے عُہدے کی ذِمّہ داریوں کو پُورا نہیں کیا تو یہ بھی خائن ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَمانت میں خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذِکْرِ خیر مزید سُنیے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پاکیزہ صفات اور خُصُوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اِسلام قَبول کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زوجہ ہونے کا شَرف حاصل ہے، **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جبریلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے سلام بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حبیبِ کِبْرِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرکت میں کم و بیش 25 سال رہنے کی سَعادت حاصل کی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شِعْبِ ابی طالِب میں **رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَحْصُور (قید) رہ کر رفاقت اور مَحبَّت کا مِثالی نمونہ پیش کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ساری دولت حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر میں ہادیِ بَرحَق صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم اُترے اور اپنے دَستِ اَقدس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو قبر میں اُتارا، تاریخ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طاہِرہ و صِدِّیقہ جیسے عظیمُ الشّان اَلقابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرورِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی محبوب زوجۂ مُطَہَّرہ ہیں، آپ کی حَیات میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا اور آپ کو جنَّت میں شور وغُل سے پاک محل کی بشارت سُنائی گئی۔ (فیضان امھات المومنین، ص۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمُّ الْمُومنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کیسی کیسی عظیم خُصُوصیات سے نوازا تھا آیئے! اب حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تَعارُف اوراس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مزید فضائل و مَناقِب بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، چُنانچہ

وِلادت، نام و نسب، کنیت والقابات

آپ کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ نسب کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ دیگر اَزْواجِ مُطَہَرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی نسبت سب سے کم واسِطوں سے آپ کا نَسَب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسب شریف سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنْیَت **اُمُّ الْقَاسِم**[1] اور **اُمِّ ھِند** ہے۔[2] اورآپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اَلقابات بہت ہیں، جن میں سے چند سُنتے ہیں، چُنانچہ سب سے مَشہور لقب **"اَلْکُبْریٰ"** ہے، یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔

---

1. . . سیر اعلام النبلاء، ١٦ -خدیجة ام المؤمنین، ٢/ ١٠٩ .
2. . . معرفة الصحابة للاصبهانی، ذکر الصحابیات . . . الخ، ٣٧٤٦-خدیجة . . . الخ، ٥/ ١٤٤

ایک اور مشہور لقب "**طاھِرہ**" ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طاہرہ کہہ کر پُکارا جاتا تھا نیز آپ کو "**سَیِّدَۃُ قُرَیْش**" بھی کہا جاتا تھا۔[1] اسی طرح "**صِدِّیْقَہ**" بھی آپ کا لقب ہے۔ روایت میں ہے کہ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**ھٰذِہٖ صِدِّیْقَۃُ اُمَّتِیْ** یعنی یہ میری اُمّت کی صِدِّیقہ ہیں۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام

اُمُّ المُومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک آپ کا مقام ومرتبہ کس قدر اَرْفع واعلیٰ ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ (ایک دفعہ) حضرتِ سیِّدنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقْدس میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ خدیجہ آ رہی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا اور میرا سلام کہئے اور جنت میں خول دار (اندر سے خالی) موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دیجئے جس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف۔[3]

سلام کا جواب

حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: "اِنَّ اللہَ ھُوَ السَّلَامُ وَعَلٰی

---

1. . . السیرۃ الحلبیۃ، باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ . . . الخ، ۱/۱۹۹ .
2. . . تاریخ دمشق، تاریخ دمشق، حرف المیم، ۹۴۲۷-مریم بنت عمران، ۷۰/۱۱۸ .
3. . . صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۵۶۵، الحدیث: ۳۸۲۰، ملتقطاً .

جِبْرِیْلَ السَّلَامُ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سلام ہے اور حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلامتی، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔"[1]

مادرِ اوّلیں اہلِ ایمان کی
ہے یہ اس کی بُزرگی و پاکیزگی
بَرگُزیدہ ہے رَبِّ **مُحَمَّد** کی بھی
عرش سے جس پہ تسلیم نازِل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
اُس کا جبریل ملحوظ رکھے ادب
جنّتی گوہریں گھر اُسے بخشے رَبّ
کوئی تکلیف اس میں نہ شور و شغب
مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٍ لَا نَصَبٌ لَا صَخَبٌ
ایسے کوشک کی زِینت پہ لاکھوں سلام[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان اشعار میں حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ کو عرشِ حق سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا سلام آیا۔ یوں تو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی طرف سے سلام پیش کیا جو کہ بہت بڑی فضیلت کی بات ہے مگر حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے نہ صرف اپنا بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

---

1. . . . السنن الکبری للنسائی، کتاب المناقب، مناقب خدیجۃ . . . الخ، ۵/۹۴، الحدیث: ۸۳۵۹
2. . . . برہانِ رحمت، ص۴۹.

کا بھی سلام پہنچایا تو پھر ہم کیوں نہ اس امن و سلامتی کی پیکر پہ لاکھوں سلام بھیجیں۔

شعر کی مختصر وضاحت (شعر نمبر2):

اعلیٰ حضرت نے دوسرے شعر میں بخاری و مسلم شریف کی اُسی حدیث کے الفاظ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ تعالیٰ کا اور میرا سلام دِیجئے اور ان کو جنّت میں ایسے گھر کی خوشخبری سُنادِیجئے جو موتیوں سے بنا ہوا ہے نہ وہاں کوئی تکلیف ہوگی نہ ہی کوئی شور۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا تو انہوں نے عرض کیا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تو خود سلام ہے اور سلامتی اُسی کی طرف سے ہے اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پر بھی سلام ہو۔ (صحیح البخاری، ۲/ ۵۶۵ ، الحدیث: ۳۸۲۰، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ فقاہت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس رِوایت سے حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دِینی مَسائل کی معلومات اور علمی قابلیت معلوم ہوئی کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب میں اس طرح نہیں کہا: "**عَلَیْہِ السَّلَام** یعنی اُس پر سلامتی ہو۔" کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی بے مِثال فہم و فِراست سے یہ بات جان لی تھی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کا جواب اس طرح نہیں دیا جائے گا، جیسے مخلوق کو دیا جاتا ہے، سَلام تو اللہ تَعَالٰی کے ناموں میں سے ایک نام ہے نیز ان الفاظ کے ذریعے مُخاطب کو سلامتی کی دُعا دی جاتی ہے، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی، پھر جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور پھر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جوابِ سلام عَرض کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ **سلام بھیجنے والے کے ساتھ ساتھ سلام پہنچانے والے کو بھی سلام کا جواب دینا چاہیے۔**[1]

اگر کوئی کسی کا سلام لائے تو...؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! (جب کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو اس کا) جواب یُوں دینا چاہیے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو سلامتی کی دُعا دی جائے پھر اس کو جس نے سلام بھیجا ہے۔ یعنی یُوں کہیں: "**عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام**"[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِلْمِ دِیْن سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے عِلْمِ دِیْن سیکھنے کے بہت ہی آسان ذرائع پیدا کر دیئے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کریں۔ ماہِ رمضان اپنی برکتیں لُٹائے جا رہا ہے، کثیر عاشقانِ رمضان پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں، اے کاش! ہم بھی ان عاشقانِ رمضان کی صحبت میں علمِ دین سیکھنے کی سعادت حاصل کریں، ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اعتکاف کے ذریعے علمِ دین سیکھنے کی کوشش تو لازمی کریں، ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنائیں بلکہ چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں بھی سفر، 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس یا 12 روزہ مدنی کورس کر کے مختلف اوقات میں پڑھنے والی دعائیں، وضو غسل اور نماز کے ضروری مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 ... فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱۱۷/۸، تحت الحدیث: ۳۸۲۰، ملتقطاً.

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۳ .

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک عظیم خاتون تھیں جو ہر لحاظ سے کامل واکمل تھیں ،یعنی نَسب کے اعتبار سے، شَرافت کے اعتبار سے، اَخلاق کے لحاظ سے، کردار کے اعتبار سے ،مال ودولت اور لوگوں کے ساتھ خَیر خواہی میں وہ اپنے دَور کی یکتا شخصیت تھیں، آپ کو امامُ الانبیاء حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کا شرف بھی حاصل ہوا آیئے! اب حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کا واقِعہ سُنتے ہیں چنانچہ

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا سبب

محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نِکاح کا ایک سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفرِ شام تھا کہ جب حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غلام میسرہ کی زبانی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیغمبرانہ صفات سُنیں اور خُود بھی فِرِشتوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کئے دیکھا تو یہ باتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کرنے میں رغبت کا باعث بنیں۔ نیز یہ بھی مروی ہے کہ خواتینِ قُریش کی ایک عید ہوا کرتی تھی، جس میں وہ بَیْتُ اللّٰہ شریف میں جمع ہوا کرتیں۔ ایک دن اسی سلسلے میں وہ یہاں جمع تھیں کہ ملکِ شام کا ایک شخص آیا اور انہیں پُکار کر کہا: اے گروہِ قُریش کی عورتو! عنقریب تم میں ایک نبی ظاہِر ہو گا جسے احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہا جائے گا، تم میں سے جو عورت بھی ان کی زَوجہ بننے کا شرف حاصل کر سکتی ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ یہ سُن کر عورتوں نے اسے پتھر و اور کنکر مارے،

بہت بُرا بھلا کہا اور نہایت سخت کلامی کی لیکن حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خاموشی اختیار فرمائی اور اس بات کو اپنے ذِہن میں محفوظ کرلیا۔ اس کے بعد جب میسرہ نے آپ کو وہ نِشانیاں بتائیں، جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور خُود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی جو کچھ دیکھا تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ذِہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اُس شخص نے سچ کہا تھا تو وہ یہی شخصیت ہوسکتے ہیں۔[1]

ہو بیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یا رسول
جب تمہاری خود خدا کرتا ہے مِدحت یا رسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 241)

تقریبِ نِکاح

چنانچہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق و عادات سے متأثر ہو کر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی سہیلی (نفیسہ بنتِ مُنیہ) کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا معلوم کرنے کے لئے بھیجا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا معلوم کرنے کے بعد (نفیسہ بنتِ مُنیہ) حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مُبارَک ہو! محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی درخواست قبول فرمالی ہے، اس پر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت خوش ہوئیں اور اِظہارِ مَسَرَّت کیا۔ پھر کسی کو اپنے چچا عَمرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ بوقتِ عَقد وہ بھی موجود ہوں۔ اِدھر حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ابُو طالِب، حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بعض دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور قبیلہ مُضَر کے

---

[1] ... سبل الھدی والرشاد، ۲/۱۶۴.

دیگر رُؤسا کے ساتھ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر تشریف لائے اور نِکاح فرمایا۔ نِکاح کی یہ پُر سعید تقریب سیّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو(2) ماہ 25 دن بعد مُنْعَقِد ہوئی۔[1] اور سیّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر قیامت تک کے تمام مؤمنین کی ماں یعنی اُمُّ الْمُؤمنین ہونے کا شَرف حاصِل کیا۔

بارات کا کھانا

نِکاح کے بعد حضرتِ سیّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: اپنے چچا سے فرمایئے کہ ایک اُونٹ ذَبْح کرکے لوگوں کو کھانا کِھلائیں۔ چنانچہ لوگوں کو کھانا کِھلانے کے بعد رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے باتیں فرمائیں، اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔ آپ کے شفیق چچا ابوطالِب نے اس شادی پر بڑی مَسَرَّت کا اِظہار کیا اور کہا: "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْکَرْبَ وَ رَفَعَ عَنَّا الْھُمُوْمَ** سب خوبیاں اس ذات کے لئے جس نے ہم سے مصیبتیں دُور فرمائیں اور ہم سے غموں کو اٹھایا۔"[2] اس طرح شادی کی یہ پُر سعید تقریب اپنے اِختتام کو پہنچی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. . . مدارج النبوۃ، باب دوم در کفالت عبد المطلب... الخ، ۲/ ۲۷.
والمواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۰۱.
2. . . شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ، ۱/ ۳۷۹

شادیوں میں ہونے والی بے ہُودہ رسمیں

پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے عاشقانِ رسول! غور کیجئے کہ دوجہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نکاح کی یہ عظیمُ الشّان تقریب کس قدر سادَگی کے ساتھ بحُسن وخُوبی انجام پذیر ہوئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر بعض ناجائز اور بے ہُودہ رُسومات اس قدر رواج پاگئی ہیں کہ ان کے بغیر تقریبات کو گویا اَدھورا سمجھا جاتا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی تقریبات میں ہونے والے گُناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے رسالے ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' میں لکھتے ہیں:

افسوس! صد کروڑ افسوس! آجکل شادی جیسی میٹھی میٹھی سُنَّت بَہُت سارے گُناہوں میں گھِر چکی ہے، بے ہُودہ رُسُومات اس کا جُزوِ لاینفک (یعنی نہ جُدا ہونے والا جز) بن چکی ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حالات اس قدر اَبتر (خراب) ہوچکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کرلئے جائیں اُس وَقْت تک اب شادی کی سُنَّت اَدا ہو ہی نہیں سکتی۔ مَثَلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اِس میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورَتوں کی مخلوط دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورَتوں میں غیر مرد گُھس کر کھانا بانٹتے، خُوب ویڈیو فلمیں بناتے ہیں، خُوب فیشن پرستی کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں ناچتیں، گاتیں اُودَھم مچاتی ہیں۔ اِس دَوران مرد بھی بِلاتکلُّف اندر آتے جاتے ہیں مرد اور عورَتیں جی بھر کر بد نگاہی کرتے ہیں نہ خوفِ خدا نہ شرمِ مُصطفٰے یاد رکھئے! غیر مرد غیر عورت کو دیکھے یا غیر عورَت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے

یہ حرام اور دونوں کیلئے جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ان غلط رُسُوم ورواج کو بالائے طاق رکھ کر سُنَّت کے مُطابق سادگی سے شادی کو خانہ آبادی کا ذریعہ بنائیں کہ اسی میں بھلائی بھی ہے اور برکت بھی جیسا کہ

بَرَکت والا نکاح!

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بَوجھ کم ہو۔"

(مُسند احمد، الحدیث ۲۴۵۸۳ ج۹، ص ۳۶۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: "یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے کوئی سخت شرط نہ ہو، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے تَوَکُّل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے اور ایسی شادی خانہ آبادی ہے۔(مرآۃ المناجیح، ج۵، ص ۱۱)

شادیوں میں مَت گُنَہ نادان کر
خانہ بربادی کا مَت سامان کر
سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز
جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز
چھوڑ دے سارے غَلَط رَسم و رواج
سنّتوں پہ چلنے کا کر عہد آج[1]

---

[1] . . . وسائل بخشش، ص ۶۷۰.

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قدم قدم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت مالدار خاتون تھیں، اگر آپ چاہتیں تو خُوب آرام اور سُکون سے اپنی زندگی کے ایام بسر کرسکتی تھیں لیکن آپ نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر شاہانہ انداز کو ٹھکراکر اپنی ساری زندگی حضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اور تکالیف اور مُصیبتیں برداشت کرتے ہوئے گُزاردی، جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی واضح دلیل ہے، چنانچہ جب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اِعْلانِ نبوت فرمایا اور خَلْقِ خُدا کو صرف ایک معبودِ حقیقی کی عِبادت کی طرف بُلایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ اسلام کو قبول کرنے کے بجائے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مَصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے، راہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ ایسے نازُک اور کٹھن مراحل میں جن ہستیوں نے حق کی پُکار پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کرنے کی سعادت پائی ان میں ایک نمایاں نام حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پروانوں کی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نِثار ہوتی رہیں اور ہر مشکل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔ حضرتِ سیّدنا علّامہ محمد بن اسحاق مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سیّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کُفّار کی جانب سے اپنی دل شکنی والی کوئی ناپسندیدہ بات سُن کر غمگین ہوتے اس کے بعد حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لاتے تو اِن کے

ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ رَنج و غم کی کیفیت دُور فرما دیتا۔ ‘‘(1)

ایک انمول مَدَنی پُھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایسے نازُک حالات میں عزم و اِستقلال کے ساتھ خطرات و مَصَائِب برداشت کرنا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیگر اَزواجِ مُطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے مُمتاز کر دیتا ہے۔ نیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اس حَیاتِ طَیِّبَہ سے ہمیں یہ **انمول مَدَنی پُھول** چننے کو ملا کہ خواہ کیسے ہی کٹھن حالات ہوں، کیسی ہی مُشکلات کا سامنا ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری سے رُوگردانی ہرگز نہیں کرنی چاہیے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے پیارے دین ’’اِسلام‘‘ کی خاطِر مالی و جانی کسی قسم کی بھی قُربانی سے دَریغ نہیں کرنا چاہیے۔

تیرے نام پر سر کو قُربان کر کے
تیرے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے یہ مدنی پُھول بھی ملا کہ عورت کو تنگدستی وخُوشحالی ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دینا چاہیے اور بِلاوجہ لڑنے جھگڑنے اور شکوہ و شکایات کرنے کے بجائے

---

1. . . السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، تحدید لیلۃ القدر، ۱/ ۱۷۶.
2. . . سامانِ بخشش، ص ۱۰۲.

ہمیشہ صبر وشکر سے کام لینا چاہیے بلکہ نیک سیرت اور مثالی بیوی کی خُوبی تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شکر گُزار رہتی ہے اور کبھی اس کے اِحسانات کا اِنکار کر کے ناشکری نہیں بنتی، وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر میرے لئے ایک مضبوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے مجھے اَولاد کی نعمت ملی ہے۔

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی ناشکری سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چُنانچہ حضرت اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہم عورتوں کے پاس سے گُزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمایا: احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا، ہم نے عرض کی کہ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے کوئی عورت طویل عرصے تک بغیر شوہر کے اپنے والدین کے پاس بیٹھی رہتی اور بُوڑھی ہو جاتی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے شوہر عطا فرمایا اور اس کے ذریعے مال اور اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمایا اس کے باوجود جب وہ غصے میں آتی ہے تو کہتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (مسند امام احمد، مسند القبائل، حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۳۳، حدیث: ۲۷۶۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثر خواتین ناشکری کی بَلا میں گرفتار نظر آتی ہیں ذرا کسی اعلیٰ گھرانے کو یا کسی عورت کے قیمتی کپڑوں اور بیش قیمت زیورات کو دیکھ لیا تو ناشکری کرنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زِیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی کہ وہ ناشکری کرتی ہیں۔ تو عرض کی گئی: اَیَکْفُرْنَ بِاللہ؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کفر (ناشکری) کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَان یعنی شوہر کی ناشکری کرتی ہیں

اور احسان نہیں مانتی ہیں، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ یعنی اگر تُو ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئاً یعنی پھر ذرا سی بات خلافِ مزاج تجھ سے دیکھے تو کہے، مَا رأيتُ مِنْكَ خَيْراً قَطُّ میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشیر۔۔۔الخ، رقم ۲۹، ج۱، ص۲۳)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو صبر وشکر کے فضائل بتائیں، ایک دوسرے کے حقوق اچھی طرح سے نبھائیں اور آپس کی رنجشوں کو اچھے طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں ۔یادرہے! میاں بیوی کے درمیان باہمی مَحَبَّت والفت کا یہ خُوبصورت رشتہ اچھے طریقے سے اُسی وقت چل سکتا ہے، جب میاں بیوی ایک دوسرے کے حُقُوق اچھی طرح سے ادا کریں۔ یقیناً میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا دونوں کو ہی چاہیے کہ وہ اپنے اپنے حقوق نرمی سے ادا کرتے رہیں کہ اسی طرح ہمارا گھر امن وسکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سخاوت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ایک بہت اعلیٰ صفت یہ بھی تھی کہ آپ کُھلے ہاتھ اور فَراخ دل کی مالک تھیں اور دل کھول کر سخاوت فرمایا کرتیں۔ چنانچہ

ایک مرتبہ نبیِ کریم ، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا، اس وَقْت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے، اس وَقْت اُنہوں نے میری تصدیق کی اور جس وَقْت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا، اس

وَقْت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اَولاد عطا فرمائی۔

(الاستیعاب، باب النساء ۳۳۴۷، خدیجۃ بنت خویلد ج ۴، ص ۳۸۴)

حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تحفہ

اسی طرح ایک دفعہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضاعی والِدہ حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ شریف میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقْدس میں حاضر ہوئیں، قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی شکایت کی۔ اُس وَقْت سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے شادی ہو چکی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سلسلے میں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بات کی تو اُنہوں نے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفۃً پیش کئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت فراخ دل اور کثرت سے سَخاوت فرمایا کرتی تھیں۔ ہمیں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے خُوب دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ ہمارے پیارے دِیْنِ اسلام نے ہمیں مُسلمانوں کی خَیر خَواہی، حُسنِ سُلُوک اور غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت کرنے کا دَرْس دیا ہے، اسی وجہ سے ہر سال صاحبِ نصاب اَفْراد پر چند شرائط پائے جانے کی صُورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نَفْلی صَدقات کے فَضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بخل کی مَذمَّت بیان فرمائی ہے، لہٰذا زکوٰۃ جیسے اَہم فریضے کی اَدائیگی میں سُستی و تنگ دِلی سے کام لینے کے بجائے خالصۃً رِضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے اَدائیگی کیجئے اور نفلی صَدقات کا بھی ذِہْن بنائیے کہ صَدَقہ اللہ

---

[1] ...الطبقات الکبریٰ، ذکر من ارضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۱/ ۹۲.

تَعالیٰ کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بَلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مِسکینوں کی بَہُت سی ضَروریات پُوری ہونے کا سبب ہے۔ آیئے! سَخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے سَخاوت کے فضائل پر 3 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

1. اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَآء یعنی جنَّت سخیوں کا گھر ہے۔[1]
2. سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہے، جنَّت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، آگ سے دور ہے اور کنجوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے، جنَّت سے دور ہے، لوگوں سے دُور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بخیل عالِم سے بہتر ہے۔[2]
3. اے انسان! اگر تم بچا مال خرچ کر دو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بَقَدْرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر مَلامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال سے اِبتدا کرو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱۰۳۶، ص ۵۱۶)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجبہ اَدا کرتے ہیں یعنی خُوش دِلی سے بَروَقْت زکوٰۃ و فطرہ اَدا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اَولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقرِباء میں غریب و یتیم افراد کی کفالت کرتے ہیں، مساجد و مدارس اور نیکی کے دیگر کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ یہ

1...فردوس الاخبار، ۱/۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

2...سنن الترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ما جاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

بھی ہے کہ ہم دین کے پیغام کو عام کرنے کیلئے اپنا پیسہ خرچ کریں تا کہ ہمارے لیے صدقۂ جاریہ ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے والی غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک ہے، جس کا مقصد ہر مسلمان کو یہ مدنی ذِہن دینا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے تقریباً 103 شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے۔ ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ مُلک وبیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت 452 جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں جن میں کم وبیش، تیس ہزار تین سو چوّن (30354)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، نیز دو ہزار چار سو پچھتّر، 2475، مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں جن میں کم وبیش ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو اٹھارہ (113118) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ وناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مدنی چینل جو کہ بے شُمار مسلمانوں کی اِصلاح اور کُفّار کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے نیز اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول علمِ دِین سے مالامال ہو رہے ہیں، مدنی چینل پر رَمَضانُ الْمُبارَک میں بعدِ عصر وبعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمضان کے علاوہ ہفتے میں ایک مرتبہ مدنی مذاکرہ براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے۔ 12 دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفیض ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدَنی تَرْبِیَت گاہیں، مختلف تربیَتی کورسز (مثلاً فرض عُلوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس، مدنی تربیتی کورس، مدَنی انعامات ومدنی قافلہ کورس، قفلِ مدینہ کورس، فیضانِ اسلام کورس، فیضانِ قرآن وحدیث کورس، 12 روزہ مدنی کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً شبِ میلاد، گیارہویں شریف، شبِ معراج،

شبِ براءت اور شبِ قدر وغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 103 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ آپ بھی زِیادہ سے زِیادہ مدنی عطیات جمع کیجئے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

---

1 . . . فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل ِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سترہ (17) رمضانُ المبارَک اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یومِ وِصال ہے، لہٰذا اسی مُناسبت سے آج حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذِکرِ خیر اور بالخُصُوص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زُہد و تقویٰ، سَخاوَت و شُجاعت اور عبادت و رِیاضت جیسی بہت سی عُمدہ خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہت سے عُلُوم و فُنُون میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔ جیسا کہ

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی فقہی و طِبّی مہارت

حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جو کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھانجے (اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بہن حضرتِ اَسْماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے) ہیں، اِن کا بیان ہے کہ فقہ وحدیث کے علاوہ میں نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے بڑھ کر کسی کو اَشعارِ عرب کا جاننے والا نہیں پایا، علمِ طِبّ اور مریضوں کے عِلاج مُعالَجہ میں بھی اُنہیں کافی مَہارت تھی۔[1] اِنہی عُروہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں عَلّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ اِنہوں نے ایک دن حیران ہو کر حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے عرض کیا کہ اے امّاں جان! آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ اور حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہونے کا شرف پایا ہے (لہٰذا اس شرف کی وجہ سے) علمِ فقہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جو مہارَت حاصل ہے مجھے اس پر حیرانی نہیں، اسی طرح مجھے اس پر بھی کوئی تعجُّب اور حیرانی نہیں کہ آپ کو اس قدر زیادہ عرب کے اَشعار کیوں اور کس طرح یاد ہو گئے؟ اِس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہیں (اور چونکہ وہ فنِّ شعر میں ماہر تھے لہٰذا اُن کی وجہ سے آپ کو اس فن میں بھی مہارت حاصل ہو گئی) مگر میں اس بات پر بہت ہی حیران ہوں کہ آخِر یہ طِبّی مَعلومات آپ کو کہاں سے اور کیسے حاصل ہو گئیں؟ یہ سن کر حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے بھانجے سیِّدُنا عُروَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کندھوں پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا: اے عُروَہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخِری عمر شریف میں اکثر طبیعت ناساز ہو جایا کرتی اور عرب و عجم کے حکیم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص ۶۶۱ تا ۶۶۲، ملتقطاً

دوائیں تجویز کرتے تھے اور میں ان دواؤں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا علاج کیا کرتی تھی (اس لئے مجھے طِبّی مَعلومات بھی حاصِل ہو گئیں)۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی گہری نظر اور زبردست قوّتِ حافظہ کا کیا عالَم تھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاج مُعالَجہ کیلئے تجویز کردہ دواؤں کو یاد کرنے کا سلسلہ جاری رکھا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فَنِّ طِبّ میں ماہِر ہو گئیں، بِلاشبہ اِس میں رحمتِ الٰہی آپ کے شامِلِ حال تھی، اس میں آپ کی بھرپور توجُّہ اور باکمال حافظے کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ فقہی مسائل اور طِبّی معلومات کے علاوہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قرآن وحدیث کو سمجھنے کے معاملے میں بھی اعلٰی صلاحیت حاصل رہی، یہی وجہ ہے کہ جب کسی مسئلے کی وضاحت یا آیت کی تفسیر وتشریح وغیرہ کے معاملے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کسی قِسم کی اُلجھن کا سامنا ہوتا تو وہ مومنین کی ماں اور حبیبۂ حبیبِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ مُقَدَّسہ میں حاضر ہو جاتے، اِس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں خاص قُرب حاصل ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزواجِ مُطَھَّرات میں فِقہی مسائل جاننے اور قرآنِ کریم سمجھنے کی سب سے زیادہ قابلیت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہی کے حصّے میں آئی، یقیناً یہ سب صحبتِ مُصْطَفٰے ہی کا توفیضان تھا کہ جس کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عُلُوم وفُنُون کے میدان میں بے مثال وباکمال عِلمی موتی عطا ہوئے حتی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پاکیزہ ومُقَدَّس کلام، قرآنِ کریم کی آیات کے باقاعدہ شانِ نزول اور حج وغیرہ کے مسائل کا بھی اچھی طرح علم تھا جنہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

---

1 . . . شرح المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات، عائشۃ ام المؤمنین، ۳۸۹/۴تا ۳۹۲ ملخصاً

اَصحابِ رسول عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے نہایت ہی شاندار انداز میں بیان فرمادِیا کرتی تھیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ مختلف قسم کے پھول اپنے اندر طرح طرح کی کشش، خوبصورتی، خوشبو اور فائدے رکھتے ہیں، ہر ایک دل و دماغ کو تازگی بخشتا ہے، یقیناً ان پھولوں کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں مگر اس حقیقت کو بھی نہیں جھٹلایا جاسکتا کہ جو رُتبہ گلاب کے پھول کو حاصل ہے، وہ کسی اور پھول کو حاصل نہیں کیونکہ وہ ایسا حسین و دلکش پھول ہے، جسے ہر لحاظ سے دیگر تمام پھولوں پر فوقیت حاصل ہے، اسی طرح تمام اُمَّہاتُ المُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ اَجۡمَعِیۡن بھی مقام و مرتبے اور فہم و فراست میں دیگر عورتوں سے لائق و فائق، سب کی سب اعلیٰ درجے کی ولیّات، نہایت عُمدہ صِفات سے آراستہ، علم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں مگر علمی اعتبار سے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی ذاتِ مُقَدَّسہ سب سے ممتاز ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو کئی عُلُوم وفُنُون میں اس کامل درجے کی مہارت حاصل تھی کہ آج تک دُنیا میں آپ کی فَقاہت و عِلمیّت کے چرچے سنے جارہے ہیں، نگاہِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا زمانے کی مُفتِیہ، عالِمہ، مُحدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے دربارِ عالیشان سے ہمیشہ ہی علمِ دین کی کرنیں پُھوٹتی رہیں حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے خُود کو زندگی بھر خدمتِ علمِ دِین کیلئے وقف کر دِیا تھا چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا (اپنے والدِ محترم) حضرت سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے عہدِ خِلافت میں ہی مُستقِل طور پر اِفتاء کے مَنصَب پر فائز ہو چکی تھیں، نیز حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق، حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْھُمَااور اِن کے بعد اپنے وصالِ مبارک تک برابر فتویٰ دیتی رہیں۔[1] نیز شارح بخاری حضرت علّامہ بدرُ الدین عینی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا شُمار فقہی مسائل میں زبردست مہارت رکھنے والے صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان میں ہوتا ہے نیز جن چھ (6) صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے سب سے زیادہ احادیثِ مُبارَکہ روایت کی ہیں اُن میں سے ایک حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا بھی ہیں کہ جن سے 2210 احادیثِ مُبارَکہ مروی ہیں۔[2]

مفسرِ شہیر مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مومنوں کی ماں، حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبَہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ، مُقتیہ، عالمہ، مُفَسّرہ، محدثہ، مُجتہدہ، عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی شانِ عظمت نشان میں لکھتے ہیں:

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرامگاہ جن کے حجرے میں قیامت تک نبی ہوں جاگُزیں
آستاں اُن کا فرشتوں کی زیارت گاہ ہے کیونکہ اُس میں جلوہ فرما ہیں اِمامُ المرسلین

(دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی علمی جلالت اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی عالمانہ شان وشوکت پر مشتمل دو(2) روایات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی علمِ دین سیکھنے کی جستجو اور شوق پیدا ہو چُنانچہ

﴿1﴾ حضرت سیّدُنا عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، میراث، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب اور

---

1. ...الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القرآن ...الخ، عائشة زوج النبی، ۲/ ۲۸۶
2. ...عُمْدَۃُ الْقَارِی، کتاب بدء الوحی، بیان کیف کان بدء الوحی، ۱/ ۳۸

علمِ نسب کا عالِم نہیں دیکھا۔[1]

﴿2﴾ حضرت سیِّدُنا اَبو سَلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نہ تو احادیثِ رسول کے معاملے میں اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زِیادہ کسی کو عالِم دیکھا اور نہ کسی ایسے مُعاملے میں اُن سے زیادہ کسی کو فقیہ پایا کہ جس میں رائے کی حاجت ہو، مزید فرماتے ہیں کہ نہ قرآنی آیات کے شانِ نزول کو ان سے زِیادہ کوئی جاننے والا تھا اور نہ ہی علمِ میراث میں ان سے زیادہ کوئی ماہر تھا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے روایات سُنیں، اُن کی روشنی میں اِس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خُصُوصی فضل و کرم اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے مومنوں کی پیاری ماں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زبردست علمی شان و شوکت، فِقہی بصارت، عُلُومِ قرآنیہ میں مہارت اور علمِ میراث وغیرہ میں اعلٰی درجے کی صلاحیت حاصل تھی، یہی وجہ ہے کہ جب کسی مسئلے کو سمجھنے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کسی قسم کی دِقّت و دُشواری پیش آتی تو وہ حضرات اپنی علمی پیاس بُجھانے اور اپنی اُلجھن کو سُلجھانے کیلئے بے ساختہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو جاتے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پر جب بھی کوئی بات پیچیدہ ہوتی ہے تو ہم اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِس بارے میں سُوال کرتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اس کا

1... حلیۃ الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشۃ زوج رسول اللہ، ۲/ ۶۰، رقم: ۱۴۸۲

2... الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ذکر من جمع القران علی عھد رسول اللہ، عائشۃ زوج النبی، ۲/ ۲۸۶

علم پاتے ہیں۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: اب تک کوئی بی بی ایسی عالمِہ فقیہہ پیدا نہ ہوئیں، جیسی اُمُّ المومنین جنابِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عُلُومِ قرآنیہ، عُلُومِ حدیث کی جامع تھیں، بڑی محدِّثہ اور بڑی فقیہہ تھیں۔[2]

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ المُؤمنین

(دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ اُمُّ المُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فضلِ خدا اور فیضانِ مُصْطَفٰے سے عورت ہوکر بھی شرعی مسائل میں کامل مہارت رکھتی تھیں اور علم کی باریکیوں سے پوری طرح باخَبَر تھیں جبھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مشکل سے مشکل مسائل کو بھی اس قدر شاندار انداز میں حل فرمادِیا کرتیں کہ سائل کے ذہن میں کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہتی، اپنی حیاتِ طَیِّبہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کئی اہم ترین عُلُوم و فُنُون پر عُبور حاصل کرکے گویا رہتی دُنیا تک کی عورتوں کو یہ مدنی پیغام عطا فرمادِیا کہ علمِ دین کی برکتوں اور اُس کے فیض سے فیضیاب ہونا صرف مردوں کے ساتھ خاص نہیں، اگر عورتیں بھی ہِمّت کریں تو وہ دن دُور نہیں کہ اُن میں بھی کوئی عالمہ، کوئی محدِّثہ، کوئی مفسِّرہ بلکہ مُفْتِیہ بن کر اُبھرے اور مُعاشرے کے بگاڑ کو سُدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرے، مگر افسوس! بدقسمتی سے اب ایسی مدنی سوچ رکھنے والیوں کی تعداد انتہائی قلیل ہے اور مردوں کی طرح عورتوں کی بھی اکثریّت علمِ دین سے محروم

---

1 ... ترمذی، ابواب المناقب، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۵/ ۴۷۱، حدیث: ۳۹۰۹

2 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۵

ہے شاید اسی وجہ سے ہمارا معاشرہ بے شُمار دینی ودُنیاوی پستیوں کا شکار نظر آرہا ہے۔

شیخُ الحدیث، حضرت علّامہ عبدُ المُصطفٰی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علمِ دین سیکھنے سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مِٹ چکا ہے اِس لئے ہر طرف بے عملی کا سیلاب بڑھتا جارہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین ومذہب سے آزاد اور خُدا عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں۔ اس بے عملی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خُود بھی دین کا علم پڑھنا چھوڑ دِیا اور اپنے بچّوں کو بھی علمِ دین نہیں پڑھایا، اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد وعورت خُود بھی فُرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچّوں اور بچّیوں کو بھی ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں اگر اپنے بچّوں کو علم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشبہ علم وہ عظیم وصف ہے کہ جس کی برکت سے اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیگر اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پر ایک خاص برتری حاصل رہی، حالانکہ تمام کی تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اپنی اپنی جگہ علمی میدان کی زبردست شہسُوار تھیں مگر حدیثِ پاک کی روشنی میں اگر حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے علم کا اس اُمّت کی تمام خواتین کے علم سے مُوازنہ کِیا جائے تو اُمَّہاتُ المومنین سمیت اُمّت کی تمام خواتین پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی علمی برتری سامنے آتی ہے۔ جیسا کہ

---

1 . . . جنتی زیور، ص۴۵۷بتغیر قلیل

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان وشوکت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر اس اُمَّت کی تمام عورتوں کے ساتھ ساتھ اَزواجِ نبی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ) کے عِلْم کو بھی جمع کرلیا جائے تو عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا عِلْم اُن سب کے علم سے زیادہ ہوگا۔[1]

آپ کا عِلْم و فقہ تحقیقِ قرآن و حدیث
دیکھ کر حیراں ہیں سارے صحابہ تابعین
(دِیوانِ سالک، ص۳۲)

کتاب ”فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **”فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ“** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کا بیان ہے، آپ کے فرامین، ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی سخاوت، اِیثار، عشقِ رسول کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مصطفٰی پر عمل کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع و اِنکساری اوراس کے علاوہ بہت کچھ ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں اور خُصُوصاً اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

---

1 ... مَجْمَعُ الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع فیما بقی من فضلھا، ۹/۲۸۹، حدیث: ۱۵۳۱۸

www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنے سے خوفِ خدا حاصل ہوتا ہے، علمِ دین حاصل کرنے سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے، علمِ دین حاصل کرنے سے اور کیا کیا حاصل ہوتا ہے، اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" کا مطالعہ فرمائیے اور رسالہ "علم و علماء کی شان" کا مطالعہ بھی بہت مفید ثابت ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً علم عظیم چیز ہے، علمِ دین سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی حاصل ہوتی ہے، علمِ دین سے انسان کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے، علمِ دین سے جہالت کے اندھیرے دُور ہو جاتے ہیں۔

صحابۂ کِرام و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے دِیگر عِلمی سُوالات کے علاوہ قرآنِ پاک کی تفسیر کے بارے میں بھی پوچھا کرتے تھے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 743 صفحات پر مشتمِل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اَعمال" صفحہ 615 پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے ان آیات کے بارے میں پوچھا

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۴)		گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ ۙ (پ۵، النساء، ۱۲۳)		تَرجَمۂ کنزالایمان: جو برائی کریگا اس کا بدلہ پائے گا۔

تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے فرمایا: "جب سے میں نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ سُوال کیا ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (میرے سُوال کے جواب میں) فرمایا تھا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا)! یہ اللہ کا بندے سے مُعاہَدہ ہے، اسے جو بخار ہو، مُصیبت پہنچے یا کانٹا چبھے یہاں تک کہ وہ جو پونجی اپنی پوٹلی میں رکھے اور اسے نہ پائے تو اس کے لئے بے چین ہو جائے پھر اسے اپنے پہلو میں پالے، یہاں تک کہ مؤمِن اپنے گناہوں سے ایسے نِکل جاتا ہے جیسے سُرخ سونا بھٹی سے نکلتا ہے۔

(اَلتَّرْغِیۡب وَالتَّرْھِیۡب، کتاب الجنائز الترغیب فی الصبر سیما المن۔۔۔الخ، ص ۱۰۷۰، الحدیث: ۶۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِفطار میں جَلدی کرنا

حضرتِ سیِّدُنا اَبو عَطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُما اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھا کے پاس گئے، ہم نے عرض کیا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھا)! سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ میں سے دو حضرات ہیں، ایک تو اِفطار بھی جلد کرتے ہیں اور نماز بھی جلد پڑھتے ہیں اور دوسرے صاحب اِفطار میں بھی دیر کرتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں۔ فرمانے لگیں: "کون صاحب نماز

واِفطار میں جلدی کرتے ہیں۔"ہم نے عرض کی: عبدُ اللہ (بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔ بولیں:"ایسے ہی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرتے تھے۔"دوسرے (شخص) حضرتِ ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابہ۔۔۔۔۔۔۔الخ، ص۵۴۷، الحدیث: ۴۹-۱۰۹۹)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں:"یہ دونوں حضرات (یعنی حضرتِ سیِّدُنا اَبو عَطِیَّہ اور حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما) جلیلُ القدر تابعی ہیں، ان میں نمازِ مغرب اور اِفطارِ روزہ میں اِختِلاف ہوا، فیصلہ کے لئے اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس حاضِر ہوئے کیونکہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) بڑی فقیہہ عالِمہ تھیں۔"

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:"نماز سے مراد نمازِ مغرب ہے اور جلدی سے بَہُت ہی جلدی آفتاب کا کنارہ چھپتے ہی بالکل مُتَّصِل اور دَیر سے مراد چند منٹ کی اِحتیاطاً دیر لگانا ہے نہ کہ تارے گُتھ جانے تک کی تاخیر، لہٰذا ان میں سے کسی بُزُرگ پر اِعتِراض نہیں، ایک صاحب عزیمت پر عامل ہیں دوسرے رُخصت پر۔"

پھر فرماتے ہیں:"حضرت اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) نے جنابِ عبدُ اللہ (بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے عَمَل کو سُنَّتِ مُستحبہ کے مُوافِق بتایا اور قدرے تاخیر کو مُستحب قرار دیا، معلوم ہوا کہ جنابِ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) مِزاج شناسِ رسول ہیں اور اَحوال دانِ مُصطفٰے ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ غالِب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت اَبو موسیٰ اَشعری (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو پہنچی ہوگی اور انہوں نے اپنے عَمَل میں تبدیلی کرلی ہوگی، صحابہ سے یہ توقُّع ہوسکتی ہی نہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَمَل سے واقِف ہوکر اس کے خِلاف کام کریں۔ (مِراٰۃُ المناجیح شرح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الصوم، ۳/ ۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اہلِ علم کی طرف رجوع کریں اور خُود بھی علمِ دین حاصل کریں اور اپنی اولاد اور بہن بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں، یقیناً مُعاشرے میں جس قدر علمِ دین کی شمعیں روشن ہوں گی، اُسی قدر جہالت کی تاریکیاں دُور ہوں گی اور جب جہالت کم ہوگی تو لازمی طور پر گُناہوں کے سیلاب کا زور ٹُوٹے گا، یوں بہت جلد ہمارا مُعاشرہ ایک حسین گلزار بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے اب قرآن وحدیث کی روشنی میں علمِ دین کے کچھ فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی علمِ دین سیکھنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں اہلِ علم کی شان وعظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠(۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

(پ۲۳، الزمر:۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ بھی علمِ دین کے فضائل سے مالامال ہیں۔ آیئے اس ضمن میں 9 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چُنانچہ

1. عالم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل وحجت ہے۔[1]
2. بیشک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے، جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔[2]

1…جامع صغیر، فصل فی المحلی بال من ھذا الحرف، ص ۳۴۹، حدیث: ۵۶۵۸

2…مسند احمد، مسند انس بن مالک بن النضر، ۳۱۴/۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع دیتا ہے لیکن جہالت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔[1]

4. اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الْاِیْمَانِ علم اسلام کی زندگی اور دین کا ستون ہے۔[2]

5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ بِرِزْقِہٖ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔[3]

6. مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[4]

7. عُلَماء، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث ہیں، بیشک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرہم و دِینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالمِ دین کی موت ایک ایسی آفت ہے، جس کا اِزالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا، جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت کے مقابلے میں نہایت معمولی ہے۔[5]

8. اسلام کو زندہ کرنے کی خاطر علم حاصل کرتے ہوئے جسے موت آجائے، اُس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں (صرف) ایک درجے کا فرق ہو گا۔[6]

9. مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا، تو

1 . . . جامع بیان العلم، باب جامع فی فضل العلم، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۷

2 . . . جمع الجوامع، حرف العین، المحلی بال من ھذا الحرف، ۵/۲۰۰، حدیث: ۱۴۵۱۸

3 . . . تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن ھشام، ۳/۳۹۸

4 . . . مسلم، کتاب الذکر والدعاء . . . الخ، باب فضل الاجتماع . . . الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

5 . . . شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم و شرفہ، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

6 . . . دارمی، باب فی فضل العلم و العالم، حدیث: ۳۵۴، ۱/۱۱۲

جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[1]

اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی مسئلہ پوچھنے کیلئے اپنے گھر سے یا علم کی تلاش میں اپنے وطن سے عُلَمَا کے پاس گیا، وہ بھی مُجَاهِدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللہ (یعنی راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح) ہے۔ غازی کی طرح گھر لوٹنے تک اس کا سارا وقت اور ہر حرکت عبادت ہوگی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! قرآن وحدیث میں علم حاصل کرنے کے جتنے بھی فضائل بیان ہوئے ہیں، اس سے مُراد "**علمِ دین**" ہے، علمِ دین کے حُصُول کے مُتَعَدِّد ذرائع ہیں، ہم ان میں کسی بھی ذریعے سے علمِ دین حاصل کرسکتے ہیں: (1) درسِ نظامی (عالم کورس) کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کیجئے، (2) علمائے اہلسنت کی صُحبت میں رہ کر علمِ دین سیکھ لیجئے، (3) اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رسائل کا مُطالعہ فرماتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا ذخیرہ ہاتھ آئے گا، (4) مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، (5) سنتوں بھرے اجتماعات اور درس و بیان میں پابندی کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کیجئے، (6) مدنی چینل کے دینی معلومات سے بھرپور سلسلے دیکھنے کی عادت بنایئے، (7) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں وقتاً فوقتاً ہونے والے مختلف

---

1 ... ترمذی، ابوابُ العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث ۲۶۵۶، ۴/ ۲۹۵
2... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۰۳

کورسز (مثلاً 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12روزہ مدنی کورس، فیضانِ قرآن و حدیث کورس وغیرہ) کرنے کی سعادت حاصل کیجئے، (8) دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** کاوِزٹ کیجئے،اس ویب سائٹ پر موجود علمِ دین سے مالامال سینکڑوں کتب و رسائل اور سُنّتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرے فیضانِ علم بکھیر رہے ہوں گے (9) شیخِ طریقت ،امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہفتہ وار مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر پابندی سے شرکت کا معمول بنالیجئے۔ ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی قَدَر ہمارے علمِ دِین میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ مُلک میں کثیر جامعات بنام **"جامعۃُ المدینہ"** قائم ہیں، جن کے ذریعے بے شُمار اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی یعنی عالم کورس اور اسلامی بہنوں کو عالِمہ کورس کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے نیز مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مُلک و بیرون مُلک سینکڑوں مدارس بنام **"مدرسۃُ المدینہ"** بھی اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ ان جامعاتُ المدینہ و مدارسُ المدینہ میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں پڑھنے والے اور پڑھنے والیاں اپنی تعلیم مکمل کر کے علم و عمل کے پیکر بن کر پوری دُنیا میں سُنّتوں کی دُھومیں مچانے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے والے بن جائیں لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کو سچا عاشقِ رسول اور حقیقی مُحِبِّ صحابہ و اَہلبیت بنانے ، اپنی اور ان کی قبر و آخرت سنوارنے، اُنہیں علم و عمل کی راہ پر چلانے نیز اپنے اور ان کیلئے جنّت کا راستہ آسان بنانے کیلئے جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ میں داخلہ دِلوا کر اپنے لئے ثوابِ جاریہ کا سامان کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی

بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور10شوال المکرم 1437ھ،(متوقع 16 جولائی 2016ء)تک داخلے جاری رہیں گے۔داخلوں کے خواہشمند اپنے اپنے شہروں کے جامعۃ المدینہ للبنین وللبنات میں رابطہ کیجئے۔

آپ بھی اپنے بچوں کی بہتر دینی تربیت کروانے، انہیں نماز روزے کاعادی بنانے، فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ العِباد، وغیرہ کے شرعی اَحْکامات سکھانے کیلئے جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے تاکہ آپ کے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اورآپ کی اُخروی نجات کا سامان بن سکیں۔عِلْمِ دِین کے فضائل کی توکیابات ہے!صَدرُالشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیاہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔(اس سے)وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن وحدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔(بہار شریعت،۳/۶۱۸،ملخصًا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ علم سے مُنوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے اس کے علاوہ جامعۃ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت،اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطاکردہ 92مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو

جمع کرواتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے ہر طرف علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے اور آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ بھی ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے علمِ دین حاصل کریں اور اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تَرْبِیَت پر بھی خاص توجہ دیں، افسوس! آج کل اسلامی تعلیمات سے دُوری اور اَغیار (یعنی غیر مسلموں) کی اندھی تقلید نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں چھوڑا، بدقسمتی سے اب ہمارے رہن سہن کے طور طریقے اور رُسومات اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف نظر آتے ہیں، ایسے مشکل حالات میں اپنی اولاد خُصُوصاً بیٹی کی دُرُست اسلامی تَرْبِیَت انتہائی مشکل نظر آتی ہے لہٰذا اگر ہم اپنی بیٹی کی صحیح تَرْبِیَت کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اسلامی معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں تاکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم صحیح معنوں میں اپنا منصبی فرض اَدا کرسکیں کیونکہ آج کی بیٹی کل کسی کی بیوی اور بہو ہوگی، پھر ماں اور بعد میں ساس بنے گی، لہٰذا آج اس بیٹی کی تَرْبِیَت پر بھرپور توجہ دینا ضروری ہے تاکہ کل کو وہ بھی اپنی اولاد کی بہترین تَرْبِیَت سے غفلت نہ کرے۔

اولاد کی مدنی تربیت کیسے کی جائے؟ اس کی بہترین معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے 3 رسائل "**تربیتِ اولاد، بیٹی کی پرورش، اولاد کے حقوق**" ہدیۃً حاصل کیجئے اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی روشنی میں اولاد کی تربیت کرنے کی کوشش کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں خیر ہی خیر

نصیب ہوگی۔ یہ رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹwww.dawateislami.net سے مُفت میں پڑھے جاسکتے ہیں،ڈاؤن لوڈاور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی اچھی تربیت کرنے ،نمازوں اور نیکی کے کاموں پر اِستقامت حاصِل کرنے ،اس طرح کی اخلاقی، معاشرتی اور دینی باتیں اور خُوب خُوب سنّتیں اور آداب سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے بلکہ زہے نصیب! ہر اسلامی بھائی موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی سعادت بھی حاصل کرلے کیونکہ عنقریب اب رمضانُ المبارک کا وہ آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے جس میں لاکھوں لاکھ مسلمان خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرنے کی نیت سے اعتکاف کی سعادت حاصل کرکے بارگاہِ الٰہی سے تقسیم ہونے والے انعام و اکرام کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ اعتکاف کرنے والا بھی کس قدر خوش قسمت ہوتا ہے کہ (خلافِ شرع کاموں سے باز رہنے کی صورت میں) اُس کا ہر ہر لمحہ عبادتِ الٰہی میں بسر ہوتا ہے،معتکف جب تک حالتِ اعتکاف میں رہتا ہے بہت سی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے اور اسے ہر روز ایک حج کا ثواب عطا کیا جاتا ہے چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے:مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتاہے۔[1] نیز حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:مُعتکِف کی مِثال اُس احرام باندھنے والے شخص کی سی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو:یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک

---

1 . . . شعب الایمان،باب فی الاعتکاف،۳/۴۲۵،حدیث۳۹۶۸

تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مُلک و بیرونِ مُلک کئی مقامات پر آخری عشرے کے اعتکاف کی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کا خُصُوصیّت کے ساتھ اہتمام ہوتا ہے، سنتِ اعتکاف کی سعادت پانے والوں کے لئے باقاعدہ ایک جدول ترتیب دِیا جاتا ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے یہ مُعزَّز مہمان جس مقصد کے تحت آئے ہیں اس میں کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں، اُنہیں مناسب سہولیات دینے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ عاشقانِ رمضان و عاشقانِ اعتکاف یکسوئی و دِلجمعی کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شامل ہوسکیں۔ قرآنِ کریم کی دُرست مخارج کے ساتھ تلاوت، نماز کے بنیادی مسائل، وضوو غسل کے مسائل، سُنّتیں و آداب، دعائیں، کلمے، سورتیں اور دیگر کئی مدنی پھول سیکھنے سکھانے کے علاوہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور سنتوں بھرے اصلاحی بیانات، آڈیو مدنی مذاکرے سُننے سُنانے کا بھی اہتمام کِیا جاتا ہے نیز معتکفین کو گُناہوں سے بچتے رہنے، سابقہ گُناہوں سے توبہ کرنے، قضا نمازوں کی ادائیگی، سُنّتوں بھری زندگی گزارنے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے، اپنے گھروں، علاقوں اور شہروں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے، مدنی انعامات پر عمل، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دُوسرے مسلمانوں کو مدنی کاموں کی ترغیب دلانے، ذمہ داران اور والدین کی اطاعت اور حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی ادائیگی کرنے کا بھرپور مدنی ذہن دِیا جاتا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے اس اجتماعی اعتکاف میں شامل ہونے کی مدنی التجاء ہے۔

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، ۳/ ۴۲۶، حدیث: ۳۹۷۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

فِرِشتوں کی امامت:

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ المُحدِّثین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کِیا: اے اَبُوزُرْعَہ! آپ کو یہ اِعْزاز واِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے دس(10) لاکھ حَدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، باب فی نبذمن اخبار من رأی الموتی۔۔۔الخ، ص ۲۹۴)

قَبْر میں خُوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ الْمُبارَک کا مُقدَّس مہینہ جاری وساری ہے،اسی مہینے میں اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یومِ شہادت بھی گزرا،اسی نسبت سے آج ہم ان کی ایک بہت ہی پیاری صفت **"عشقِ رسول"** کے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پُھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے اولاً ایک حِکایت سُنتے ہیں:

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا!

منقول ہے کہ ایک بار چند غیر مُسلِم اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اپنے صاحب (پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام) کی صفات بیان کریں! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو سُنو! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غارِ ثور میں ایسے تھا جیسے یہ میری دو(2) انگلیاں، جبکہ حِرا پہاڑ پر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چڑھا تو بھی میں نے ان کے بہت قریب تھا، اس قدر قُربت کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سراپائے اقدس کو بیان کرنا بہت دُشوار مُعاملہ ہے، ہاں علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلے جاؤ وہ بیان کردیں گے۔ وہ لوگ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: اے ابوالحسن! اپنے چچا کے بیٹے (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے اَوصاف بیان کریں! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار دانت، بُلند بینی، گردن خوب شفاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے قدم جماتے جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرْشاد فرماتے تو سامعین پر گریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تناوُل

فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتّوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سحاب جبکہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفَقَار، اُونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، گدھا یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا ممشوق اور جھنڈا ''لِواءُالحمد'' کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ کو خود باندھتے اور اسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگالیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرمالیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مَولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ** میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ ایک روایت میں مکمل حُلیہ بیان فرمانے کے بعد حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یوں فرمایا: **یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ** حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہر مدح خواں بالآخر یہی کہتا ہے کہ آپ جیسا نہ کوئی پہلے تھا اور نہ ہی بعد میں ہوگا۔ (ازالۃ الخفا، ۴/۴۹۹، ملتقطاً و ترمذی: ۵/۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷ و: ۳۶۵۸) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرات صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل کیا دیکھتے خدا نے حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا مثل بنایا ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، باب اسماء النبی وصفاتہ، الفصل الثانی، ۸/۵۸، ملتقطاً)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَاشَاءَاللہ

مِٹ گئے آپ مٹانے والے

(حدائقِ بخشش:161)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجھے یک نے یک بنایا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب لوگوں نے اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کے مُتَعَلِّق پوچھا تو اوّلاً انہوں نے تفصیل سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقدّس حُلیہ بیان فرمایا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند عاداتِ مُبارکہ بھی بَیان فرمائیں، پھر وہ اشیا جنہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استعمال فرما کر شرف بخشا ان کا تذکرہ کرنے کے ساتھ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ان کے نام بھی بتائے، لوگوں کے سوال کا جواب یہاں پر ختم ہو چکا تھا، لیکن اَمِیْرُ الْمؤمنین حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اپنی والہانہ مَحبّت، اُلفت اور عشق کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خدّوخال (شکل و صورت)، حُسن و جَمال اور عادات وخِصال میں بے مثل و بے مثال ہیں، "**لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**" ان جیسا نہ تو پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

امامِ عشق و محبت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سَر سو ہے تجھ کو شہِ دوسَرا جانا

(حدائقِ بخشش:43)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل کوئی نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق میں مُنْفرد اور مُمتاز ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ذاتِ طَیِّبہ ہے۔ قرآنِ پاک اوراحادیثِ طَیِّبہ میں کئی مقامات پراس بات کی تصریح فرمائی گئی ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (پ۱۷،الانبیآء:۱۰۷) تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت جو اِرشاد فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر شے کو عالَم کہتے ہیں، جس میں انبیاء اور ملائکہ بھی داخل ہیں تو یقیناً حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان سب پر بھی رحمت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ٹھہرے اور وہ سب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب سے ہی فیض یاب اور بہرہ مند ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ:۳۰/۱۴۱،ملخصاً) امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُقدَّسہ کے تحت فرماتے ہیں: جب حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام تمام عالَم کے لیے رحمت ہیں تو یہ بات بھی لازمی ہے کہ تمام عالَم سے افضل بھی ہوں، جبھی ان کے لیے رحمت قرار پائیں گے (التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۵۳،۲/۵۲۱)

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِرشاد فرماتے ہیں: ”اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ“ یعنی بے شک اللہ تَعَالٰی نے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا ہے۔ (سنن الدارمی، باب ما اعطی النبی...، ۱/۳۸، الحدیث: ۴۶) خود فِرشتوں کے سردار، حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام عرض کرتے ہیں: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ

مَغَارِبِهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ۔یعنی میں نے زمین کے مَشارِق و مَغارِب چھان ڈالے مگر محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے افضل کسی کو نہ پایا۔(المعجم الاوسط،۴/۳۷۳،حدیث: ۶۲۸۵)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرکارِ اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تِرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش:363)

شعر کی وضاحت: حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پکار اُٹھے کہ میں نے سارا جہاں چھان ڈالا، مگر حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام جیسا مقام و مرتبہ کسی کا نہیں دیکھا، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یکتا اور بے مثل بنایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام اور عشقِ رسول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و مَحبَّت میں سَرشار تھے، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اپنا گھر بار، مال واسباب، عزیز واَقربا اور رشتے ناطے سب قربان کر دیئے، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کو ہمیشہ

اپنی مرضی پر ترجیح دی، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے خُونِ جگر سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور ساری دُنیا میں اسلام کا پرچم لہرادیا۔

مولیٰ علی کا عشقِ رسول:

انہی خُوش نصیبوں میں سے ایک اَمِیْرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا زاد بھائی تھے، سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیرِ کفالت ہی آپ کا بچپن اور لڑکپن گُزرا، اسی لیے مَولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار اور عادت واَطوار سے بے پناہ مُتاثر ہو کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے والہانہ عقیدت و مَحبَّت رکھتے تھے اور آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہر بات کو دل وجان سے قبول کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اِسلام کی دعوت دی تو مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قبول کرلی اور بچپن ہی سے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَعیَّت (ہمراہی) میں نماز پڑھنا شروع کردی اور یوں اسلام قبول کرنے والے اوّلین اَفراد میں ان کا شُمار ہونے لگا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے رشتۂ مَحبَّت مزید گہرا ہو گیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عشق و مَحبَّت کے ہر تقاضے کو بحُسن وخوبی پورا کرتے رہے، اَمِیْرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے والہانہ عشق ومحبت اور وارفتگی کے کئی واقعات ملتے ہیں۔

صاحبِ لُطف و عَطا مَولیٰ علی مُشْکِل کُشا
ہیں شہیدِ باوفا مَولیٰ علی مُشْکِل کُشا

پیکرِ خوفِ خدا اے عاشقِ خَیرُ الوریٰ
تم سے راضی کِبریا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش:321)

محبوب کی بھوک مٹانے کا جذبہ:

ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کھانے کا اِنتظام کرنے کیلئے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک غیر مسلم کے باغ میں گئے اور کُنویں سے پانی کے سترہ(17)ڈول نکالے ہر ڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے ہوئی تھی۔اس غیر مسلم نے اپنی تمام قسم کی کھجوریں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے رکھ دیں کہ جو کھجوریں چاہیں لے لیں ، آپ نے سترہ(17) عدد عَجْوہ کھجوریں لے لیں اور جاکر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کردیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابُوالحسن !یہ کھجوریں تمہیں کہاں سے مِلیں ؟آپ نے عَرض کی : یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخت فاقہ کی خبر ملی تو میں کام کی تلاش میں نکل گیا تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھانے کی کوئی چیز حاصل کرسکوں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیاتم نے یہ سب کچھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی مَحَبَّت کی وجہ سے کیا ہے ؟عرض کی:”جی ہاں“ یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!توپیارے آقا، عالم کے دِلرُبا، محبوبِ مشکل کُشا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:جو بندہ بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہے فقر وفاقہ اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے جتنی تیزی سے پانی کا سیلاب نچلے جانب گرتا ہے لہٰذا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

مَحَبَّت کرے اسے چاہیے کہ (فقر وفاقہ کیلئے صبر کی صورت میں) ڈھال تیار رکھے۔

(سنن الکبری للبیهقی، کتاب الاجارة، باب جواز الاجارة، ٦/١٩٧، الحدیث: ١١٦٤٩)

لگاؤ سینے میں آگ ایسی　　قَرار پائے نہ دِل کبھی بھی
رُلائے دِن رات تیری اُلفت　　نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت
میں نام پر تیرے واری جاؤں　　میں عِشق میں تیرے سَر کٹاؤں
دو ایسا جَذبہ دو ایسی ہِمّت　　نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت
قلیل روزی پہ دو قَناعت　　فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت　　نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش: 207،208)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غریب فائدے میں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عشقِ رسول کے پیشِ نظر حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ہرگز یہ منظور نہ تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی تکلیف پہنچے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنے والوں کو رِزق کی تنگی اور مال و دولت کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عُموماً ہمارے ہاں غُربت کو بہت بڑی آفت اور باعثِ ذِلّت سمجھا جاتا ہے جبکہ حقیقتاً غُربت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بَہُت سے فضائل اور بے شمار فوائِد کا پیش خیمہ

ہے، غریبوں مسکینوں کے آخِرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فطرہ، حج وغیرہ کے مُتعلّق پوچھ گچھ سے اَمن میں ہوں گے کیونکہ یہ اَحکام مال دار وصاحبِ اِستطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بار گاہِ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتَعَلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہو گا جیسا کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "مُسلمان فقراء اَغنیاء سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔" (ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین الخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۱، ازغریب فائدے میں ھے، ص ۶)

"غریب فائدے میں ہے" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غربت کے فوائد سے مُتَعَلِّق ابھی ہم نے جو سُنا یہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے **"غریب فائدے میں ہے"** سے لیا گیا ہے۔ کیا غربت باعثِ رحمت ہے یا بہت بڑی زحمت؟ یہ دنیا کی پریشانیاں بڑھانے کا باعث ہے یا آخرت کی پریشانیاں کم کرانے کا سبب؟ ہمارے اَسلاف غربت میں رہنا پسند کرتے یا مال و دولت کی کثرت کے دلدادہ تھے؟ یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے آج ہی اس رسالے کو ہدیۃً طلب فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے مطالعے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ رسول کا مُقدّس جذبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے عشقِ رسول کے مُتَعلّق سُن رہے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پُوری زندگی عشقِ رسول کے ایمان افروز واقعات سے سجی ہوئی ہے۔ ہجرت کی رات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی تھے جنہیں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لے جانے کے بعد بِسترِ رسول پر لیٹنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے کہ کوئی اپنے گھر میں رات کے وَقْت آرام کررہاہو اور اسے یہ خبر مل جائے کہ باہر دُشمن اس کی جان کے درپے ہیں تو اس کی نیند اُڑ جائے گی اس کا چین وسُکون غارت ہوجائے گا اگرچہ وہ یہ جانتا ہو کہ باہر سیکیورٹی کا اعلیٰ نظام مَوْجُود ہے مگر پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہوپائے گا، صرف یہی نہیں بلکہ گھر میں مَوْجُود دیگر اَفْراد بھی بے چین اور خوف زَدہ ہوجائیں گے، لیکن قُربان جائیے حضرتِ مَولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بے مثال ہمت و کامل جذبۂ مَحبَّت پر کہ یہ جاننے کے باوُجُود کہ باہر دُشمن گھات لگائے بیٹھے ہیں، کسی بھی وَقْت حملہ ہوسکتا ہے اور اپنے مَطْلُوبہ شَخْص کو نہ پاکر غُصے اور جھنجھلاہٹ میں دُشمن کوئی بھی کاروائی کرسکتا ہے۔

حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سب باتوں کی ذرا بھی پروانہ کی اور جیسے ہی نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بُلا کر فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہوچکا ہے لہٰذا میں آج مدینے روانہ ہوجاؤں گا، تم میرے بستر پر میری سبز رنگ کی چادر اوڑھ کر سو جاؤ! قریش کی ساری امانتیں جو میرے پاس رکھی ہوئی ہیں ان کے مالکوں کو سپرد کرکے تم بھی مدینے چلے آنا۔ چنانچہ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے لوگوں کی امانتیں اُن کے مالکوں کو سونپنا شُروع کیں اور مکّے میں تین(3) دن رہے، پھر امانتیں اَدا کرنے کے بعد مدینے کی طرف چل دیئے۔ یہاں تک کہ قُبا شریف پہنچ گئے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ کلثوم بن ھِدْم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان میں تشریف فرما تھے یہ بھی وہیں ٹھہر گئے۔ (اسد الغابة، علی بن ابی طالب، ھجرته، ۴/ ۱۰۴ ملخصاً و الریاض

النضرۃ،علی بن ابی طالب، الفصل الخامس فی ھجرتہ،۲/۱۱۳، الجزء الثالث)

بھیک لینے کے لئے دربار میں منگتا ترا
لے کے کشکول آگیا مولیٰ علی مُشکِل کُشا
ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عِنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بَنا مولیٰ علی مشکل کشا

(وسائلِ بخشش، ص:۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے مَعْلُوم ہوا کہ مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے، عشقِ رسول کی چاشنی ان کی رَگ وجاں میں اس قدر سرایت کرچکی تھی کہ انہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر کچھ بھی عزیز نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی جان ومال،ماں باپ اور اولاد سے بڑھ کر سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت تھی، خود اِرْشاد فرماتے ہیں: **کَانَ وَاللّٰہِ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ** کہ خدا کی قسم! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے مال، ہماری اولاد، ہمارے باپ، ہماری ماں اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر ہمارے نزدیک محبوب ہیں۔(الشفاء،القسم الثانی،الباب الثانی، فصل فیما روی عن السلف...،الجزء الثانی، ص ۲۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کمال عشقِ رسول کا اندازہ صلح حدیبیہ کے اس واقعے سے بھی ہوتا ہے کہ جب نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُعاہدہ لکھنے کے لیے حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُ الْمُرتَضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو حکم فرمایا، معاہدے کی شرائط لکھوانے کے بعد آپ عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام نے فرمایا لکھو **ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** یعنی یہ وہ شرائط ہیں جن پر قُریش کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صُلح کا فیصلہ کیا۔ یہ سن کر مشرکین میں سے ایک شخص سُہَیل بن عَمرو بولا: اگر ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول مانتے تو بَیْتُ اللہ سے نہ روکتے اور نہ ہی جنگ کرتے لہٰذا ”**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**“ کے بجائے ”محمد بن عبد اللہ“ لکھئے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ بھی ہوں۔ پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو فرمایا: کہ (لفظِ) ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ“ مٹا دو اور اس جگہ ”محمد بن عبد اللہ“ لکھ دو۔ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! میں آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہر گز نہیں مٹا سکتا، تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ معاہدہ لیا اور خود اس پر (لفظِ رَسُوْلُ اللہ مٹا کر) محمد بن عبدُ اللہ تحریر فرمادیا۔ (صحیح البخاری، کتابُ الصُّلح، باب کیف یکتب ھذاماصالح۔۔الخ، ج۲/۲۱۲، الحدیث: ۲۵۹۹ مُلتَقَطاً (سیرت ابن ھشام، ص ۴۳۲)

میں گُناہوں کا مریض اور آپ ہیں میرے طَبیب
دیجئے مجھ کو شِفا مولیٰ علی مُشکِل کُشا
دِل سے دُنیا کی مَحبَّت دُور کر کے یاعلی!
دیدو عشقِ مُصطَفٰے مولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:522، 523)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے کس قدر پیار و مَحبَّت کرتے تھے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی مٹانا

بھی آپ کو پسند نہیں تھا، حکیمُ الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حضرتِ مولیٰ) علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ہاتھ سے لفظِ رسول اللہ پر قلم نہ چلا، یہ حکم سے سر تابی نہیں بلکہ انتہائی جوشِ ایمانی اور جذبہ عشقِ رَسُولُ اللہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، صلح کا بیان، الفصل الثالث، ج۵/۲۲۳، بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچا عاشق اپنے مَحْبُوب کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے بلکہ محبوب سے صادر ہونے والے ہر عمل کو اپنانا باعثِ سَعادت سمجھتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ فجر کے لیے نکلا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سوتے ہوئے جس شَخْص پر بھی گزرتے اسے نماز کے لیے آواز دیتے یا پاؤں مبارک سے ہلاتے۔(ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاضطجاع بعدھا، ۲/۳۳، حدیث: ۱۲۶۴) چونکہ حَضْرتِ سَیِّدُنا مَولیٰ علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سچے عاشقِ رسول تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس اَدا پر بھی عمل فرمایا اور اسی حالت میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپُرد کر دی۔

منقول ہے کہ جب مؤذن نے آکر اَمِیْرُ الْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو وقتِ نماز کی اطلاع دی، تو آپ نمازِ فجر کے لیے گھر سے چلے، راستے بھر لوگوں کو نماز کے لیے آواز لگا کر جگاتے جاتے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم بدبخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر حملہ کرتے ہوئے تلوار کا وار کِیا جس سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شدید زخمی ہوئے اور بعد میں جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، فصل فی مبایعۃ علی بالخلافۃ۔۔الخ، ص ۱۳۹، ماخوذاً)

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا
کیوں پھروں دَر دَر بھلا خَیرات لینے کے لیے

میں فقط منگتا تِرا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائل بخشش، ص:522، 524)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر مُسلمان پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عشق و مَحبّت کا دعویدار ہے، لیکن یہ دَعْویٰ اسی صورت میں سچا مانا جاسکتا ہے جب کہ عشقِ رسول کے تقاضوں پر عمل بھی کِیا جائے، لہٰذا ہمیں دَعْویٔ عشقِ رسول کرنے کے ساتھ یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم عشقِ رسول کے تقاضوں پر بھی کاربند ہیں یا ہمارا عشق فقط دعوے تک ہی محدود ہے؟ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے آیئے ان میں سے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

اطاعت واتّباع

عشق و مَحبّت کا اوّلین تقاضا مَحْبُوب کی اطاعت واِتّباع ہے، لہٰذا ہر اُمّتی پر لازم ہے کہ مَحْبُوبِ دوجہان، سَروَرِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِرْشاد فرمایا اس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذرّہ بھر مخالفت کا تصوّر بھی ذہن میں نہ لائے، اِتّباعِ رسول کا تقاضا ہے کہ ہر مُسلمان پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں بھی اتباعِ رسول اور احیائے سُنّت کا عظیم جذبہ اپنی مثال آپ ہے، اِتباعِ سُنّت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی نورانی شخصیت کو دیکھ کر بے شمار اَفْراد متاثر ہوئے اور سر پر عمامے کا تاج، چہرے پر داڑھی اور بدن پہ سُنّتوں بھرا لباس سجا

کر نہ صرف عاشقانِ رسول کی صَف میں شامل ہوگئے بلکہ نماز، روزے اور شرعی احکامات کے پابند بھی ہوگئے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "تعارفِ امیرِ اہلسنت" کے صفحہ 38 پر ہے: آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتباعِ سُنّت کی نیت سے کبھی فرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر۔ آپ نے سونے کے لیے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، اَلْغَرَض! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے شب و روز کے معمولات میں اتباعِ رسول ہی کی جھلک نظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عشق و مَحَبّت کی دلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی ہی سچی محبت اور ان کی کامل اطاعت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُطِیع اپنا مُجھ کو بنا یاالٰہی! سَدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!
میں عِشقِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ تُو دیوانہ ایسا بنا یاالٰہی!
تُو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!
تجھے واسِطہ سَیّدہ آمِنہ کا بنا عاشقِ مُصطَفٰے یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش:100، 101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعظیم و تکریم:

عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کی جائے، جو شخص کسی سے مَحَبّت کرتا ہے وہ خود بھی اس کی تعظیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اسی بات کی توقع رکھتا ہے، حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اس کے محبوب کی ذرا سی توہین کر بیٹھے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے

۔یہ تو عام محبوب کی بات ہے جبکہ سَرورِعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خود خالقِ کائنات کے بھی مَحْبُوب ہیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ ۲۶، الفتح: ۹) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو

کثرتِ ذکر:

عشق و مَحبَّت کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ جس سے عشق و محبت کا دَعْویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحبَّت کا مرکز سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذکرِ رسول وہ بابرکت وظیفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اظہارِ محبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ طَیِّبہ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھا جائے۔ اگر مدنی انعامات پر عمل کرنا نصیب ہو جائے تو روزانہ کم از کم 313 بار دُرودِ پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے، **مدنی انعام نمبر 5 ہے:** کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوْراد اور کم اَزْکم 313 بار درود شریف پڑھ لیے ہیں؟

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشق کے تقاضوں میں سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت ہوتی ہے، اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے عداوت رکھنا، ان سے قطع تعلق کرنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص کسی سے سچی محبت کا دَعْویٰ بھی کرتا ہو اور اس کے دشمنوں کو دوست بھی رکھتا ہو۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کریں۔ (خزائن العرفان، پ۲۸، المجادلۃ، تحت الآیۃ:۲۲) یاد رہے! عاشقانِ رسول کیلئے صرف یہی بات کافی نہیں کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کو دشمن جانیں بلکہ ان سے دشمنی کے ساتھ ساتھ ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے بھی کنارہ کشی اختیار کرنا لازمی ہے۔ مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کے طور طریقوں پر عمل کرنا **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ باعِثِ فخر سمجھتے ہیں۔ افسوس! کہ ہم دن بہ دن مغربی تہذیب اور ان کے طرزِ معاشرت کے متوالے بنتے جارہے ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج عورتوں نے حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے، نوجوانانِ اسلام کی نگاہوں سے حیا رُخصت ہونے لگی ہے، اپنے آپ کو غلامانِ مصطفٰے کہلانے والے سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنانے کے بجائے دُشمنانِ مصطفٰے کے طور طریقوں پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

دُور سُنّت سے مُسلمان ہوئے جاتے ہیں آہ! فیشن کی ہے یَلغار رسولِ عربی!

سُنّتوں کا ہو عَطا دَرْد مُسلمانوں کو دُور فیشن کی ہو بھرمار رسولِ عربی!

میرا سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بن جائے سُنّتوں کا کروں پرچار رسولِ عربی!

(وسائلِ بخشش:375)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی بھی وَقْت ہے سنبھل جانا چاہیئے اور ہوش میں آکر گفتار کے نہیں بلکہ کردار کے غازی بن جانا چاہیئے، غیروں کی مَحَبَّت دل سے مٹایئے اور اُس ذات کی حقیقی مَحَبّت دل میں بسایئے جس کے نور نے دنیا کے اندھیروں میں اُجالا کر دیا، سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے لو لگاکر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ہو جایئے۔

مجھے اپنی رحمت سے تُو اپنا ہی کر لے
سِوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یکطرفہ مَحَبَّت کرنے والے تو بہت ملتے ہیں جو ہر وقت اپنے مَحْبُوب سے عشق و محبت کا دم بھرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن کمال تب ہے جب مَحْبُوب بھی اپنے مُحِب سے مَحَبَّت کا اقرار کرتا ہو۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا مولی علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم وہ خوش نصیب شخص ہیں کہ جن کے دعویٔ عشقِ رسول پر خود پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُہرِ تصدیق بھی ثبت (نقش) فرمائی اور ان سے خود اپنے والہانہ تعلق کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ

مَحَبَّت کی گواہی

غزوۂ خیبر کے موقع پر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا** یعنی کل میں اس آدمی کو جھنڈا دوں گا **یُحِبُّہُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَیُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ** جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول مَحبَّت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے مَحبَّت کرتا ہے۔ پھر اگلے دن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحابِ النبی، باب مناقب علی ابن ابی طالب، ۵۳۵/۲ ،حدیث: ۳۷۰۲ ملخصاً)

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پَر لُطف جب ہے کہدیں اگر وہ جناب ''ہُوں''
(حدائقِ بخشش:92)

شعر کی وضاحت! میں کیا اور میری حقیقت کیا ہے، ہر وَقْت خود کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا غلام سمجھتا ہوں اور کہتا پھرتا ہوں، لیکن اصل مزہ تو جب ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود فرمائیں کہ ہاں تُو ہمارا غُلام ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔ آپ بھی اپنے بچوں کی بہتر تربیت کروانے، انہیں نماز روزے کا عادی بنانے، فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ الْعِباد، وغیرہ کے شرعی اَحْکامات سکھانے کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے تاکہ آپ کے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر

دوسروں کو سکھائیں اورآپ کی اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔ عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا بات ہے! صَدرُالشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیاہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کاحاصل کرنابلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن وحدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

(بہارِ شریعت،۳/۶۱۸، ملخصًا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعاتُ المدینہ میں طلبہ کونُورِ علم سے مُنوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے اس کے علاوہ جامعاتُ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطاکردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کواپنے درجے کی ذیلی مشاورت کے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کوجامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کوجامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل

1 . . . فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر (یعنی لَیْلَۃُ الْقَدْر) ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے، اِس کو **لَیْلَۃُ الْقَدْر** اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجسٹروں میں آئِندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "اِس شب کو لَیْلَۃُ الْقَدْر چند وُجُوہ سے کہتے ہیں۔

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

﴿1﴾اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کرکے ملائکہ کے سپُرد کردیے جاتے ہیں۔قَدْر بمعنٰی تقدیر یا قَدَر بمعنٰی عزّت یعنی عزّت والی رات ، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿2﴾ اس میں قَدْروالا قرآنِ پاک نازِل ہوا، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں﴿3﴾ جو عِبادت اس میں کی جاوے اُس کی قدر ہے، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿4﴾قَدَر بمعنٰی تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدَر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ان وُجُوہ سے بھی اسے شبِ قَدَر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں"۔(مواعظِ نعیمیہ، ص62)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے،"جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزشتہ گُناہ مُعاف کردیے جائیں گے۔(صحیح بُخاری، ج۱، ص 660 ، حدیث 2014)

بد نصیب عابد کی حکایت

آیئے!ایک عبرت ناک حکایت انتہائی توجہ کے ساتھ سُنیئے چنانچہ:

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحمۃُاللہِ تعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:ایک نہایت عبادت گزار، پابندِ تَہَجُّد اور گِریَہ وزاری کرنے والا شخص میرا بہت عقیدت مند اور میرے دُکھ سُکھ کا ساتھی تھا۔پھر میں نے اُسے کافی دن تک نہ پایا۔مجھے بتایا گیا کہ وہ بیمار ہے۔میں اُس کے گھر گیا اور اجازت لے کر جیسے ہی اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔میں نے ڈرتے ڈرتے اُس سے کہا: اے میرے بھائی!کلمے کی کثرت کر! اس نے آنکھیں کھولیں اور بمشکل میری طرف دیکھا، پھر اُس پر غشی طاری ہو گئی،(دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا) تیسری مرتبہ میں نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر تُو نے نہ پڑھا تو نہ میں تجھے غسل دوں گا،نہ کفن پہناؤں گا اور نہ ہی تیری نمازِ

جنازہ پڑھوں گا۔ یہ سن کر اُس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: اے میرے بھائی منصور! اس کلِمۂ طیبہ اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ میں نے کہا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہاں گئیں تیری وہ نمازیں، وہ روزے اور راتوں کا قیام؟ اُس نے کہا: میرے وہ اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہیں تھے بلکہ میں اِس لئے عبادت کِیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تَہَجُّد گزار کہیں۔ جب میں تنہائی میں ہوتا تو دروازے بند کر دیتا، پردے ڈال دیتا، شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصے تک گُناہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر میں ایسا شدید بیمار ہوا کہ بچنے کی اُمّید نہ رہی، میں نے قرآنِ پاک منگوا کر پڑھنا شُروع کِیا جب سورۂ یٰسٓ تک پہنچا تو قُرآن کریم کو بلند کرکے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس قرآنِ کریم کے صَدْقے مجھے شِفا عطا فرما، میں آئندہ گُناہ نہیں کروں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری دُعا قُبُول کی اور میں صحتیاب ہو گیا۔ پھر شیطان لعین نے مجھے میرے رَبّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے کِیا ہوا وعدہ بُھلا دِیا اور میں پھر عرصۂ دراز تک گُناہوں میں مشغول رہا۔ پھر مجھ پر شدید بیماری مُسَلَّط کر دی گئی۔ جب موت کے سائے گہرے ہونے لگے تو میں نے پھر قرآنِ کریم کا واسطہ دے کر مُعافی وصِحّت کی بھیک مانگی، میرے کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پھر شِفا عطا فرما دی۔ لیکن میں پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا۔ میں نے پھر قرآن پاک منگوایا اور پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ اب میں سمجھ گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے قرآنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مُصحَف شَرِیف کی عظمت کے صَدْقے میں مجھے اِس بیماری سے شِفا عطا فرما۔ تو میں نے ہاتفِ غیبی کی یہ آواز سنی "جب تجھ پر بیماری آتی ہے تو توبہ کرلیتا ہے، جب تندرُست ہوجاتا ہے تو پھر گُناہ کرنے لگتا ہے۔ شِدّتِ مرض میں تو روتا ہے اور قوّت ملنے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ کتنی ہی

مصیبتوں اور آزمائشوں میں تُو مُبتلا ہوا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اُن سب سے نجات عطا فرمائی۔ اُس کے منع کرنے اور روکنے کے باوُجود تُو گُناہوں میں ڈُوبا رہا اور عرصہ ٔدراز تک اُس سے غافل رہا۔ کیا تجھے مَوت کا خوف نہ تھا؟ تُو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوُجود گُناہوں پر ڈَٹا رہا اور اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم بھول گیا۔ نہ کبھی تجھ پر کپکپی طاری ہوئی اور نہ ہی تُو اس سے ڈرا۔ کتنی ہی مرتبہ تُو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کِیا ہوا وعدہ توڑ ڈالا، بلکہ تُو ہر بَھلائی کو بُھول گیا۔ دُنیا ہی میں تجھے بتایا جارہا ہے کہ تیرا ٹِھکانا قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سُنا رہی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمّار رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُس کی باتیں سُن کر میں زار و قطار روتا ہوا واپس پلٹا، گھر پہنچنے سے پہلے ہی مجھے خبر ملی کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھے خاتِمے کی دُعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے بُرے خاتمے سے دوچار ہوگئے۔ (الروض الفائق، المجلس الثانی ...الخ، ص۱۷ ملخصاً)

ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رمضان کا واسطہ ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہوں بظاہر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہر اچھا ہے باطِن بُرا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
یاالٰہی کر ایسی عنایت دیدے ایمان پر اِستِقامت
تجھ سے عطارؔ کی اِلتِجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر ہے، جہنم سے آزادی کے عشرے کے آخری دن چل

رہے ہیں، آیئے! اللہ تعالیٰ سے جہنم سے نجات کی دُعا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ٥ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ٥ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بار بار گناہوں سے توبہ کرنے کے باوجود پھر گناہوں میں گرفتار ہونے والے بدنصیب عابد کی لَرزہ خیز داستان اپنے اندر عبرت کے بے شمار مدنی پھولوں کو لیے ہوئے ہے، بالخصوص وہ نادان جو بُرے خاتمے سے بے خوف رہتے اور گناہوں میں دن رات بسر کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو لوگوں کے سامنے نیک نظر آتے ہیں، لیکن تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرکے اس سے مقابلہ کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو شراب نوشی اور طرح طرح کے نشے کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو گناہوں بھری زِندگی بسر کررہے ہیں اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں یا بیمار ہوتے ہیں تو توبہ واِستغفار شروع کردیتے ہیں، تلاوت و نماز شروع کردیتے ہیں، صدقہ و خیرات شروع کردیتے ہیں مگر جب ربّ عَزَّوَجَلَّ ان کو صحت وعافیت عطا فرماتا ہے، بیماریوں، مصیبتوں، پریشانیوں سے نجات عطا فرماتا ہے تو پھر غافل ہو کر نمازیں چھوڑ دیتے ہیں اور دوبارہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانیاں شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح خُدا عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جھوٹی اُمّیدیں باندھ کر گناہوں میں ملوث رہنے والوں کے لیے بھی اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے، سچی توبہ کرنے کے بجائے سرسری توبہ کرکے دوبارہ

گُناہوں کی دلدل میں دَھنسنے والوں کے لیے بھی اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے اِسی طرح عبادت کے ذریعے رِضائے الٰہی حاصل کرنے کے بجائے لوگوں کی رضامندی اور ان کے نزدیک اپنی نیک نامی چاہنے والے غافل مسلمانوں کے لئے اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ نفس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہیں، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ نزع کے عالم میں ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے کہ ایمان سلامت لے جانے میں ہم کامیاب ہوں گے کہ نہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم قبر کے سوالات کے صحیح جوابات دینے میں کامیاب ہوں گے یا ناکام؟ ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر میں جنّت کی کھڑکی کھلے گی یا جہنّم کی؟ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے کفن کو جنّتی خوشبودار کفن سے بدلا جائے گا یا جہنم کے بدبودار آگ کے کفن سے بدلا جائے گا، ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر تاحدِ نظر کشادہ ہو گی یا اس قدر تنگ کہ ہماری پسلیاں توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی، ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہماری عزت افزائی ہو گی یا رُسوائی ہو گی؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارے عیب چھپائے جائیں گے یا سب کے سامنے ظاہر کر دیے جائیں گے؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمیں نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے ہاتھ میں؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا یا گناہوں کا؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارے لیے جنّت کا فیصلہ ہو گا یا جہنّم کا؟

آج بنتا ہوں معزز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ!
عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص85)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد نصیب عابد کی حکایت میں ہم نے سُنا کہ یہ شخص گناہوں سے توبہ کرتا مگر پھر گناہوں میں مبتلا ہو جاتا۔ یاد رکھئے! آئندہ توبہ کر لینے کی اُمّید پر جان بوجھ کر گُناہ کرنا بہت ہی بُرا ہے۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے۔ ایک مقام پر کچھ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گُناہ میں حرج ہی کیا ہے؟ کل توبہ کر لیں گے، یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اُڑانا ہے اور خُدائے تعالیٰ پر اَمن (یعنی اس سے بے خوف ہو جانا ہے اور) یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ [1]

یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ اگر نزع کے عالَم میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی زبان سے کوئی کُفریہ کلمہ نکل جائے تو اُس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اوّل صفحہ نمبر 809 پر ہے:

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۳۶۰

مرتے وقت مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے، موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا اور بہت ممکن ہے کہ اُس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئے کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے، دُشوار ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلا شبہ ایک مسلمان کے پاس سب سے قیمتی دولت اس کا ایمان ہے کہ اگر دُنیا سے ایمان سلامت لے گیا تو کامیاب ہے اور اگر خُدا نخواستہ گُناہوں کی وجہ سے ایمان ہی برباد ہو گیا تو نماز، روزے، حج، تلاوتِ قرآن، تراویح، صدقہ اور دیگر نیک کام کوئی فائدہ نہ دیں گے بلکہ ایسے بدنصیب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان شب و روز ہم سے ہمارے ایمان کی دولت کو چھیننے کی کوششوں میں مصروف ہے اور بدقسمتی سے ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، ہاں فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے اور ایک دوسرے سے دُنیوی برتری لے جانے کی۔ دولتِ ایمان کی حفاظت کی عملی تدبیر اختیار کرنا تو دُور کی بات، بدقسمتی سے اس بارے میں سوچنے کے لئے بھی ہمارے پاس وقت نہیں، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس یہ گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔ (کیمیائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۸۲۵/۲)

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حِفظِ ایمان کی اِلتجاء ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

رُوح عطاؔر کی جب جدا ہو سامنے جلوہ مصطفٰے ہو
اُن کے قدموں میں اِس کو قضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص124)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید کی گئی ہے جیسا کہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 102 میں اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

تفسیر نُورُالعرفان! مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وقت کافر ہوجائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ لہٰذا کسی کو بھی اپنے اقتدار، منصب، علم یا عبادت پر ہرگز ہرگز ناز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جس طرح یہ چیزیں انسان کے لئے دُنیوی طور پر فائدہ مند ہیں اسی طرح بسا اوقات انہی کے سبب انسان اُخروی طور پر ہلاکت کی وادیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ شیطان ہی کو لے لیجئے جو کہ مُعَلِّمُ

المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا، اس نے 80 ہزار سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی لیکن اس بدبخت کو نبی کی گستاخی اور تکبُّر نے تباہ کر دیا، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کفر کا طوق اس کے گلے میں ڈال دِیا گیا، یوں قیامت تک پیدا ہونے والے سرکش لوگوں کیلئے وہ عبرت کا نمونہ بن گیا۔ چونکہ وہ ملعون، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتوں کا استاد رہ چکا تھا لہٰذا فرشتوں نے جب اپنے اس نامراد و نافرمان استاد کا بدترین حشر دیکھا تو اس سے ان کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اس لعین کے بُرے انجام نے ان ہستیوں کو بے چین کر کے رکھ دِیا۔ جیسا کہ

میری خُفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا

تفسیر روحُ المعانی میں ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبلیس لعین کے ساتھ خفیہ تدبیر فرمائی تو حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین اور حضرت سَیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام رونے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے استفسار فرمایا: (حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے) تم دونوں کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی رہنا (اور) میری خفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا۔ (روح المعانی، سورۃالنمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۹/۲۱۷)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی
مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے اُس کے معصوم فرشتے بلکہ فرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی بے خوف نہیں تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر ہونی چاہئے۔اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یا د رہے! شیطان مردُود اور اس کی پوری نسل، لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے، توبہ کے ذریعے مغفرتِ الٰہی حاصل کرنے سے محروم کرنے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں چونکہ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے اور انسان کو اس کی آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ گُناہ کرکے جہنّم کا حقدار بن جائے۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ گُناہوں سے توبہ کرنے اور ایمان کی سلامتی کی فکر کرنے سے غفلت نہ کریں۔

آؤ گنہگارو! مغفرت مانگ لو۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شیطان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کہا، وَعِزَّتِكَ یَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِی اَجْسَادِهِمْ یعنی اے میرے رَبّ! مجھے تیری عزّت وجلال کی قسم! جب تک بندوں کے

جسموں میں روح باقی ہے، میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ “یعنی مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے میں ان کی مَغْفِرت کرتا رہوں گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مغفرت کا ہوں تجھ سے سوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
مجھ خطا کار پر بھی عطا کر بے سبب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈَر لگ رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص135)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار0 یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْر0 بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن0

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا چیلنج

یاد رکھئے! مذکورہ حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں بخشش و مَغْفِرت کا تذکرہ سُن کر جہاں ہمیں خوش ہونا چاہیے وہیں ابنِ آدم کے ساتھ شیطان کے بُغض و عداوت کے بارے میں سُن کر فکر مند بھی ہو جانا چاہیے کہ وہ ہر چند ہمیں بہکانے اور کسی صورت جہنّم کا اِیندھن بنانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اور نہ صرف شیطان خود بلکہ اس کی پوری ذُرِّیَّت (یعنی اس کی اولاد) اس کوشش میں سرگرمِ عمل ہے۔ جیسا کہ

---

[1] ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۷

تفسیرِ دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۖ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۖ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گُناہوں کی مُعافی چاہیں اور گُناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتّٰی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہوگئے اور بولے: "اے ہمارے سردار تجھے کیا ہوگیا؟" وہ بولا: "قرآن میں ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گُناہ نقصان نہیں دے گا۔" اس کے لشکریوں نے کہا: "وہ کونسی آیت ہے؟" ابلیس نے انہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۖ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۖ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گُناہوں کی مُعافی چاہیں اور گُناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو اس کے چیلوں نے کہا: "ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِسْتِغْفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خوش ہوگیا۔"[1]

فَسادِ نفسِ ظالم سے بچا لو اَز پئے شَیْخَین
کرو شیطان سے میری حفاظت یارسول اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچالو جانِ رحمت یا رسول اللہ

---

[1] ...دُرِّمنثور، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳۲۶/۲

تِرے ربّ کی قسم میں لائقِ نارِ جہنّم ہوں
بچا سکتی ہے بس تیری شفاعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 328,329)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کی راہ میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ **ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستغفار نہ کر پائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔** گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیّت رکھتی ہے، لہٰذا ہمیں اس چیلنج کو قُبُول کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اُتر جانا چاہئے اور خود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں گے نیز اگر بتَقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو عاجزی و شرمندگی کے ساتھ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو شیطان لعین زندگی بھر ہمیں بہکاتا اور گناہوں پر اُکساتا ہی رہتا ہے مگر مرتے وقت پوری قُوّت صَرف کر دیتا ہے اور مختلف شکلوں میں آکر مذہب تبدیل کرنے کا مشورہ دیتا ہے الغرض اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بس کسی بھی طریقے سے بندے کا ایمان چھین لیا جائے چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے اس وقت شیطان اپنے چیلوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آ پہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا

ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کر لے کہ یہی دِین اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس کے چیلے دوسرے احباب کے رُوپ میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کرلے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کی قِسمت میں حق سے پِھر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔ (الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الآخرۃ، معه مجموعة رسائل الامام الغزالی، ص ۵۱۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ جب سانس اُکھڑ رہی ہوتی ہے، ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے ایسے کٹھن حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں اور دوست واحباب کی شکل میں آکر اپنی نحوستیں لٹاتا، ایمان والوں کے ایمان سے نہایت گھناؤنے انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف حربے (طریقے) آزماتا ہے۔ خُدانخواستہ اگر مرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم شاملِ حال نہ رہا، شیطان مردُود غالب آگیا اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہوگیا تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ذِلّت ورُسوائی مقدر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا۔

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا ربّ!
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا ربّ!
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشتناک ہیں کہ ہم تصوُّر بھی نہیں کرسکتے، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہنم کی منظر کشی اور اس کے عذابات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ اُس میں مختلف طبقات، وَادیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادِیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر (70) مرتبہ یا زیادہ بار اُن سے پناہ مانگتا ہے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دِیا جائے تو تمام جنّ و اِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔ بُختی (یعنی ایک قسم کے بڑے) اونٹ کی گردن کے برابر بچھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تہ کی مثل سخت کَھولتا پانی پینے کو دِیا جائے گا، کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گِر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، ایک قسم کا خار دار زہریلا درخت کھانے کو دِیا جائے گا وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گِر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گِریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول،۱/ ۱۶۸ تا ۱۶۳ ملتقطاوبتغیر قلیل)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار O یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ ”بُرے خاتمے کے اسباب“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے گُناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے، خوب خوب نیکیاں اِختیار کیجئے، بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں توبہ و اِسْتِغْفار کی کثرت کیجئے، بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے ایمان پر استقامت کی دُعا بھی کرتے رہئے۔ اپنے دل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے، فکرِ آخرت بڑھانے اور ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ پانے کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے بنام **”بُرے خاتِمے کے اَسباب“** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اپنے اس رسالے میں برے خاتمے کے اسباب، چغلی اور حسد کی تعریف، سبق آموز حکایات، زبان کی بے احتیاطیاں اور اچھے خاتمے کیلئے مدنی پھولوں کے علاوہ ایمان پر خاتمے کے 4 اوراد بھی بیان فرمائے ہیں لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گُناہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ بِلا شبہ گُناہوں سے معصوم بلکہ معصومین کے سردار ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صرف توبہ و اِسْتِغْفار کی ترغیب دِیا کرتے تھے بلکہ گُناہوں سے پاک و صاف ہونے

کے باوُجُود تعلیمِ اُمت کے لئے خود بھی دن میں کئی کئی بار اِسْتِغْفار کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالٰی سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو (100) مرتبہ اِسْتِغْفار کرتا ہوں۔"[1] نیز انہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک ہی مجلس میں سو سو (100,100) بار رَبِّ اغْفِرْ لِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ کے کلمات پڑھتے ہوئے گنا کرتے تھے (یعنی اے میرے رَبّ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قُبُول فرما کہ بے شک تُو بہت زیادہ توبہ قُبُول کرنے والا مہربان ہے)۔[2] اور دین پر ثابت قدمی کی دُعا کے بارے میں حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِہٖ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کثرت سے یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب (ت:۹۵)، ۵/۳۰۹، حدیث: ۳۵۳۳ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود دن میں سو سو بار (100,100) اِسْتِغْفار کرنا اور دین پر ثابت قدمی کی دُعا مانگنا اپنا معمول بنایا تو ہم گنہگاروں کو کس قدر توبہ و اِسْتِغْفار کرنے اور سلامتیِ ایمان کے لئے کُڑھنے کی ضرورت ہے لہٰذا اگر اس قسم کے شیطانی وَسْوَسے آئیں کہ "میں نے آخر ایسا کون سا گُناہ کر لیا جو میں توبہ کروں۔" یا یہ کہ "میں تو توبہ کر چکا ہوں اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے" یا یہ کہ "میں تو نماز و روزے کا پابند ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی جو توبہ

---

[1] ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار... الخ، ص ۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۲

[2] ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/۱۲۱، حدیث: ۱۵۱۶

کروں وغیرہ وغیرہ" تو ہرگز ہرگز ان وَسوَسوں کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ اِمام قُشیری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کی سب سے زیادہ ضرورت اس شخص کو ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ مجھے توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔[1]

سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثرتِ توبہ کی حکمتیں:

- ❖ ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سیدِ انبیا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امت کی تعلیم کے لئے کثرت سے اِستغفار کیا کرتے تھے۔
- ❖ سید المعصومین، رحمۃ للعلمین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاجزی اور اِنکساری کے طور پر کثرت سے اِستغفار کیا کرتے۔
- ❖ اس کے علاوہ بھی علمانے بہت ساری حکمتیں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کثرت سے توبہ و اِستغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
- ❖ یاد رکھئے! اِستغفار کرنا دِلوں کے زنگ کو دُور کر دیتا ہے۔ اِستغفار کرنا ہر پریشانی کو دُور کر دیتا ہے۔ اِستغفار کرنا تنگی سے راحت کی طرف لے جاتا ہے، اِستغفار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

---

[1] ...روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/۱۴۵

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے بزرگانِ دین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بھی خوف و خشیت کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت و سُنّت کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ درجے کے عابد و زاہد اور نفس و شیطان کی چالوں سے بخوبی آگاہ تھے مگر اس کے باوُجود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت حساس تھے اور ایمان چِھن جانے کے خَوف سے ہمیشہ لَرزاں و تَرساں رہا کرتے تھے نیز پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی کے طالب رہتے۔ آیئے! اب ان بزرگ ہستیوں کے حفاظتِ ایمان کے لئے کڑھنے کے مدنی جذبے پر مشتمل چند حکایات سُنتے ہیں، توجہ کے ساتھ سنئے اور اپنے اندر ان جیسی مدنی سوچ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

گناہوں کی شامت

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا شیبان راعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سببِ گِریہ (یعنی رونے کا سبب) دریافت کیا تو فرمایا: مجھے بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ سے 40 سال عِلم حاصِل کیا۔ اُس نے ساٹھ (60) سال تک مسجِدُ الحرام میں عبادت کی مگر اس کا خاتِمہ کُفر پر ہوا۔ حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے سُفیان! وہ اس کے گُناہوں کی شامت تھی آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔ (سبع سنابل، در عقائد و مذاهب، ص ۳۴ ملخصاً)

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مٹا جاتا ہے

(وسائل بخشش (مُرمّم)، ص ۴۳۲)

شعر کی وضاحت: امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مدنی جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ افسوس دولت کی حفاظت کی توسب کوشش کرتے ہیں مگر ایمان کی حفاظت کا تصور ہی مِٹا جارہا ہے، ایمان کی حفاظت کے تعلق سے ایک اور حکایت سُنیے، چنانچہ

رونے کا سبب

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کِیا: کیا آپ گُناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمایا: گُناہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حَیثیَّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔ (منہاج العابدین، پانچواں باب، جنت اور دوزخ کا بیان، ص ۴۲۰)

عطّار ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی　　خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے

(وسائل بخشش (مُرمّم)، ص ۴۰۶)

بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور گھبرانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: اے ابُوعبدُ اللہ! (اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر) اُمّید رکھئے۔ فرمایا:

بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ (احیاءُ العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان الدواء الذی بہ... الخ، ۴/ ۲۱۱ ملتقطاً)

اِمتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۳۲)

امیرِ اہلسنّت کا دردمندانہ مکتوب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حفاظتِ ایمان کے بارے میں بہت حسّاس ہیں۔ صفر المظفر 1424ھ میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے مرکزی مجلسِ شوریٰ اور دیگر مجالس کے اراکین وغیرہ کے نام لکھے گئے ایک خط کی ابتدا میں ایمان کی حفاظت سے متعلق کی جانے والی فکرِ مدینہ کا پُر تاثیر انداز ملاحظہ ہو:

(چنانچہ بعدِ سلام تحریر فرمایا) یہ الفاظ لکھتے وقت آہ! میں مدینۂ منورہ سے بہت دُور پڑا ہوں۔ مدینۂ منورہ میں رات کے تقریباً 3 بج کر 21 منٹ اور پاکستان میں 5 بج کر 21 منٹ ہوئے ہیں، میں اپنی قیام گاہ کے مکتب میں مغموم و ملول (یعنی غمگین) قلم سنبھالے آپ حضرات کی بارگاہوں میں تحریراً دستک دے رہا ہوں۔ آج کل یہاں طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں جو کہ دلوں کو خوفزدہ کر دیتی ہیں۔ ہائے ہائے! ! بڑھاپا آنکھیں پھاڑے پیچھا کئے چلا آرہا اور موت کا پیغام سنا رہا ہے مگر نفسِ اَمّارہ ہے کہ سرکشی میں بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ کہیں ہوا کا کوئی تیز و تند جھونکا میری زندگی کے چراغ کو گُل نہ کر دے، اے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! زندگی کا چَراغ تو یقیناً بجھ کر رہے گا، میرے ایمان کی شمع سدا روشن رہے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے گُناہوں کے دلدل سے نکال دے۔ کرم، کرم، کرم! (تعارفِ امیرِ اہلسنت، ص۵۶-۵۵)

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! سنا آپ نے کہ ان اللہ والوں میں ایمان کی حفاظت کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے اور یہ حضرات حفاظتِ ایمان کے معاملے میں کس قدر فکر مند رہا کرتے ہیں، بِلا شبہ یہی لوگ ایمان کے حقیقی معنی میں قدر دان ہیں، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **"اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے"** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا ہے جبھی تو ان کے شب وروز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو دُنیا وآخرت میں عیش وراحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلّت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے، جانوروں کی مانند زندگی گزارنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کے لئے کوششیں تیز تر کر دے، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و اِسْتِغْفار کی کثرت کرے، اپنے ظاہر وباطن کو گُناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف رکھے، حقوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی بجا آوری کا بھرپور خیال رکھے، اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے اور انہیں برائیوں سے بچتے رہنے کی ترغیب دلاتا رہے نیز بُرے خاتمے کا سبب بننے والے افعال کی معلومات کے ساتھ ساتھ عملی طور پر ان سے بچنے کی تدابیر اختیار کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ۰ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْر ۰ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن ۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب کچھ ایسی باتیں سُنتے ہیں جنہیں احادیثِ مُبارکہ ،اقوالِ بزرگانِ دین یا کتبِ فقہ میں بُرے خاتمے کا سبب قرار دِیا گیا ہے ،بُرے خاتمے کا سبب بننے والے ان کاموں کو کان لگا کر سُنئے ، عبرت حاصل کیجئے اور اگر خُدانخواستہ ہم میں سے کوئی ان افعال میں مبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ بھی کرے۔

❀ **نماز میں سُستی** کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ماہِ رمضان کی برکت سے ہر طرف نمازوں کی بہار آجاتی ہے مگر افسوس ماہِ رمضان کے رُخصت ہوتے ہی مسجدوں کی رونقیں کم ہو جاتی ہیں،اے کاش! تمام مسلمان سارا سال نمازوں کی پابندی کا اِہتمام کریں) ❀ **شراب نوشی** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے، مگر پھر بھی کئی نادان عارضی لذّت کی خاطر اللہ و رسول کی ناراضی مول لیتے ہیں) ❀ **والدین کی نافرمانی** کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ماں باپ اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہیں، اِنہی کے سبب ہمارا وجود قائم ہے، اِن کی رِضا میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہے، ان کی ناراضی میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی ہے، بدبخت ہے وہ اِنسان جو ماں باپ کو ناراض کر کے جہنّم میں داخلے کا سامان کرلے) ❀ **مسلمانوں کو تکلیف** دینا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (بسا اوقات بظاہر چھوٹے نظر آنے والے معاملات بھی مسلمانوں کی دِل آزاری و تکلیف کا باعث بنتے ہیں مگر اس طرح کے کئی معاملات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، لہٰذا ایسے کاموں کی طرف توجہ دے کر ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے) ❀ **چغلی اور حسد کرنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (چغلخور گویا کہ محبتوں کا چور ہے، دِینِ اسلام ہمیں بھائی چارے کا درس دیتا ہے، چغلی کی نحوست سے آپس میں محبتیں، نفرتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں، خاندانوں کے خاندان جُدا ہو کر قتل و غارت گری جیسے گناہوں کا بھی اِرتکاب کر گزرتے ہیں، اِسی طرح حاسد بیچارا حسد کی آگ میں ہر وقت جلتا رہتا ہے اور گویا بزبانِ حال یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوں"۔ الامان والحفیظ) ❀ **بد فعلی کرنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ہر طرف گناہوں کا سیلاب زوروں پر ہے، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مختلف ذرائع سے نِت نئے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے، بدنگاہی کی نحوست سے نفسِ امّارہ گناہ پر

اُبھارتا ہے، جس کی وجہ سے انسان اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لیے نہ کرنے کے کاموں میں بھی جا پڑتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نظر کی حفاظت (آنکھوں کا قفلِ مدینہ) کی توفیق نصیب فرمائے) ❀ **حج فرض** ہونے کی صورت میں حج نہ کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ایک تعداد ایسی ہے جو علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے دِینی معلومات سے محروم ہے، زِیادہ سے زِیادہ مال کمانے کے تو مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں، مال سے محبت کی وجہ سے اس کو سنبھالنے کا بھی اِنتظام کیا جاتا ہے لیکن راہِ خدا میں خرچ کرنے کے معاملے میں اِنتہائی کنجوسی سے کام لیا جاتا ہے، کئی بدنصیب تو اس مال کو اتنا سنبھالتے ہیں کہ حج فرض ہونے کے باوجود بھی اِس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہتے ہیں) ❀ **سُود کھانا** اور **کم تولنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (مال و دولت کی ہوس، اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، دِن رات مال و دولت کو بڑھاتے چلے جانے کی حِرص کئی برائیوں کی طرف لے جاتی ہے، جیسے سُود جیسے بُرے فعل کے سبب اِنسان اِنتہائی قدم اُٹھالیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس گناہ سے بھی محفوظ فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین۔۔ اِسی طرح کم تولنے کا مرض بھی عام ہے، اس کا بُنیادی سبب بھی مال بڑھانے کی بُری خواہش ہی نظر آتی ہے، کم تول کر دھوکہ دَہی کے ذریعے سامنے والے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں) ❀ طرح طرح کے **گناہوں میں ملوث** رہنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (نفسانی خواہش کی تکمیل کی تگ و دو میں لگے رہنا، یقیناً بہت بڑی نادانی اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی والا کام ہے، چھوٹا سا گناہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی صورت میں مالکِ قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی و جہنم کی حقداری کا سبب بن سکتا ہے، اللہ ہمیں گناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائے) ❀ **بد عقیدہ افراد کی صحبت** میں بیٹھنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (انسان کی تربیت میں صحبت کا بہت بڑا کردار مانا جاتا ہے، گلاب کی صحبت پانے والی مٹی بھی گلاب کی خوشبو کو اپنے دامن میں بسا لیتی ہے لیکن اس کے برعکس بُری صحبت کے بُرے اَثرات مُرتّب ہوتے ہیں جیسے نشئی کی صحبت دُوسرے پر نشے کے اثرات چھوڑتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں، صالحین و اولیائے کاملین کی صحبت ایمان کی مضبوطی اور بلندیِ درجات کا سبب بنتی ہے جبکہ بدمذہب و بدعقیدہ کی صحبت بدزہرِ قاتل کی طرح ہے جو کہ دولتِ ایمان چِھن جانے کی صورت میں بُرے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے) اور ❀ **ایمان کے چِھن جانے** سے بے خوف ہو جانا بھی بُرے خاتمے کے اسباب میں شامل ہے۔ (مسلمان کے پاس سب سے قیمتی ترین سرمایہ اُس کا ایمان ہوتا ہے، مگر بدقسمتی سے آج

اِس دولتِ ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ کم سے کم ہوتی چلی جارہی ہے، اِیمان کے چِھن جانے سے بے خوف ہونا یقیناً بہت بڑی نادانی ہے، کوئی بھی چیز جس قدر قیمتی ہوتی ہے، اُس کے تحفظ کے لیے اِقدامات بھی زیادہ سے زیادہ کیے جاتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے اور ایمان کی سلامتی کے لیے دُعا کرتے رہنا چاہیے)

بوقتِ نَزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد　　مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یَارَسُوْلَ اللہ

مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے　　مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یَارَسُوْلَ اللہ

سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سکرات کی سرکار　　سرِ بالیں اب آؤ جانِ رحمت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۸مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ایمان کی سلامتی کا شعور پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب آنے کی خبریں سُننے کو ملتی ہیں نیز چونکہ یہ مدنی قافلے عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں لہٰذا کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں اور مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۴۳۸/۱، رقم: ۸۰۰)

آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعِث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بناکر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنا دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ مَدَنی قافِلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنا دی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

یاخُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربِیَت کے واسطے پھر جلد تر!

خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص٦٣٨-٦٣٧ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالات انتہائی تیزی کے ساتھ تباہی کی جانب بڑھ رہے ہیں، اسلام دشمن قوّتوں نے بھی مسلمانوں کو بے عملی کے گڑھے میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ

رکھی، ایسے میں ہمیں خود بھی بچنا ہے اور مستقبل کا معمار بننے والے اپنے بچوں کو بھی ہر طرح کی بُرائی سے بچانے کے لئے ہر ممکن جتن کرنا ہے۔ یاد رکھئے! بچے کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ بچہ جو کچھ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں پختہ رہتا ہے ، اسی لئے بچپن ہی سے بچوں کی عُمدہ و اسلامی تعلیم و تَرْبِیَت پر توجہ دینا بے حد لازمی و ضروری ہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو بچپن ہی سے حفاظتِ ایمان کی مدنی سوچ فراہم کرنے ، بُرے خاتمے کے اسباب سے آگاہی دلوانے ، اُنہیں معاشرتی ، اخلاقی اور شرعی بُرائیوں سے دُور رکھنے اور زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخلہ دلواکر حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنایئے تاکہ ہمارے بچے قرآنِ کریم اور عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور یوں معاشرے کے سُدھار میں بھی اپنا مُثبت کردار اَدا کریں اور ہماری اُخروی نجات کا بھی سامان بن سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدارس المدینہ اور جامعاتُ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ قرآن و نورِ علم سے مُنَوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے، خصوصاً جامعاتُ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ نہ صرف 3 دن کے مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے مہینے کے اختتام پر متعلقہ ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور

مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں سینکڑوں کی تعداد میں علمِ دین کے پیاسوں نے حصولِ علم کے لئے جامعۃُ المدینہ کا رُخ کیا جبکہ والدین نے اپنے بچوں کو مدرسۃُ المدینہ کی مدنی بہاریں بھی دکھائیں۔ یوں دُنیا بھر بالخصوص پاکستان میں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ جن میں کم و بیش 1 لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات قرآنِ کریم اور درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں اپنی تعلیم مکمل کرکے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" لہٰذا آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں شامل کروالیجئے، اپنے بچوں کو مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں، پڑوسیوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی یہی مدنی ذہن دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہر طرف علم کی شمعیں روشن ہوں گی، جہالت کے اندھیرے چَھٹیں گے اور آپ کے لئے عظیم صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر ایمان کی حفاظت کا شعور بیدار کرنے اور بُرے خاتمے کے اسباب سے نجات پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے

مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیجئے نیز اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر حاضری کی عادت بنایئے کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان اجتماعات میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں کو بُرے خاتمے کے اسباب سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ فراہم کی جاتی ہے اور جو خوش نصیب اسلامی بھائی ان سنّتوں بھرے اجتماعات میں استقامت کے ساتھ حاضری کا شرف پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت اور فیضانِ اولیا سے دیگر لوگوں کے مقابلے میں وہ ایمان کی حفاظت کے معاملے میں قدرے حساس ہو جاتے ہیں اور بُرے خاتمے کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کے ساتھ حاضری کے فوائد و ثمرات پر مشتمل چند مدنی پھول سُنتے ہیں، آپ انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے اور سُنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کے ساتھ شریک ہونے کا ذہن بنایئے چنانچہ

❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں اِستقامت کے ساتھ شریک ہونا رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ، خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ حقیقی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ ❀ اس میں شرکت کی برکت سے مَحَبَّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعمت میسّر آتی ہے۔ ❀ اللہ والوں کے فیضان سے فیضیاب ہونے کی سعادت ملتی ہے۔ ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تعلیمات پر عمل کی رغبت بڑھتی ہے۔ ❀ علمائے کرام، ذِمَّہ داران اور عام مومنین کا قُرب میسّر آتا ہے۔ ❀ فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبّات کی پابندی اور نفل عبادات کی بجا آوری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ❀ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی برکت سے بہت سے لوگوں کو گُناہوں کی گندی

بیماری سے شِفا مل گئی اور ان کے دل عبادت کی جانب مائل ہو گئے۔ ❀ بہت سے اسلامی بھائیوں کو رُوحانی و جسمانی امراض سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے چھٹکارا نصیب ہو گیا۔ ❀ اس میں شرکت کی برکت سے دِلی سکون واطمینان محسوس ہوتا ہے۔ ❀ مدنی انعامات پر عمل اور راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملتی ہے۔ ❀ حقوق اللہ و حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی بجاآوری کا ذہن بن جاتا ہے۔ ❀ دل و دماغ علمِ دین کی روشنی سے معمور اور جہالت کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ ❀ مسجد کا ادب و احترام کرنے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کا ذہن بنتا ہے ۔ ❀ سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات سننے، سنّتیں سیکھنے سکھانے اور ذکر و دُعا کے حلقوں میں شرکت کی سعادت ملتی ہے۔

الغرض سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کی برکات نہ صرف شرکائے اجتماع کا مُقدَّر بنتی ہیں بلکہ ان سے تعلق رکھنے والے بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے ہم میں سے ہر اسلامی بھائی یہ نیت کرے کہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں بالخصوص ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر پابندی کے ساتھ نہ صرف خود شرکت کروں گا بلکہ دیگر مسلمانوں تک اس کی دعوت پہنچا کر انہیں بھی اجتماع میں حاضری کی ترغیب دلاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے والوں کو دُعا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۶۹ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی جَہنَّم سے چھٹکارہ پانے اور جنَّت میں ابدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زِیادہ سے زِیادہ نیک اعمال کرتے رہیں اور جو لوگ نیکیوں میں مَشغُول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان انہیں یہ بات باوَر کروانے میں کامیاب نہ ہو جائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کر لئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بَخشوانے اور تجھے جنَّت کی نِعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر سے ہر دم ڈرتے رہئے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہُ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے، کوئی تو اپنی ساری عُمر کُفر میں گُزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہو جائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوُجود بوقتِ رُخصت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے خاتِمے سے دوچار ہو۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچا لے		گنہگار ہے جاں بَلب یا اِلٰہی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے کہ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کِسی بندے کے ساتھ بَھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُس کے مَرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگاتار رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شَخص اچّھی حالَت پر مَرا ہے۔ جَب ایسا خُوش نَصیب اور نیک شَخص مَرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نِکلنے میں جَلدی کرتی ہے۔ اُس وَقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پَسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُلاقات کو۔ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مَرنے سے ایک سال قَبل ایک شَیطان

اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بدتَرین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے۔ اُس وَقت یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے ملنے کو۔ (مُسنَد ابنِ راھَوَیہ ج۳ص۹۰۵ملتقطا، غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۹۶)

ہر دم اِبلیس پیچھے لگا ہے		حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
روح عطارؔ کی جب جدا ہو		سامنے جلوۂ مصطفٰے ہو
ان کے قدموں میں اس کو قضا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص125،124)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ۝ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبز جھنڈا:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عَبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے شَبِ قَدْر کے بارے میں نبیِ کریم، رَؤُف رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقْل کیا ہے:"جب شَبِ قدر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فِرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعظَّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشرِق و مَغرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو حُکم دیتے ہیں کہ جو کوئی

مسلمان آج رات قِیام، نَماز یاذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول ہے، اُس سے سلام و مُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاوں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبح تک یِہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرَض کرتے ہیں، اے جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں، " اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظرِ کرم فرمائی اور 4 قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرمادیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرَض کی، " یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ چار قِسم کے لوگ کون سے ہیں؟" ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ ایک توعادی شرابی ﴿2﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿3﴾ تیسرے قَطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور ﴿4﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔ " (شُعَبُ الایمان، ج۳، ص336، حدیث 3695)

بدنصیب لوگ:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِ قَدر کِس قَدَر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص وعام کو بَخش دیاجاتا ہے۔ تاہَم **عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطعِ رِحمی کرنے والے اور بِلا مصلحتِ شَرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اوراس سبب سے آپس میں تعلُّقات منقطع کرنے والے** اِس عام بَخشِش سے مَحروم کردیے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قَہرِ قہّار و غَضَبِ جَبّار عَزَّوَجَلَّ سے لَرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِ قَدر جیسی بابَرَکت رات بھی جِن مُجرِموں کی بَخشِش نہیں کی جارہی وہ کس قَدر شدید مُجرِم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گُناہوں سے صِدقِ دِل سے توبہ کرلی جائے اور حُقوقُ العِباد والے مُعامَلات بھی حل

کر لئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضل و کَرَم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا(۳۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیّت میں ہے چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔"

(خزائن العرفان، پ ۵، سورۃ النساء تحت الایہ ۳۱، ص ۱۴۹)

کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" حضرت علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مَکی شافعی هَیْتَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُر اثر تالیف **اَلزَّوَاجِر** کا اُردو ترجمہ ہے۔ علامہ ابنِ حجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب میں گناہوں کی اقسام بالتفصیل بیان فرمائی ہیں اور ہر اس قول و فعل کو شامل کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو ربُّ العٰلمین کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کتاب میں ظاہری و باطنی ہر دو قسم کے گناہوں کا بیان ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً 240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر یعنی

رِیاکاری، حسد، کینہ ، تکبر ،خودپسندی ،ملاوٹ ، منافقت، حرص وطمع، اُمراء کی ان کی اَمارت کی وجہ سے تعظیم کرنا اور غرباء کی ان کی غربت کی وجہ سے تذلیل کرنا،ناشکری ،بدگمانی ،معصیت پر اصرار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا،اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نااُمید ہو جانا،والدین کی نافرمانی ،اور اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھنا وغیرہ۔ جبکہ دُوسری جلد میں **227ظاہری گناہوں** کا تذکرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کی پہچان اور جہنّم میں لے جانے والے اعمال کی آگاہی اور خوفِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمایئے،اس کتاب کی دونوں جلدیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جو کہ پڑھی (Read) جاسکتی ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جا سکتی ہیں۔ مبلغین و مبلغات کو بیانات کی تیاری کے لیے اس کتاب کی دونوں جلدیں بہت زیادہ مفید ہیں۔

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے ،صرف جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)،مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃالمدینہ آن لائن (للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں،اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے

رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

صدقۂ فِطر کے متعلق مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدقۂ فطر واجب ہے، گندم کے لحاظ سے ایک صدقۂ فطر 2 کلو سے 80 گرام کم یا اس کا آٹا یا اس کی قِیمت ہے۔ جَو شریف، کھجور شریف اور کِشمِش کے لحاظ سے اس کا وزن ڈبل ہو گا، جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دِیا ہے، اُنہیں چاہئے کہ جَو شریف، کھجور شریف یا کِشمِش کی قِیمت کے لحاظ سے صدقۂ فِطر ادا کریں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکارِ نامدار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر ابوطَلْحہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے آگے بڑھ کر عرض کی، "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آج چہرۂ مُبارَک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔" فرمایا: "بے شک ابھی جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے کہا، اے محمد! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس نے آپ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے نامۂ اعمال میں دس (10) نیکیاں لکھے گا اور دس (10) گُناہ مٹادے گا اور دس (10) دَرَجات بڑھادے گا۔" (القول البدیع، ص ۲۴۲)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ **صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ** وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جَواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بَڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے واقعات، حُصُولِ رَحمَت کے طریقے اور رحمتِ الٰہی سے مَحرومی کے اسباب سنیں گے۔ آیئے!سب سے پہلے ایک **رحمت بھری حکایت** سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں داخلہ رحمتِ الٰہی سے ہوگا:

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اورارشاد فرمایا:"ابھی میرے پاس میرے خلیل جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور کہا: "اے محمد (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بندے نے سمندر میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر 500 سال تک عبادت کی، اس پہاڑ (Mountain)کی چوڑائی اور لمبائی 30،30 ہاتھ تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے انگلی جتنی چوڑی شیریں نہر نکالتا جس میں آہستہ آہستہ میٹھا پانی بہتا اور پہاڑ کے نیچے جمع ہو جاتا اور ہر رات انار کے درخت سے ایک انار نکلتا، جب شام ہوتی تو نیچے اُترتا، وضو کرتا اور وہ انار لے کر کھالیتا، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا، اس نے بوقتِ وصال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا کہ وہ سجدے کی حالت میں اس کی رُوح قبض فرمائے یہاں تک کہ (بروزِ قیامت بھی) وہ سجدے کی حالت میں ہی اُٹھایا جائے۔"

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: جب اسے قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہو گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مُتعلق ارشاد فرمائے گا:"میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔" وہ عرض کرے گا: "اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بلکہ میرے عمل سے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا:"میرے بندے کو میری رحمت سے جنَّت میں داخل کر دو۔" وہ پھر

عرض کرے گا: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بلکہ میرے عمل سے۔ ''تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا: ''میرے بندے کے عمل کا میری دی گئی نعمتوں سے موازنہ (Compare) کرو۔ ''تو آنکھ کی نعمت اس کی 500 سالہ عبادت کو گھیر لے گی اور باقی جسم کی نعمتیں اس پر زائد ہوں گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: ''میرے بندے کو جہنّم میں داخل کر دو۔ ''تو اسے جہنم کی طرف کھینچا جائے گا، وہ پکارے گا: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے۔ ''تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اسے واپس لے آؤ۔ ''اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی ان نعمتوں کے بارے میں دریافت فرمائے گا جو اسے بیچ سمندر میں بلند پہاڑ پر عطا کی گئی تھیں۔ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ سب کچھ کرنے والا تُو ہے۔ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''یہ سب میری رحمت سے ہی تو ہے اور میں اپنی رحمت سے ہی تجھے جنت میں بھی داخل کرتا ہوں۔ پھر اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ داخلِ جنّت فرمادے گا۔

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک تمام اَشیاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہی ہیں۔'' (مستدرک علی الصحیحین، کتاب التوبۃ والانابۃ، ج۵، ص ۳۵۵، الحدیث ۷۷۱۲)

گناہ گار طلبگارِ عفو و رَحمَت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارَب

(وسائل بخشش، ص۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پانچ سو (500) سال کے طَوِیل عَرصے تک

مُسلسَل عبادت کرنے والے نیک شخص کے ساتھ بھی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ عدل فرمانے پر آیا تو وہ شخص بھی جہنّم کا حقدار قرار پایا اور بالآخر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے صدقے ہی اس کا کام بن پایا، اس واقعے سے یہ مدنی پُھول مِلا کہ کوئی شخص کتنا ہی عابد وزاہد(یعنی عبادت گزار) کیوں نہ ہو، اس کو اپنے اعمال پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمَت پر نَظر رکھنی چاہیے، اِسی میں اس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت وسیع ہے، وہ کسی کو مایوس نہیں لوٹاتا بلکہ بڑے سے بڑے گناہ گار کی ڈھیروں خطائیں بھی معاف فرما دیتا ہے۔ پارہ 25 سورۂ شُوریٰ کی آیت نمبر 25 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حد وبے حساب ہے، اس کے گنہگار بندے دن رات اس کی نافرمانیاں کرتے رہیں، اس کے حُقُوق کی پامالی سے بھی دریغ نہ کریں مگر پھر بھی وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلسل مہلت دیتا رہے اور اگر ہم سچی توبہ کرلیں تو ہماری ساری خطاؤں کو معاف فرما کر رحمتوں کی مزید بارش برساتے ہوئے ان گناہوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ ہمیں بھی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں زندگی بسر کرنی چاہیے، اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ میں تاخیر بھی نہیں کرنی چاہیے اور اس سے حُسنِ ظن رکھتے ہوئے عفو و درگزر کی اُمید رکھنی چاہیے، جیسا کہ

کریموں سے بڑھ کر کریم

ایک اَعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مخلوق کا حساب کون لے گا؟" ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ" اس نے عرض کی: "کیا وہ خود لے گا؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں" تو وہ اَعرابی مسکرا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے مُسکرانے کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کی: "کریم جب کسی پر قُدرت پاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے، جب حساب لیتا ہے تو درگزر فرماتا ہے۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اعرابی نے سچ کہا، جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑا کریم کوئی نہیں، وہ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے۔" (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۶۳۷)

پھر اس اعرابی نے عربی میں چند اشعار کہے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

(۱)... کریم کا حق جب کسی شخص کے نزدیک متعین ہو جائے تو وہ اپنی عزت کی وجہ سے اُسے معاف فرما دیتا ہے۔

(۲)... وہ نافرمان سے درگزر کر کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے حالانکہ اس کا گناہ گار اور مجرم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں ۔۔۔ کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں

ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے ۔۔۔ یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے پالنے والے، ہر دم رحمتیں نازل فرمانے والے، مصیبتوں سے بچانے والے اور ہماری بخشش و مغفرت کرنے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ خیر کی اُمید اوراچھا گمان رکھنا چاہیے،

یاد رہے کہ! اللہ تعالٰی سے **اچھا گمان**(حُسنِ ظن) رکھنا **واجب** ہے۔اس کی رحمت سے ہر گز مایوس نہیں ہونا چاہیے ،وہ قدرت والا جسے چاہے جیسے چاہے نواز دے،وہ چاہے تو کسی ایک گُناہ پر ہماری پکڑ فرمالے اور چاہے تو ایک نیکی پر ہی اپنے فضل وکرم سے بخشش ومغفرت فرمادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ گاروں کی ڈھارس بندھانے کیلئے اُنہیں بخشش کی نوید (یعنی خوشخبری) سُناتے ہوئے پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمُر کی آیت نمبر 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زِیادَتی کی، اللہ کی رَحمت سے نا اُمّید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

رحمتِ الٰہی سب کے لئے ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی کوئی حد نہیں ہے اور اس کی رحمت نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے، منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلام نے اپنی مناجات (دُعا) میں عرض کی :"یا ربّ عَزَّوَجَلَّ!" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **"لَبَّیْكَ یَا مُوْسٰی!"** آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو تو مالک ہے، میری کیا حیثیت کہ تُو مجھے لبیک کہہ کرجواب

دے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:" مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی بندہ مجھے "یاربّ "پکارے تو میں اسے "لبیک" کہہ کر جواب دوں۔"حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی :"یاربّ عَزَّوَجَلَّ! کیا یہ ہر فرمانبردار بندے کے لئے ہے؟" ارشاد ہوا:"ہاں! بلکہ ہر گنہگار بندے کے لئے بھی ہے۔" تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی:" فرمانبردار کے لئے تو اس کی اطاعت کے سبب ہے اور گنہگار پر یہ کرم کس وجہ سے؟"تو جواب ارشاد ہوا:"اے موسیٰ! اگر میں بھلائی کرنے والے کو اس کی بھلائی کا بدلہ دُوں اور بُرائی کرنے والے پر اس کی بُرائی کی وجہ سے احسان نہ کروں تو میرا جُود وکرم کہاں جائے گا؟۔" (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۶۴۱)

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی نام رحمٰن ہے تِرا یا ربّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یا ربّ
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یا ربّ
سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تُو نے جب سے سُنادیا یاربّ!
آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہو گیا یاربّ!
(ذوقِ نعت، ص۶۰،۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عوام میں پائی جانے والی ایک غلط فہمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر رحیم وکریم ہے، مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ بندے اس کی نافرمانیاں کریں، اس کے احکامات پر عمل کرنے میں سُستی کریں اور پھر بھی اس کی رحمت سے اُمید لگائے رہیں۔ جان بوجھ کر **نمازیں قضا** کرتے رہیں اور یہ ذہن بنائے رہیں

کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **رحمت بہت بڑی** ہے،بِلاعُذرِ شرعی ماہِ **رمضان المبارک کے فرض روزے** جان بوجھ کر چھوڑتے رہیں اور یہ ذہن بنائے رہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **رحمت بہت بڑی** ہے،اللہعَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشش ومغفرت کی اُمید ضرور ہونی چاہیے، مگر ساتھ ہی نیک اعمال بھی کرنے چاہئیں۔ اللہعَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مُتَعَلِّق لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ عُموماً گناہ گاروبے عمل لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو دلیل بناکراپنی گرفت کے بارے میں بے فکرہوجاتے ہیں اوراس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ **"ہمیں کامل یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عذاب نہ دے گا،اس کی رحمت بہت وسیع ہے،ہم اگر تھوڑے بہت گناہ کربھی لیں تواس کی رحمت کے خزانوں میں کمی تھوڑی ہوجائے گی؟ وغیرہ وغیرہ،** یادرہے !ایسے خیالات رکھنے والوں کی حدیثِ پاک میں مذمت کی گئی ہے۔

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عقلمندوہ ہے جواپنے نفس کواپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر چلتاہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی کرتاہو۔ (مشکوۃ ج۳،ص ۱۳۰ ،حدیث:۵۲۸۹)

حضرت یحییٰ بن معاذرازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:"کوئی حماقت اس سے بڑھ کر نہ ہوگی کہ انسان دوزخ کا بیج بوئے اورجنت کی فصل کاٹنے کی اُمید رکھے، کام گناہ گاروں والے اور مقام نیکوں والا تلاش کرے۔"(کیمیائے سعادت،ج ۲،ص ۸۱۱)

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رَجا
تُو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

(حدائقِ بخشش،ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کے باوجود رحمتِ الٰہی سے بخشش کی امید رکھنے کا **ایک نقصان** یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں پر دلیر (Bold) ہو جاتا ہے اور گناہ کے بعد شیطان کی جانب سے اسی طرح کی میٹھی میٹھی باتیں قبول کرنے کی عادت، پچھلے گناہوں پر ندامت کے بجائے آئندہ گناہ کرنے کی جُرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ **دوسرا نقصان** یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو نصیحت کی بات بُری محسوس ہوتی ہے اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا شخص کبھی تو عذابات پر مشتمل آیات و احادیث سے بیزاریت کا اظہار بھی کر دیتا ہے۔ **یاد رہے!** کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یقین رکھنا واجب ہے، لیکن رحمت کو دلیل بنا کر گناہوں میں مشغول رہنا بُرا کام ہے۔

خوش فہمی سے نکلنے کے دو(2) طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس خوش فہمی سے نکلنے کیلئے یوں غور و فکر کیجئے کہ اگر معاملہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا کہ ہر ایک گناہ گار کو رحمتِ الٰہی سے بخش دیا جاتا تو پھر ہزارہا مسلمان قبر کے عذابوں میں کیوں گرفتار ہوتے ہیں یا ہوں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیاء عظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے زیادہ کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا یقین نہیں ہو سکتا، اس کے باوجود بھی یہ نیک ہستیاں عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں ہرگز سُستی نہ کرتیں، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کون بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گا مگر پھر بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت میں مَشْغُول رہا کرتے، چنانچہ

شکر گزار بندہ نہ بنوں

اُمّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو اُٹھ کر نماز ادا فرماتے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین سُوج گئے۔ میں نے عرض کی، "آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔" توارشاد فرمایا: "کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔" (بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی حتی ترم قدماہ، ج ۱، ص ۳۸۴، رقم ۱۱۳۰)

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات واضح ہوگئی کہ ہمیں نیک اعمال کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشش کی اُمید بھی رکھنی چاہیے اوراس کی خُفیہ تدبیر سے بھی ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔ آیئے! اب چند ایسے نیک اعمال کے بارے میں سنتے ہیں کہ جن کی برکت سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا حقدار بن جاتا ہے، چنانچہ

(1) ذکرُ اللہ کرنا

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا بھی ہے، ذِکْرُاللہ میں دِلوں کا چین ہے، ذِکْرُاللہ سے بیماریوں اور رنج و غم سے نجات ملتی ہے، ذِکْرُاللہ سے تنگدستی دُور ہوتی ہے اور ذِکْرُاللہ کرنے والا ہر وقت رحمتِ خُداوندی کے سائے میں رہتا ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب کوئی بندہ میرا ذِکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجمع (Gathering) میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا ذِکر کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میری رحمت اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔" (بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ ویحذر کم اللہ نفسہ، رقم ۷۴۰۵، ج۴، ص ۵۴۱)

کاش لب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر تِرا یاربّ
چشمِ تر اور قلبِ مُضطر دے اپنی اُلفت کی مے پِلا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) خوفِ خدا

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل **خوفِ خدا** بھی ہے، خوفِ خدا کی برکت سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے، خوفِ خدا سے فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے، خوفِ خدا رکھنے والے کو دو جنّتیں ملیں گی، خوفِ خدا رکھنے والے کو سبز موتیوں کا محل عطا کیا جائے گا، خوفِ خدا سے بہنے والا آنسو چہرے کے

جس حصے پر بہتا ہے وہ جہنّم پر حرام ہو جاتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی کی آنکھ سے خوفِ الٰہی سے آنسو بہتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنّم پر حرام فرما دیتا ہے۔ اگر وہ آنسو اس کے رُخسار (Cheek) پر بہہ جائیں تو قیامت کے دن نہ وہ ذلیل ہو گا اور نہ اس پر کوئی ظلم ہو گا۔ اور اگر کوئی غمگین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے کچھ لوگوں کے درمیان میں روئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رونے کے سبب ان لوگوں پر بھی رحم فرماتا ہے۔ آنسو کے علاوہ ہر عمل کا وزن کیا جائے گا اور آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے سَمندروں کو بجھا دیتا ہے۔ (موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، الحدیث ۱۴، ج۳، ص ۱۷۲)

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم	ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) قرآنِ کَرِیم کی تِلاوَت

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل **تلاوتِ قرآن** بھی ہے۔ قرآنِ کریم وَحیِ الٰہی ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے کا ذَریعہ اور ہدایت کا مجموعہ ہے، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا، قیامت کے دن تِلاوت کرنے والوں کو کچھ گھبراہٹ نہ ہو گی، نہ ہی ان سے حساب

وکتاب لیا جائے گا، قرآنِ پاک کی تلاوت اَفْضل عِبادت اور رحمت وبرکت کے نزول کا ذریعہ ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، اس میں فِرشتے حاضر ہوتے اور شَیاطین اس سے نکل جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم (مترجم)، ج۱، ص۸۲۶)

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "جو قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور سیکھنے سکھانے کے لئے جمع ہوتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ انہیں (اپنے پروں سے) چُھوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔" (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم ۶۸۵۳، ص۱۱۱۰)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) مسجدوں سے محبّت

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل **مساجد سے محبّت** کرنا ہے حدیثِ پاک میں ہے: "**مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَهُ اللہُ** جو مسجد سے مَحبّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱، ج۲، ص۱۳۵) مسجدوں میں جانے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے،

ذِکرودُرود میں مشغول رہنے سے رحمتِ الٰہی کا نُزول ہوتا ہے جیسا کہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسجد ہر پرہیز گار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رحمت، رضا اور پُلِ صراط سے باحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المسجد، رقم ۲۰۲۶، ج ۲، ص ۱۳۴) ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بندہ ذِکر و نماز کیلئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، رقم ۸۰۰، ج ۱، ص ۴۳۸)

ہوجائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ اِلٰہی سے محرومی کے اسباب

(1) گناہوں کے سبب رحمتِ الٰہی سے محرومی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والے اعمال کے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا **ذکر کرنا، خوفِ خدا رکھنا، تلاوتِ قرآن کرنا، مساجد سے محبت کرنا ان میں نماز پڑھنا** وغیرہ ایسے اعمال ہیں کہ ان کی برکت سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا حقدار بن جاتا ہے۔ اللہ عَزَّ

وَجَلَّ ہمیں بھی نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ گناہوں کی نحوست سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن علوی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رَحمت سے محروم ہونے اور اس کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (رسالۃ المذاکرۃ مع الاخوان المحبین من اہل الخیر والدین (مترجم)، ص۴۳۔) اور ایک گناہ کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ بندہ دیگر گناہوں میں پڑ جاتا ہے لہٰذا گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے، حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔الخ، ۱/۲۷) اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کررہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ یاد رکھئے! سارے ہی گناہ رحمتِ الٰہی سے محرومی کا سبب ہیں، آیئے! ان میں سے چند گناہوں کے بارے میں سنتے ہیں۔

(2) والدین کی نافرمانی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے محرومی کا ایک سبب **والدین کی نافرمانی** کرنا، انہیں تکلیف پہنچانا، ان کی خدمت سے محروم رہ کر اپنی بخشش و مغفرت نہ کروانا بھی ہے۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی:) جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا لیکن ان کے ساتھ اچھا سُلُوک نہ کیا اور جہنَّم میں داخل ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنی

رحمت سے دُور کرے۔ تو میں نے کہا: اٰمین۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۲۵۵۱، ج ۱۲، ص ۶۶)

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا

گر تُو ناراض ہو گیا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں) والدین (Parents) کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی یہ ہے کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جو اُن کیلئے باعثِ تکلیف ہو اور اپنے بدن اور مال سے ان کی خوب خدمت کرے، ان سے محبت کرے، ان کے پاس اُٹھنے بیٹھنے، ان سے گُفتگو کرنے اور دیگر تمام کاموں میں ان کا ادب کرے، ان کی خدمت کیلئے اپنا مال اِنہیں خوش دِلی سے پیش کرے اور جب انہیں ضرورت ہو، ان کے پاس حاضر رہے۔ (صراط الجنان، ج۱، ص۱۵۳)

ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے انہیں راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں کیونکہ ان کی رضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا

ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) قطع رحمی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے محرومی کا ایک سبب رشتے داروں سے قطع رحمی (رشتہ داری توڑنا) بھی ہے۔ لہٰذا خود کو رحمتِ الٰہی کا مستحق اور اپنے گھر اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صِلہ رحمی کی عادت بنائیے اور جس قدر ہو سکے قطع تَعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دِیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والے پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحمتِ الٰہی سے محروم ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مُبارکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پُوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ سُنا ہے: ”جس قوم میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔“ (اَلزَّواجِرُعَنِ اقترافِ الکبائرج ۲ ص ۱۵۳)

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس قوم میں ایک شخص اپنے عزیزوں کی حق تَلَفی کرتا ہو اور دوسرے لوگ اس کے اسی گُناہ پر مدد کرتے ہوں یا باوجودِ قُدرَت اُسے اِس ظلم

سے نہ روکتے ہوں تو وہ سب لوگ رحمت سے محروم ہیں۔(مراۃ المناجیح،۶/۵۲۹)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور صِلۂ رحمی سے پیش آئیں اور جو رُوٹھے ہیں ان کو منالیں اور آئندہ کسی سے بھی قطع رحمی نہ کریں۔

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مستحق تُو نار کا

(وسائلِ بخشش، ص۱۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبر کے سبب تہبند، قمیص اور عمامے کا کپڑا گھسیٹنا بھی رحمتِ الٰہی سے محرومی کا ایک سبب ہے چنانچہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِسبال (لٹکانا) تہبند، قمیص اور عمامہ میں بھی ہوتا ہے۔جو تکبُّر کی وجہ سے ان میں سے کوئی چیز گھسیٹے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ (ابوداود، کتاب اللباس، باب فی قدر موضع الازار، ۴/۸۳،حدیث:۴۰۹۴)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صرف نیچا تہبند ہی مکروہ وممنوع نہیں بلکہ عمامہ کا شملہ، کُرتے کا دامن بھی اگر ضرورت سے زیادہ نیچا ہو تو وہ بھی ممنوع ہے اور اس پر بھی یہی وعید ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ عمامہ کا شملہ نصف پیٹھ تک چاہئے، بعض اس سے بھی نیچے رکھتے ہیں یہ ممنوع ہے اور قمیض کا دامن بعض لوگ ٹخنوں کے نیچے رکھتے ہیں (یہ بھی) ممنوع ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۱۰۲ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِزار (یعنی تہبند) کا گِٹّوں (ٹخنوں) سے نیچے رکھنا اگر برائے تکبُّر ہو تو حرام ہے اور اس صورت میں نماز مکروہِ تحریمی ورنہ صرف مکروہِ تنزیہی اور نماز میں بھی اس کی غایت (اِنتہا) خِلافِ اولیٰ (ہے)۔ صحیح بخاری شریف میں ہے: "صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرا تہبند لٹک جاتا ہے جب تک میں اس کا خاص خیال نہ رکھوں۔ فرمایا: **لَسْتَ مِمَّنْ یَّصْنَعُہٗ خُیَلَاء** یعنی تم ان میں نہیں ہو جو براہِ تکبّر ایسا کریں۔ (بخاری، کتاب اللباس ، باب فی جرازارہ من غیر خیلاء ، ۴/۴۵، حدیث:۵۷۸۴)

عُجُب و تکبر اور بچا حُبِّ جاہ سے
آئے نہ پاس تک رِیا یا ربِّ مُصْطَفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں گناہوں سے بچانے اور بزرگوں کی سیرت اپنانے کا ذہن فراہم کرتا ہے اور بزرگوں کی عقیدت و محبت لوگوں کے دلوں میں قائم رکھنے کیلئے ان کے اَیّام منانا اس مدنی تحریک کا شاندار کارنامہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رمضان کا بابرکت مہینا جاری ہے اور 10 رمضانُ المبارک اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عرس کا دن ہے لہٰذا اِس مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا **مختصر** ذِکرِ خیر سنتے ہیں، چنانچہ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عامُ الْفِیْل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے القابات طاہرہ، سَیِّدَۃُ قُرَیْش، صِدِّیْقَہ اور "الکبریٰ" ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یہ آخری لَقب نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، آپ خاتونِ جنت حضرتِ فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدہ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کردی اور اپنی تمام عمر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ کی حَیَات میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تقریباً 25 سال حُضُور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں اور اعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رمضانُ المبارک میں وصال فرمایا اور (جَنَّتُ الْمَعْلٰی) میں مدفون ہوئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

صاحِبِ قرآنِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، ربّ تعالٰی کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرود شریف پڑھا اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب...الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لہو ولعب میں مشغول شخص کی توبہ

حضرت ابو ہاشم صوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا اور ایک کشتی (Boat) میں سوار ہونے کے لئے بڑھا۔ اس کشتی میں ایک مرد تھا جس کے ہمراہ اس کی کنیز تھی۔ اس مرد نے مجھ سے کہا: "کشتی میں جگہ نہیں ہے۔" کنیز نے اس سے میری سفارش کی تو اس

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نے مجھے بھی کشتی میں سوار کرلیا۔ جب ہم کچھ آگے بڑھے تو مرد نے کھانا منگوایا اور اپنے سامنے رکھ لیا ۔کنیز نے اس سے کہا:"اس مسکین کو بھی اپنے کھانے میں شریک کرلو۔"چنانچہ اس نے مجھے بھی کھانے میں شریک کرلیا۔ جب ہم کھانا کھاچکے تو وہ کنیز سے کہنے لگا:"شراب لاؤ۔"جب وہ شراب لائی تو وہ اسے پینے لگا اور کنیز سے مجھے بھی شراب پلانے کو کہا لیکن میں نے منع کردیا۔ جب وہ شخص نشے سے چُور ہوگیا تو اس نے کنیز سے کہا:"اپنے ساز لے آؤ۔"کنیز نے ساز سنبھالا اور گانا گانے لگی۔ پھر وہ شخص میری طرف متوجہ ہوا اور کہا:"کیا تمہارے پاس اس (گانے) جیسا کچھ ہے؟"میں نے جواب دیا :"ہاں! میرے پاس وہ ہے جو اس سے کہیں زیادہ بہتر اور بھلا ہے۔"اس نے کہا:"سناؤ۔"میں نے اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنے کے بعد (پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکْوِیْر کی پہلی 3) آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں،

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ(۱) وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ(۲) وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۪ۙ(۳) ترجَمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔

(پ۳۰،التکویر:۱ تا۳)

ان آیات کو سُن کر وہ شخص رونے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچا: وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ(۱۰) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔)(پ۳۰،التکریر:۱۰) تو وہ کہنے لگا:"اے کنیز! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں، اس شراب کو بہادو اور ساز توڑ ڈالو۔"پھر اس نے مجھے قریب بُلایا اور کہنے لگا:"میرے بھائی! تم کیا کہتے ہو، کیا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے گا؟"میں نے جواب میں (پارہ 2، سورۂ بقرہ کی 222 نمبر) یہ آیت پڑھ دی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ(۲۲۲)﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔"

(یہ سُن کر اس نے توبہ کرلی)۔(درۃ الناصحین، المجلس الخامس والخمسون فی فضیلۃ التوبۃ،ص۲۱۶۔۲۱۷)

رہوں مست وبے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ کریم کس قدر شاندار، بے مثل وبے مثال اور رشدوہدایت سے مالامال کتاب ہے کہ دنیا کی رنگینیوں میں بدمست، گانے باجے سننے کے شیدائی، شراب نوشی کے عادی اور گناہوں کی گندگی میں ڈوبے ہوئے شخص نے جب اس پاکیزہ کلام کی فکرِ آخرت پر مبنی آیاتِ مبارکہ سنیں تو یہ تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں پیوست ہوگئیں، اس کی زندگی میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوگیا اور اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی۔ بلاشبہ یہ کلامِ باری تعالیٰ کا ہی فیضان ہے کہ جس کی تلاوت سُن کر ہی دل لرز جاتے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں، ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا پیارا اور سچا کلام ہے کہ اسے نازل فرمانے والا رَبُّ الْعَالَمِیْن عَزَّوَجَلَّ ہے تو لانے والے رُوحُ الْاَمِیْن یعنی حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، یہ کتابِ عظیم جن پر نازِل ہوئی، وہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہیں، جس اُمَّت کیلئے آئی آیا وہ سب اُمّتوں میں بہترین ہے، جس زَبان میں اُتری وہ عربیِ مُبین ہے تو جس مہینے میں نازل ہوئی وہ تمام مہینوں میں مُعزَّز ترین ہے، جس رات میں نازِل ہوئی وہ اَفضل

ترین ہے تو جن جگہوں میں اُتری وہ اَعْلیٰ ترین ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم وَحْیِ اِلٰہی ہے، قُربِ خُداوَنْدی کا ذریعہ ہے، تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ ہے، تمام عُلُوم کا سَرچشمہ ہے، ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں اور برکتوں کا خزینہ ہے، ایسا نُور ہے جس سے گمراہی کے تمام اَندھیرے دُور ہوجاتے ہیں، اِصلاح و تَربِیَت کا ایسا نِظام ہے کہ جو اِنسان کے ظاہر و باطن کو پاک کرکے اسے مثالی بنادیتا ہے، ایسا باوَفا ساتھی ہے، جو قَبْر میں بھی ساتھ نبھاتا ہے، نزع و قبر وحشر میں بھی وَفا کا حق اَدا کرے گا۔ اس میں بیمار دِلوں کے لئے شفا ہے، جس نے اسے مضبوطی سے تھاما، وہ ہدایت یافتہ ہوگیا، جس نے اس پر عمل کیا وہ دُنیا و آخرت میں کامیابی پاگیا۔ آیئے! اس پاکیزہ کلام کی خوبیاں اور اس کی شان و شوکت خود اسی کی زبانی سُنتے ہیں چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر9 میں ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹)

پارہ14 سُوْرَۂ نَحْل کی آیت نمبر89 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ۠ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔ (پ۱۴، نحل: ۸۹)

پارہ4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 138 میں ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۸) پرہیز گاروں کو نصیحت ہے۔

مُفتی احمدیار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ آخری آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: قرآن شریف کا عام فیضان تو عام لوگوں کے لئے ہے یعنی ہر چیز کا بیانِ واضح، مگر خاص فیض خاص لوگوں کے لئے (ہے) یعنی ہدایت دینا اور راہِ راست (سیدھے راستے) پر لگا دینا۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) قرآنِ کریم کا بیان یا ہدایت ہونا ہم لوگوں کے لئے ہے نہ کہ حضور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے، حضورِ انور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہلے ہی سے سب کچھ سکھا پڑھا اور سمجھا دیا (گیا) تھا اور آپ (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پہلے ہی سے ہدایت پر تھے۔ (تفسیر نعیمی،۴/ ۲۰۰ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی روشن آیاتِ مقدسہ سننے کے بعد ہر عقلمند شخص یہ بات اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ درحقیقت **"قرآن ہی کتابِ ہدایت ہے"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس حقیقت کا واضح ثبوت جس طرح ہمیں آیاتِ قرآن سے مِلا اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بھی ہمیں یہی خوشبودار مدنی پھول ملتا ہے کہ **"قرآن ہی کتابِ ہدایت ہے۔"** آیئے! حصولِ برکت کے لئے ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، سراپا جود و سخاوت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ تعالٰی

اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رَسّی اور حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا رستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں، دوسری زبانیں مل کر اسے مشکوک نہیں بناسکتیں، جس سے علما بے پروا نہیں ہوتے، جو زیادہ دُہرانے سے پرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جِنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا، جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ انصاف کرنے والا ہو گا اور جو اس کی طرف بلائے تو ضرور وہ سیدھی راہ کی طرف بلایا گیا۔(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۴/۴۱۴، حدیث:۲۹۱۵)

اِلٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا

شَرَف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے قرآنِ کریم کس قدر خوبیوں سے مالا مال کتاب اور ایک مکمل (Complete) ضابطۂ حیات ہے۔ یقیناً یہ کلامِ باری تعالیٰ کا ہی فیضان ہے کہ آج بھی اس کتاب سے رُشدو ہدایت کے ایسے چشمے پُھوٹ رہے ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کی سچائی کے قائل ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے اعتبار سے اس میں غور و فکر کرنے میں مصروف ہے۔ قرآن کتابِ ہدایت ہے اس کا واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ جب اس بے مثال کلام کی تجلیات معاشرے (Society) پر پڑیں تو اندھیرے اُجالوں میں بدل گئے، ہر طرف ہدایت کا نُور پھیل گیا، گناہوں میں مشغول لوگوں نے جب

ہدایت سے معمور آیات سُنیں تو نورِ قرآن سے ان کے دل روشن ہوگئے، اُن کے سینوں میں خوفِ خدا بیدار ہوگیا اور وہ نہ صرف خود اپنے گناہوں سے تائب ہوکر صلوٰۃ وسُنّت کی راہ پر گامزن ہوئے بلکہ مسلمانوں کے پیشوا اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی راہ دکھانے والے بن گئے۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2)ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب **عُیُونُ الحکایات (حِصّہ دُوُم)** صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ توبہ سے قبل حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے بڑے اور خطرناک ڈاکو (Dacoit) تھے کہ پورے پورے قافلے کو اکیلے ہی لُوٹ لیا کرتے۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ آپ کے علاقے کے قریب سے گزرا، انہیں وہیں رات ہوگئی۔ آپ ڈاکہ ڈالنے کی نِیَّت سے جب قافلے کے قریب پہنچے تو بعض قافلے والوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم اس بستی کی طرف نہ جاؤ بلکہ کوئی اور راستہ اختیار کرلو یہاں فُضَیل نامی ایک خطرناک ڈاکو رہتا ہے۔ جب آپ نے قافلے والوں کی یہ آواز سنی تو کپکپی طاری ہوگئی اور بلند آواز سے کہا: اے لوگو! میں فُضَیل بن عِیَاض تمہارے سامنے موجود ہوں، جاؤ! بے خوف وخطر گزر جاؤ، تم مجھ سے محفوظ ہو۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج کے بعد میں کبھی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اتنا کہہ کر آپ وہاں سے چلے گئے اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرکے راہِ حق کے مسافروں میں شامل ہوگئے۔ ایک قول یہ (بھی) ہے کہ آپ نے اس رات قافلے والوں کی دعوت کی اور فرمایا: تم فُضَیل بن عِیَاض سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھو، پھر آپ ان کے جانوروں کے لیے چارہ وغیرہ لینے چلے گئے جب واپس آئے تو کسی کو قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سنا:

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے۔	اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶)

قرآنِ کریم کی یہ آیت تاثیر کا تِیر بن کر آپ کے سِینے میں اُتر گئی۔ آپ نے گِریہ وزاری شروع کردی اوراپنے کپڑوں پر مِٹّی ڈالتے ہوئے کہا: ہاں! کیوں نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب وقت آگیا، اب وقت آگیا، آپ اسی طرح روتے رہے اور پھر اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۷، بتغیر قلیل)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یا الٰہی
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا صالح مُری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ستار (ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیِ قرآن کے پاس سے گُزری جو (پارہ 21، سُوْرَۃُ عَنْکَبُوْت کی) یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔ (پ ۲۱، العنکبوت: ۵۴)

آیتِ مبارکہ سنتے ہی لڑکی نے ستار پھینکا ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی، جب ہوش آیا تو ستار توڑ کر عبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مشہور ہو گئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا کہ اپنے آپ پر نرمی کر! یہ سُن کر روتے ہوئے بولی، کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے! پُل صراط کیسے عبور کریں گے؟ قیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کے گھونٹ کیسے پئیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو کیسے برداشت کریں گے؟ اتنا کہہ کر پھر بے ہوش ہو کر گر پڑی جب ہوش میں آئی تو بارگاہِ خُداوندی میں یوں عرض گزار ہوئی، اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قبول فرمالے گا؟ پھر اس نے ایک آہِ سرد، دِلِ پُردرد سے کھینچی اور کہا: آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے درد بھرے انداز میں روئی کہ وہاں موجود سب لوگ بے ہوش ہو گئے۔

(الروض الفائق، المجلس السابع والعشرون۔۔۔ الخ، ص۱۴۸)

تیرے ڈَر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص128)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ کریم کس قدر پُر تاثیر کلام ہے کہ جس کی تلاوت سُن کرلوگوں کے دل دَہل جاتے ہیں ، بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں،لوگوں کو فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے اور بڑے بڑے گناہ گاروں کو سچی توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ جس کلامِ پاک کو سننے سے یہ برکتیں ملتی ہیں کہ بڑے بڑے مجرم راہِ راست پر آجاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بن جاتے ہیں توجو خوش نصیب مسلمان اس پاک کلام کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے احکام پر عمل کرتے ہوں گے تو انہیں اس کی کیسی برکتیں نصیب ہوں گیں۔

مدرسۃ المدینہ بالغان"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیْمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحت بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَسَاجِد، مارکیٹ، بازار، فیکٹری وغیرہ میں پڑھنے والوں کی سہولت کاخیال رکھتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوقات میں ہَزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی بھی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُستُ اَدائیگی کے ساتھ قُرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مَسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی دُنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت کرنی چاہئے، اگر ہم دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تورِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے دُوسروں کو پڑھاناشروع کردیں اوراگرپڑھانا نہیں جانتے توپڑھنا شروع کردیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے

تِلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”تلاوت کی فضیلت“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق بڑھانے اور فیضانِ قرآن سے مالا مال ہونے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **”تلاوت کی فضیلت“** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں تلاوتِ قرآن کرنے اور قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل، تلاوتِ قرآن کے 21، سجدۂ تلاوت کے 14، قرآنِ پاک کو چھونے کے 9 اور دیگر بہت سے دلچسپ مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول ولی اور اُمّتِ مسلمہ کے وہ عظیم انقلابی رہنما اور خیر خواہ ہیں کہ جو عاملِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کے سچے شیدائی ہیں، آپ کی تحریریں، سنّتوں بھرے بیانات، مدنی مذاکرے، صوتی (Audio) اور صُوری (Video) پیغامات وغیرہ اس کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ دیگر مسلمانوں کو بھی نیک نمازی، عاملِ قرآن اور تلاوتِ قرآن کا شیدائی بنانے میں شب و روز مصروفِ عمل ہیں، چنانچہ آپ نے مدنی انعامات کے

ذریعے قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور غور وفکر کرنے کیلئے ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ مدنی انعام نمبر 3 میں ہے: **کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار آیۃُ الکرسی، سُوْرَۃُ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پڑھی؟ نیز رات میں سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھ یا سُن لی؟** جبکہ مدنی انعام نمبر 21 ہے: **کیا آج آپ نے کنزالایمان سے کم از کم تین(3) آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں بن جاؤں سراپا "مدنی انعامات" کی تصویر
بنوں گا نیک یااللہ اگر رحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش، ص ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"بعدِ فجر مدنی حلقہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں تلاوتِ قرآن کا خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا تلاوتِ قرآن پر استقامت پانے کیلئے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ یاد رہے! 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدنی کام بعدِ فجر **"مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الجِنَان، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنَّت)، منظوم شَجَرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھا جاتا ہے، اس کے

بعد اِشراق وچاشت کے نَوافِل اَدا کئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبح سویرے تلاوتِ قرآن کرنا بہت بڑے اَجر و ثواب کا کام ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح کو بُطحان یا عقیق کی وادیوں میں جائے اور کوئی گناہ اور قطعِ رحمی کئے بغیر دو بڑے کوہان والی اُونٹنیاں لے کر واپس لوٹے؟" تو ہم نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر ایک یہ پسند کرتا ہے۔ "فرمایا" تو تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد میں کیوں نہیں جاتا اور کتابُ اللہ کی دو آیتیں سیکھتا یا تلاوت کرتا کہ یہ تمہارے حق میں 2اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور 3 آیتیں تمہارے لئے 3اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور 4آیتیں 4اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں سیکھے گا یا پڑھے گا اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔" (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن فی الصلاۃ وتعلمہ، حدیث: ۱۸۷۳، ص ۳۱۳)

کنزالایماں اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ قرآن اور مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کو وہ ترقّی ملی کہ دن بدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے لگے اور ان کی زِندَگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے میں سفر کے ذریعے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بَہار سُنتے ہیں، چنانچہ

آوارہ گردی چھوٹ گئی

بابُ المدینہ(کراچی)کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب پیشِ خدمت ہے:دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل میں گناہوں کی تاریک گھاٹیوں میں بھٹکتا پھر رہا تھا، لڑائی جھگڑا کرنا' چوری کرنا' آوارہ گردی کرنا میری عادت میں شامل تھا۔میری ان حرکتوں کی وجہ سے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار تھے۔ آخرکار ایک دن میری قسمت جاگ اٹھی،ہوایوں کہ دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلّغ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، ان کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور میں نے ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کی نیت کرلی اوراپنی نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی قافلے کا مسافر بھی بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے فکرِ آخرت نصیب ہوئی۔ میں نے تمام گناہوں سے توبہ کی اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی اور سرپر عمامہ شریف کا تاج سجانے کی بھی نیت کرلی۔یہ بیان دیتےوقت میں مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** خدمتِ دین کے کم وبیش 103 شعبہ جات میں کام کررہی ہے ان میں سے ایک **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جس نے اصلاحِ اُمت

کے جذبے کے تحت خالص عِلْمی تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے 16 شعبہ جات میں مختلف انداز سے تحریر و تصنیف کا کام جاری ہے مثلاً قرآن وحدیث کی اہم معلومات لوگوں تک پہنچانا، عوام کی آسانی اور فائدے کے لئے بزرگانِ دین کی عربی کتب کو آسان اردو ترجمے کے ساتھ پیش کرنا، درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے طلبہ کیلئے درسی کتابوں کی مشکلات کو حل کرنا، صحابہ واہلِ بیتِ کرام اور اولیائے عظام کی سیرتِ مبارکہ پر کتب ورسائل لکھنا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الامکان عام فہم انداز میں شائع کرنا **المدینۃ العلمیہ** کے تحریری کارناموں میں شامل ہے۔ **المدینۃ العلمیہ** کی انہی کوششوں کو سراہتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک موقع پر فرمایا: **پہلے بیان تیار کرنا کس قدر دشوار تھا اس کا مجھے تجربہ ہے، اب تو المدینۃ العلمیہ نے اپنی کتابوں میں مبلغین کو بہت سارا مواد دے دیا ہے۔ آپ حضرات بھی المدینۃ العلمیہ کی تمام کتب پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔** "اس کے علاوہ مُلک وبیرونِ ملک سے وقتاً فوقتاً آنے والے عُلَماء و مُفتیانِ کرام بھی **المدینۃ العلمیہ** کے تحریری کام سے خوش ہو کر ڈھیروں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دین و دنیا کی ڈھیروں برکتیں پانے اور فیضانِ قرآن سے مالامال ہونے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا چاہیے۔

علوم و معارف کا نہ ختم ہونے والا خزانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اسے سننا اور اس پر عمل کرنا باعثِ خیر وبرکت اور نجاتِ آخرت کا سبب ہے مگر بدقسمتی سے آج مسلمانوں کے پاس اس کی تلاوت

کرنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے وقت نہیں ، بعض لوگوں کو رمضانُ المبارک میں یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے اور بعض تو رمضان میں بھی اس کی تلاوت بلکہ اس کی زیارت سے بھی محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ اب رمضانُ المبارک میں "ٹائم پاس" کرنے کیلئے ہم اپنا قیمتی وقت ہوٹلوں، فُضُول بیٹھکوں ، پارکوں، مخلُوط تفَرُّیح گاہوں کو آباد کرنے، اَخبارات کا مُطَالَعَہ کرنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، مُلکی و سِیاسی حالات اور میچوں پر تبصرے کرنے اور سننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز کھیلنے اور سوشَل مِیڈیا (Social Media) کا گناہوں بھرا اِستِعمال کرنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر ہم اپنا قیمتی وقت ان فُضول مصروفیات میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ کم از کم ایک پارہ تلاوت کرنے کا معمول بنائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں ہمارے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اگر روزانہ 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنائیں گے تو اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آئے گا کیونکہ قرآنِ کریم میں حلال و حرام کے احکام ، عبرتوں اور نصیحتوں کے اقوال، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور پچھلی اُمّتوں کے واقعات و احوال اور جنت و دوزخ کے حالات کے ساتھ ساتھ علوم کے ایسے خزانے موجود ہیں جو قیامت تک بھی ختم نہیں ہو سکتے، جیسا کہ

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 430 صفحات پر مشتمل کتاب "عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبُ القرآن" میں ہے: قرآنِ مجید اگرچہ ظاہر میں 30 پاروں کا مجموعہ ہے لیکن اس کا باطن کروڑوں بلکہ اربوں علوم و معارف کا ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا کسی عارف باللہ کا مشہور شعر ہے کہ !

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

یعنی تمام علوم قرآن میں موجود ہیں لیکن لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر و کوتاہ ہیں۔ قرآنِ مجید میں صرف عُلوم و مَعارف ہی کا بیان نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں پوری کائنات اور سارے عالم کی ہر ہر چیز کا واضح اور روشن تفصیلی بیان ہے یعنی آسمان کے ایک ایک تارے، سمندر کے ایک ایک قطرے، سبزہ ہائے زمین کے ایک ایک تنکے، ریگستان کے ایک ایک ذرے، درختوں کے ایک ایک پتے، عرش و کرسی کے ایک ایک گوشے، عالَمِ کائنات کے ایک ایک کونے، ماضی کا ہر ہر واقعہ، حال کا ہر ہر معاملہ، مستقبل کا ہر ہر حادثہ قرآنِ مجید میں نہایت وضاحت کے ساتھ تفصیلی بیان کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ **مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ** تَرجَمۂ کنزالایمان : ۔ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔(پ7، الانعام:38) قرآنِ مجید تو عُلوم و مَعارف کا وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتا بلکہ قیامت تک علماءِ کرام اس بہت بڑے سمندر سے ہمیشہ عجیب و غریب مضامین کے موتی نکالتے ہی رہیں گے اور ہزاروں لاکھوں کتابوں کے دفتر تیار ہوتے ہی رہیں گے۔ (عجائب القرآن، ص420,419،ملتقطاً)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا

اللہ! تِلاوت میں مِرے دِل کو لگا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ کے فضائل پر مشتمل روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارکہ میں کئی مقامات پر **صَدَقہ و خَیرات** کی ترغیب اور فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 5 احادیثِ مبارَکہ سُنتے ہیں:

1. رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ

ڈُوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ **میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تُو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہو گا۔**(1)

2. بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ یعنی **صبح کا آغاز صَدَقے سے کِیا کرو، کیونکہ مُصیبت صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔**(2)

3. اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ یعنی بے شک مسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو دُور کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (اس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے) تکبُّر وتَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) کو دُور کر دیتا ہے۔(3)

4. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ یعنی بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مسلمان، قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا۔(4)

5. اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے، تو وہ صَدَقہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان رُکاوٹ بن جاتا ہے۔(5)

آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ صَدَقہ، مصیبت و بَلا کو روک دیتا ہے، صَدَقہ عمر کو بڑھاتا ہے، صَدَقہ بُری موت کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ تکبُّر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ فخر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ قبر کی گرمی بُجھاتا ہے، صَدَقہ قِیامت کے دن سایہ ہو گا، صَدَقہ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

---

1 ... شعب الأيمان، باب في الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ۳/ ۲۱۱، حديث: ۳۳۴۲

2 ... شعب الايمان، باب الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ۳/ ۲۱۴، حديث: ۳۳۵۳

3 ... مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقه، ۳/ ۲۸۴، حديث: ۴۶۰۹

4 ... شعب الايمان، باب الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ۳/ ۲۱۲، حديث: ۳۳۴۷

5 ... مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ۳/ ۲۸۶، حديث: ۴۶۱۷

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص132)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے **ہزاروں جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ** دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن **جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ** کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ رِضائے اِلٰہی، اجروثواب اور طَلبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور **جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ** کے نظام کو مضبوط تَر بنانے اور دعوتِ اسلامی کے جملہ مدنی کاموں کو تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشْر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہلالینے اور ہماری تھوڑی سی اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشْر وغیرہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا مختصر تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا عشرۂ مغفرت جاری ہے

اور اس کی 17 تاریخ کو اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یومِ وصال ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں، چنانچہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی ہیں، آپ کی ولادت بعثتِ نبوی کے چوتھے سال ہوئی، آپ کی والدہ کا نام **"اُمِّ رُومان"** ہے، اِن کا نِکاح حُضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نُبُوَّت میں یہ مدینۂ منوّرہ کے اندر شوّال ۲ھ میں آئیں۔ یہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حبیبہ اور بہت ہی چہیتی زوجہ ہیں۔ (فیضانِ عائشہ صدیقہ، ص ۱۵)

آپ صدیقہ طیبہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ، تہجّد گزار، روزوں کی پابند، صدقہ و خیرات اور ایثار کرنے والی تھیں۔ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے 70 ہزار درہم راہِ خدا میں صدقہ کئے، حالانکہ ان کی قمیص کے مبارک دامن میں پیوند لگا ہوا تھا۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۳)

اُمَّت کو تَیَمُّم کی آسانی آپ ہی کے صدقے میں ملی، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال آپ کے سینے پر ہوا اور آپ کا روضۂ انور آپ کا حُجرۂ مبارکہ ہے، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریف 18 سال تھی۔ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فَقِیْہَہ، عالِمہ، مُحَدِّثَہ، مُفَسِّرہ، مُفتِیَہ اور اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔ 17 رمضان المبارک منگل کی رات 57 یا 58 ہجری مدینۂ منوّرہ میں آپ کا وِصالِ ظاہری ہوا، حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین کی گئی۔

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤْمِنِین

آپ کا عِلْم و فِقْہ تحقیقِ قرآن و حدیث دیکھ کر حیراں ہیں سارے صحابہ تابعین

(دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کی سِیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 608 صفحات پر مشتمل انمول کتاب **"فیضانِ عائشہ صِدّیقہ "** کا مُطالعہ فرمائیے۔ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی، ص ۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود　ہم فقیروں کی ثَروت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل ِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 دِینار اور 2 فریبی شخص

ایک مرتبہ قبیلہ قُریش کی ایک عورت کے پاس دو افراد آئے اور انہوں نے اُس عورت کے پاس بطورِ امانت 100 دِینار رکھوائے اور کہا کہ ہم دونوں اکٹھے لینے آئیں تو امانت واپس دینا، ہم میں سے کوئی اکیلا آئے تو ہر گز نہیں دینا، ایک سال گزرنے کے بعد ایک شخص آیا اور اس عورت سے کہا: میرا ساتھی فوت ہو گیا ہے، وہ 100 دینار مجھے واپس دے دو۔ عورت نے انکار کرتے ہوئے کہا: تم

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دونوں نے شرط رکھی تھی کہ ہم دونوں اکٹھے آئیں تو ہی امانت ادا کرنا، ہم میں سے کسی اکیلے شخص کو نہیں دینا، لہٰذا تجھے نہیں دوں گی۔ اس شخص نے عورت کے متعلقین اور پڑوسیوں کو مجبور کیا کہ وہ عورت پرزور دے کر امانت واپس دلائیں، بالآخر سب کے اصرار پر عورت نے وہ 100 دینار اس کو دے دیئے، ایک سال گزرنے کے بعد دوسرا شخص آیا اور اپنی رقم کا مطالبہ کرنے لگا، عورت نے کہا تیرا ساتھی میرے پاس آیا تھا اور اس نے تیرے بارے میں یہ بتایا کہ تُو مر چکا ہے، لہٰذا میں وہ سارے دِینار اسے دے چکی ہوں۔ بہر حال یہ مُقدّمہ پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پیش کیا گیا، مگر عورت کی گزارش پر آپ نے اُن دونوں کو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس بھیج دیا، عورت کی زبانی واقعے کی تفصیلات سُن کر آپ نے بھانپ لیا کہ دونوں ساتھیوں نے مل کر عورت کو فریب دیا ہے، آپ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم دونوں ساتھیوں نے اس عورت سے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک کہ ہم دونوں ایک ساتھ نہ آئیں، ہم میں سے کسی ایک کو وہ دینار نہیں دینا؟ اس نے کہا: جی ہاں ہم نے یہی بات طے کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا مال ہمارے ذمہ ہے، جاؤ! اپنے ساتھی کو لے کر آؤ تا کہ ہم تمہاری امانت تمہیں ادا کر دیں۔ (کتاب الاذکیاء، الباب الثامن، ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ علم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قسم کی ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی ذہانت سے اُس عورت کو دو آدمیوں کے مکرو فریب کی وجہ سے پہنچنے والے مالی نقصان سے بچا لیا۔

یاد رہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی بہت سے کمالات اور خوبیوں

کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے، مثلاً آپ شیرِ خدا بھی ہیں اور دامادِ مُصْطَفٰی بھی۔ حیدرِ کرار بھی ہیں اور صاحبِ سخاوت بھی، صاحبِ شجاعت بھی ہیں اور عبادت و ریاضت والے بھی، فصاحت و بلاغت والے بھی ہیں اور علم والے بھی، الغرض آپ بہت سے کمالات و خوبیوں کے جامع ہیں اور ہر ایک کمال و خوبی میں ایک منفرد اور نُمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کے ذکرِ خیر سے کچھ برکتیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آپ کا نام و نسب

آپ کا نام "علی بن ابی طالب" اور کنیت "ابوالحسن" بھی ہے اور "ابو تُراب" بھی۔ آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم" ہے جنہوں نے اسلام قبول کیا، ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی۔ (معرفۃ الصحابۃ، معرفۃ نسبۃ علی بن ابی طالب، ۱/۹۵، ملخصا)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کم عمری ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لائے اُس وقت آپ کی عمر 10، 8 سال تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۴۳۴، مفہوما)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا رشتۂ اُخوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مبارک بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات(Qualities) میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ "عقدِ مواخات" (یعنی وہ عقد جس میں نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار ومہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا) میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بھائی ہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی (اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کیا مقام و مرتبہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو اپنا دِینی بھائی بنایا، صرف یہی نہیں بلکہ نبی اکرم، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایسی شان و عظمت بیان فرمائی کہ اِن سے محبت کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنا اور ان سے دشمنی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی مول لینا قرار دیا۔ چُنانچہ

علی کا دشمن، اللہ کا دشمن ہے

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللہ یعنی جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی، وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللہ یعنی جس نے علی سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بُغض رکھا۔ (معجم کبیر، ابو طفیل عن ام سلمة، ۲۳/۳۸۰، حدیث: ۹۰۱)

ارشاد فرمایا: مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ یعنی جس نے علی کو بُرا کہا تو تحقیق اس نے مجھ کو بُرا کہا۔ (السنن الکبری، کتاب الخصائص، باب قول النبی من سب... الخ، ۵/۱۳۳، حدیث: ۸۴۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اتنا قرب اور نزدیکی حاصل ہے کہ جس نے عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی تو گویا کہ اس نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ادب و احترام کرنے اور ان کی شان و عظمت کو اپنے دلوں میں بٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی　ہے یہ قولِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مشکل کُشا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علی المرتضیٰ کا علمی مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذاتی و اخلاقی اوصافِ کریمہ، اخلاقِ حسنہ، زندگی گزارنے کے انداز، دن رات عبادات کرنے کا شوق و جذبہ، تقویٰ و پرہیزگاری، آپ کی بے پناہ علمی خدمات اور اس طرح کے بے شمار اوصاف اور کمالات آپ کی ذات سے وابستہ (Attached) ہیں، آپ کے علمی کارنامے انتہائی حیرت انگیز ہیں، بڑے بڑے فقہائے کرام اور مفتیانِ عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام علم کے معاملے میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ

المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محتاج نظر آتے ہیں یہی نہیں بلکہ اِس علم کی بدولت آپ کی شان و شوکت فقہائے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بھی معروف و مشہور تھی۔ جی ہاں! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نزدیک بھی آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا تھا۔ آیئے آپ کی علمی شان کے بارے میں بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اقوالِ مبارکہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

صحابۂ کرام کے نزدیک علمی مقام

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم نے جب بھی حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تو ہمیشہ درست ہی جواب پایا۔ ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیصلے کراتے تھے ❀ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی یہ کہنے والا نہیں تھا کہ جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ لو۔ (اسد الغابۃ، علی بن ابی طالب، علمہ رضی اللہ عنہ، ۴/ ۱۰۹) ❀ اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اعلیٰ علمی صلاحیت اور شرعی مسائل میں بھرپور قابلیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جیسی عظیم عالمہ جو کہ اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خِلافت سے ہی مُستقِل طور پر اِفتاء کے مَنصب پر فائز ہوچکی تھیں اور جنہیں علمِ قرآن، علمِ میراث، علمِ طِبّ، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب، علمِ نسب وغیرہ میں مہارت حاصل تھی ایسی زبردست علمی صلاحیت والی ہستی کے سامنے ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

ذِکر ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔(تاریخ الخلفاء،علی بن ابی طالب،ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام کے اِن فرامین کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظیم الشان ذہانت اور معاملات کو سمجھنے کی بھرپور صلاحیت کا ہر ایک کو اعتراف تھا، بلکہ خلیفۂ دوم حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ خود بھی بہت ماہر قاضی تھے بلکہ اُمّت کے سب سے پہلے قاضی بھی آپ تھے اور لوگوں کے اختلافات کے حل کے لئے شہروں میں قاضی مقرر کرنے کے باقاعدہ نظام کی بنیاد بھی آپ نے ہی رکھی تھی۔(الاوائل للعسکری،ص۳۵۷) مگر اتنے بڑے قاضی ہونے کے باوجود آپ اپنے دورِ خلافت میں بعض اوقات حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موجودگی کے بغیر کوئی فیصلہ ہی نہیں فرماتے تھے۔حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نظر میں حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جو مقام و مرتبہ تھا اسے آپ نے ایک موقع پر ان الفاظ سے بیان فرمایا: عَلِیٌّ اَقْضَانَا یعنی حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں۔(مسند امام احمد، مسند الانصار،۸/۶ ،حدیث: ۲۱۱۴۳)

خود نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی آپ کو سب سے بڑا قاضی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت میں سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں۔

(ابن ماجه،کتاب السنة،فضائل خباب،۱/۱۰۲،حدیث:۱۵۴ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فیصلہ کرنے کی جو بھرپور صلاحیت اور دورِ فاروقی کے تمام قاضیوں پر جو اعزاز حاصل تھا اس کا اندازہ اس بات سے بھی

لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہِ عدالت میں وقتاً فوقتاً جو مقدمات آیا کرتے تھے اُن کو حل کرنے کے طریقۂ کار کے بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ فاروقِ اعظم**" جلد2 کے صفحہ 308 پر لکھا ہے کہ بعض اوقات تو سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اکابر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُشاوَرت سے ایسے پیچیدہ مسائل کو خود ہی حل فرمالیتے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ ہر طرح کی کوشش کے باوجود بھی کوئی مسئلہ حل نہ ہو پاتا۔ ایسی مشکل صورتِ حال کے لیے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دربار کا ایک خصوصی جج (Special Judge) بھی مقرر فرمایا ہوا تھا، جنہیں آج ہم امیر المؤمنین، مولائے کائنات حضرت سیّدُنا مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک نام سے یاد کرتے ہیں، جب بھی کوئی ایسا مسئلہ پیش آتا سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کو بلاتے اور مسئلہ آپ کے سامنے رکھتے پھر حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے حل فرماتے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۳۰۸/۲)

بعض اوقات تو انتہائی مشکل معاملے کو حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس قدر آسانی سے حل کرلیا کرتے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم داد دیئے بغیر نہ رہتے۔ آیئے اس ضمن میں ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

فاروقِ اعظم کی نظر میں مولیٰ مشکل کُشا کی اہمیت

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے ایک ایسی عورت پیش کی گئی جو شرعی گواہوں اور ثُبوتوں کی روشنی میں مجرم قرار پائی تو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس عورت

کے لئے شریعت کے مطابق فیصلہ بیان فرمادیا مگر اتفاق سے اُس مسئلے کے ایک خاص پہلو کی طرف حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی توجہ نہ رہی۔ جب حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس پہلو کی طرف توجہ دلائی تو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا فیصلہ واپس لیا اور فرمایا: لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ یعنی اگر حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(الاستیعاب، باب حرف العین، ۳/ ۲۰۶ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ واقعات سُن کر ہم خود ہی دِینی مسائل میں قیاس آرائیاں شروع کردیں اور اپنے اندازے سے لوگوں کو مسائل بتاتے پھریں یا اپنی اَٹکل سے دینی معاملات میں لوگوں کے فیصلے کرنا شروع کردیں، یادرکھئے! یہ کام صرف اور صرف علما و فُقہا کا ہے، لہٰذا ہمیں ہر حال میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دی گئی مدنی سوچ کے مطابق کہ عُلما و مفتیانِ کرام ہی سے رہنمائی لینی چاہیے۔ آیئے امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اس بارے میں کیا انداز ہوا کرتا تھا ملاحظہ کیجئے۔

میں وہاں نہ رہوں جہاں مولا علی نہ ہوں

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حج کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے طوافِ کعبہ کرتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تُو صرف ایک پتھر ہے جو نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اور اگر میں نے دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے چُومتے ہوئے نہ دیکھا

ہوتا تو میں بھی کبھی تجھے نہ چومتا۔ پھر آپ نے اسے بوسہ دیا۔ یہ سن کر مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: اے امیر المومنین ! بے شک یہ پتھر نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی ۔ فرمایا: وہ کیسے ؟ عرض کیا: بے شک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ کل بروزِ قیامت حجرِ اسود کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کی ایک زبان ہو گی جس کے ذریعے وہ گواہی دے گا کہ فلاں شخص نے اسے ایمان کی حالت میں بوسا دیا ہے۔ اے امیر المومنین! یہی اس کا نقصان اور نفع دینا ہے۔ یہ سُن کر امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسن! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسی قوم میں رہوں جس میں آپ نہ ہوں۔ (شعب الایمان للبیهقی، باب فی المناسک، فضیلة حجر الاسود، ۳/۴۵۱، حدیث: ۴۰۴۰ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہل بیت سے حقیقی محبت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کیا کہنے! آپ خلیفۂ ثانی، تمام اہلِ ایمان کے امیر، فاتحِ ایران ورُوم، جن کے نام کی ہیبت سے سارا کفر لرز تا تھا، جن کے سائے سے بھی ابلیس لعین بھاگتا تھا، جن کو بارگاہِ رسالت سے "مُحَدَّث" یعنی اِلہامی باتیں کرنے والے کا خطاب ملا، جن کو بارگاہِ رسالت سے "فاروق" کا لقب عطا ہوا، جن کی تائید میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں، جن کو سب سے پہلے مسلمانوں نے "**امیر المومنین**" پکارا، ایسی جلیل ُالقدر ہستی کے دل میں اپنے رسولِ بَر حق، حضور نبیٔ مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہل بیت کی عظمت ومحبت کا کیا

عالم تھا کہ آپ کے فیصلوں کی تائید تو قرآن کرتا ہے ،لیکن آپ نے مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی عدالتوں کا خصوصی جج اور اپنا معاونِ خصوصی بنایا تھا، ذرا سوچئے! یہ تعلق کتنا پیارا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خود سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قاضی مقرر فرمایا اور سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معاملاتِ قضا میں مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا معاون اور خصوصی جج مقرر فرمایا۔یقیناً امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خصوصی جج بنانااور ان کو اپنا معاون خصوصی بنانا اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن سے والہانہ الفت و محبت پر دلالت کرتا ہے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے دلوں کو اہلِ بیت کی حقیقی محبت کا مرکز بنائیں اور پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلِ بیت سے حقیقی محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کریں ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے کہ جس میں نہ صرف عشقِ رسول بلکہ محبتِ صحابہ ،محبتِ اہلِ بیت اور محبتِ اولیاء کے جام بھر بھر کے پلائے جاتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ نہ صرف اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس مدنی ماحول میں استقامت کی دُعا بھی مانگتے رہیں،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روشن فیصلوں کے بارے میں جو ایمان افروز واقعات سُنے، اُن سے آپ کی قوتِ فیصلہ کی شان و عظمت خُوب ظاہر ہوتی ہے کہ جس مقدمے کا فیصلہ کرنا دوسروں کے بس سے باہر ہو جاتا، اس کا فیصلہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت آسانی سے کرلیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو فیصلہ کرنے کی یہ خدا داد صلاحیت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک دُعاؤں کے صدقے میں نصیب ہوئی تھی۔ جیسا کہ

فیصلہ کرنے میں کبھی دشواری نہ ہوئی

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بناکر بھیجا تو میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ مجھے یمن بھیج رہے ہیں، اہلِ یمن میرے پاس مقدّمات کا فیصلہ کروانے آئیں گے حالانکہ مجھے اس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قریب ہوجاؤ، میں قریب ہوگیا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے حق میں دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کے دل کو روشن فرمادے اور اس کی زبان میں تاثیر عطا فرمادے، (آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) قسم ہے! اُس ذات کی جو چھوٹے سے بیج سے بڑا درخت پیدا کرتا ہے، اِس دُعا کے بعد سے میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شُکوک و شُبہات میں مبتلا نہ ہوا۔ (اسدالغابۃ، علی بن ابی طالب، علمہ رضی اللہ عنہ، ۴/۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت بٹھانے، ان کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب نیکیاں کرنے، اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو صاف و ستھرا کرنے، اپنی قبر و آخرت بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدنی اِنْعامات کا رسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

ماہِ مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ماہِ رمضان المبارک میں ماہِ مدنی انعامات** منایا جارہا ہے: **فرمانِ امیر اہلسنّت:** (29 شعبان المعظم 1438 سے ماہِ رمضان المبارک تک) ماہِ مدنی انعامات منایا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی ماہِ مدنی انعامات منانے کی نیّت فرمالیجئے اور اپنے لیے مدنی انعامات کے 12 **ماہ کے 12 رِسالے** خرید فرمالیجئے اور ہر ماہ مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرکے مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے۔

دُعائے عطار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، **اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔** اٰمین

مدنی انعامات در حقیت اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ایک آسان اور مؤثِّر طریقہ ہے جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نہ صِرف خُود اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کِیا کرتے تھے بلکہ لوگوں کو بھی فکرِ آخرت کا ذِہن دِیا کرتے تھے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمرِ فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اپنے اعمال کا وزن کرلو اس سے پہلے کہ اُن کا وزن کِیا جائے اور اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لِیا جائے، بے شک یہ تم پر قیامت کے دن کے حساب سے آسان ہے اور بڑی پیشی کیلئے تیّار ہو جاؤ۔ (1)

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم: ۱۳۵

عاملینِ مَدَنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

زم زم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجَبُ المرجَّب1426ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرمادے گا۔

خوب خدمت سنتوں کی رات دن کرتے رہو تم رسالہ مدنی انعامات کا بھرتے رہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا پاکیزہ مہینہ ہمارے درمیان اپنی برکتیں و رحمتیں لٹارہا ہے، اس مبارک مہینے میں جہاں بعض بزرگوں کا عرس منایا جاتا اور اُن کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک نیک بندے اور مقرب ولی کا **یوم ولادت** بھی منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا آج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے جانتی ہے اور تہہِ دل سے آپ کی نیک نامی اور عظمت کو مانتی ہے۔ آیئے رمضانُ المبارک میں آپ کے **یوم ولادت** کی مُناسبت سے آپ کا کچھ ذِکرِ خیر سُنتے ہیں:

تعارفِ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری

رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارک 1369ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی میں پیدا ہوئے۔ امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی کے آباء و اجداد، ہند کے گاؤں "کُتیانہ (جُوناگڑھ)" میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک نامی اور پارسائی پورے "کتیانہ" میں مشہور تھی۔ جب پاکستان مَعْرِضِ وُجود میں آیا تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدین ماجِدَیْن ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے۔ ابتدا میں بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدر آباد میں قِیام فرمایا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد بابُ الْمدینہ (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں سُکُونَت یعنی رہائش اختیار فرمائی۔

علمِ دین کا شوق

آپ کو علمِ دین حاصل کرنے کا بے حد شوق وجذبہ تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ دورِ جوانی ہی میں علومِ دِینیہ کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ آپ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور علمائے کرام کی صحبت کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مُفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مُفتی وقارُ الدین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فیض حاصل کرتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نواز دیا۔

آپ کے معمولاتِ زندگی

❀ آپ کی زندگی وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی میں مشہور ہے، آپ مسلسل باجماعت نماز ادا فرماتے اور سنتیں و آداب کا ہر وقت لحاظ رکھتے ہیں۔ ❀ آپ عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر استری

کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ سبز عمامہ باندھتے ہیں۔ ❀ آپ لوگوں کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد مُتَحَرِّک نظر آتے ہیں۔ ❀ آپ کبھی بھی کسی سے خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہتے بلکہ فوراً اَحسن اور اچھے انداز میں پیار و محبت سے سامنے والے کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔ ❀ اس پُر فِتن دور میں علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت پھیلتی جارہی ہے، ایسے نازک حالات میں آپ دن رات دین کی خدمات میں مصروفِ عمل رہے یہاں تک کہ آپ نے 1401ھ بمطابق 1981ء میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کا قیام فرما دیا۔ ❀ یقیناً آپ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب آتا جارہاہے، لوگ گناہوں سے تائب ہوکر نیکیوں کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوکر ان کے عطا کئے ہوئے اس مدنی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خدام المساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری غیر سیاسی **"مسجد بھرو تحریک"** ہونے کے ساتھ ساتھ **"مسجد بناؤ تحریک"** بھی ہے، یہ مدنی تحریک یہ عزم رکھتی ہے کہ کسی بھی طرح اُمّت کا بچّہ بچّہ نمازی اور عاشقِ رسول بن جائے، مسجدوں کی رونق پلٹ آئے، ہر طرف

سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ نئی مساجد بنانے کا سلسلہ بھی جاری وساری ہے، اس وقت بھی ملک و بیرونِ ملک مجلس خدام المساجد کے تحت سینکڑوں مساجد زیرِ تعمیر ہیں، سینکڑوں مساجد بن چکی ہیں، جن میں باقاعدہ نمازیں پڑھائی جارہی ہیں، **تِلاوتِ قرآن اور دُرود وسلام** کی صدائیں بُلند ہو رہی ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **زیرِ تعمیر مساجد** کے اخراجات میں حسبِ توفیق اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دِل کھول کر اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔[1]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہیئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیئے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص513)

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار وبدحال بہت

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۲۳۸

سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[1]

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص82)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی عالمگیر غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک ہے کہ جو تبلیغِ دِین کے تقریباً 103 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی کشتی کو سہارا دینے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں ہزاروں جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** اور مدنی منّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے سینکڑوں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن وسنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں ،جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کِیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ

1 . . . احیاء العلوم،۳/ ۴۰ ۷

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِمام سخاوِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، جو مجھ پر 10 بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔[1]

کوئی حُسنِ عمل پاس میرے نہیں پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولا کہیں

اے شفیعِ اُمم لاج رکھنا تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۰۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

---

1 . . . القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللّٰہ . . . الخ، ص ۲۳۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہے، ہمیں اس کی قدر کرتے ہوئے ہرگز ہرگز اسے غفلت میں نہیں گُزارنا چاہئے بلکہ آج کی مبارک شب میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ جمہور علماء کے نزدیک شبِ قدر 27 ویں شبِ رمضان کو ہوتی ہے اور شبِ قدر ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے۔ شبِ قدر میں حضرت سَیِّدُنا

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

جِبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فِرِشتے نازِل ہو کر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ (Handshake) کرتے ہیں۔ شب قدر کا ہر ہر لَمحہ صُبحِ صادق تک امن و سلامتی والا ہے۔ شبِ قدر بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں ولی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، آج کی یہ رات ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے صدقے آپ کی اُمَّت کو عطا کی گئی ہے۔ اگر ہم شَبِ قَدْر میں عِبادت کرلیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے شبِ قدر میں ایمان اورنیتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، رقم: ۱، ۲۰۱۴/ ۶۶۰)

اللہ تعالٰی نے شبِ قدر کی شان و عظمت اور اہمیت و فضیلت کو قرآنِ کریم میں بیان فرمایا ہے بلکہ اس مبارک رات کی شان و عظمت میں پوری سورت (یعنی سُوْرَۃُ قَدْر) نازل فرمائی۔ اگر کوئی سچے دِل سے اس رات کے فضائل پانے کیلئے پورا سال اس رات کو تلاش کرتا رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی محنت و کوشش کو بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ شبِ قدر یقیناً بخشش و مغفرت اور عبادت کی رات ہے۔ ہمارے بزرگانِ دِین شب و روز عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے، گناہوں سے بچتے اور لمحہ بھر کے لئے بھی اِطاعتِ خداوندی سے غافل نہ ہوتے تھے، مگر اس کے باوجود ان نیک لوگوں پر جہنم کا خوف اس قدر غالب رہتا کہ دیکھنے والوں کو بھی ان کی حالت پر رحم آنے لگتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدُ المَعصُومین ہیں لیکن اس کے باوجود تعلیمِ امت کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ جہنم سے کس قدر پناہ مانگتے تھے، اس کا اندازہ احادیثِ طیبہ کے مطالعہ سے ہو سکتاہے۔ یونہی صحابہ و تابعین اور بزرگانِ دین بھی ہمیشہ جہنم کے عذاب سے خائف اور لرزاں و ترساں رہتے تھے۔ چنانچہ

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کا خوف جہنم

حضرت سیدنا حُمْرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک مرتبہ) ان آیاتِ کریمہ:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ (پ۲۹، مزمل: ۱۲، ۱۳) تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

کی تلاوت فرمائی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہو گئی۔

(الزہد لابن حنبل، تمہید، ص۶۲، حدیث: ۱۴۶)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(نسائی، کتاب الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من عذاب القبر، ص ۸۷۴، حدیث: ۵۵۱۴)

سیدنا فاروقِ اعظم کا خوفِ جہنم

حضرت سیدنا سُلَیْمَان بن سُحَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے خود امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نماز ایسی سوز و گداز کی حالت میں ادا کرتے کہ اگر کوئی ناواقف شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس حالت کو دیکھتا تو کہتا کہ ان پر جنون طاری ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ کیفیت جہنم کے خوف کی وجہ سے

اس وقت ہوتی کہ جب آپ یہ آیت:

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ (پ ۱۸، فرقان: ۱۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے

یا اس جیسی کوئی اور آیت تلاوت فرماتے۔ (کنز العمال، ۲/ ۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۲۶)

سیدنا عثمانِ غنی کا خوفِ جہنم

حضرت سیدنا عبداللہ رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر میں جنت اور جہنم کے درمیان ہوں اور مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کس کی طرف جانے کا مجھے حکم دیا جائے گا تو میں اس بات کو اختیار کروں گا کہ میں یہ معلوم ہونے سے پہلے ہی راکھ ہو جاؤں کہ میں کہاں جاؤں گا۔

(الزہد لابن حنبل، زہد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ص ۱۵۵، رقم: ۶۸۶)

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت مبارکہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ ۲۸، تحریم: ۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ

نازل فرمائی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک روز اسے اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان کے سامنے تلاوت فرمایا تو ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر گیا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ زور زور سے دھڑک رہا تھا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے نوجوان کہو: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تو اس نے کلمہ پڑھا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے جنت کی بشارت دی تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس میں شامل ہیں؟ تو حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۴)
ترجَمۂ کنز الایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

(مستدرک، ۲/ ۳۸۲، حدیث: ۳۳۳۸)

تفسیر دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، تحریم: ۶)
ترجَمۂ کنزالایمان: جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

نازل ہوئی تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت کو پڑھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں بیٹھے نوجوان نے سنا تو چیخا اور بے ہوش ہو کر گر گیا۔ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سر کو اپنی گود مبارک میں رکھا اور رحمت اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ جب

تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا وہ بے ہوش رہا پھر جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اس کا سر، رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود مبارک میں ہے اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! وہ پتھر کس طرح کے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کچھ تجھے پہنچا ہے وہ کافی نہیں؟ اگر جہنم کا ایک پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ بھی اس کی تپش سے پگھل جائیں اور بلاشبہ ان میں سے ہر انسان کے ساتھ پتھر ہے یا شیطان ہے۔

(در منثور، ۸/ ۲۲۶)

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالَم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارَکہ تلاوت فرمائی:

وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ (پ۲۸، تحریم:۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا: جہنَّم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اُسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سِیاہ ہوگئی تو اب جہنَّم کی آگ کالی سِیاہ ہے، اس کے شُعلے نہیں بجھتے۔

یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک حَبشی چیخیں مار کر رونے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نازِل ہوئے اور عرض کی: آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے رونے والا شخص کون ہے؟ فرمایا: حَبشہ کا ایک شخص ہے۔ پھر اُس شخص کی تعریف بیان فرمائی تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قَسم! میرے

خوف کے سبب جس بندے کی آنکھ روئے گی، میں جنَّت میں اُس کی ہنسی میں اِضافہ فرماؤں گا۔

(شُعَبُ الاایمان ۱/۴۸۹ حدیث ۷۹۹)

نارِ جہنَّم سے تُو بچانا، خُلدِ بَریں میں مجھ کو بسانا

یارَبّ اَز پئے شاہِ مدینہ، **یااللہ** مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۱)

اہل و عیال کو جہنم سے بچاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت مقدسہ میں اپنی جان اور گھر والوں کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچانے کا بھی حکم الٰہی ہے یعنی اپنی جان کو بھی جہنم سے بچاؤ اور گھر والوں کو بھی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی کنبہ والوں کو ڈراؤ تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کو نداء دی چنانچہ وہ جمع ہوگئے تو حضور نے عام و خاص سے خطاب فرمایا! ارشاد فرمایا: اے بنی کَعب بن لُوَیْ! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے مُرہ بن کعب کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے عبدِ شمس کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے عبدِ مناف کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے ہاشِم کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے عبدُ المطَّلِب کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو (اپنی جانوں کو آگ سے بچانے کے معنی یہ ہیں کہ تم لوگ ایمان قبول کرلو تاکہ تم نار جہنم سے بچ جاؤ، اس آگ سے بچنے کا ذریعہ ایمان و اطاعت ہے) اے فاطمہ! اپنی جان آگ سے بچالو کہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقابل تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ

تم سے رشتہ داری ہے جس کی تری کو میں تر رکھوں گا۔ (بخاری حدیث:۲۵۴۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ **اپنی جانوں کو آگ سے بچانے کے معنی یہ ہیں کہ** تم لوگ ایمان قبول کرلو تا کہ تم نار جہنم سے بچ جاؤ، اس آگ سے بچنے کا ذریعہ ایمان و اطاعت ہے۔

اور حدیث پاک کے اس حصے **"اے فاطمہ! اپنی جان آگ سے بچالو"** کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو بھی اسلام کی تبلیغ کی جاوے کیونکہ اس وقت جناب فاطمہ چھوٹی بچی تھیں، سب لوگوں کے سامنے علانیہ حضرت فاطمہ کو تبلیغ فرمانا لوگوں کو سنانے کے لیے ہے کہ بغیر ایمان قبول کیے نبی کی قرابتداری بلکہ نبی کی اولاد ہونا کافی نہیں۔ (مراۃ المناجیح،۷/۱۸۰تا۱۸۱)

گھر والوں کو کس طرح بچائیں

روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آ گئی (کہ ہم گناہوں سے بچیں اور احکام الٰہیہ کی پابندی کریں) مگر اہل و عیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں؟ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا تم ان کے کرنے کا اہل و عیال کو حکم کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔ (روح المعانی، قرطبی:۱۹۶،۱۸)

گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو چاہئے کہ خود بھی نیکیاں کرے، گناہوں سے بچے اور اہلِ خانہ کی بھی اِصلاح کا سامان کرتا رہے۔ حضرتِ علّامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا اِلْکِیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نَقل فرمایا: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قُرطبی ۹/۱۴۸)

جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُنا مَسْرُوْقُ الْاَجْدَع تابعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تُو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا کرو، کیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی، امی جان! انسان کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہو گئی تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہو گی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہو گا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے گِریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مجاہدوں اور ریاضتوں میں گزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا

دوزخ کا؟، کاش! میری ماں نے مجھے جنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔ (حکایات الصالحین، ص ۳٦ بتغیر)

خوف دَوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ
میرا نازُک بدن جہنّم سے از طُفیلِ رضا بچا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ٥ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ٥ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین کا طرزِ زندگی کس قدر شاندار (Magnificient) ہوا کرتا ہے اور یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنم کے سبب کس قدر لرزاں وترساں رہتے کہ حالتِ نزع میں بھی ان پر جہنم کا خوف طاری رہتا حالانکہ یہ وہ عظیم شخصیات ہیں کہ جن کو بارگاہِ خداوندی میں ایسا خاص قُرب حاصل ہے کہ ان کے صدقے اللہ تعالیٰ بے شمار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔ ایک طرف تو یہ اللہ والے ہیں جبکہ دوسری طرف ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہوجائیں تو کم ہے۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں، تلاوتِ قرآن اور مساجد وغیرہ میں دل لگتا نہیں، سُنّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتے ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں

اور فضول گوئی کی عادت اور بُرے دوستوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں، موت کی سختیوں، قبر و حشر اور جہنم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ الغرض ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستے چلے جارہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشق مصطفٰے میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح جہنم کا خوف نصیب ہو جائے۔۔۔

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے اولاد پہ بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں مجرموں میں سے ہوں!

حضرت سَیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شدتِ خوف کی وجہ سے قرآنِ کریم میں کچھ سننے پر قادر نہ تھے، یہاں تک کہ ان کے سامنے ایک حرف یا کوئی آیت پڑھی جاتی تو چیخ مارتے اور بے ہوش ہو جاتے، پھر کئی دن تک ان کو ہوش نہ آتا۔ ایک دن قبیلہ خَثْعَم کا ایک شخص ان کے سامنے آیا اور اس نے (پارہ 16 سورۂ مریم کی) یہ آیات (85،86) پڑھیں:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾		ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے

یہ سن کر آپ نے فرمایا، آہ! میں مجرموں میں سے ہوں اور متقی لوگوں میں سے نہیں ہوں، اے قاری! دوبارہ پڑھو۔ اس نے پھر پڑھا تو آپ نے ایک چیخ ماری اور آپ کی رُوح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ (احیاءالعلوم، ۴/۲۲۷)

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو پئے بادشاہِ اُمَم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُیَامُجِیْرُیَامُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں نہیں جانتا

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب سرزمینِ شام کی جانب جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ رونے لگے، انہیں روتا دیکھ ان کے گھر والے بھی رونے لگے۔ آپ نے (اپنے رونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: نہ تو میں موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی تمہاری محبت کے سبب بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس قول کے سبب رو رہا ہوں (پھر آپ نے پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 71 تلاوت فرمائی:) وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے ربّ کے ذمّہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۚ﴿۷۱﴾

مجھے یقین ہے کہ میرا بھی اس سے گزر ہو گا لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا اس سے گزرنے میں کامیاب (Successful) بھی ہو سکوں گا یا نہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن رواحۃ، ۱/۱۶۵، رقم: ۳۶۶)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ
بُرائیوں پہ پَشَیماں ہوں رحم فرمادے ہے تیرے قَہر پہ حاوی تِری عطا یاربّ
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

جہنم کا نام سن کر بے ہوش ہو گئے

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن وہب فہری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کو ایک لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ پر خوفِ الٰہی کا بڑا غلبہ تھا۔ ایک دن حمام میں تشریف لے گئے تو کسی نے یہ آیت پڑھ دی، وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ (پ۲۴، المؤمن ۴۷) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے۔) جہنم کا نام سنتے ہی آپ بے ہوش ہو کر غسل خانے میں گر پڑے اور بہت دیر کے بعد آپ کو ہوش آیا۔ اسی طرح ایک شاگرد نے آپ کی کتاب میں سے قیامت کا واقعہ پڑھ دیا تو آپ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے اور لوگ آپ کو اٹھا کر گھر لے آئے۔ جب بھی آپ کو ہوش آتا تو بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا اور

پھر بے ہوش ہو جاتے ، اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ (اولیائے رجال الحدیث، ص ۱۹۰ - ۱۹۱ ملتقطاً بتغیر)

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو ہَلاکت ہو گی ہائے ! کیا کروں گا یارسولَ اللہ
لپک کر آگ کے شعلے لپٹتے ہوں گے بربادی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
اندھیری آگ ہو گی روشنی نہ نام کو ہو گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بزرگانِ دین متقی وپرہیز گار اور ربِ غفار عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار ہونے کے باوجود خوفِ جہنم سے تھر تھر کانپتے، اشک باری فرماتے حتّٰی کہ بعض پر جہنم کا ایسا خوف طاری ہوتا کہ اِن کی رُوح تک پرواز کر جاتی تھی۔ اگر ہم بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے ماہِ رمضانُ الْمبارک اور اس کی مخصوص راتوں بالخصوص 27 ویں **شبِ رمضان** میں عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ساری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وعبادت میں بسر کریں تو ہم بروزِ محشر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سُرخُرو ہو کر جہنم کے عذاب سے بچنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ مگر افسوس! ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس مہینے میں نیکیاں کرکے نجاتِ آخرت کا سامان نہیں کر سکے اور پورا ماہِ رمضان غفلت میں بسر ہوا ہو گا، سوشل میڈیا (Social media) کے غلط استعمال (Mis Use) اور بازاروں میں گھومنے کی نذر ہو گیا، نہ نمازیں پڑھ سکے، نہ ہی تلاوتِ قرآن کی سعادت نصیب ہوئی، نہ تراویح پڑھ سکے اور نہ ہی شب بیداری کا وقت ملا اور نہ ہی گناہوں پر شرمساری کی توفیق ملی۔ رمضانُ المبارک کا رحمتوں سے بھرپور عشرۂ رحمت تشریف لایا اور گزر گیا، پھر مغفرت کی

خوشخبریاں لئے عشرۂ مغفرت آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی ہم سے جدا ہو گیا، اس کے بعد جہنم سے آزادی کا عشرہ تشریف لے آیا اور مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا رہا اور اب یہ بھی اختتام کی طرف رواں دواں ہے، اب تو یہ مبارک مہینا چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر اس مقدس مہینے اور اس کی مبارک راتوں میں نیکیاں کر کے ہم جہنم سے آزادی پانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور مرنے کے بعد ہمیں جہنم میں جانے کا حکم سُنا دیا گیا تو ہمارے نازک وناتواں بدن جہنم کا دردناک عذاب کس طرح برداشت کر سکیں گے۔؟

یاد رہے! جہنم کا عذاب اور اس کی ہولناکیاں اس قدر خوفناک اور دہشت ناک ہیں کہ جن کے بارے میں سُن کر ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھئے! جہنم کی آگ ایک ہزار برس جلائی گئی حتی کہ سرخ (Red) ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی حتی کہ سفید (White) ہوگئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی حتی کہ سیاہ (Black) ہوگئی، پس وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب منه، حديث: ۲۶۰۰، ۴/ ۲۶۶)

حضرت سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے تاجدارِ حَرَم، شہریارِ اِرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قَسَم کھا کر عَرض کی: اگر جَہَنَّم کو سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جَہنّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو یہاں تک کہ نچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، حديث: ۱۸۵۷۳، ۱۰/ ۷۰۶-۷۰۷ ملتقطاً) تمہاری یہ (دنیوی) آگ جہنم کی آگ کے ستر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الزهد، باب صفة النار، حديث ۴۳۱۸، ص ۵۲۸) مگر تعجُّب ہے انسان پَر کہ جَہَنَّم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈَرتا، جس

سے (دنیا کی) آگ بھی ڈَرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خُدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ (بہارِ شریعت (حصہ اول)،۱/ ۱۶۵) اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھاسکتے۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، حدیث: ۱۱۲۳۳،۴/ ۵۸) اگر جَہَنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آ جائے تو اس کی بدبُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة شراب اهل النار، حدیث: ۲۵۹۴،۴/۲۶۳) (جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گَل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة طعام اهل النار، حدیث:۲۵۹۵،۴/۲۶۴) پیاس اِس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گِریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔

(البدور السافرة، باب طعام اهل النار و شرابهم، حدیث: ۱۴۴۶ ،ص ۴۲۸)

نارِ جہنَّم سے تُو بچانا، خُلدِ بَرِیں میں مجھ کو بسانا

یارَبّ اَز پئے شاہِ مدینہ، **یااللہ** مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ۝ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۝ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنم سے پناہ مانگتے رہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر وقت نیک اعمال اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ خوف زدہ رہتے ہوئے جہنم سے پناہ بھی مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کے بھی بہت سارے فضائل وبرکات ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر جہنم سے پناہ مانگنے والوں کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ (پ۳، آل عمران: ۱۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: وہ جو کہتے ہیں اے ربّ ہمارے ہم ایمان لائے تُو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور فرماتا ہے:

الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ (پ۴، ال عمران ۱۹۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے ربّ ہمارے تُو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ (پ ۱۹، فرقان: ۶۴تا۶۶)

تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنّم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے بےشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے

(یعنی دوزخ اس کے لیے عذاب کی جگہ ہے جس کا وہ ٹھکانہ ہے۔ دوزخ میں رہنے والے فرشتے یا جنتی لوگ جو دوزخ سے گنہگار مومنوں کو نکالنے جائیں گے۔ ان کے لیے عذاب کی جگہ نہیں)۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ اس آیت میں کامل ایمان والوں، شب بیداری اور عبادت کرنے والوں کی دعا کا بیان ہے کہ وہ اپنی نمازوں کے بعد اور عام اوقات میں یوں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے جو کہ انتہائی شدید دردناک ہے، بے شک اس کا عذاب گلے کا پھندا اور کافروں سے جدا نہ ہونے والا ہے، بے شک جہنم بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے۔ اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)... اپنی عبادت و ریاضت پر بھروسہ کرنے کی بجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اس کی خفیہ تدبیر سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ یہ کامل ایمان والوں کا طریقہ ہے۔ چنانچہ امام **عبداللہ** بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان کی اس دعا سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ کثرتِ عبادت کے باوجود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں عاجزی، اِنکساری اور گریہ و

زاری کرتے ہیں۔

(2)... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کامل ایمان والے مخلوق کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب کوشش کرنے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بہت ڈرتے ہیں اور اپنے اوپر سے عذاب پھیر دیئے جانے کی گریہ وزاری کے ساتھ التجائیں کرتے ہیں، گویا کہ وہ انتہائی عبادت گزاری اور پرہیز گاری کے باوجود جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو خود کو گناہگاروں میں شمار کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کو شمار نہیں کرتے اور اپنے احوال پر بھروسہ نہیں کرتے۔ (روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ:۶۴، ۶/ ۲۴۲ ، صراط الجنان ۷/ ۵۶)

جنت اور جہنم کی التجا

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تین بار جنت مانگے تو جنت کہتی ہے: الٰہی اسے جنت میں داخل فرمادے اور جو تین بار جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: الٰہی اسے آگ سے امان دے دے۔ (جامع الترمذی، ۴/ ۲۵۷، حدیث ۲۵۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ جو روزانہ صبح وشام یا دن میں ایک بار یا عمر میں ایک بار تین دفعہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جنت میں داخلہ عطا فرما) اور تین دفعہ یہ کہہ لے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جہنم سے بچا) تو خود جنت اس کے لیے داخلہ کی دعا کرے گی اور خود دوزخ اپنے سے پناہ کی بارگاہ الٰہی میں عرض کرے گی۔

(مراۃ المناجیح ۴/ ۶۷)

حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ الاعلیٰ تیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جنت اور دوزخ انسانوں کی جانب متوجہ ہیں، جب کوئی بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اسے مجھ میں داخل فرما اور جب بندہ دوزخ سے بچنے کا سوال کرتا ہے تو وہ کہتی ہے: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کو مجھ سے بچا۔ (**اللہ** والوں کی باتیں ۵/ ۱۱۳، مترجم)

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کے اعمال نامہ میں دیکھو کہ جس نے مجھ سے جنت مانگی میں نے اُسے جنت عطا کی اور جس نے جہنّم سے میری پناہ مانگی میں نے اسے جہنم سے پناہ دی۔ (حلیۃ الاولیاء ۶/ ۱۷۵)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرمادے ہے تیرے قہر پہ حاوی تری عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت اور جہنّم کا افسوس

حضرت سیدنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ نماز پڑھ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کہتی ہے: افسوس ہے! کیا اس کے لئے ضروری نہ تھا کہ یہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جنت طلب کرتا۔ پھر جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

جہنم سے پناہ طلب نہیں کرتا تو جہنم کہتی ہے: افسوس ہے! کیا اس کے لئے ضروری نہ تھا کہ مجھ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ۱/ ۲۹۰، رقم ۱۱۴۱)

حضور سید عالم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ جہاں ہم اتنی ڈھیروں ڈھیر دعائیں مانگتے ہیں وہیں جنت میں داخلے اور جہنم سے پناہ کی بھی دعا کرلیا کریں حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ۲، بقرۃ:۲۰۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ربّ ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

(بخاری، حدیث: ۵۹۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کے محل اور قید خانے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنم میں کئی طرح کے محل اور قید خانے بھی ہیں جو انتہائی گہرے اور خوفناک ہیں جہنم میں **ھَوٰی** نام کا ایک محل ہے جس کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی گہرائی اتنی ہے کہ تہہ تک پہنچنے میں 40 سال لگ جائیں گے جیسا کہ حضرت سیدنا شُفَیّ بن مَاتِع اَصْبَحِیّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جہنم میں ایک محل ہے جسے **ھَوٰی** کہا جاتا ہے، کافر کو اس کے اوپر سے گرایا جائے گا،

اس کی تہہ تک پہنچنے میں اسے 40سال لگیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ مَنۡ یَّحۡلِلۡ عَلَیۡہِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ ہَوٰی ﴿۸۱﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جس پر میرا غضب اُترا، بے شک وہ گرا(جہنّم میں اور ہلاک ہوا) (پ۱۶،طٰہٰ:۸۱)

(صفۃ النار لابن ابی الدنیا، ۱/ ۴۰، رقم ۲۷)

بُولَس نامی محل

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُولَس** ہے اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے سب برائیوں سے زیادہ برا ہے سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔ (التخویف من النار لابن رجب، ص ۱۲۱)

ایک اور روایت میں حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک جیل خانہ ہے اس میں بد سے بدترین لوگ داخل ہوں گے۔ اس کی زمین آگ کی، اس کی چھت بھی آگ اور اس کی دیواریں بھی آگ کی ہیں اور خود اس سے جھلسانے والی آگ پھوٹتی ہے۔

(الجامع فی الحدیث لابن وھب، ص ۶۳۳، رقم ۵۳۸)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرورِکائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا

جائے گا جس کا نام **بُوْلَس** ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال "یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس و ناامیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہو گی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہو گی اور اس آگ میں تمام مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہو گی اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ غصہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جاوے گا جہاں تمام دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہو گا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کر قے آوے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔

(مراۃ المناجیح ۸/ ۶۶۱)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک رَدْغَۃُ الْخَبَال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (ابوداوٗد، ۳/ ۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: رَدْغَۃُ الْخَبَال جہنم میں ایک

جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔(مراۃ المناجیح، ۵/۳۱۳)

اور مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق حضرت شاہ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے، مراد یہ ہے کہ اس گناہ سے توبہ کے ذَرِیعے یا جس عذاب کا وہ مُستحق ہوچکا ہے اسے بُھگتنے کے بعد پاک ہوجائے۔ (اشعۃ اللمعات ۳/۲۹۰)

الامان والحفیظ الامان والحفیظ۔

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شفاعت کرنے والوں کے سردار کی شفاعت نصیب فرما اور اپنے حبیب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے امت کے غم میں بہنے والے آنسوؤں کے صدقے جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرما،اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "vcdاجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنم کس قدر ہولناک،خطرناک اور دردناک عذابوں کا مقام ہے کہ جسے ربّ تعالیٰ نے مجرموں کے لئے تیار کر رکھا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے جلدی جلدی اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں اور **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** سے بچتے ہوئے **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** کرنے میں مشغول(Busy)ہوجائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مبارک ایّام اور مقدّس راتوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو پورا سال نیکیوں میں مشغول رہنے اور گناہوں سے دُور رہنے کی ترغیب

دلاتا ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "**Vcd اجتماع**" بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھ اور سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں چنانچہ

راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا گُزر جنَّت کی کیاریوں سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: ذِکر کے حلقے۔(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، ۳۰۴/۵، رقم: ۳۵۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ Vcd اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **Vcd اجتماع** میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے (Society) کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جا رہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے V.c.d اجتماع کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس V.c.d اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظِر دیکھے تو بہت مُتأثر ہوا اور جب 27 رمضان کو ہونے والے امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس

(Feel) ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کررہی ہے وہیں، کم و بیش 103 شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش **481** جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں جن میں کم و بیش، **34879** (چونتیس ہزار آٹھ سو اُناسی)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، ملک و بیرونِ ملک تقریباً **2585** (دو ہزار پانچ سو پچاسی) مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں کم و بیش **121971** (ایک لاکھ اِکّیس ہزار نو سو اِکہتّر) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اس سال دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے کم و بیش **21000** (اکیس ہزار) **حفّاظِ کرام**، تراویح میں مُصلّٰی (قرآنِ کریم) سُننے سُنانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، مدنی چینل جو کہ بے شُمار

مسلمانوں کی اِصلاح اور کُفّار کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے اور اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول علمِ دِین سے مالامال ہو رہے ہیں، مدنی چینل پر رَمَضانُ الْمُبارَک میں بعدِ عصر و بعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمضان کے علاوہ ہر ہفتے مدنی مذاکرہ براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، 11 دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوباتِ و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدَنی تَرْبِیَت گاہیں، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،، اِصلاحِ اعمال کورس،12 مدنی کام کورس،فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات،بڑی راتوں (مثلاً شبِ میلاد، گیارہویں شریف،شبِ معراج، شبِ براءَت اورشبِ قدروغیرہ) کے اجتماعات،پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ۔اس سال بھی صرف پاکستان میں کم وبیش 71 مقامات پر پورے ماہِ رمضان کا اِعتکاف جاری ہے، جس میں کم وبیش **10000**(دس ہزار)عاشقانِ رمضان اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں۔اِسی طرح دُنیا بھر میں **سینکڑوں مقامات پر آخری عشرے کا سُنّت اعتکاف** ہو گا، جس میں **ہزاروں عاشقانِ رمضان** اعتکاف کی سعادت حاصل کریں گے۔

غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 103 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

دعوتِ اسلامی کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ کل تک تو ہمیں یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ نماز کیسے پڑھی جاتی ہے؟ بلکہ بہت کچھ پتہ نہیں تھا، دعوتِ اسلامی نے ہمیں بہت کچھ سکھایا اور سمجھایا۔ ہم دعوتِ

اسلامی کے احسان تلے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ہمیں داڑھی شریف اور عمامہ شریف سجانے کی مدنی سوچ دی، ایمان کی حفاظت کی سوچ دی، اب وہی دعوتِ اسلامی ہم سے مطالبہ کر رہی ہے کہ اس کو مزید آگے بڑھانا ہے اور مزید آگے بڑھانے کے لیے اربوں روپے کی ضرورت ہے؟ جامعۃ المدینہ کے ماہانہ اخراجات لاکھوں میں ہیں، سینکڑوں مسجدیں ابھی اور بنانی ہیں، **ہر دعوتِ اسلامی والا مشین کی طرح حرکت میں آ جائے**، اپنے گھر والوں سے، عزیز و اقرباء سے، محلے والوں سے، دکانداروں سے، پڑوسیوں سے خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بہت سارے لوگ صرف ماہِ رمضان میں زکوٰۃ دیتے ہیں، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ فطرہ بھی جمع کرنے کی کوشش کیجئے۔ **اَخراجات ہر سال بڑھتے جا رہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو زندہ رکھنا ہے، اس کو چلانا ہے، بلکہ اس کو طاقتور بنانا ہے، یہ خوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم شبِ قدر کے فضائل اور اس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی کے بارے میں سن رہے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر

کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُاللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں، حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو(100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُاللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرِیل! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعَبُ الْاِیمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے

والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شب قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلاوجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یادرکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یادرکھئے! **"شراب نوشی"** دِین وایمان، جان و مال اور صحت کیلئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بد نگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلوّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

حضور سیدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نہ شرابیوں کے پاس بیٹھو، نہ ان کے بیمار ہونے پر عیادت کرو اور نہ ہی ان کے جنازوں میں شرکت کرو، بے شک شراب پینے والا بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا، اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہو گی، اس کا تھوک اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہو گا اور ہر دیکھنے والا اس سے نفرت کرے گا۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم: ۳۹۹ ،حکم بن عبد اللہ، ۲/۵۰۲) اسی طرح **"والدین کی نافرمانی"** بھی جہنّم کی حقداری کا سبب ہے ۔ یادرکھئے! والدین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں ان کی قدر وہی لوگ جانتے ہیں جن کے والدین اس دنیا سے جا چکے ہیں، قرآنِ پاک نے ہمیں والدین سے حُسنِ سُلوک کرنے، ان کی تعظیم کرنے، ان کی بے ادبی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ماں باپ کو ستانے والا اور ان کا دِل دُکھانے والا آخرت میں تو سزا پائے گا بسا اوقات جیتے جی دنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر گناہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کیلئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دُنیا کی زندگی میں ہی جلد سزا دے دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی عقوق الوالدین، ۱۹۷/۶، حدیث ۷۸۹۰) لہٰذا جس جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی ہے، ان کا دل دکھا کر انہیں ناراض کیا ہے، اسے چاہئے کہ والدین سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے اور آئندہ بھی انہیں راضی رکھنے کی بھرپور کوشش کرے کیونکہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والدین کی رضا میں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، حدیث: ۷۸۳۰، ۱۷۷/۶) اسی طرح رشتہ داروں سے **"قطع رحمی"** کرنا بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کیلئے آخرت میں بھی عذاب کا ذَخیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: ۱۲۲، حدیث: ۲۵۱۹، ۲۲۹/۴) بد قسمتی سے ہماری اکثریت اس بُری عادت میں بھی مبتلا نظر آتی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر قریبی رشتے توڑ دیئے جاتے ہیں، بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اپنے گھر اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کیلئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطع تَعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے جن رشتہ داروں سے اَن بَن ہو گئی ہے، صلح کی ترکیب کرلیجئے اگر جُھکنا بھی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جایئے یعنی اگر صلح کے لیے خود پہل کرنی پڑے تو پہل کرلیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰهُ** یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث: ۸۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے شبِ قدر میں جو بد نصیب بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، ان میں سے ایک سُود خور بھی ہے جس کو اس مُقَدَّس رات میں بھی عذابِ الٰہی سے نجات نہیں دی جاتی۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ حجر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر پر حاضری دیا کرتا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضانُ المبارک میں نمازِ فجر کے بعد قبرستان گیا، غالباً وہ رمضان کا آخری عشرہ بلکہ شبِ قدر تھی، اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا، بَہَر حال ابھی میں نے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کے قریب بیٹھ کر قرآنِ پاک کا کچھ حِصّہ ہی پڑھا تھا کہ اچانک شدید آہ وبُکا اور رونے دھونے کی آواز سُنی، رونے والا بار بار " آہ! آہ! آہ! " کہہ رہا تھا، چُونے سے تیار شدہ چمکدار سفید قبر سے نکلنے والی اس آواز نے مجھے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تو میں قراءَت چھوڑ کر وہ آواز سننے لگا۔ میں نے قبر کے اندر سے عذاب کی آواز سُنی، عذاب میں مبتلا شخص اس طرح آہ وزاری کر رہا تھا جسے سننے سے دل میں بے قراری اور گھبراہٹ پیدا ہو رہی تھی، میں کچھ دیر تک وہ آواز سنتا رہا پھر جب دن خوب روشن ہو گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ پھر ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ فلاں کی قبر ہے۔ میں نے اس شخص کو بچپن میں دیکھا تھا، یہ کثرت سے مسجد آتا جاتا، نمازوں کو اپنے اوقات میں ادا کرتا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا، میں نے

چونکہ اسے دیکھا ہوا تھا، لہٰذا اسے پہچان گیا، لیکن اس شخص کی اس موجودہ حالت نے مجھ پر بہُت گہرا اثر ڈالا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس نے زِنْدَگی (Life) میں اعمالِ صالحہ کو مَحْض اپنا ظاہِری لبادہ بنا رکھا تھا، اس کے بعد میں نے اس کے اَحوال کی حقیقت جاننے والوں سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے مجھے بتایا: وہ ایک تاجِر تھا اور سُود کھایا کرتا تھا، جب بوڑھا ہوا اور اس کے پاس مال کم رہ گیا تو اس کا ظالِم اور خبیث نفس اپنی باقی زِنْدَگی میں اس جَمْع شُدہ پُونجی سے گزارا کرنے پر راضی نہ ہوا اور شیطان نے اس کے دل میں سُود کی مَحبَّت کو آراستہ کیا تاکہ اس کے مال میں کمی نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ وہ رَمَضان بلکہ **شبِ قدر میں بھی اس دردناک عذاب سے دوچار ہے۔**

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱/ ۳۲)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے، سُود و رِشوت کے جال میں پھنس جانے والوں، ملاوٹ کرنے والوں، کم تولنے والوں، کاروبار میں بات بات پر جھوٹ بولنے نادانوں کو عذابِ قبر و عذابِ آخرت سے ڈراتے ہوئے عبرت کے مدنی پھول عطا فرما رہے ہیں:

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا جھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا
سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی نیز دوزخ میں سزا ہو گی کڑی
نیکیاں کر جلد تُو بدیوں سے بھاگ قبر میں ورنہ بھڑک اُٹھے گی آگ
چھوڑ دے سارے غلط رَسم و رَواج سُنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص713 تا715)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ ○ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ سُود خور کس قدر بد بخت ہوتا ہے کہ شبِ قدر جیسی مبارک رات جس میں ڈھیروں گناہگاروں کی بخشش و مغفرت کر دی جاتی ہے مگر سُود خود پھر بھی عذابِ الٰہی میں گرفتار رہتا ہے۔ **افسوس صد افسوس!** سُود آج ہمارے معاشرے میں وبا (بیماری) کی طرح پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ یاد رکھئے! **سُود قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام** ہے۔ اس کے حرام ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مبتلا ہو وہ فاسق اور مَردُودُ الشَّھَادَۃ ہے یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم تھوڑے مال پر قناعت کرتے ہوئے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہیں اور ایسے لوگوں اور اداروں سے دُور بھاگیں کہ جو سُود جیسے گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کا ذہن دیتے ہیں۔ سُودی لین دین کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ اس مقدس شب کے گزرنے سے پہلے پہلے شرعی تقاضے پورے کرتے ہوئے اس گناہِ کبیرہ سے سچی توبہ کرلیں ورنہ جہنم کا عذاب ہر گز برداشت نہ ہو سکے گا۔

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جا رہے تھے۔ میں نے جبریلِ امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: **یہ سُود خور ہیں**۔ (ابن ماجه، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، حدیث: ۲۲۷۳، ۳/۷۲)

رسالہ "سُود اور اِس کا علاج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو سُودی لین دین سے بچانے اور انہیں سُود کی تباہ کاریوں سے آگاہ کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے ایک معلوماتی رسالہ **"سُود اور اس کا علاج"** شائع کیا ہے جس میں سُودی لین دین کی دنیوی و اُخروی تباہ کاریاں، سُود خوروں کو ملنے والے دردناک عذاب اور سُود کے گناہ سے بچنے کا علاج بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃ حاصل کیجئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضانُ المبارک بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اختتام کی طرف ہے، بس اب اس کی چند گھڑیاں باقی ہیں، اس کے بعد شوّالُ المکرم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے روزے رکھنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

اس بارے میں تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الصیام،باب فیمن صلم...الخ،۴۲۵/۳، حدیث: ۵۱۰۲)
2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔(مسلِم،کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ،ص ۵۹۲، حدیث :۲۷۵۸)
3. جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔(ابن ماجه،کتاب الصیام،باب الصیام ستة ایام ...الخ،۳۳۳/۲، حدیث:۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔(سنی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی، ص ۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود ہم فقیروں کی ثَروت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۸)

مختصر وضاحت! یعنی ہم غریبوں کو کوئی منہ لگانے کے لئے تیار نہ تھا مگر محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنی غلامی میں قبول فرما کر بادشاہوں سے بھی آگے کر دیا اُن پر بے حد دُرود اور لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیَّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیَّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

30ہزار درہم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ عظیم الشّان کتاب "**عُیُوْنُ الحکایات**" جلد2 صفحہ نمبر 55 پر "**علمِ دِین کی عظمت**" سے مالامال ایک بہت ہی پیاری حکایت درج ہے، آیئے!

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نہایت توجہ کے ساتھ سُنیے اور "**علمِ دِین**" حاصل کرنے کا شوق پیدا کیجئے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب بن عَطاء خَفّاف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبدالرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بنو اُمَیَّہ کے دورِ خلافت میں جب سرحدوں کی حفاظت کے لئے خُراسان گئے تو اس وقت آپ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اُمید سے تھیں۔ آپ اپنی زوجہ کے پاس تیس(30) ہزار دِینار چھوڑ کر گئے۔ ستائیس(27) سال بعد جب آپ واپس مدینۂ منورہ تشریف لائے۔ گھر پہنچ کر نیزے سے دروازہ اندر دھکیلا تو حضرتِ سَیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر نکلے۔ جیسے ہی انہوں نے ایک مسلَّح شخص کو دیکھا تو بڑے غضب ناک انداز میں بولے: اے اللہ کے بندے! کیا تُو میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں، میں حملہ نہیں کرنا چاہتا۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے گھر میں داخل ہونے کی جُرأت کیسے ہوئی؟ پھر دونوں میں تلخ کلامی ہونے لگی۔ قریب تھا کہ دونوں دست و گریبان ہو جاتے۔ لیکن ہمسائے بیچ میں آگئے اور لڑائی نہ ہوئی۔ جب حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دوسرے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ فوراً چلے آئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ٹوکنے پر حضرت ابو عبدالرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: میرا نام فَرُّوخ ہے اور یہ میرا ہی گھر ہے۔ ان کی زوجۂ محترمہ جو دروازے کے پیچھے ساری گفتگو سُن رہی تھیں اس بات سے انہیں پہچان گئیں اور کہا: یہ میرے شوہر ہیں اور ربیعہ ان کا بیٹا ہے۔ ان کے راہِ خدا میں جاتے وقت ربیعہ میرے پیٹ میں تھا۔ یہ سُن کر دونوں باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدالرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا کھانے اور آرام کرنے کے کچھ دیر بعد اپنی زوجہ سے پوچھا: وہ 30 ہزار دِینار کہاں ہیں جو میں چھوڑ کر گیا تھا؟ عرض کی: وہ میں نے ایک جگہ دفنا

دیئے تھے، کچھ دن بعد نکال لوں گی۔ اتنے میں حضرت سیّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں اپنے حلقۂ درس میں چلے گئے اور درسِ حدیث دینے لگے۔ حضرتِ سیّدُنا فرّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز ادا کرنے مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک حلقہ لگا ہوا ہے اور لوگ بڑے ادب و توجہ سے علمِ دین سیکھ رہے ہیں اور ایک خوبرو نوجوان انہیں درس دے رہا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں، جو علم کے موتی لٹا رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ربیعہ بن ابو عبد الرحمن ہیں یہ سُن کر آپ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا: اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلَالُہٗ نے میرے بیٹے کو کیسا عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ پھر آپ گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ سے فرمایا: میں نے تمہارے لختِ جگر کو آج عظیم مرتبے پر فائز دیکھا ہے، وہ تو علم کے موتی لُٹانے والا سمندر ہے۔ آپ کی زوجۂ محترمہ نے کہا: آپ کو اپنے 30 ہزار دِینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ عظمت و بلندی۔ کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو اپنے بیٹے کی اس عظیم نعمت کے بدلے کچھ بھی نہیں چاہیے۔ آپ کی زوجۂ محترمہ نے کہا: تو پھر سنئے! میں نے وہ تمام مال آپ کے بیٹے پر خرچ کر کے اسے علمِ دین سکھایا ہے۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم نے مال ضائع نہیں کیا بلکہ بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔ (عیون الحکایات، جلد2، ص 55)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ علمِ دین ایک عظیم نعمت ہے، اس کے حصول کیلئے مال خرچ کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ ہمارے بزرگوں کی یہی سوچ ہوا

کرتی تھی، اسی لئے حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے ان کی تعلیم وتربیت پر خطیر رقم خرچ فرمادی اور جب حضرت ربیعہ کے والد صاحب کو معلوم ہوا کہ میری رقم سے میرے بیٹے کو علم دین حاصل کرکے عظیم مقام حاصل ہوا ہے تو خوش ہو کر زوجہ محترمہ سے فرمایا: **تم نے میرا مال ضائع نہیں بلکہ بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔** لاکھوں سلام اُس عظیم باپ پر اور لاکھوں سلام اُس عظیم ماں پر کہ دونوں کی کیسی مدنی سوچ تھی کہ اتنی بڑی رقم علمِ دِین کے حصول کے لیے خرچ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے خوشی کا اِظہار کر رہے ہیں، **اے کاش!** ان علمِ دین کے قدر دانوں کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے، آج اگر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر جائزہ لیں تو شاید شرم کے مارے پانی پانی ہو جائیں کیونکہ ہماری سوچ اس کے اُلٹ ہے، اِتنی بڑی رقم ہم میں سے اگر کسی کے پاس آجائے، ہو سکتا ہے وہ اس رقم کو ایسی جگہ خرچ کردے جس سے آخرت کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ کوئی سوچتا ہو گا کہ میں تو اتنی بڑی رقم ملتے ہی سب سے پہلے **بیرونِ ملک سفر** کی تیاری کروں گا، کیونکہ یہاں رہ کر تو پُوری ہی نہیں پڑتی، بیرونِ ملک جاکر خوب کماؤں گا، کوئی سوچتا ہو گا میں تو اپنی **عالیشان کوٹھی** بنواؤں گا، **چمکیلی گاڑی** لُوں گا، **کوئی کچھ سوچتا ہو گا تو کوئی کچھ!!!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دین کے صدقے ہمیں بھی اپنا مال اِس راہ میں خرچ کرنے کی سعادتِ عظمٰی حاصل ہو جائے۔ ہمیں بھی نہ صرف خود بلکہ اپنی اولاد کو بھی علمِ دین سکھانا چاہیے، عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے؟

قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر **علم اور علماء کے فضائل** بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ پارہ 3 سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ　تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی

وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔ (پ۳، ال عمرٰن:۱۸)

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی رئیس المتکلمین حضرتِ مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ سے علم کی تین(3) فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں، پہلی یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علماء کا ذکر اپنے اور فِرِشتوں کے ساتھ فرمایا ہے، دوسری یہ کہ علماء کو بھی فِرِشتوں کی طرح اپنی وحدانیت کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو بھی اپنے معبودِ برحق ہونے کی دلیل قرار دیا، تیسری یہ کہ ان(علما) کی گواہی بھی فِرِشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔ (فیضانِ علم و علما، ص:۹، ملخصًا)

اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر اہلِ علم کی شان و عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۱) تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: علمائے کِرام عام مومنین سے سات سو(700) درجے بلند ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو(500) سال کی مسافت ہے۔ (قُوْتُ القلوب، الفصل الاول الحادی والثلاثون: کتاب العلم و تفضیلہ، بیان آخر فی فضل العلم...... الخ، ج ۱، ص ۲۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک عام مُسلمان کو جنَّت نصیب ہو یہی اس کے لیے کافی ہے، لیکن عالمِ دین کی قسمت پر رشک کیجئے! کہ علمائے کرام کو نہ صرف جنَّت نصیب ہو گی بلکہ جنَّت میں عام مومنین سے **700 درجے بلند مقام** بھی حاصل ہو گا۔

احادیثِ مبارکہ میں علمِ دین کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مبارکہ سے علمِ دین کی فضیلت واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ قرآنِ پاک کے علاوہ کثیر احادیثِ کریمہ میں بھی عِلمِ دِین کے ڈھیروں فضائل بَیان ہوئے ہیں۔ آیئے ان میں سے تین (3) احادیثِ مبارکہ سنئے اور اپنے دل میں **علم دین** کی اہمیت اُجاگر کیجئے اور اپنے بچوں رشتہ داروں اور عزیزوں کو عِلمِ دِین کی طرف راغب کیجئے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

1. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث:۲۶۵۶، ج۴، ص ۲۹۴)

2. جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائِض کے مُتعَلّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج ا ص ۵۴ حدیث ۲۰)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن بندوں کو اُٹھائے گا پھر عُلَما کو علیحدہ کر کے ان سے فرمائے گا: اے عُلما کے گروہ! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبتَلا کروں گا۔ **جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔**

(جامع بیان العلم و فضله، الحدیث: ۲۱۱، ص۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے مَعلُوم ہوا کہ عِلمِ دِین حاصل کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب، بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنت میں داخلے کا ضامن ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا بات ہے! صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری

دنیا ہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس علم سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہار شریعت، ۳/۶۱۸، ملخصًا) علم، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، علم قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، علم ہدایت کا سرچشمہ ہے، علم گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، علم خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نسخہ ہے، علم دنیا و آخرت میں عزت پانے کا سبب ہے، علم مُردہ دلوں کی حیات ہے، علم سلامتیِ ایمان کا مُحافظ ہے، علم مخلوقِ خدا کی مَحبّت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! علم بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، اس میں دِین بھی ہے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ہے راحت بھی، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو طلبِ عِلمِ دِیْن میں مشغول ہو کر نجاتِ آخرت کا سامان کر جائے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　　ہر اِک پرچم سے اُونچا پرچمِ اِسلام ہو جائے

کتاب ”فیضانِ علم و علما“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں علمِ دین کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**فیضانِ علم و علما**“ کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید رہے گا۔ اس کتاب میں ❀ علمِ دین حاصل کرنے کی اہمیت ❀ عالم اور علما کی فضیلت ❀ علم کی مجلس میں شرکت کرنے کا ثواب ❀ علمِ دین کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور ان کو ختم کرنے کے طریقوں کا بیان ❀ علم اور علما کی خدمت کرنے کا بیان۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طلب فرمائیے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس کہ آج ہمارے دلوں سے عِلْمِ دِین کی قدر و منزلت ختم ہوتی جا رہی ہے، ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے خوب دُنیوی علوم وفنون تو سکھائے جاتے ہیں مگر دِینی تعلیم دلوا کر اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ بچہ اگر ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لیتی ہیں اور اگر کُند ذہن، شرارتی یا معذور ہو تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارُالعلوم یا جامعہ میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے اسلاف بچپن ہی سے اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتے یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین کے زیور سے آراستہ کرتے کیونکہ وہ خود علم و عُلما کے قدر دان ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ

خلیفہ ہارون رشید بہت نیک اور علم کی قدر و منزلت جاننے والے بادشاہ تھے ایک بار (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز خلیفہ ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ان کا بیٹا مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر گھوڑے سے اُترے اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے

ہیں ؟ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلیفہ ہارون رشید نہ صرف عُلَماء وفقہائے کرام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ اُمورِ سلطنت اور اپنے دیگر دینی و دُنیوی معاملات میں بھی عُلَماء و فقہا کی رائے کو فوقیت دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَماء کے دروازے تک خود حاضر ہوتے اور اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو شاہانہ شان و شوکت اور رُعبِ سلطنت کی پرواکئے بغیر ان کے اعزاز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالِم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: یا امیرَ المُؤمِنِیْن ! رعبِ سلطنت جاتا ہے۔ جواب دیا: **اگر علمائے دین کی تعظیم سے رُعبِ سلطنت جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔**[2]

ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ نے اپنے بیٹے کو حضرت امام کسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں علم دین سیکھنے کیلئے بھیج دیا اور خود بھی علمائے کرام کی اس قدر تعظیم بجا لارہے ہیں۔۔۔؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَماء کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت واہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اس لہلہاتے گُلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان نُفُوسِ قُدسیہ کا کیا اہم کردار ہے۔

اسی طرح اَمِیْرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا کہ جلیل القدر محدث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو خود ان کے

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴،بتغیر

2... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵،بتغیر

بھی اُستاد تھے انہیں اپنی اولاد کا اُستاد مقرر فرمایا۔(التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ، ۲۳۳/۱)

حُجّۃُ الاِسلام حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن علمِ دین کی اَہَمِیَّت کا احساس رکھنے والے تھے،ان کی دلی خواہش تھی کہ دونوں صاحبزادے محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کچھ اثاثہ بھی جمع کر رکھا تھا جو ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم میں بہت کام آیا۔(اتّحاف السادۃ المتّقین، مقدمۃ الکتاب، ج ۱، ص۹، ملخصاً)

اسی طرح ہمارے غوثِ پاک حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدالقادر جِیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بچپن میں ہی اپنی والدۂ مُحتَرَمہ کی اجازت سے عِلمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص۱٦۷، ملخصا) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلمِ دِین سیکھتے رہے یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوئے اور صِرف تیرہ(13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم اپنے والدِماجد حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کر کے سَنَدِ فراغت حاصِل کرلی۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۵،۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف اپنی اولاد کو بچپن ہی سے عِلمِ دِین سکھانے میں مشغول کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرتے ہوئے انہیں عِلمِ دِین سکھانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تَربِیَت کرنا اس لیے بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں نیک بنا کر اُس جہنَّم سے بچایا جاسکے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُورۃُ التَّحرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرشادِ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ   تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور

نَارًا وَّ قُوۡدُهَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَ يَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ ۝۶

اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتھّر ہیں، اس پر سخت کرّے (یعنی طاقتور) فِرِشتے مُقرَّر ہیں جو اللہ کا حُکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حُکم ہو وُہی کرتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا صدرُ الافاضِل مَولانا سَیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی خزائنُ العرفان میں آیتِ مبارکہ کے اس حصے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَ اَهۡلِیۡكُمۡ نَارًا) کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اوراس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالا کر، گُناہوں سے بازرہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بَدی سے مُمانَعت کرکے انہیں عِلم واَدَب سکھا کر (اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ**، یعنی تُم سب اپنے مُتَعَلِّقین کے سردار وحاکم ہو اور تُم میں سے ہر ایک سے روزِ قِیامت اس کی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ مُفتی محمد شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَعیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نگہبانی (یعنی نگرانی) میں ہو۔ اس طرح عَوام سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، طَلَبہ اَساتذہ کے، مُریدین پیر کے رِعایا ہوئے۔ یُوں ہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سِپُردگی میں ہو اس کی نگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتَحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اَعضاء وجَوارح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمور کا نگہبان ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جَواب دہ ہوگا۔ (نُزہۃ القاری، ۲/

۵۳۰بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کو چاہئے کہ احساسِ ذمہ داری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی مدنی تربیت کا خیال رکھیں، انہیں نماز روزے کا پابند بنائیں اور فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ الْعِباد وغیرہ کے شرعی اَحکامات سے بھی اُنہیں آگاہ کرنے کا انتظام کریں، اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِیْن سکھانے کیلئے درسِ نظامی (عالم کورس) کروادیا جائے تاکہ ہمارے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور ہماری اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مقصد کی تکمیل کیلیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ قائم ہیں، جامعۃ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ علم سے مُنوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کے انوار سے دلوں کو روشن کرنے کے لیے اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے، اس سلسلے میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ اپنے درجے کے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت کی طلبہ علمِ دین سے محبت

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه جامعۃ المدینہ کے طلبہ کی اس عملی کیفیت سے خوش ہو کر اپنے تاثرات بیان فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلباء

سے بہت محبّت کرتا ہوں اور ان کے صدقے سے اپنے لئے دعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے طلبہ کرام نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التّوبہ، تہجّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اطراف میں 12 مدنی کاموں کو عام کرنے کے لیے ذمّہ داریاں سنبھالتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام و طلبہ ٔ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ و طلبہ "**جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن**" کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کئی اساتذہ و طلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (للبنات) کی **مُدَرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے **8 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ۔یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔(فیضانِ سُنّت صفحہ ۵۸۹ ،ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی وسوسے اور ان کا علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین کے حُصُول کی برکت سے نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کے نیک بندے بھی طالبِ عِلْمِ دِین

سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی اولاد کو دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں داخل کروائیے اور خوش نصیبوں کی فہرست میں اپنا اور اپنی اولاد کا نام داخل کروائیے۔ اپنے بچوں کو علمِ دِین سے محروم کرکے دُنیوی تعلیم دِلوانے کا مقصد زیادہ سے زیادہ دُنیوی مال کا حصول ہوتا ہے اور بدقسمتی سے بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد دِینی تعلیم کی طرف مائل ہوئی تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مستقبل تاریک ہو جائے گا، یہ گھر کیسے بسائے گا اور کس طرح اسے چلائے گا، چند ہزار روپوں میں اپنی خواہشات کو کیسے پورا کر سکے گا اَلْغَرَض! اس طرح کے بے شمار شیطانی وسوسے آتے ہیں جس کی بنا پر بعض لوگ اپنے بچوں کو مستقل دینی تعلیم دلوانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اولاً ایسے والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مُسلمان جب بھی کوئی کام کرے اس کا مقصد حصولِ دنیا کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا حصول ہو اور خاص کر عِلْمِ دِین سیکھنے کے معاملے میں تو خالص رِضائے الٰہی کی ہی نیت ہونی چاہیے اور جہاں تک مال و دولت کا تَعَلُّق ہے تو یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے بہت بعید ہے کہ وہ اپنے دِین کی تعلیم حاصل کرنے والے کو تنہا چھوڑ دے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: جو عِلْمِ دِین حاصل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مُشکِلات کو آسان فرما دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (جامع بیانِ العم و فضلہ، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ۱۹۸، ص ۶۶) تجربہ بھی اس بات کا شاہد ہے کہ کامل اخلاص اور محنت کے ساتھ عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے، کئی دنیادار لوگوں سے زیادہ بہتر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، کئی بڑے بڑے حکمران اور افسران علمائے کرام کے ہاتھ چومتے، ان کی خدمت کرتے اور ان کی جوتیاں اُٹھانے کو سعادت سمجھتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ مقام و مرتبہ دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے مالدار کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

علم کی عزت کرنے والا بادشاہ

منقول ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابُو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعوت کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، کھانے کے وقت جب ہاتھ دھونے کیلئے لوٹا اور ہاتھ منہ دھونے کا برتن لایا گیا تو (خلیفہ ہارون رشید نے) برتن خدمت گار کو دیا اور خود لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ عزیز کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: "آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟" فرمایا: "نہیں۔" بادشاہ نے عرض کی: "ہارون" (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: جیسی آپ نے علم کی عزت کی، ایسی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا تھا۔[1]

امامِ اعظم کی نگاہِ بصیرت

اسی طرح حضرت سیِّدُنا قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن میں آپ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا، والدہ نے گھر چلانے کے لیے انہیں ایک دھوبی کے پاس بٹھا دیا، ایک بار یہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں جا پہنچے، وہاں کی باتیں انہیں اس قدر پسند آئیں کہ یہ دھوبی کو چھوڑ کر وہیں بیٹھنا شروع ہوگئے۔ والدہ کو جب پتا چلتا وہ انہیں اٹھاتیں اور دھوبی کے پاس لے جاتیں، جب معاملہ بڑھا تو ان کی والدہ نے حضرتِ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اس بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، میں نے اسے دھوبی کے پاس بٹھایا تھا تاکہ کچھ کما کر لاسکے، مگر آپ نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ حضرتِ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوش

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵، ملخصاً

بخت! اسے علم کی دولت حاصل کرنے دے وہ دن دُور نہیں جب یہ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا۔ یہ بات سن کر امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ بہت ناراض ہوئیں، کہنے لگیں: (آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں بھلا) ہم جیسے غریب لوگ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ کیسے کھا سکتے ہیں؟ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ استقامت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب عہدۂ قضا ان کے سپرد کر دیا گیا۔ ایک دفعہ خلیفہ نے ان کی دعوت کی، دورانِ دعوت خلیفہ نے باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: ''اے امام! یہ حلوہ کھایئے، روز روز ایسا حلوہ تیار کروانا ہمارے لئے آسان نہیں۔'' یہ سُن کر امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بات یاد آئی تو وہ مسکرانے لگے، خلیفہ کے استفسار پر فرمایا: میرے استادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا امام اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے برسوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ بیٹا باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا، آج میرے استادِ محترم کا فرمان پورا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت متعجب ہوئے اور کہا: بے شک علم ضرور فائدہ دیتا اور دِین و دنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ بعد الثلاثمائۃ ص ۲۷۸، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے بہت سے مدنی پھول موجود ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام نگاہِ فراست سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں، استادِ کامل کی خاص توجہ انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے، یہ بھی پتا چلا کہ علمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے دنیا داروں کو وہ مقام و مرتبہ نہیں ملتا جو علم کے شیدائیوں کو با آسانی حاصل ہو جاتا ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ علمِ دین خود بھی سیکھیں اور اپنی اولاد کی

مدنی تربیت کے لئے انہیں بھی دِین کا علم سکھائیں، یاد رکھئے! مرنے کے بعد نیک اعمال کے علاوہ دیگر چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی، یہ مال و دولت، بینک بیلنس، عالیشان بنگلے، بڑی بڑی گاڑیاں دنیوی مقام و مرتبہ سب یہیں رہ جائے گا، قبر میں ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہ جائے گا، میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین کے (1) صدقۂ جاریہ (2) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے، (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔(1)

فقدانِ علم کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، اشاعتِ علمِ دین اور نیک اولاد ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے کمر بستہ ہو جائیے اور انہیں **جامعۃ المدینہ** میں داخل کروائیے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی برائی جَہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرفہرست ہے گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست احباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا، غرض کیا حقوقُ اللہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر ہم سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات ہم پر آشکار ہو جائے گی کہ اس کا بنیادی اور سب سے نمایاں سبب **علمِ دِین سے دُوری** ہے۔ عِلْمِ دِیْن کے فُقدان اور درست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات و اخلاقیات میں بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی برائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کے سدِّ باب کے لئے محض علمِ دین حاصل کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ

1... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور مُتَعَلِّقِین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا کیا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** آپ کی علم دوستی اور اشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین وللبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی۔ جہاں 3 اساتذۂ کرام نے عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔ اس جامعۃ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلب گار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگئی۔ چنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِینِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر تعداد نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ علمِ دین کے حصول کے لئے **جامعۃُ المدینہ** کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر بالخصوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ بیان صرف پاکستان میں 402 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں کم و بیش 26013 طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جواہر علم سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پاچکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروائیے اور اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروائیے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر

انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقہ ٔجاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیِّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی، دِیْنِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی، اس کے پیغام کو عام کرنے والی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، الحج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُاللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نورالعرفان ص ۵۳۷) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنَّتوں کا عامل بنا کر سچا عاشِقِ رسول بنانے والی تحریک ہے، اس لیے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ یاد رکھئے! سونے، چاندی، نقدی

وغیرہ سے دِین کی مدد کرنا، کوئی نیا عمل نہیں ہے بلکہ میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ترغیب پر حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنے گھر کا سارا مال بارگاہِ رسالت میں حاضر کرنا۔(سنن الترمذی، ۵/۳۸۰،حدیث:۳۶۹۵،ملخصًا) گویا ہمیں یہ سبق دے رہا ہے کہ دِین کی سربُلندی کے لیے ایک مسلمان اپنا مال قُربان کرنے سے گُریز نہ کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربُلندی کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔(المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹،حدیث: ۶۶۰ ،ملخصًا)

اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، اس لیے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات و عَطیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات اکھٹا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی تَرَقّی کے لیے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اَہلِ محلّہ کو صدقہ کے فضائل بتاکر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر فضائلِ صدقات پر مُشتمل احادیثِ مُبارَکہ ذِکر فرمانے کے بعد ان سے ماخوذ چند فوائد بیان فرمائے ہیں۔ آیئے ان

میں سے کچھ فوائد ہم بھی سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:(1)(صدقہ دینے والے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بُری موت سے بچیں گے، 70 دروازے بُری موت کے بند ہوں گے(2) عُمریں زیادہ ہوں گی (3)رِزْق کی وُسْعَت ،مال کی کثرت ہو گی،(4) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قَضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بَلا دُور ہو گی(5) شکستہ حالی دُور ہو گی(6)مددِ الٰہی شامِل حال ہو گی۔(7)رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔(8)ملائکہ اُن پر دُرود بھیجیں گے۔ (9)ان کے گُناہ بخشے جائیں گے،مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی،(10)خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(11) ان کے ٹیڑھے کام دُرُست ہوں گے۔(12)آپس میں محبتیں بڑھیں گی۔(13) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور دَرَجے بُلند ہوں گے۔(14)روزِ قیامت دوزخ سے اَمان میں رہیں گے،(15)آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے۔(16)خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مُبارَک گروہ میں ہوں گے، جو حُضُور پُرنور سَیِّدِعالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۱۵۲، ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام سعادتوں کو پانے کے لیے نہ صرف اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتہ داروں، دوستوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلایئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔

ماہِ مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ماہِ رمضان المبارک میں ماہِ مدنی انعامات** منایا جارہا ہے: **فرمانِ امیر اہلسنّت:** (29 شعبان المعظم 1438 سے ماہِ رمضان المبارک تک) ماہِ مدنی انعامات منایا جائے گا۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی ماہِ مدنی انعامات منانے کی نیّت فرما لیجئے اوراپنے لیے مدنی انعامات کے 12 **ماہ کے 12 رِسالے** خرید فرما لیجئے اور ہر ماہ مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کر کے مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے۔

دُعائے عطار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، **اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔** اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے، عِلم وحِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا، ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی تین(3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصالِ ظاہری ہوا،اسی مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گے۔سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے میں ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا انسانی حور

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جنت سے دو سیب لے کر حاضر ہوگئے اور عرض کی:اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ پاک فرماتا ہے:ایک سیب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کھائیں اور دُوسرا خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں،میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے

ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرتِ سیّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چہرے کے نور سے منور ہو گئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب جنت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے: **فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٍ** یعنی **فاطمہ تو انسانی حُور ہے**۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت سَیّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا کو کیسی شان وعظمت سے نوازا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقْدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صادق وامین ہونے کی گواہی دے دی تھی، بِلا شُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے! اب آپ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں، چنانچہ

سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زہرا" اور "بَتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا

کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔(سفینہ نوح، ص۱۵، ۱۴ ملخصا)

آپ اخلاق وعادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔(ترمذی،۵/ ۴۶۶، حدیث:۳۸۹۸ملخصا) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5یا6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص۵۴ ملخصاً)

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہِرہ	جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ۳۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کَلی، پاکباز، طہارت کی پیکر اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی راحت ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُمّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہوجاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بَہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ص ۴۶۱)

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمَّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اذکار سے اس قدر مَحبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذَوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان مصروفیّت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کوئی گاڑی چلا رہا ہو یا بائیک پر کہیں جا رہا ہو اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے لگائے ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکرو دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد (Bad Habit) نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا جذبہ بڑھانے کیلئے سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شوقِ عبادت پر مزید ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء کی رُخصتی کے بعد حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْھا دونوں نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے رہے حتّٰی کہ 3 روز اسی طرح گزر گئے۔ چوتھے دن حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کریم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں نے 3 دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸، ملتقطاً ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ان نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلا عذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضان المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنئے۔

(1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال (کا فاصِلہ) دُور فرما دے گا۔" (کَنْزُ الْعُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸)

(2) جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصِلہ فرما دے گا۔" (کَنْزُ الْعُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی **عبادت کا ذوق و شوق** ہونا چاہئے، **علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ** ہونا چاہئے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے۔ عاشقانِ

رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دِین حاصل کرنا مُیسّر آتا ہے، ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے ان کو **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! **جامعۃ المدینہ للبنات** میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی، ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالامال ہوں گی تو اپنی اولاد کی **مدنی تربیت** کر سکیں گی، خود بھی **نمازی** بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی **نمازی** بنائیں گی، خود بھی **قرآنِ کریم** پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم پڑھنا سکھائیں گی۔ سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی **شوقِ عبادت و ذوقِ تلاوت** نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی　　کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بے پناہ محبّت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، صحابیاتِ طیبات اور بالخصوص سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنّتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر تھیں، چنانچہ

ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکِردار اور نِشَسْت وبرخاست میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (اَبُودَاوٗد،کتاب الادب،باب ما جاء فی القیام، ۴/۴۵۴ ، حدیث: ۵۲۱۷ ،ملتقطاً) ایک روایت میں اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (اَلْاَدب المفرد،باب قیام الرجل لاخیه،ص ۲۵۵ ،الحدیث: ۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تو سیرت وخصلت (Nature) میں بھی حضور کا نمونہ (Example) تھیں، قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں، ایک ہمارے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی، دوسری فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی۔ (مراٰۃ المناجیح،۶/ ۳۶۵)

رَسُوْلُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا	کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا شان ہے! خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو (Way of Talking) بھی اپنے والدِ محترم حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت سیدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والے بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک

اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، لوگوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والے بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والے اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بد گمانیوں سے بچانے والے بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں		کر دو آقا کرم، تاجدارِ حرم

(وسائل بخشش، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام فرمایا کرتی تھیں، حُسنِ سُلُوک سے پیش آتیں، جب دُکھی دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مُصطفٰے پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: جب خاتُونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمَت میں حاضِر ہوتیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ و المعانقۃ، ۱۷۱/۲، حدیث: ۴۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت فاطمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا ابْنَتِی بِضْعَۃٌ مِنِّی ، یَرِیبُنِیْ مَا رَابَھَا، وَیُؤْذِینِیْ مَا اٰذَاھَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، حديث: ٦٣٠٧، ص ١٠٢١)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا ادب و احترام کریں اور ان کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتے رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں	انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص ۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کر دیتیں اور خود

فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتیں، جس مکان میں رہتیں وہاں زیب و زینت (Decoration) کا نام ونشان تک نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی بمشکل میسر آتا، لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار و سخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، چنانچہ

ایثار و سخاوتِ فاطمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ اِبنِ عباس فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر گستاخی کی: تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! بنو سُلیم میں 4 ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنتِظام کرے؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ

مصطفٰے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارَکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدقِ دل سے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادب واِحترام سے رِدائے مبارَکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرست نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نومسلم (New Muslim) کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور

دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (سفینۂ نُوح، حصّہ دُوُم، ص۳۳ ملخصًا)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے		کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

اے عاشقانِ اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نومسلم (New Muslim) کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ ہم تو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو لُوٹ رہے ہیں، اگر کبھی کوئی حاجت مند آ جائے تو پہلے چار باتیں سُناتے ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل و رُسوا کرتے، اس کی عزّت کو پامال کرتے، طرح طرح کی باتیں سُناتے ہیں۔ یاد رکھئے! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت و رُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ **اللہ** پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ بندہ جب کسی کی حاجت پوری کرتا ہے تو **اللہ** کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان، الثلث والخمسون من شعب الایمان۔۔ الخ، ۱۱۵/۶، حدیث: ۷۶۵۳)

(2) ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، ۳۵۳/۸، حدیث: ۱۳۷۲۳)

(3) ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔

(الترغیب والترهیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین ۔۔۔ الخ، ۳۱۷/۳، حدیث: ۴۰۲۲)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم		دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ غریب و مستحق لوگوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ جس قدر ہو سکے **مدنی عطیات** کے ذریعے اپنی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھی تعاون کریں کیونکہ

دعوتِ اسلامی کے 104 شُعبہ جات کو چلانے کے لئے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے والی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، حج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نورالعرفان، ص۵۴۳) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنَّتوں پر چلانے والی تحریک ہے، اس لئے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ اسلام کی سربُلندی کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوْجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔ (المعجم الکبیر، ۲۷۹/۲۰، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً)

فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے چُھپے ہوئے نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک ہے، اس لئے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضَانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات و عَطیّات کی اَدائیگی کی طرف

مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات جمع کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر اپنے گھر، رشتہ داروں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو **صدقات کے فضائل** بتا کر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے مدنی عطیات کسی مسجد یا کسی مدرسے میں استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں "اللہ" کا ذکر ہوتا ہے، پانچوں وقت بندگانِ خدا سجدہ ریز ہوتے ہیں، فرض علوم سیکھنے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ یہ ان کے لئے کتنا بہترین صدقۂ جاریہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے، مساجد و مدارس کی تعمیرات میں حصہ لینے، دِینی کاموں میں تعاون کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو بڑھانے کیلئے مدنی عطیات کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلہ"** بھی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی قافلہ علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مدنی قافلہ رحمتوں کے نزول کا سبب ہے، ☆ مدنی قافلے کی برکت سے فرائض وواجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے، ☆ مدنی قافلے کی برکت سے سنّتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے، ☆ مدنی قافلے کی برکت سے اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ مدنی قافلے کی برکت سے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل کا موقع ملتا ہے۔

عموماً مدنی قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اس خوش نصیب کے بارے میں 3 باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔(1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔(2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔(3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔(الترغیب والترھیب،کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد۔۔ الخ، ۱/ ۱۶۹ ،رقم: ۵۰۳ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب **مدنی قافلے** کی ایک مدنی بہار سُنتے اور مدنی قافلے میں سفر کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

گناہوں سے نجات مل گئی

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل گناہوں کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے جان بوجھ کر نمازیں قضا کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور مختلف گناہوں میں منہمک رہنا ان کے معمولات میں شامل تھا، گناہوں کی سیاہی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ کسی کے سمجھانے کے باوجود بھی نہ مانتے تھے، ہر ایک کی بات سُنی اَن سُنی کر دیتے تھے، بُرے لوگوں میں اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے اُن کے اخلاق و کردار انتہائی داغ دار ہو چکے تھے، ان کی زندگی میں مدنی بہار کچھ یُوں آئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ عاشقِ رسول اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے گُناہوں سے پُر خار زندگی کو سنّتوں سے پُر بہار بنانے کے لیے انفرادی کوشش فرمائی اور دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، اُن کی پُر خلوص اور محبت بھری دعوت کے سبب وہ انکار نہ کر سکے اور مدَنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے اور جلد ہی عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے کے مسافر بن گئے، مدَنی قافلے کی برکت سے انہیں زندگی میں پہلی بار پانچوں

نمازیں پابندی کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کی سعادت ملی، مزید سیکھنے سکھانے کے مدَنی حلقوں میں طہارت، نمازاور دیگر ضروری شرعی مسائل سیکھنے کو ملے اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار میں نمایاں تبدیلی واقع ہوگئی،دل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانب مائل ہوگیا، سنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بن گیا، نمازوں کی پابندی کا پکا ارادہ کرلیا اور جلد ہی سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو
الفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خدا چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعا پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دُکھ کا دَرماں ملے آئیں گے دن بھلے ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش، ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات (Saintly-Miracles) سے نوازا۔اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سُنتے ہیں، چنانچہ

عظیمُ الشّان دعوت

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا (Wish) ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدَم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان تک جس قدر حُضور کے قدَم پڑے تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَأثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر قدَم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتَأثِّر ہو کر کہا: بہُت اچھا، جایئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنْتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور

شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہوگئے۔ حضرتِ سیّدہ خاتونِ جنّت تنہائی میں تشریف لے جاکر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سربسجود ہوگئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنْتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَرْیائے کَرَم ایک دم جوش میں آگیا اور (فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہوگئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اَکرم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گوشۂ تنہائی میں جاکر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدَم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستِطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو میری خاطِر اپنے محبوب کے ان قدَموں کے برابر جتنے قدَم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب

کی اُمَّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرما دے۔

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بار گاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کی دُعا بار گاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدَم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔ (جامِعُ المُعْجِزات، ص۲۵۷ ملخصاً)

اِلٰہی جہنم سے آزاد کر دے		میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جایئے! امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بالخصوص علیُّ المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں، یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیدہ فاطمہ کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لئے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم

رکھیں، اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار و محبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمالیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

برکت والی سینی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بُھوک محسوس کی تو بنتِ رسول اللہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتُول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے سِینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دوروٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے جب اس سِینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے عرض کیا: ھُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ

اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ علی، حضرات حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرماکر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تَناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے، پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ سیّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔(تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الاٰیۃ۳۷، ج۲، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرتِ سیّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتے پیتے ہیں، اچھا پہنتے ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔(المعجم الکبیر، ۱۹/ ۴۱۹، حدیث: ۱۰۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو

اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں اور ملازموں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے در گزر کریں، اس کے گھر کی عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچائیں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے
(وسائل بخشش، ص۵۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ (مسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۲۲ ،حدیث: ۱۳۱۲)

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں غلام آئے، جب یہ خبر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں خادمہ(Maidservant)مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ فرمایا: جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33مرتبہ سُبْحَانَ الله، 33مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰه اور 34مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہے۔ (کتاب الدعاءللطبرانی، باب القول عند اخذ المضاجع، حدیث:۲۳۱، ص۹۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشعار کی صورت میں اس واقعے کو یوں بیان فرمایا ہے:

آئیں جب خاتونِ جنّت اپنے گھر	پڑگئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے	ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زہرا کو اَسَدُ اللہ نے	بانٹے ہیں قیدی رَسُوْلُ اللہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے	اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
سُن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر	تاکہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں	والدہ سے عرض کر کے آگئیں
گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا	والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں	گھر کی تکلیفیں سنانے آئیں تھیں
آپ کو گھر میں نہ پایا شاہِ دیں	مجھ سے سب دکھ درد اپنا کہہ گئیں

ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں	چکی اور چولھے کے وہ دُکھ سے بچیں
سُن لیا سب کچھ رسولِ پاک نے	کچھ نہ فرمایا شہِ لولاک نے
شب کو آئے مصطفٰے زہرہ کے گھر	اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے	باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا	آسرا رکھو فقط اللہ کا
ہم تمہیں تسبیح اک ایسی بتائیں	آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں
اولاً سبحان 34 بار ہو	پھر اَلْحَمْد اتنی ہی پڑھو
اور 34 بار ہو تکبیر بھی	تا کہ 100 ہو جائیں یہ مل کر سبھی
پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام	وِرد میں اسے رکھنا اسے اپنے مُدام
خُلد کی مختار راضی ہو گئیں	سُن کے یہ گفتار خوش ہو گئیں
سالک ان کی راہ جو کوئی چلے	دِین و دنیا کی مصیبت سے بچے

(رسائل نعیمیہ، ص ۴۳، ۴۲)

کتاب "شانِ خاتونِ جنت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ مطہرہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**شانِ خاتونِ جنت**" کا ضرور مطالعہ فرمایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں خاتونِ جنت کی شان و عظمت، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کرامات، آپ کا عشقِ رسول، آپ کی پردے سے محبت، آپ کا نکاح و جہیز، آپ کا ایثار

وسخاوت اور بہت سے ایمان افروز مدنی پھول اس کتاب میں جمع کردئے گئے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کو مزید سمجھنے اور ان کے فیضان سے برکتیں لُوٹنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں بزرگوں کے فیضان کو عام کرنے کیلئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ "**مَجلِس مکتبۃُ المدینہ**" بھی ہے۔ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمُطابِق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بَیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرَقّی کی، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عَرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے مدنی پُھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی برکتوں کے کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ آخری عشرے کا اِعْتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶، الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں، مرحبا! امیر اہلسنّت کی جانب سے مدنی مذاکروں کی صورت میں عصر کی نماز کے بعد اور بعدِ تراویح علمِ دین کے رنگ برنگے مہکے مہکے مدنی پھول عطا ہوتے ہیں، اللہ اللہ روزانہ دُعائے افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتا ہے، اگر پورا ہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کرسکتے تو کم از کم آخری عشرۂ

رمضان کی ترکیب تو بنا ہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا رات کو عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کام کاج کے دوران بھی تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا شکل و صورت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنّتِ مصطفٰے کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا غریبوں کی حاجت روائی فرماتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں سے حُسنِ سُلوک فرماتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا صبر و استقلال کا عملی نمونہ تھیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور سُنّتِ مصطفٰے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگراِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُوْد پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا مجھ پر دُرُوْد پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔

(فردوس الاخبار، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹)

وہ سلامت رہا قِیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر بھیج اے میرے کِردگار سلام

(ذوقِ نعت، ص۱۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ملائکہ تلاوت سُننے آتے رہے

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک رات اپنے اِصطبل (گھوڑے باندھنے کی جگہ) میں قرآنِ مجید کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ان کا گھوڑا

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اُچھلنے لگا۔انہوں نے دوبارہ قرآن کی تلاوت شروع کی تو گھوڑا دوبارہ اُچھلنے لگا، تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت سَیِّدُنا اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) کو نہ روند ڈالے، لہٰذا میں گھوڑے کو پکڑنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے سر پر ایک چھتری سایہ فگن ہے، جس میں چراغ روشن ہے ،پھر وہ فضا میں گم ہو کر میری نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ صبح کے وقت میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں گزشتہ رات اپنے اِصطبل میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا اُچھلنے لگا۔جب میں باہر آیا تو میں نے اپنے سر پر ایک چھتری کو سایہ فگن دیکھا جس میں چراغ روشن تھے، پھر وہ فَضا میں بُلند ہوتی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی،اس وقت (میرا بیٹا) گھوڑے کے قریب تھا مجھے خوف محسوس ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے روند نہ ڈالے۔یہ سُن کر تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری قِرأت سُننے آئے تھے، اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح لوگ انہیں دیکھتے اور ان میں سے کوئی پوشیدہ نہ رہتا۔(مسلم،کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ۔۔۔ الخ، رقم: ۷۹۶،ص ۳۱۱ ملتقطاً)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جس مقام پر قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں رَحمت کے فرشتوں کا نُزول ہوتا ہے، اس جگہ پر اللہ پاک کی رَحمتوں کی برسات ہوتی

ہے، تلاوتِ قرآن کی برکت سے آس پاس رہنے والی مخلوق کو قُدرت کے نَظارے بھی دِکھائی دیتے ہیں، جیسا کہ آپ نے سُنا کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ تلاوت کرتے رہے اور ان کا گھوڑا فرشتوں کانَظارہ کرتارہا اوراُن صحابی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے بھی ایک روشن چراغ کی صورت میں فرشتوں کو ملاحظہ فرمایا۔یادرکھئے! قرآنِ کریم اللہ پاک کابہت ہی مبارک اور بابرکت کلام ہے،اس کا پڑھنا، پڑھانا، سُننا،سُنانا سب ثواب کے کام ہیں، نہ صرف اس کی تلاوت کرنا کارِ ثواب ہے بلکہ اس کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے:اَلنَّظْرُ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ مجید کو دیکھنا عبادت ہے۔(شعب الایمان،باب فی بر الوالدین، ۱۸۷/۶، حدیث: ۷۸۶۰)یہی وجہ ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وقتاً فوقتاًاپنے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی اوربہت سی احادیثِ کریمہ میں اس کے فضائل بھی بیان فرمائے۔جو لوگ کثرت سے قرآنِ پاک پڑھتے ہیں ان پر اِنعاماتِ خُداوندی کی کیسی چھما چھم بارشیں برستی ہیں، آیئے! اس بارے میں تین (3) احادیثِ کریمہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

جنّتی لباس پہنایا جائے گا

1. ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کالباس)پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلّہ (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم !اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے کرامت کا تاج(Crown) پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم !اس سے راضی ہوجا۔تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے

کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجآء فی من قرأ...الخ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴)

خزانے سے افضل

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک قرآن سُننے والے سے دنیا کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے اور قرآن پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت سُننا سونے کے خزانے سے بہتر ہے، اس کی ایک آیت پڑھنا عرش کے نیچے موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔(مسند الفردوس، ۵/۲۵۹، حدیث: ۸۱۲۲)

ایک حرف پر 10 نیکیاں

3. ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو 10 کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جآء فی من قرأ...الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سُننے سے دُنیاوی مصیبتیں، پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، مسلمان تکالیف (Troubles) اور بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا دنیاوی مال و دولت سے بہتر ہے بلکہ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ پاک کا کلام پڑھتے رہتے ہیں، ان کے دلوں کو سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے، ایسے خوش نصیب لوگوں پر انوار و تجلیات کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، آخرت میں انہیں جنت میں داخل فرما دیا جائے گا حتّٰی کہ ان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے

کے مُطابق جنت کے درجات طے کروائے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں روزانہ وقت نکال کر خُوش دِلی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت بنانی چاہئے تاکہ ہم بھی قرآنِ پاک کی برکتیں حاصل کرسکیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں ایک مرتبہ پھر ماہِ رمضان کی مدنی بہاریں دیکھنا نصیب فرمائیں، یاد رکھئے! ماہِ رمضان "**ماہِ نزولِ قرآن**" بھی ہے۔ اگر ہم اِس مبارک مہینے میں بھی تلاوتِ قرآن نہ کرسکیں تو کتنی بڑی محرومی ہے، یہی وہ مبارک مہینا ہے کہ جس میں **نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا بڑھا** دِیا جاتا ہے۔ اِس ماہِ مبارک کی تشریف آوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے، آیئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ بالخصوص **ماہِ نزولِ قرآن** میں کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کریں گے۔ روزانہ کا ایک وقت مقرر کرلیجئے مثلاً اتنے بجے سے اِتنے بجے تک میں اِتنی تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کروں گا۔" حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روزانہ کے لیے تلاوتِ قرآن کی ایک مقدار مقرر کی ہوئی تھی۔ اس مقدار تلاوت کے بغیر آپ کسی سے بات چیت نہیں کرتے تھے۔

اگر ہم قرآنِ کریم پڑھنا نہیں جانتے توپڑھنا سیکھیں، اگر پڑھنا جانتے ہیں تو دُوسروں کو سکھائیں۔ مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جو صرف ماہِ رمضان میں ہی مسجدوں کا رُخ کرتی ہے، بالخصوص مسلمانوں کو اِہتمام کے ساتھ نماز سکھائی جائے، قرآنِ کریم سکھایا جائے، یہ بہت بڑی نیکی ہے، اگر ہماری تھوڑی سی کوشش سے کوئی نمازی بن گیا، دُرست قرآنِ کریم پڑھنے والا بن گیا تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے   تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کا ذوق اور بُزُرگانِ دِین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین نے ساری زندگی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے گُزاری، یہ خوش نصیب لوگ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنَّت و مُسْتَحَبَّات بھی پابندی سے اَدا کرتے، شوق و مَحَبَّت سے خوب شب بیداری فرمایا کرتے، دن کو روزہ رکھتے اور راتوں میں قیام فرماتے، یہ نیک سیرت لوگ خود بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کثرت سے کیا کرتے اور لوگوں کو بھی قرآنِ پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے، آیئے! بطورِ ترغیب بُزُرگانِ دین کے چند واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمارا بھی ذہن بنے اور ہم بھی بزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے والے اور دوسروں کو پڑھانے والے بن جائیں، چنانچہ

عبادت وریاضت دیکھ کر قبولِ اسلام

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس روح پَرْوَر منظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹھے ہو جاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت وریاضت اور خوفِ خدا میں رونا لوگوں کو بہت متأثر کرتا تھا، آپ کے اس عمل کے سبب کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔(الریاض النضرۃ، ۱/۹۲)

صحابۂ کرام کا اندازِ تلاوت

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (امیر المومنین) حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک رات میں ختمِ قرآن فرماتے۔ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کرلیتے تھے۔

(مرآۃ المناجیح،۳/۲۷۰)حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ایک پاؤں رِکاب میں رکھتے اور قرآنِ مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رِکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زِین پر بیٹھنے تک اتنی دیر میں ایک قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔(شواھد النبوۃ، رکن سادس دربیان شواھد ودلایلی...الخ،ص ۲۱۲)

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد)ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں:میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar)کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے:

جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُراَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔(حلیۃ الاولیاء،۲/ ۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاًو ملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

قرآن کی تلاوت کرنے میں مقابلہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ بَہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک (مرتبہ)رات کے وقت اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو رکعت نماز ادا کرے اور ایک رکعت میں مکمل

قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔ وہاں موجود حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ سَیِّدُنا شیخ بَہاءُالدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود کھڑے ہوئے اور 2 رکعت نماز شروع کردی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور 4 پارے مزید تلاوت فرمائے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کرلی۔ (فوادالفوائد مترجم، پانچویں مجلس، ص ۶۲ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ بُزُرگانِ دین کے واقعات سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر شوق و محبت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے، دن رات ربِّ کریم کا کلام پڑھتے رہتے تھے، اللہ پاک کے کلام سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ کچھ ہی دیر میں پورے قرآنِ پاک کی تلاوت فرمالیا کرتے تھے۔ مگر افسوس! آج مسلمانوں کی اکثریت قرآنِ پاک کی تعلیم سے ناآشنا ہے، بعض نادانوں کو قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا بھی نہیں آتا، اور جن کو پڑھنا آتا ہے وہ بھی سالوں سال تک قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھتے، کئی کئی مہینے (Months) گزر جاتے ہیں مگر مسلمانوں کے گھر تلاوت کی برکت سے محروم رہتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے ان احادیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے، ان نیک سیرت لوگوں کی اَداؤں کو اپناتے ہوئے ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی قرآنِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائیں گے۔

دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی وہ مسجد بھرو مدنی تحریک ہے کہ جس کے مدنی مقصد میں **فیضانِ قرآن** کو عام کرنے کی ترغیب شامل ہے، وہ **مدنی مقصد** کیا ہے: آیئے! ہم بھی دُہرا لیتے ہیں "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**"۔ ان شاء اللہ عزوجل

اِس مدنی مقصد میں اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کرنے کا مدنی پیغام بھی دِیا جارہا ہے، لوگوں کی اِصلاح میں تعلیمِ قرآن کی ایک بنیادی اہمیّت ہے، مسلمان اور قرآن ساتھ

ساتھ ہیں، قرآنِ کریم کی رہنمائی کے بغیر کوئی منزل تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کو پسِ پُشت ڈال کر کامیابی کی اُمید کیسے رکھی جاسکتی ہے؟ قرآنِ کریم ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مختلف انداز سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کررہی ہے، تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ایک انداز یہ بھی ہے کہ مختلف مقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدرسۃُ المدینہ** (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے، دعائیں یاد کرتے اور وضو و غسل اور نماز کے ضروری مسائل کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دُعائیں یاد کرتی ہیں۔

عطا ہو شوق مَوْلیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا

مدرسۃُ المَدِینہ بالغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک وبیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً **13853** (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپّن) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **89043** (نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

مدرسۃُ المَدِینہ بالغات

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے،اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63ہزار** سے زائد ہے۔

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃالمدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!مدرسۃالمدینہ بالغان 12مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کاایک مَدَنی کام بھی ہے۔ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز،وُضو اور غُسْل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے،☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے،☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے،☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع ملتا ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا آتا ہے۔ آیئے!مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت

کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ ۔۔۔ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر ۔۔۔ کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ ۔۔۔ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ ۔۔۔ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ عظیم وہ مُبارک کتاب ہے کہ جس میں اللہ پاک نے بہت سے اَحکامات نازل فرمائے، ان میں بعض احکام وہ ہیں جن پر مسلمانوں کو عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رَمضانُ الْمبارک کے روزے رکھنے، اِسْتِطاعت ہونے کی صورت میں حج اَدا کرنے، والدین کے حُقُوق(Rights) ادا کرنے اور ان کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے، عورتوں کو شرعی پردہ کرنے، مسلمانوں کو سلام کرنے، ان کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کے علاوہ بہت سے احکامات ہیں جن پر عمل کا حکم دیا گیا جبکہ چوری کرنے، بدکاری کرنے، سُود کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، ناجائز لین دین کرنے، بِلا وجہ کسی پر غُصّہ کرنے، کسی کو بُرے

اَلقابات سے پُکارنے کے علاوہ مزید بہت سے بُرے کاموں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ الغرض اس پاکیزہ کتاب یعنی قرآنِ کریم میں ان تمام چیزوں کا بیان موجود ہے جن پر عمل کرنے کی برکت سے مسلمانوں کو نہ صرف دنیامیں فائدہ پہنچتا ہے بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں بھی اس کا ڈھیروں اَجر و ثواب ملے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اِن احکامات پر خُوش دِلی کے ساتھ پابندی سے عمل کریں تا کہ دنیا اور آخرت سنور جائے آیئے! اس بارے میں **پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155** میں ارشادِ خداوندی سنئے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اُمّت پر قرآنِ مجید کا حق

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت "تفسیرِ صراطُ الْجِنان" جلد 3 صفحہ 247 پر ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔ افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل (کرنے) کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جُزدان و غِلاف کی زِینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقَدَّس کتاب کو سینے سے لگا کر حرزِ جاں بنائے رکھا اور اس کے دَسْتُور و قوانین (Rules) اور

اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور اَغیار کے دست نگر بن کر رہ گئے ہیں۔

(صراط الجنان، ۳/۲۴۷)

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر — اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کے احکام پر عمل نہ کرنے کا دُنیوی نُقصان تو اپنی جگہ، اُخروی نُقصان بھی اِنتہائی شدید ہے، یقیناً جس نے اپنی زِندَگی میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے احکام پر عمل نہیں کیا، اللہ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کو راضی نہ کیا وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہو گا اور آخرت میں بھی اس کی سخت پکڑ ہو گی۔

فتنوں سے بچنے کا طریقہ

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ برپا ہو گا۔ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہو گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ پاک اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں

ہدایت ڈھونڈے گا اللہ پاک اسے گمراہ کر دے گا، وہ اللہ پاک کی مضبوط رَسّی اور حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا رستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں، دوسری زبانیں مل کر اسے مشکوک نہیں بناسکتیں، جس سے عُلماء بے پروا نہیں ہوتے، جو زیادہ دُہرانے سے پُرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات (Wonders) ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جِنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سُنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا، جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ انصاف کرنے والا ہو گا اور جو اس کی طرف بُلائے تو ضرور وہ سیدھی راہ کی طرف بلایا گیا۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل القرآن، ۴/۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۵ ملتقطاً)

احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب

حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی کتابوں سے مقصود ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے نہ فقط زبان سے بِالتَّرتیب ان کی تلاوت کرنا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے، تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران عتاب بلکہ سزا (Punishment) کا مستحق ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن بھی اسی خط کی طرح ہے جس میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ دِین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کی تعمیر کریں اور

بندے فقط قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا فقط قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔(روح البیان، البقرة،تحت الآیة: ۱، ۱۵۵/۶۴ ،ملخصاً)

قرآن کے احکام اور ہماری حالت

"تفسیر صراطُ الجنان" جلد 3 صفحہ 467 پر ہے: قرآنِ مجید کے اَحکام پر عمل کے سلسلے میں ہم اپنے اَسلاف (بُزرگوں) کے حال اور اپنے حال کا مُوازنہ کریں تو موجودہ دَور میں مسلمانوں کی مجموعی صورتِ حال انتہائی تشویشناک نظر آتی ہے کہ فی زمانہ مسلمان قرآنِ مجید پر عمل سے انتہائی دُور ہو چکے اور دنیا کی نعمتوں اور رنگینیوں پر مطمئن بیٹھے نظر آرہے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کا حکم اور قرآنِ مجید کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمیں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا اور ترغیب کے لئے احادیثِ مُبارکہ میں اس کے کثیر فضائل بیان کیے گئے ہیں اسی طرح ہمیں اس کے اَحکامات پر عمل کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے اور جو لوگ قرآنِ پاک میں بیان کردہ احکامات پر عمل نہیں کرتے ان کے لئے عذابات کی سخت وعیدیں بھی آئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ کنزالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر صراطُ الجنان / خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان کا مُطالعہ (Study) بھی کریں کیونکہ قرآن میں غور و فکر کرنا اسے سمجھنا بھی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کر کے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔(احیاء العلوم، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، ۱۷۰/۵)

مصر کا بادشاہ

حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی مرُادانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں (بادشاہِ مصر) "احمد بن طُولون" کی قبر کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ ایک شخص اس کی قبر پر قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہے۔ پھر ایسا ہوا کہ اس شخص نے "احمد بن طولون" کی قبر پر آنا چھوڑ دیا۔ کافی عرصہ بعد میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: کیا تُو وہی شخص نہیں جو "احمد بن طولون" کی قبر کے پاس قرآن پاک پڑھا کرتا تھا؟ تو وہ کہنے لگا: آپ نے بجا فرمایا، میں ہی ابنِ طُولون کی قبر کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا کیونکہ وہ ہمارا حاکم تھا اور عدل و انصاف کے معاملے میں مشہور (Famous) تھا، لہٰذا میں نے اس بات کو پسند کیا کہ اس کے لئے ایصالِ ثواب کروں اور اس نیَّت سے میں نے اس کی قبر کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔

حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے اس شخص سے پوچھا: پھر اب تم وہاں تلاوت کیوں نہیں کرتے؟ وہ شخص کہنے لگا: ایک رات میں نے خواب میں "احمد بن طولون" کو دیکھا، اس نے مجھ سے کہا: تم میری قبر پر قرآن کی تلاوت نہ کیا کرو۔ میں نے کہا: آپ مجھے تلاوتِ قرآن سے کیوں منع کر رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جب بھی تم قرآنِ مجید کی کوئی آیت تلاوت کرتے ہو تو مجھے سر پر زور دار ضرب لگائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے: کیا تم نے دنیا میں یہ آیت نہ سنی تھی؟ لہٰذا اس خواب کے بعد میں نے "احمد بن طولون" کی قبر پر تلاوت کرنا چھوڑ دی۔

(عیون الحکایات، ص ۲۰۳)

قرآن پر عمل نہ کرنے کی سزا

بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین سے منقول ہے: بعض اوقات بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو

اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور کبھی بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ عرض کی گئی: یہ کیسے ؟ فرمایا: جب وہ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ورنہ لعنت بھیجتے ہیں۔(احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، ۱/۳۶۵)

قرآن پر عمل نہ کرنے والے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن کو ایک شخص کی صورت عطا کی جائے گی، پھر اسے ایک ایسے شخص کے پاس لایا جائے گا جو قرآن کا عالم ہونے کے باوجود اس کے حکم کی مخالفت کرتا رہا، قرآن اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہے گا: اے میرے ربّ! اس نے میرا علم حاصل کیا لیکن یہ بہت بُرا عالم ہے، اس نے میری حدود کی خلاف ورزی کی، میرے فرائض کو ضائع کیا، میری نافرمانی میں لگا رہا اور میری اطاعت کو چھوڑ دیا۔ قرآن اس پر دلائل کے ساتھ الزامات لگاتا رہے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا: اس کے بارے میں تیرا معاملہ تیرے سپرد ہے۔ قرآن اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جائے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں ایک چٹان پر اوندھے منہ گرا دے گا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، من قال: یشفع القرآن... الخ، ۷/۱۶۹، حدیث: ۱ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! بیان کردہ احادیث کے مطابق جو لوگ قرآن کی پاسداری نہیں کرتے، قرآنِ پاک بروزِ قیامت اللہ کریم کی بارگاہ میں ایسے لوگوں کی شکایت(Complain) کرے گا، جو لوگ قرآن کے حلال و حرام پر عمل نہیں کرتے وہ فرشتوں کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قبر وحشر کے عذاب سے محفوظ رکھے، دین و دنیا میں عافیت اور کرم والا معاملہ فرمائے، قرآنِ حکیم کو ہمارے لئے

ذریعہ نجات بنائے اور اس کی برکت سے ہمیں اپنی دائمی رضا عطا فرمائے۔

یا رب تو مُبلِّغ مجھے سُنّت کا بنا دے   ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!

اللہ مرض سے تو گناہوں کے شفا دے   میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے، اس کے احکامات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "**صراطُ الجنان**" سے روزانہ ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنایئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ سمیٹئے۔ آیئے! تفسیر صراط الجنان کی چند نمایاں خصوصیات (Qualities) سُنتے ہیں:

"تفسیر صراط الجنان" کا تعارف

(1) تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیئے گئے ہیں، ایک اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزالعرفان** کے نام سے۔ (2) تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں، بالخصوص اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کر کے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ (3) تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے۔ (5) تفسیر صِراطُ الجنان میں حتَّی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تا کہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ (6) تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا

تذکرہ اور معاشرتی برائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں۔ (7) تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔(9) تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے۔ (10) تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ آپ بھی نیت کیجئے کہ روزانہ کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ **"صراطُ الجنان"** کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہوجائے	ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "مدرسۃ المدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی تعلیم عام کرنے، نیک لوگوں کی صحبت پانے، احکامِ قرآن پر عمل کرنے کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، جس میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ"** بھی ہے۔ اس مجلس(Depart) کی کوششوں سے مُلک وبیرونِ ملک حفظ وناظرہ کے ہزاروں مدارِس بنام "مدرسۃ المدینہ" (للبنین و للبنات، جزوقتی، رہائشی) قائم ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ سے اب تک مجموعی طور پر تقریبا **74329** (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس) مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش **215822** (دولاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو

بائیس)ہے۔اب تک ملک و بیرونِ ملک میں مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات) کی تعداد کم وبیش **2761** (دوہزار سات سواکسٹھ) ہیں اور اُن میں تقریباً **128413** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

آپ بھی اپنے مدنی منوں اور منیوں کو مدرسۃ المدینہ میں داخلہ دلوایئے اور خود بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی نیت کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں		اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ قرآنِ پاک میں فرائضِ اسلام کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے آفتیں، مصیبتیں ختم ہوتی ہیں۔

☆ قرآنِ پاک کے احکامات پر عمل کرنے سے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔

☆ قرآنِ پاک پر عمل نہ کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا ہوتے ہیں۔

☆ قرآنِ پاک میں آئندہ آنے والے واقعات کی خبریں بھی موجود ہیں۔

☆ قرآنِ پاک میں نیک لوگوں کے لئے نصیحت اور ہدایت ہے۔

☆ قرآنِ پاک میں گزشتہ اُمّتوں کے واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور اس میں موجود احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہوگی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الأقوال، الباب السادس فی الصلاۃ۔۔۔الخ، الجزء الاول، ۱/ ۲۵۵، حدیث:۲۲۳۶)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک جاری و ساری ہے۔اِس ماہِ مبارَک کی سَتْرہ(17) تاریخ کو اُمُّ المؤمنین، زَوْجَۂ رسولِ کریم، حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ، عالِمَہ، مُفْتِیَہ، مُفَسِّرَہ، مُحَدِّثَہ،فَقِیْہَہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبَہ،طاہِرہ،عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یَومِ وِصال ہے۔ آیئے!اِسی مُناسَبَت سے آج ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت،اَوصاف و کمالات اور سِیرتِ طَیِّبَہ کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔پہلے آپ کا مُخْتَصر تعارُف سُنتے ہیں، چنانچہ

تَعارُفِ اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی مومنوں کی ماں) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کانامِ نامی اِسمِ گرامی عائشہ، کُنْیَت اُمِّ عبدُ اللہ،والِدہ کانام **"اُمِّ رُومان"** اور والد امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔(مدارج النبوت ،قسم پنجم، باب دوم ذکرازواج ... الخ، ۴۶۸/۲ ملخصاً)۔

17 رَمَضانُ المبارَک 57 یا 58 ھِجْری میں مدینۂ منوَّرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وِصالِ ظاہِری ہوا۔ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی وصیّت کے مُطابِق رات میں لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو جنَّتُ البَقِیع میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے پہلو میں دفن کیا۔ (شرح الزرقانی،الفصل الثالث فی ذکرازواجه الطاهرات... الخ، عائشه ام المؤمنین، ۳۹۲/۴)

اُس مبارک ماں پہ صَدقہ کیوں نہ ہو سب اَہلِ دِین　　جو ہو اُمُّ الْمُؤمنین بِنْتِ اَمیرُ الْمُؤمنین

کیا مبارَک نام ہے کیسا پیارا ہے لقب　　عائشہ محبوبۂ محبوبِ رَبِّ العالَمِین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی مسلمان اُس عظیم ماں پر نثار کیوں نہ ہوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمُّ الْمُؤمِنین یعنی مومنوں کی ماں اور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی امیرُ المؤمنین یعنی تمام مومنوں کے امیر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی ہیں۔ آپ کا نامِ پاک **"عائشہ"** کتنا بابرکت نام اور لقب **"رَبُّ العَالَمِیْن کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حبیبہ"** کتنا پیارا لقب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ تمام اُمَّہاتُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن مقام و مَرتبے اور دیگر خُصوصیات میں دیگر عَورَتوں سے بلند ہیں، سب کی سب اعلیٰ دَرَجے کی وَلِیّات ہیں، نہایت عُمدہ صِفات سے آراستہ، عِلْم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں، مگر اِن مبارَک ہستیوں میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ذاتِ مُقَدَّسہ کی حَیْثِیَّت ایک روشن سورج کی طرح ہے۔ نگاہِ مُصْطَفٰے کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ وہ خوش قسمت خاتون ہیں، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرَکت سے فَیضیاب ہونے کا شَرَف حاصِل ہوا، چنانچہ

خُصُوصی رَفاقت و قُربَتِ مُصْطَفٰے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا (نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَیّامِ دُنیا کے آخری لمحات کی کَیفِیّات بَیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (جب مزاجِ رسول شِدَّتِ مَرَض کی وجہ سے تکلیف محسُوس کر رہا تھا اُس وَقْت) میرے پاس میرے بھائی حضرت عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے، اُن کے ہاتھ میں مِسواک تھی۔ میرے سرتاج، صاحبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ میں جانتی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مِسواک پسند فرماتے ہیں۔ میں نے عَرض کی: کیا آپ کے لئے مِسواک لے لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبارَک سے ہاں کا اِشارہ فرمایا تو میں نے حضرت عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مِسواک لے لی، وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَخت محسوس ہوئی۔ میں نے عَرض کی: کیا میں اِسے نرم کردوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَر کے اِشارے سے فرمایا: ہاں۔ میں نے مسواک (چَبا کر) نرم کی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پانی (Water) کا ایک پِیالہ تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِس میں دستِ اَقدس داخل کرتے اور اپنے چہرۂ اَنور پر مَس کرتے اور فرماتے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ یعنی اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک مَوت کے لیے سختیاں ہیں۔ پھر اپنا دستِ اَقدس بلند کرکے عَرض کرنے لگے فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنی رفیقِ اعلیٰ میں۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہوگیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ۳/۱۵۷، حدیث: ۴۴۴۹ ملتقطا)

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ　　جن کے حُجرے میں قِیامت تک نبی ہوں جاگُزیں
آستاں اُن کا فِرِشتوں کی زِیارت گاہ ہے　　کیونکہ اُس میں جلْوَہ فرما ہیں اِمامُ الْمُرْسَلِیْن

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی گودِ مبارَک میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ کا حجرۂ مبارَکہ قیامت تک نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرام گاہ قرار پایا۔ اللہ پاک کے معصوم فِرِشتے آپ کے آستانۂ مبارَکہ کی زیارت کو آتے ہیں، اِس لئے کہ اس میں تمام رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ فرما ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدَتنا عائشہ صدیقہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مقام بارگاہِ رسالتِ مآب میں کس قدر بلند و بالا ہے، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نہ صرف ظاہری حیات میں خاص قُرب نصیب ہوا، بلکہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی خُصوصی قُربت و رَفاقت پانے کا مُنْفَرِد اِعزاز (Honour) بھی آپ ہی کے حِصّے میں آیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ساری زندگی اِس اِحسان وشُکْر کو یاد رکھا اور تحدیثِ نعمت کے لئے اپنی اِس عزّت و عظمت کو بَیان بھی فرمایا، چُنانچہ

دس (10) فضیلتیں

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن پر **10** فضیلتیں عطا کی گئی ہیں: عَرْض کی گئی، یا اُمَّ الْمُؤمنین! وہ دس (10) فضیلتیں کون کون سی ہیں؟ اِرْشاد فرمایا:

(1) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے عِلاوہ کبھی کسی کَنواری عَوْرت سے نِکاح نہیں فرمایا۔ (2) میرے عِلاوہ اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی ایسی نہیں، جس کے ماں باپ دونوں مُہاجِر (ہجرت کرنے والے) ہوں۔ (3) اللہ پاک نے میری پاک دامنی کا بَیان آسمان سے (قُرآن میں) نازِل فرمایا۔ (4) (نِکاح سے پہلے) حضرت سَیِّدُنا جبْرِیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت

لا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عَرض کی: اِن سے نکاح کرلیجئے کیونکہ یہ آپ کی زَوجہ ہیں۔ (5) میں اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک ہی برتن سے غُسل کیا کرتے تھے، یہ شَرَف میرے علاوہ اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے کسی کو بھی نَصیب نہیں ہوا۔ (6) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ تَہَجُّد پڑھتے تھے اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آگے سوئی رہتی تھی، اُمّہاتُ المُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اجمعین میں سے کوئی بھی حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس کریمانہ مَحبَّت سے سَرفراز نہیں ہوئی۔ (7) رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نُزولِ وَحی کے وَقْت نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف فرما ہوتے، میرے عِلاوہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواج میں سے کسی دوسری زوجۂ مُحتَرَمہ کے پاس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وَحی کا نُزول نہیں ہوا۔ (8)... نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سَرِ انور میرے سینے اور حلْق کے درمیان تھا اور اِسی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال ہوا۔ (9) حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری باری کے دِن وصال فرمایا۔ (10) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبرِ انور میرے گھر میں بنائی گئی۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے، ص۶۶۰-۶۵۹)

دی گواہی آپ کی عِفَّت کی سُورۂ نُور نے   مَدح کرتا ہے تیری عِصْمَت کی قُرآنِ مُبِیْن
اُن کے بستر میں وحی آئے رَسُوْلُ اللّٰہ پر   اور سلامِ خادِمانہ بھی کریں رُوْحُ الْاَمِیں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی قربان جایئے کہ سورۂ نور نے اُمُّ المُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی پاکدامنی کی گواہی دی، یوں قرآنِ کریم نے بھی آپ کی پاکدامنی کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ آپ کے بستر مبارک میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی اُترتی تھی اور جبریلِ امین

عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی بارگاہ میں خادم کی طرح سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جائیے! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت پر! یقیناً یہ شَرَف بھی آپ کے لئے کسی تمغے سے کم نہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تمام اَوَّلِیْن و آخرین میں سب سے افضل واعلیٰ ذات یعنی تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زَوْجِیَّت اور قیامت تک کے لئے آنے والے مومنوں کی ماں ہونے کے مُقَدَّس شَرَف سے سَرفراز ہونے کی سعادت ملی، ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دیگر اَزْواجِ مُطَھَّرات سے زیادہ اِنعام واِکرام کی بارشیں فرمائیں۔ آپ کی شان و عظمت کا سَمُنْدَر اتنا گہرا ہے ،جس کی گہرائی میں اُترنے والے کو ہمیشہ نایاب ونادر موتی (Pearls) ہی ملا کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ومناقب کو بڑے ہی شاندار انداز میں بَیان فرمایا ہے۔ آئیے !سیدہ عائشہ صِدِّیْقَه، طَیِّبَه، طاہِرہ، عَفِیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت پر مشتمل 4 اَحادیثِ مبارَکہ سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

شانِ عائشہ بزبانِ حبیبِ کبریا

(1) نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: تم اپنا دو تہائی دِین اِس حُمَیْرا (یعنی حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے حاصِل کرلو۔ (تفسیر کبیر، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/ ۲۳۲)

(2) حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدہ فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: اے

فاطمہ! کیا تم اُس سے مَحبّت نہیں کرو گی جس سے میں مَحبّت کرتا ہوں؟ سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ اِس پر حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے مَحبّت رکھو۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ، ص۱۰۱۷، حدیث: ۲۴۴۲ ملتقطاً)

(3) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سَیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو مُخاطب کرکے اِرشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بہت زیادہ محبوب ہیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ۴/۳۵۹، حدیث: ۴۸۹۸)

(4) رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت عَورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، بَاب قَوْلِہٖ تَعَالٰی: اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ... الخ، ۲/۴۵۴، حدیث: ۳۴۳۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ثَرِید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں ایک جان کی ہوئی بہترین غذا ہے، ساری غذاؤں سے افضل (ہے) کہ وہ زُود ہضم (جلد ہضم ہونے والی)، نہایت ہی مُقَوِّی (مُ۔ قَوْ۔ وِی یعنی طاقت دینے والی)، بہُت مزے دار، چبانے سے بے نیاز بہُت صِفات کی جامع غذا ہے، ایسے ہی حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) صورت، سیرت، عِلْم، عَمَل، فَصاحت، فَطانت، ذَکاوت، عَقْل، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مَحبوبِیّت وغیرہ ہزارہا صِفات کی جامِع ہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ساری عورتوں حتّٰی کہ خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بھی افضل ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بہُت اَحادیث کی جامع، علومِ قرآنیہ کی ماہر بی بی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۵۰۱)

مفتی صاحِب ایک دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جناب حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذَرّوں، آسمان کے تاروں (Stars) کی طرح بے شمار ہیں، آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ربِّ کریم کا تُحفہ ہیں جو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِصمَت وعِفَّت کی گواہی خود ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں سُورۂ نُور میں دی حالانکہ جنابِ مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عِصمَت کی گواہی بچے سے دلوائی گئی۔ اُمَّت کو تَیَمُّم (تَ۔یَم۔مُمْ) کی آسانی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے صدقہ سے ملی، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے سینہ پر ہوا۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرام گاہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حُجرہ ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لُعاب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعاب کے ساتھ وِصال کے وَقْت جمع ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بِسْتَر میں وَحی آتی تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا خود صِدِّیقہ ہیں اور صِدِّیق کی بیٹی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۲)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَشعار کی صورت میں شانِ عائشہ صدیقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے دَولت کَدہ میں دَولَتِ دارَین ہے　　اُس زمیں پر پھر نہ کیوں قُرباں ہو عَرْشِ بَریں

آپ صِدّیقَہ پدَرِ صِدّیق اور شوہر نبی　　میکہ و سُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

(رسائل نعیمیہ، دیوان سالک، ص۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عالیشان آستانے میں دنیا و آخرت کی دولت موجود ہے یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما ہیں تو پھر عرشِ اعظم بھی اُس مقدس زمین پر نثار کیوں نہ ہو؟۔ آپ نہ صرف صِدّیقَہ یعنی نہایت سچّی خاتون ہیں بلکہ صِدّیق یعنی نہایت سچّے انسان کی شہزادی ہیں اور آپ کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجیت کا شرف ملا، آپ کا میکہ و سُسرال دونوں ہی نہایت بلند مرتبہ ہیں بلکہ آپ خود بھی ایک بہترین خاتون ہیں۔

کتاب ”فیضانِ عائشہ صِدّیقہ“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”فیضانِ عائشہ صِدّیقہ“** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کے فرامین اور ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی سخاوت، اِیثار، عشقِ رسول کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع و اِنکساری اور بہت سے مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے اَخذ کیے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں اور خُصُوصاً اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ربِّ کریم نے بے شمار اِختیارات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِک و مُختار بنایا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو اِنتہائی شاہانہ زِندگی گزار سکتے تھے اور اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن کو دنیا کی تمام راحتیں اور آسائشیں فراہم کر سکتے تھے، لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساری زِندگی سادگی،

فَقْر اور تَوَکُّل و قَناعت کو اپنائے رکھا، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابَرَکت سے فَیضیاب ہونے والوں اور والیوں میں اِن خوبیوں کا فَیضان جاری نہ ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُنَّ بالخُصُوص اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا شمار بھی اُن شَخْصِیّات میں ہوتا ہے، جنہیں ربِّ کریم نے اپنے محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں تَوَکُّل و قَناعت کی نعمت سے سَر فراز فرمایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے تَوَکُّل و قَناعت کی ایک بہترین جھلک مُلاحَظہ فرمایئے، چنانچہ

سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا مقامِ تَوَکُّل

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!، میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللّٰہ پاک جنّت میں مجھے آپ کی اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے رکھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "اگر تم اِس رُتبے کی تمنّا رکھتی ہو تو تمہیں چاہئے کہ کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور جب تک کسی کپڑے (Cloth) میں پَیوند لگ سکتا ہے تَب تک اُسے بیکار نہ سمجھو۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا فَقْر کو مالداری پر ترجیح دینے کی اِس نصیحت پر اِتنی عمل پیرا رہیں کہ (زندگی بھر) کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج مطہرات... الخ، ۲/ ۴۷۳-۴۷۲)

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اَہلِ اِیماں میں بڑا ۔۔۔ سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہماری پیاری امّی جان حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ، زُہد و قَناعت اور تَوَکُّل کے کس قدر بُلند

دَرَجے پر فائز تھیں۔ بِلاشُبہ یہ سب صحبتِ مُصْطَفٰے اور تعلیماتِ مُصْطَفٰے کی ہی بَرَکتیں تھیں کہ آپ سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس عمدہ نصیحت پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں اور کبھی آج کا کھانا اَگلے دن کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ آج ہم بھی مَحَبَّتِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ہم لوگوں کا اللہ پاک کی ذات پر توکل کمزور پڑتا جارہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ہر طرف مہنگائی کا طوفان بَرپا ہے، دودھ اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں میں ملاوٹ عام ہے، رمضان و غیر رمضان میں چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر لُوٹ مار کا بازار گرم کرکے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، راہِ خدا میں خرچ کرنے کے مُعامَلے میں سُستی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے، ذَخیرہ اَندوزی اپنے عروج پر ہے، سُود، رِشوت، خراب مال اور جعلی نوٹوں (Fake Currency) کا لین دَین زور و شور سے جاری ہے۔

الغرض آج ہمارا معاشرہ بدقسمتی سے تیزی کے ساتھ گناہوں کی دلدل میں گِرتا چلا جارہا ہے۔ لٰہذا عَافیت اِسی میں ہے کہ ہم ہر نیک و جائز کام میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کی عادت بنائیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کی ذات پر تَوَکُّل یعنی بھروسا کرنے کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فَرضِ عَیْن قرار دیا ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم پر توکُّل (بھروسا) کرنا فَرضِ عَیْن ہے۔ (فضائلِ دعا، ص۲۸۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تَوَکُّل اِیمان کی رُوح ہے۔ توکُّل بندے کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ تَوَکُّل مشکلات اور پریشانیوں میں بندے کو اِستِقامت کے ساتھ اُن کے مُقابلے کی قُوَّت (Power) فراہم کرتا ہے۔ تَوَکُّل مُصیبتوں میں اِنسان کی اُمیدیں جگانے کا باعِث بنتا ہے۔ آیئے! اب تَوَکُّل کا مفہوم بھی سُن لیتے ہیں کہ تَوَکُّل سے مراد کیا ہے، چنانچہ

تَوَکُّل کا معنیٰ و مفہوم

تفسیر **"صِراطُ الْجِنان"** جلد 3 صَفْحہ نمبر 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں۔ بلکہ تَوَکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اَسباب کو اِختیار کرے لیکن دل سے اِن اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد اُس کی تائید اور اُس کی حمایت پر بھروسا کرے۔ (تفسیر کبیر، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳ / ۴۱۰) اِس بات کی تائید اِس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (اپنی) اُونٹنی کو باندھ کر تَوَکُّل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر تَوَکُّل کروں؟ اِرْشاد فرمایا: اُسے باندھو اور تَوَکُّل کرو۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۶۰-باب، ۲۳۲/۴، حدیث: ۲۵۲۵)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اَسباب پر اِعتماد کا ترک (اِعتماد نہ کرنا) تَوَکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹ ملخصًا) یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا تَوَکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعتماد نہ کرنے اور ربِّ کریم کی ذات پر اِعتماد کرنے کا نام تَوَکُّل ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب رہے بس آپ کی نظر عنایت یارسولَ اللہ!
رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ المُؤمنین سَیّدہ عائشہ صِدّیْقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح فرض روزوں کی پابند تھیں اِسی طرح آپ نفل روزے بھی کثرت سے رکھا کرتی تھیں، گرمی چاہے کتنی ہی شدید ہوتی مگر آپ گرمی کی پرواکئے بغیر رِضائے الٰہی پانے کے لئے اِنتہائی گرم موسم میں بھی نہ صِرف روزہ رکھ لیتیں بلکہ اِستقامت کے ساتھ اُسے پورا بھی فرماتی تھیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک واقعہ سُنئے اور نفل روزے رکھنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

گرمی کی شِدّت میں بھی روزہ

حضرت سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن ابو بَکْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما عَرَفہ کے دن حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیْقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا روزے سے تھیں اور (گرمی کی شدّت کے باعث) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی کا چِھڑکاؤ کیا جارہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے عَرْض کی: اِفطار کرلیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: کیا میں اِفطار کرلوں؟ حالانکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ **"بے شک عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔"** (مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللّٰہ عنہا، ۹/۴۴۸، حدیث: ۲۵۰۲۴)

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا　　نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین

(رسائل نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۵۱)

مختصر وضاحت: یعنی ربِّ کریم، اُمُّ المُؤمنین سَیّدہ عائشہ صِدّیْقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ناز کیوں نہ اُٹھائے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کریم کے لاڈلے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نفل روزوں کا مَدَنی جذبہ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی اِستقامت مرحبا! شدید گرمیوں کا موسم ہے اور گرمی کی حرارت کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جارہا ہے مگر قربان جائیے! اِس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے روزے کو پورا فرمایا۔ اے! کاش! نفل روزوں کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی سردی و گرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی کے لئے نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کا مہینا جاری و ساری ہے، اس کے بعد شوّالُ الْمُکَرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں بالخصوص اِہتمام کے ساتھ 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے 6 روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

شش عید کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام...الخ، ۳/۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲)

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر (یعنی عمر بھر) کا روزہ رکھا۔ (مسلِم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ، ص ۵۹۲، حدیث:

۲۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔ (ابن ماجه، کتاب الصیام، باب الصیام ستة ایام...الخ، ۳۳۳/۲، حدیث: ۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔ لٰہذا تمام اسلامی بھائی یہ نِیَّت کیجئے کہ اگر زندگی سلامت رہی تو شَشْ عید کے روزے رکھ کر اِن کی برکتیں حاصل کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، دوسروں کو بھی یہ روزے رکھنے کی بھرپور ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی نفل روزوں کا جذبہ بڑھانا اور اِس پر اِستقامت پانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو کر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کے لئے بھی نکالیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی کاموں میں شُمُولِیَّت کی بَرَکت سے ہم نفل عبادات بجالانے کے عادی

بن جائیں گے، فرائض و واجبات اور سُنَن و مُسْتَحَبَّات پر عمل کا جذبہ ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والی سُنّت پر عمل کا موقع ملے گا، **عاشقانِ رسول کی صحبت** مُیَسَّر آئے گی، نیک اعمال پر اِستقامت نصیب ہو گی۔

یاد رہے! 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُسْت قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسْل وغیرہ ضروری اَحکامِ اسلامیہ سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدْرَسۃُ المدینہ

(بالغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا اندازِ سخاوت و ایثار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ الْمُؤمنین سَیّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سخاوت و ایثار کے مَدَنی جذبے سے بھی سَرشار تھیں، آپ کی سخاوت و ایثار کا یہ عالَم ہوا کرتا تھا کہ آپ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی راہِ خدا میں خَیرات کر دیا کرتیں اور اپنے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھتی تھیں۔ آیئے! آپ کی سخاوت و ایثار پر مُشْتَمِل 2 ایمان افروز واقعات سُنئے اور راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کیجئے، چنانچہ

ایک لاکھ درہم خَیرات کر دیئے!

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دُرّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، میں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہا کے پاس تھی ،اُس وَقت ایک لاکھ دِرہم کہیں سے آپ کے پاس آئے، آپ نے اُسی وَقت اُن سب درہموں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی گھر میں باقی نہیں چھوڑا۔اُس دن میں اور وہ روزہ دار تھیں،میں نے عَرض کی، آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں رکھا تاکہ آپ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کرلیتیں؟اِرْشاد فرمایا:تم نے اگر مجھ سے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگوا لیتی۔ (شرح زرقانی علی المواھب،حضرت عائشة ام المؤمنین، ۴/ ۳۸۹- ۳۹۲)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کِھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے مُحَمَّد کے گھرانے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روٹی کے بدلے گوشت

ایک دن اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے ایک مِسْکِین(Poor) نے سُوال کیا، آپ روزے سے تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے عِلاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی خادِمہ سے فرمایا:اِسے وہ روٹی دے دو!،خادِمہ نے عَرض کی :آپ کی اِفطاری کے لئے اِس کے عِلاوہ کچھ نہیں۔ فرمایا:اِسے وہ روٹی دے دو!۔ خادِمہ نے اُسے وہ روٹی دے دی ۔جب شام ہوئی تو (حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے)اَہلِ بَیْت یا اُس شخص نے ھَدِیَّہ بھیجا، جو ہمیں بکری (کا گوشت)ھَدِیَّہ کرتا تھا،اُس کو ڈھانپ کر لایا۔ آپ نے خادِمہ سے فرمایا: کُلِیْ مِنْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ قُرْصِكِ یعنی اِس میں سے کھاؤ،یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔ (شعب الایمان،باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/ ۲۶۰ ،حدیث: ۳۴۸۲)

میں سب دَولت رہِ حق میں لُٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کس قدر سخاوت و اِیثار کی پیکر تھیں۔ اے کاش! سخاوت و اِیثار کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی راہِ خدا میں خوب خوب خَرْچ کرنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں سخاوت واِیثار کی مَدَنی سوچ فراہم کرتا ہے۔ آیئے! اِس نعمتِ عُظمیٰ کو پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور اپنے صدقاتِ واجِبہ و نافلہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کی تَرَقِّی میں خوب خوب تعاوُن فرمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اَوْلیا"** بھی ہے، اِس مجلس کے ذِمَّہ داران دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ صاحِبِ مَزار کے عُرس کے موقع پر اجتماعِ ذِکْر و نعت کا اِنْعِقاد کرتے ہیں، مزارات سے مُتَّصِل مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے سفر کرواتے ہیں، عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں مَدَنی حلقے لگاتے ہیں، جن میں وُضو، غُسْل، تَیَمُّم، نَماز اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں، زائرین کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، مَدَنی قافِلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، اَیّامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف (Presents) پیش کئے جاتے ہیں، یہ مجلس صاحبِ

مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلِّی صاحبان سے وَقتاً فَوقتاً ملاقات کر کے اُنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ اللہ پاک **"مجلس مزاراتِ اَوْلیا"** کی کاوِشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا، سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شمار اللہ پاک کی اُن مُقَرَّب ترین وَلِیّات میں ہوتا ہے جن کی ساری زندگی عبادت و رِیاضت میں گزری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نمازِ پنجگانہ کے عِلاوہ نمازِ اِشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، صَلٰوۃُ الاَوَّابِیْن وغیرہ نوافل ادا فرماتے تھے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے تھے، تمام عمر نمازِ تَہَجُّد کے پابند رہے، اِسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی گھر کے کام کاج اور سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ پابندی کے ساتھ نمازِ تَہَجُّد اور نمازِ چاشت کی ادائیگی کا بھی اِہتمام فرمایا کرتی تھیں، چنانچہ

نمازِ تَہَجُّد کی پابندی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفٰے"** صفحہ نمبر 660 پر ہے کہ عبادت میں بھی آپ کا رُتبہ بَہُت ہی بُلند ہے، آپ کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا اِمام قاسِم بن مُحَمَّد بن ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بَیان ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا روزانہ بِلاناغہ

نمازِ تَہَجُّد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں۔ (سیرتِ مُصطفٰے، ص۶۶۰)

نمازِ چاشت سے مَحَبَّت

آپ نمازِ چاشت کی آٹھ (8) رَکعتیں پڑھتی تھیں، پھر فرماتیں: "اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (مؤطّا امام مالک،کتاب قصر الصلاۃ فی السفر ،باب صلاۃ الضُّحی، ص۱۵۳، حدیث: ۳۶۶)

مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وَقْت مجھے خَبر ملے کہ میرے والِدَین زِندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لئے یہ نَفْل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نَفْل پڑھوں، پھر اُن کی قدَم بوسی کروں۔ (مرآۃُ المناجیح،۲/ ۲۹۹)

میں پڑھتا رہوں سُنَّتیں، وَقْت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نَفْل عبادات کی بجاآوری کا جذبہ مرحبا! ذرا غور فرمایئے! جن کی شان قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی، جن کے مَناقِب کو اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کیا گیا، جو اپنے وَقْت کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، فَقِیْہَہ، مُحَدِّثَہ اور مُفَسِّرَہ کہلائیں، بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین نے جن کی شان و عظمت کے ڈنکے بجائے، فرائض تو فرائض، تَہَجُّد اور چاشت کے نوافِل کو چھوڑنا بھی اُنہیں گوارا نہ تھا۔ مگر آج ہماری حالت یہ ہے کہ نَفْل نماز تو دُور کی بات ہے ہم سے تو فَرض نمازیں بھی ادا نہیں کی جاتیں، ہم تو جُمعہ کی نماز کے لئے بھی اُس وَقْت گھر سے نکلتے ہیں جب جماعت کھڑی ہونے میں محض چند منٹ باقی رہ جاتے ہیں، پھر جیسے ہی اِمام سلام پھیر لیتا ہے یا پہلی دعا مانگ کر فارغ ہوتا ہے،

آدھی سے زیادہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو جاتی ہے۔جمعہ کے بعد کی سُنّتیں اور نوافل بھی پڑھنے چاہئیں۔

آہ!ہمیں کیا ہو گیا ہے؟کیوں ہم عبادات سے جی چُرانے لگے ہیں،کیوں ہم ربِّ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بجاآوری میں سُستی کا شکار ہیں؟کیوں ہمارے اَندر سے نَفْل عبادات کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے؟کیوں ہم روزوں کے معاملے میں حیلے بہانوں سے کام لیتے ہیں؟آخر کیوں ہماری مساجد ویران نظر آرہی ہیں؟کیا ہم اللہ پاک کی خُفْیَہ تدبیر سے اَمان پاچکے ہیں؟،کیا ہمیں مَغْفِرت کا پروانہ مل چکا ہے؟کیا ہمارا اَعمال نامہ نیکیوں (Virtues) سے بھرپُور ہے؟،کیا ہمیں نیکیوں کی حاجت نہیں رہی؟،کیا ہمیں اِس بات کا مُکمّل یقین ہو چکا کہ ہم دنیا سے اِیمان سلامت لے کر جائیں گے؟،کیا ہم نَزع کی سختیوں کو برداشت کر پائیں گے؟،کیا شریعت کی نافرمانی کر کے ہم اندھیری قَبْر میں آرام پاسکیں گے؟کیا ہم قَبْر و مَحْشَر کے سُوالات میں کامیابی سے ہمکنار ہو پائیں گے۔؟

یقیناً ہم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں،لہٰذا اس مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قدر کرنی چاہئے،خوش فہمی کے جال سے نکل کر اپنے آپ کو فرائض وواجبات کا پابند بنانے کے ساتھ ساتھ نَفْل عبادات کی ادائیگی کا بھی عادی بنانا چاہئے۔اپنے آپ کو فرائض وواجبات اور نوافِل کا عادی بنانے کے لئے شَیْخِ طریقت،اَمیرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **"72 مَدَنی اِنعامات"** پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فِکْرِ مدینہ کرنا اِنتہائی مُفِید عمل ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!اِس کے مطابِق عمل کرنے کی بَرَکت سے ہم نہ صِرف فرائض وواجبات بلکہ کئی سُنَن و مُسْتَحَبَّات پر بآسانی عمل پیرا ہوسکتے ہیں۔آیئے!بطورِ ترغیب چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُن کر عمل کی نِیَّت کرتے ہیں،چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 2 میں ہے: کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ **باجَمَاعَت** ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟

مَدَنی اِنعام نمبر 16 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صَلٰوۃُ التَّوْبَہ** پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابِقہ ہونے والے تمام گناہوں سے **تَوْبَہ** کرلی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً **تَوْبَہ** کر کے آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

مَدَنی اِنعام نمبر 18 میں ہے: کیا آج آپ نے فَجْر، ظُہر، عَصر اور عشاء کی **سُنَّتِ قَبْلِیَّہ** (جماعت شُروع ہونے سے قَبْل) نیز فرضوں کے بعد والے نوافِل ادا فرمائے؟ (نوافِل دَرْس وبیان کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں)

مَدَنی اِنعام نمبر 19 میں ہے: کیا آج آپ نے نمازِ **تَہَجُّد، اِشراق و چاشْت** اور **اَوَّابِیْن** ادا فرمائی؟

مَدَنی اِنعام نمبر 20 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار **تَحِیَّۃُ الْوُضُوء** اور **تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد** ادا فرمائی؟

آیئے! ہم سب مِل کر نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ (First Date) کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروائیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، مسجد بھرو تحریک جاری رکھیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **صَلٰوۃُ التَّوْبَہ** اور **سُنَّتِ قَبْلِیَّہ** بھی پڑھتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، نمازِ **تَہَجُّد، اِشراق و چاشْت، اَوَّابِیْن** اور دیگر نوافِل بھی ادا کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میں بن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تصویر　　بنوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مرمم، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُصوصی قُربت و رَفاقت حاصل رہی۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دیگر اَزْوَاجِ مُطَھَّرات پر 10 فضیلتیں حاصِل ہیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت قرآنِ کریم اور اَحادیث میں بَیان ہوئی ہے۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذرّوں اور آسمان کے تاروں کی طرح بے شُمار ہیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، فَقِیْہَہ، مُحَدِّثَہ اور مُفَسِّرہ تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حبیبہ ہیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ اور تَوَکُّل جیسی خوبیوں سے آراستہ تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھا کرتی تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِیثار و سخاوت کی لازوال دَولت سے مالامال تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نَفْل عبادات کی بھی بہت پابند تھیں۔ اللہ کریم سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے طُفیل ہمیں بھی عبادت کا ذَوق و شَوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ [1]

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے　　میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا،☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا،☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا،☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا،☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحہ اوراِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ علم

حضرت سَیِّدُنا ابُوالحسن فقیہہ صفار رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم مشہور محدث حضرت سَیِّدُنا حسن بن سُفیان نَسَوِی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں رہا کرتے تھے،ایک بار انہوں نے فرمایا: سنو! جب مجھے علم دین سیکھنے کا شوق ہوا تو اس وقت میں نوجوان تھا، میری شدید خواہش تھی کہ میں حدیث وفقہ کا علم حاصل کروں۔ چنانچہ ہم چند دوست(Friend) حُصُولِ علم دین کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ہم نے ایسے اساتذہ اور محدثین کی تلاش شروع کر دی جو اپنے دور کے سب سے زیادہ ماہر حدیث اور سب سے بڑے فقیہہ اور حافظُ الحدیث ہوں، بڑی تلاش کے بعد ہم اس زمانے کے سب سے بڑے محدث کے پاس پہنچے، وہ ہمیں روزانہ بہت کم تعداد میں احادیث اِملاء کرواتے۔ ہم سب دوست ایک مسجد میں رہا کرتے تھے، کوئی ہماری مشقتوں اور تکالیف سے واقف نہ تھا اور نہ ہی ہم نے کبھی اپنی تنگدستی اور غربت کی کسی سے شکایت کی، اب ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ رہا بالآخر ہم نے 3 دن اور 3 راتیں بھوک کی حالت میں گزار دیں۔ ہماری کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ ہم حرکت بھی نہ کرسکتے تھے۔ چوتھے دن بھوک کی وجہ سے ہماری حالت بہت خراب تھی، پس میں نے مسجد کے ایک کونے میں جاکر نماز پڑھنا شروع کر دی اور بابرکت ناموں کے وسیلے سے دعا کی۔ ابھی میں دعا سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ مسجد میں ایک نوجوان داخل ہوا اور پوچھا: تم میں سے حسن بن سفیان (رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کون ہے ؟میں نے کہا: میں ہوں،وہ نوجوان بولا: ہمارے شہر کے حاکم(Ruler) طولون نے آپ کیلئے یہ کھانا بھجوایا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے کہا: تمہارے حاکم کو ہمارے بارے میں کس نے خبر دی ہے؟ تو وہ نوجوان کہنے لگا: میں اپنے حاکم کا خادمِ خاص ہوں۔ آج صبح حاکم نے مجھے بلایا اور کہا: فُلاں محلہ کی فلاں مسجد میں جاؤ، یہ کھانا اور رقم بھی لے جاؤ اور نہایت احترام سے ان لوگوں کی بارگاہ میں پیش کرنا،وہ دِین کے طالبِ علم 3 دن اور 3 راتوں سے بھوکے ہیں اور میری طرف سے ان سے معذرت کرنا کہ

میں ان کی حالت سے ناواقف رہا، حالانکہ وہ میرے شہر میں تھے، کل میں خود ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگوں گا۔ اس نوجوان نے ہمیں بتایا کہ جب میں نے حاکم سے یہ باتیں سُنیں تو میں نے عرض کی: حضور! آخر کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ حاکم نے کہا: میں آرام کے لئے اپنے بستر پر لیٹا، ابھی میری آنکھیں بند ہی ہوئی تھیں کہ میں نے خواب میں ایک گھڑ (گھوڑے) سوار کو دیکھا، اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو میں رکھ دی اور کہنے لگا: فوراً اُٹھو اور حسن بن سفیان اور ان کے رفقاء کو تلاش کرو، وہ دِین کے طلبہ راہِ خدا کے مسافر 3 دن سے بھوکے ہیں اور فُلاں مسجد میں قیام فرما ہیں۔ میں نے اس سوار سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں جنت کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں اور تمہیں ان دِین کے طلبہ کی حالت سے خبر دار کرنے آیا ہوں، فوراً ان کی خدمت کا انتظام کرو۔ اتنا کہنے کے بعد وہ سوار میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور میری آنکھ کھل گئی، بس اس وقت سے میرے پہلو میں شدید درد ہو رہا ہے۔ تم یہ سارا مال اور کھانا وغیرہ لے کر ان دِین کے طلبہ (Student) کی خدمت میں پیش کر دو تاکہ مجھ سے یہ تکلیف دُور ہو جائے۔

حضرت سیدنا حسن بن سُفیان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نوجوان سے یہ باتیں سُن کر ہم سب بڑے حیران ہوئے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اس رحیم و کریم مالک کی عطا پر سجدے میں گر گئے۔

پھر ہم سب دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ابھی رات ہی کو ہمیں اس جگہ سے کُوچ کر جانا چاہئے ورنہ ہمارا واقعہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا اور حاکمِ شہر ہماری حالت سے واقف ہو کر ہمارا ادب واحترام کرے گا، اس طرح لوگوں میں ہماری نیک نامی ہو جائے گی، ہو سکتا ہے پھر ہم ریاکاری اور تکبر کی آفت میں مبتلا ہو جائیں۔ چنانچہ ہم سب دوستوں نے راتوں رات وہاں سے سفر کیا اور ہم مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ علمِ

دین کی راہ میں ایسی مشقتوں اور تکالیف پر صبر وشکر کرنے کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک اپنے دور کا بہترین محدث اور ماہر فقیہہ بنا اور علمِ دِین کی برکت سے ہمیں بارگاہِ خداوندی میں اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔

(عیون الحکایات، ص۱۱۳ ملخصاً)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۶۹)

علمِ دین کے فضائل کی کیا بات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے بُزگانِ دین حُصولِ علمِ دین کیلئے کیسی کیسی مشقت وپریشانی برداشت کرتے، بھوک، پیاس اور حالات کی تنگی بھی ان کے جذبہ علم دِین کو ختم نہ کر سکی۔ ان اللہ والوں پر جب کوئی مصیبت وآزمائش آجاتی تو یہ حضرات شکوے شکایت کے انبار لگانے کے بجائے نماز اور اللہ پاک کے اسمائے مقدسہ کے ذریعے اللہ پاک سے مدد طلب فرمایا کرتے تھے۔ زمانۂ طالبِ علمی سے ہی گمنامی کی زندگی گزارنا انہیں بے حد پسند تھا، اپنی بڑائی چاہنے اور لوگوں میں مشہور ہونے جیسی بُری عادات سے ان کا دامن کبھی داغدار نہ ہوا، ان کے اِخلاص کا عالم تو دیکھئے کہ جب انہیں یہ خوف لاحق ہو جاتا کہ کہیں ان کی شہرت اور واہ واہ نہ ہو جائے تو یہ اللہ والے اس جگہ کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ کر کسی ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ جہاں انہیں کوئی پہچاننے والا نہ ہوتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ علم دِین حاصل کریں، تکبر، طلبِ شہرت اور حُبِّ جاہ جیسی خطرناک آفات سے بچتے رہیں، اخلاص کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں، علم کے حصول میں آنے والی

مشکلات و پریشانیوں کو خندہ پیشانی کیساتھ برداشت کرتے ہوئے اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں اور ہر حال میں اللہ پاک کی رحمت پر بھروسا کریں، کیونکہ جو لوگ اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا رکھتے ہیں اللہ پاک ان کیلئے اس راہ میں آسانیاں پیدا فرمادیتا ہے۔اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علمِ دِین ایسی چیز ہے جو انسان کو دِین و دنیا میں معزز بناتی ہے۔

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علمِ (دین) ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، قرآنِ کریم میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں صراحۃً (یعنی واضح الفاظ میں) یا اشارۃً بیان فرمائی گئیں۔(بہارِ شریعت،۳/۶۱۸، ملخصاً)

آیئے! حصولِ علم کا شوق بیدار کرنے کیلئے قرآنِ پاک سے عِلْمِ دِین حاصل کرنے والوں کے چند فضائل سنئے، چنانچہ

پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ، آیت نمبر 11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

پارہ 23، سُوْرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 9 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے

لَا یَعْلَمُوْنَؕ اور انجان۔

پارہ 22، سُوْرَۃُ الْفَاطِر، آیت نمبر 28 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مقدسہ سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً علمائے کرام بڑے درجے والے ہیں ☆ اللہ پاک نے علمائے کرام کے درجات کی بلندی کا وعدہ کیا ہے ☆ علمائے کرام کو اللہ پاک کے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں عزت ضرور ملے گی ☆ جب علم والے اور بے علم برابر نہیں تو اطاعت گزار و فرمانبردار اور غافل و نافرمان کس طرح برابر ہو سکتے ہیں ☆ علم والوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے ڈرتے ہیں ☆ علمائے کرام کو عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اللہ پاک سے ڈرنا چاہئے ☆ لوگوں کو بھی اللہ پاک سے ڈرنے کی ترغیب دینی چاہئے ☆ علم والے بہت مرتبے والے ہیں ☆ اللہ پاک نے اپنے خوف کو ان (علم والوں) میں مُنْحَصَر فرمایا ہے ☆ علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دِین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اَعمال درست ہوں۔ (تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علماء کو اللہ پاک نے کس قدر بزرگی اور مرتبہ عطا فرمایا ہے، ان فضائل کو مکمل طور پر بیان کرنا تو بہت مشکل ہے۔ علماء کی فضیلت و عظمت قیامت کے دن کھلے گی جب عام لوگوں کو تو حساب و کتاب کے لئے روک لیا جائے گا مگر علما کو ان لوگوں کی شفاعت کے لئے روکا جائے گا۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احادیثِ طیبہ میں علماء کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ علماء کے بارے میں فرمایا کہ اللہ پاک

نے اپنا خوف اور خشیت علماء کے دلوں میں رکھی، علماء کے درجات کو بلند فرمایا، علماء کو دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی، علماء کو علم سکھانے پر غزوات میں شرکت کا ثواب عطا فرماتا ہے، علماء کو آسمانِ ہدایت کے ستارے بنایا، علماء کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصلوۃ والسلام کا وارث(Heir) بنایا، علماء کے لئے مقامِ شفاعت کا وعدہ فرمایا، علماء کو عبادت گزاروں پر فضیلت عطا فرمائی، علماء کو لوگوں کے لئے حقیقی رہنما قرار دیا، علماء کی مجلس کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصلوۃ والسلام کی مجلس کی طرح قرار دیا، علماء کی بے ادبی کو باعثِ ہلاکت قرار دیا، کئی صورتوں میں ان کی بے ادبی کو کفر قرار دیا گیا، علماء کی مجلسوں کو سببِ ہدایت فرمایا، علماء کی کثرت کو باعثِ خیر اور علماء کی قِلت کو باعثِ جہالت قرار فرمایا۔(علم اور علماء، ص۹۹بتغیر)

علم ہی سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ علمائے کرام کا وجود دِین و دنیا کی سعادتوں اور بے شمار خوبیوں کا جامع ہے۔ یاد رکھئے! علمِ دِین کے فوائد میں سے ایک فائدہ خوفِ خدا کا حصول بھی ہے جیسا کہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 8 صفحہ 198 پر ہے کہ خوف اور خَشیَت کا مدار ڈرنے والے کے علم اور اس کی معرفت پر ہے اور چونکہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ پاک کی صفات کی معرفت اور اللہ پاک کی ذات کے بارے میں علم حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہے، اس لئے آپ ہی مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے 'سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا 'اللہ پاک کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں ۔(بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجه الناس بالعتاب، ۱۲۷/۴،

الحدیث: ۲۱۰۱، مسلم، کتاب الفضائل، باب علمه صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالی و شدّۃ خشیتہ، ص ۱۲۸۱، الحدیث: ۱۲۷(۲۳۵۶)) (لہٰذا) لوگوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی صحیح طریقے سے معرفت اور علم حاصل کریں تاکہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف زیادہ ہو۔ (صراط الجنان، ۸/۱۹۸)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جو علم رکھتا ہے اسے دوسروں کے مقابلے میں اللہ پاک کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ علم ایک ایسی صفت (Attribute) ہے جو انسان کو اللہ پاک کی رِضا کے مطابق زندگی بسر کرنے پر آمادہ کرتی ہے، اس کی ناراضی والے کاموں سے دُور رکھتی ہے، جب وہ گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کا انجام بھی اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے، عذابِ آخرت سے بھی خبر دار ہوتا ہے، اگر بتقاضائے بشریت کبھی گناہ کر بیٹھے تو فوراً نادم ہو کر توبہ واستغفار کرلیتا ہے۔ یہ خوبی دنیا کے کسی اور علم سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ علمِ دِین ہی انسان میں اللہ پاک کا خوف پیدا کرتا ہے۔

علمِ دِین کے فوائد

حضرتِ سیدنا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اللہ پاک کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خوفِ خدا ہے، علم تلاش کرنا عبادت ہے، علم کی تکرار کرنا تسبیح اور علم کی جستجو کرنا جہاد ہے، بے علم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور علم کو اہل پر خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے، علم

اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور علم خوف میں باعثِ راحت ہے، علم سفر میں ہم نشین ہے، علم تنہائی کا ساتھی ہے، علم تنگدستی و خوشحالی میں رہنما(Guide)ہے، علم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، علم دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ پاک علم کے ذریعے سے قوموں کو بلندی و برتری عطا فرماکر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنادیتاہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے، علماء کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے اور ملائکہ علماء کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں، ان کو اپنے پرَوں سے چھُوتے ہیں، علماء کے لئے ہر خشک وتر چیز، سمندر کی مچھلیاں، جاندار، خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں، علم جہالت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی ہے، علم تاریکیوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے، علم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازل کو پالیتاہے اور دنیاو آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتاہے، علم میں غور وفکر کرنا روزوں کے برابر ہے، علم سیکھنا سکھانا نَماز کے برابر ہے، علم کے ذریعہ صلۂ رحمی(رشتے داروں سے بھلائی) کی جاتی ہے، علم سے حلال وحرام کی پہچان حاصل ہوتی ہے، علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کاالہام کیاجاتاہے جبکہ بدبختوں کو علم سے محروم کردیاجاتاہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، ۱/ ۵۲ حدیث: ۸)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دین کا شوقِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! علمِ دِین حاصل کرنے والے خوش نصیب کے لئے کیسی کیسی خوشخبریاں ہیں، لیکن یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ جو چیز جتنی اہم ہوتی ہے بسااوقات اس کو حاصل کرنا بھی اتنا ہی دشوار(Difficult)ہوتا ہے۔ طرح طرح کی رکاوٹیں، پریشانیاں اور مشکلات انسان کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں اور پھر وہی شخص کامیاب ہوتا ہے، جس کے ارادے مضبوط ہوں، نیت صاف ہونے کے ساتھ ساتھ ربِّ کائنات کی ذات پر یقین کامل بھی ہو، کیونکہ علم کا حُصُول ایسی چیز ہے، جسے حاصل کرنے میں نہ صرف دُنیاوی مشکلات سامنے آتی ہیں بلکہ شیطان بھی طالبِ علمِ دِین کے ذہن میں طرح طرح سے وسوسے پیدا کر کے اس عظیم نعمت سے محروم کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور جس پر شیطان لعین کا یہ وار چل جائے تو وہ اسے اپنی بہت بڑی کامیابی تصور کرتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے جیسا کہ

شیطان کا تخت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے:

بعدِ نَمازِ عصر شیاطین سمندر پر جَمع ہوتے ہیں، اِبلیس کا تَخت(Throne) لگتاہے، شیاطین کی کارگُزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتاہے: اس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتاہے، اِس نے اِتنی بدکاریاں کروائیں(شیطان نے)سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: میں نے آج فُلاں طالِبِ علمِ (دین) کو پڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تَخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگالیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی بس) تُو نے (زبردست) کام کیا۔ اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ اُنہوں نے اِتنے بڑے بڑے کام کئے، ان کو کچھ نہ کہا اور اس(شیطان کے چَیلے) کو(طالبِ علم دین کو صِرف ایک چھٹی کروا دینے پر) اتنی

شاباش دی! اِبلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اِسی (علمِ دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دِینی) عِلْم ہوتا تو وہ (لوگ) گُناہ نہ کرتے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ سوم ص356)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان جس قدر علمِ دین سیکھنے سکھانے والوں سے دُشمنی رکھتا ہے کسی اور سے نہیں رکھتا اورانہیں علمِ دین سے دُور کرنے کیلئے طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔یہ حقیقت ہے کہ راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دُشواریاں منزل تک پہنچنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بڑے شوق اور لگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا کرتے تھے، آیئے! بطورِ ترغیب چند حکایات ملاحظہ کیجئے:

صحابیٔ رسول کا شوقِ علم

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے وقت میں کم عمر تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا چلو اصحابِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علم حاصل کرلیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ انصاری نے جواب دیا۔ ابنِ عباس تم بھی عجیب آدمی ہو، اتنے اصحاب کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیااور خود علم حاصل کرنے لگ گیا۔ بارہا ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فُلاں صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس فُلاں حدیث ہے میں اس کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ آرام کر رہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلساتی رہتی۔ جب وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متاثر ہو کر کہتے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے آپ رسو

ل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فُلاں حدیث روایت کرتے ہیں، اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا: نہیں، اس کام کے لئے خود مجھے ہی آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحاب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا: ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔ (سنن دارمي، ۱/۱۵۰، حديث: ۵۷۰)

دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ — کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے — مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر — رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

محدثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علم

محدِّثِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا سردار احمد قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مُطالعہ کرنا شروع کر دیتے۔ جب آپ منظر الاسلام بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے تو ساتھی طلبہ کے سو جانے کے بعد بھی محلہ سوداگران میں لگی لالٹین (Laltern) کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔ (سیرتِ صدر الشریعہ، ص۲۰۱)

بِحَمْدِاللہ کیا شُہرہ ہوا سردار احمد کا — کہ اِک عالَم فدائی ہوگیا سردار احمد کا
زبانِ خَلق سے حق نے کیا اِعلانِ سرداری — جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا

(حیات محدث اعظم، ص۳۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کس طرح ذوق وشوق سے علم دِین حاصل کرتے اور علم دِین کے حصول میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ کا سامنا کرکے اس کا حل نکال کر علم دِین کو حاصل کرتے۔ بزرگانِ دِین کے ان واقعات کو ذہن میں رکھ کر آیئے! ذرا ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں کہ کیا کبھی ہم نے بھی علمِ دِین کے فضائل جاننے کی کوشش کی، کیا ہم نے کبھی علمِ دین کے حصول کے لئے کوشش کی؟ کیا ہم نے بھی کبھی یہ سوچا کہ علم دِین کے حصول میں ہمارے لئے کیا کیا رکاوٹیں ہیں؟ اور ان کا حل کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی اہلِ علم سے اس بارے میں مشورہ کیا؟ جبکہ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ کاروبار (Business) کے لئے گھنٹوں گھنٹوں بیٹھ کر تجربہ کار لوگوں سے مشاورت کرتے ہیں، کاروباری ترقی اور مسائل کے حل کیلئے ایک ملک سے دوسرے ملک تک کا سفر کرتے ہیں، جبکہ علم دِین کے حصول کے لئے نہ تو ہمارے پاس وقت ہے اور نہ ہی علم دِین کے حصول میں آنے والی رکاوٹوں کا ہمارے پاس کوئی حل موجود ہے۔

علم دِین سیکھنے کے لئے سفر کرنا بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین حاصل کرنے کیلئے سفر کرنا ہمارے بُزرگانِ دِین کا طریقہ ہے، وہ لوگ کئی کئی دنوں اور مہینوں کا سفر اونٹوں، گھوڑوں پر یا پیدل کرکے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ علم حاصل کرتے تھے جبکہ آج ہمارے پاس دورِ جدید کی سہولیات (Facil ity) موجود ہیں، سفر کیلئے گاڑیاں موجود ہیں جن کے ذریعے مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے، اس کے باوجود بھی ہمارے اندر شوقِ علم پیدا نہیں ہوتا۔ اُس دور کا

سفر انتہائی دُشوار ہوا کرتا تھا بعضوں کے پاس توزادِ سفر بھی نہیں ہوتا تھا اور وہ بھوک پیاس اور گرمی کی شدت اور سفر کی مشقت کو برداشت کرتے ہوئے بڑے شوق سے سفر کرنے والے تھے مگر افسوس! فی زمانہ سفر انتہائی آسان ہوچکا ہے پھر بھی ہمارے اندر علم سیکھنے کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ ہاں! حصولِ دنیا کیلئے اس آسانی سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ دولت کمانے اور کاروبار جمانے کیلئے ہزاروں مِیلوں کا سفر طے کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر بلکہ بیرونِ ملک جانا بھی گوارا کرلیا جاتا ہے۔ کسی کو 3 دن کیلئے مدنی قافلے کی دعوت پیش کی جائے تو ماں باپ، بیوی بچوں اور گھر والوں کی یاد آجاتی ہے مگر مال کمانے کیلئے ان سب سے جدائی بھی برداشت ہوجاتی ہے بلکہ اگر گھر والے منع کریں تو انہیں اس طرح قائل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ میں آپ لوگوں کے مستقبل(Future) کیلئے ہی یہ سب کچھ کررہا ہوں، بس کچھ سالوں ہی کی تو بات ہے، ہمارے معاشی حالات بہتر ہو جائیں گے، میں قرض کے بوجھ تلے دَب چکا ہوں اس لیے ملک سے باہر جارہا ہوں تاکہ قرض اُتار سکوں وغیرہ وغیرہ باتوں سے گھر والوں کو بھی راضی کرلیتے ہیں۔ افسوس صد افسوس! ہم مال و دولت کمانے کیلئے تو سُہانے سپنے دیکھتے ہیں، دولت بڑھانے کی نئی نئی ترکیبیں بھی سوچتے ہیں اور شب وروز مال کے جال میں پھنس کر سفر کرنے کے لئے بیقرار اور سر دھڑ کی بازی لگادینے کے لئے تیار رہتے ہیں لیکن علمِ دِین سیکھنے کے لئے مسجد درس میں چند منٹ بیٹھنے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی فرصت نہیں، گھر میں بیٹھے بٹھائے مدنی چینل کے ذریعے معلومات کا ڈھیروں خزانہ سمیٹنے کو ہمارا دل نہیں چاہتا اور راہِ خدا میں 3 دن مدنی قافلے میں سفر کیلئے گھر والوں سے جُدائی ہم سے برداشت نہیں ہوتی۔ حالانکہ جو لوگ علمِ دین کے حصول کیلئے راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں وہ بڑے سعادت مند

ہوتے ہیں، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ پاک اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے، بے شک فرشتے علم حاصل کرنے والے کے عمل سے خوش ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالمِ دین کیلئے استغفار کرتی ہیں۔ (ابن ماجه ،کتاب السنة ، ۱/۱۴۵ ، حديث:۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "**علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔**" کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی مذاکرے کا سِلْسلہ شُروع کیا جو 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے بارے میں مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✿ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✿ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✿ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی

معلومات(Islamic Information) کے ساتھ ساتھ اَخلاقی اور تنظیمی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔

چنانچہ

فیشن کا دلدادہ سُدھر گیا

لیہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی سنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں مخمور تھے، نت نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات ولغویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذکرِ الٰہی سے یکسر غافل ہو چکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں "مدنی مذاکرہ" سننے کی سعادت مل گئی، اس کی برکت سے ان کی زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا "انمول خزانہ" لُوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے کی کرنوں سے ان کا تاریک دل روشن ہو گیا، سابقہ زندگی پر ندامت ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن(Fashion) کی نُحُوست سے جان چھڑائی اور سنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مصمم کر لیا اور جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنور کر لیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا۔ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر ان کا معمول بن گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول　　ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ　　تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظر بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرعی مسائل حل کرنے کا انوکھا انداز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا ہے کہ حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے جلیل القدر امام کا شمار حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے، ایک مرتبہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے استاد حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں ایک رات قیام فرمایا، جب رات ہوئی تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل کی ادائیگی کے لیے اللہ کریم کی بارگاہ میں کھڑے ہوگئے جبکہ حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بستر پر ہی آرام فرمارہے، جب فجر کا وقت ہوا تو امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی، امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر بے حد تعجب ہوا، آپ سے بے وضو نماز ادا کرنے کا سبب پوچھا تو حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: آپ نے ساری رات نوافل ادا کرکے فقط اپنے لیے عمل کیا جب کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اُمّت کے لیے یہ عمل کیا کہ ساری رات بستر پر لیٹے لیٹے قرآن شریف سے مسائلِ دینیہ نکالتا رہا اور اس رات میں نے ہزار سے زائد مسائل نکالے ہیں۔

حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے آپ کا یہ جواب سنا، تب سے ہی میں اپنی شب بیداری پر آپ کی شب بیداری کو ترجیح دیتا ہوں۔ (مناقب الامام الاعظم للکردری، ۱۵۹/۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مدنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً اللہ والوں کا لمحہ لمحہ عبادت وریاضت میں بسر ہوتا ہے، اللہ والے اپنے قیمتی اوقات کی قدر کرتے ہوئے انہیں فضولیات میں ضائع نہیں کرتے، اللہ والے قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ میں غور وفکر کے سمندر میں غوطہ زَن رہتے ہیں، اللہ والوں کا حافظہ بہت ہی مضبوط (Strong) ہوتا ہے، اللہ والوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی کا حقیقی جذبہ موجود ہوتا ہے، اللہ والے علم سے محبت کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے ہوتے ہیں جیسا کہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردِ رشید امام محمد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سنا کہ آپ نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر صرف ایک رات میں قرآنِ کریم میں غور وفکر کرکے ایک دو نہیں بلکہ ہزار مسائلِ شرعیہ نکال لئے۔ اے کاش! عبادت و رِیاضت، وقت کی قدر واہمیت، قرآنِ کریم میں غور و فکر، اُمتِ محمدیہ کی خیر خواہی اور اشاعتِ علمِ دین کی یہ عظیم نعمت اللہ کریم ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں بھی علمِ دین سیکھ کر اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دِین کے حصول کیلئے ہمیں بھی اپنا ذہن بنانا چاہئے کیونکہ جب تک انسان کسی کام کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو، وہ کام کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو، مشکل لگتا ہے، مگر جب اُس کام کو کرنے کا پختہ ذہن بنالیا جائے اور اس کیلئے کوشش بھی کی جائے تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہوجاتا ہے۔

علمِ دِین کے فضائل و فوائد اور بُزرگانِ دِین کے شوقِ علم اور حُصولِ علم کے واقعات سُن کر ہمارے اندر بھی شوقِ علم پیدا ہوا ہو گا لہٰذا دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے اس جذبے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے علمِ دِین سیکھنے میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ یاد رکھئے! جس طرح کھانا پینا ہمارے جسم کی غذا(Diet) ہے، اسی طرح علم ہمارے دل کی غذا ہے، اگر جسم کو کھانا نہ دیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے اور مسلسل کئی روز تک بھوکا رہنے کی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے، اسی طرح علم دل کی غذا ہے اگر دل کو علم کے نور سے منور نہ رکھا جائے تو وہ بھی مُردہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ

دل کی غذا علم و حکمت ہے

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا فتح مُوصلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حاضرین سے پوچھا: جب مریض کو کھانے پینے اور دواء سے روک دیا جائے تو کیا وہ مر نہیں جاتا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: یہی معاملہ دل کا ہے جب اسے 3 دن تک علم و حکمت سے روکا جائے تو وہ بھی مر جاتا ہے۔

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا فتح مُوصلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سچ فرمایا کیونکہ دل کی غذا علم و حکمت ہے اور ان دونوں سے دل زندہ رہتا ہے جیسے جسم کی غذا کھانا پینا ہے پس جس نے علم کو نہ پایا اس کا دل بیمار ہے اور اس کی موت یقینی ہے لیکن اسے اس بات کا شعور نہیں ہوتا کیونکہ دنیا میں مشغولیت اس کے احساس کو ختم کر دیتی ہے اور جب موت ان مشاغل کو ختم کر دیتی ہے تو وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے بے انتہا افسوس ہوتا ہے اور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان: اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَہُوْا۔ یعنی لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مر جائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔ سے یہی مراد ہے۔(حلیۃ الاولیاء، سفیان ثوری، ۷/۵۴، حدیث:۹۵۷۶)

(لباب الاحیاء، ص۲۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کونسا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق عِلْمِ دِین سیکھنے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجہ، ج۱، ص۱۴۶، حدیث:۲۲۴)

اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سا علم ہے جس کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے اور جس کو حاصل کرنے کا پیدائش سے لے کر موت تک حکم دیا گیا ہے اور اگر اس کے حصول میں چِین (China) جیسے دُور دراز ملک میں جانے کی مشقت اور تکلیف بھی اُٹھانا پڑے تو ضرور اُٹھائے مگر علم حاصل کرے۔ (چین سے ملکِ چین مراد نہیں ہوتا بلکہ بہت دُوری کا سفر بیان کرنا مقصود ہے یعنی اگر حصولِ علم کی خاطر دُور دراز سفر کرنا تمہارے لئے ممکن ہو تو وہاں جاکر بھی علم حاصل کرو۔)

ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ تمام علوم حاصل کرنا ہر مسلمان مردو عورت پر فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۱۰۲۹) تو پھر اس سے کیا مراد ہے۔ آیئے! اس بارے میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جو کچھ فرمایا ہے، اس کا آسان لفظوں میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

آپ فرماتے ہیں: سب میں اَوَّلین واَہَم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائد کا علم حاصِل کرے۔ جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مُخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد

مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالِکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجِر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (وزمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَعَلٰی ھٰذَاالْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک فتوے سے معلوم ہوا کہ ہر عاقل و بالغ، مرد عورت پر عقائد کا علم سیکھنا، وضو، غسل، نماز اور روزہ کے مسائل سیکھنا، صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل، حج فرض ہونے پر حج کے مسائل، کاروبار کرنے والوں پر خرید و فروخت کے مسائل سیکھنا فرض ہے۔ آیئے! اب ہم اپنے بارے میں غور کرتے ہیں کہ ہم پر کون سا علم سیکھنا فرض ہے اور ہمیں اس کی کتنی معلومات (Sciences) ہیں۔ سب سے پہلے عقائد کے علم کو ہی لے لیجئے۔ علمِ عقائد ایک اہم علم ہے اس میں یہ بیان ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی ذات وصفات کے بارے میں مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام، حضراتِ صحابہ اور اولیاء رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے، قیامت واحوالِ قیامت کیا ہیں، جنّت و دوزخ کسے کہتے ہیں اور ان کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے، کن کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور کن چیزوں کا انکار آدمی کو کفر و گمراہی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں پھینک دیتا ہے اور کون سے ایسے افعال ہیں جن کے

[1]...ماخوذاز فتاوٰی رضویہ، ۲۳/۶۲۴، ۶۲۳

کرنے سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ ہمیں ان عقائد کی کتنی معلومات حاصل ہیں؟ہم میں سے کتنے لوگوں نے ان عقائد (Trends) کے بارے میں دِینی کتابوں کا مطالعہ کیا؟یا کسی سُنی عالم صاحب کے پاس جاکریہ علم سیکھنے کی کوشش کی ؟ہمارے معاشرے میں بہت سے نادان ایسے ہیں جواپنی لاعلمی کی وجہ سے اللہ کریم کی ذات پر اعتراضات کربیٹھتے ہیں، ہنسی مذاق میں فرشتوں، جنّت و دوزخ کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک جاتے ہیں اور اس طرح اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔اس بارے میں ڈھیروں معلومات حاصل کرنے کیلئے،امیرِ اہلسنت،بانیِ دعوتِ اسلامی کی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کوڈاؤن لوڈ(**Download**) کرکے پڑھ لیجئے۔

عبادات کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح عبادات کرنے سے پہلے بھی اس بارے میں علم ہونا ضروری ہے۔ ہم میں سے کئی لوگ ایسے بھی ہوں گے جو کئی کئی سالوں سے نمازیں پڑھ رہے ہوں گے مگر ہوسکتا ہے کہ انہیں نماز کے فرائض و شرائط معلوم نہ ہوں،کوئی نماز کے واجبات سے ناواقف ہو گا، کسی کی قراءت درست نہیں ہوگی توکسی کو سجدہ کرنے کا درست طریقہ معلوم نہیں ہو گا۔یہی حال روزہ رکھنے والوں کاہے کہ مدتوں سے ہر سال ماہِ رمضاں کے روزے رکھتے ہیں اورایک روزہ بھی چھوڑنا گوارا نہیں کرتے مگر کیاہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ روزہ کن چیزوں سے ٹُوٹ جاتا ہے ؟وہ کون سے کام ہیں جن

سے روزے کا کفارہ لازم آتا ہے یا قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں ؟اسی طرح جن خوش نصیبوں کو حج کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو کیا انہیں حج کے مسائل، عمرہ کرنا ہے تو عمرے کے مسائل معلوم ہوتے ہیں ؟ بعض نادان ایسے بھی ہوتے ہیں جو حج کی معلومات حاصل کرنے کے بجائے یوں کہتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ، وہاں جو سب لوگ کررہے ہوں گے اُنہی کی دیکھا دیکھی ہم بھی کرلیں گے۔ ذرا غور کیجئے !اتنا پیسہ خرچ کرنے، ملک اور گھر بار بیوی بچوں سے دُور رہنے کے بعد بھی اگر ہمارا فرض حج ادا نہ ہو تو پھر ان سب قربانیوں کا کیا فائدہ؟ لہٰذا نماز روزے اور حج وعمرہ کے بارے میں مفید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی ان کتب **"نماز کے احکام"** **"فیضانِ رمضان "** اور **"رفیق الحرمین"** کا مطالعہ کیجئے۔ یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرکے پڑھ لیجئے۔

زکوٰۃ کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح زکوٰۃ بھی دِینِ اسلام کا ایک اَہم رُکن (Pillar) ہے جو صاحبِ نصاب شخص پر فرض ہوتی ہے۔ مگر ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جنہیں صاحبِ نصاب کا مفہوم بھی معلوم نہیں ہوگا، زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے، کتنے مال پر کتنی زکوٰۃ بنتی ہے، زکوٰۃ کے اصل مستحق کون لوگ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کے بارے میں بہت سے مسائل سے ہماری اکثریت لاعلم ہوتی ہے جس کی وجہ سے شرعی طور پر جتنی زکوٰۃ بنتی ہے وہ پوری ادا نہیں کرتے اور گنہگار ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی دو (2) کتب **"فیضانِ زکوٰۃ"** اور **"فتاویٰ اہلسنت احکام زکوٰۃ"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُصُولِ عِلْم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ہر ایک کو اپنی ضرورت کے مطابق عِلْمِ دِین سیکھنا چاہیے۔ علم دین حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں مثلاً(۱)جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے کر با قاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا(۲)علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا(۳) مکتبۃ المدینہ کی کتب ورسائل کا مُطالعہ کرنا(۴)عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنا(۵)سوفیصدی اسلامک چینل مدنی چینل کے معلومات سے بھرپور سلسلے دیکھنا اور (۶)**12 مدنی کام** بالخصوص ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شریک ہونا۔ اگر ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی قَدَر ہماری معلومات اور علمِ دِین میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مگر یادرہے! صرف علم سیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ علم حاصل کرنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ جو علم سیکھا اس سے فائدہ بھی اٹھایا جائے اور علم سے نفع اٹھانا یہ ہے کہ اس علم پر عمل کیا جائے کہ یہ علم میں اضافے کا سبب ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ'' جس نے اپنے علم پر عمل کیا تو اللہ پاک اسے ایسا علم عطا فرمائے گا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔(حلیۃ الاولیاء،احمد بن ابی الحواری، ۱۰/ ۱۳، حدیث:۱۴۳۲۰)

اَحکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خُلوص کا بنا یاربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم پر عمل کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ علم کے بعد اس پر عمل کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ محض علم کے حصول ہی کو سب کچھ سمجھ لینا اور عمل کی طرف رغبت نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک عزیز شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اے نُورِ نظر! نیک اعمال سے محروم اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا اور اس بات کو یقینی جان کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی بروزِ حشر تیرے کام نہ آئے گا۔ جیسا کہ ایک شخص جنگل (Verdi gris) میں ہو اور اس کے پاس 10 تیز اور عمدہ تلواریں اور دیگر ہتھیار ہوں، ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو اور اسے جنگ کرنے کا طریقہ بھی آتا ہو، ایسے میں اچانک ایک خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے! تو تیرا کیا خیال ہے کہ استعمال کے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اسے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟ یقیناً تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ان ہتھیاروں کو استعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جا سکتا۔ لہٰذا اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لو! کہ اگر کسی شخص کو ہزاروں علمی مسائل پر عبور حاصل ہو اور وہ اس کی تعلیم بھی دیتا ہو، لیکن اس کا اپنے علم پر عمل نہ ہو، تو اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ (ایہا الولد، ص۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دعوتِ اسلامی

کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک **"مجلس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُخْتَصَر سے عَرصے میں جو تَرَقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مکتبۃُ المدینہ سے سَرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دیگر علمائے اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کی کتابیں زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے پُھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں　اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی(I.T) کے تعاون سے **"دارالافتاء اہلسنت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

26رمضان کی مناسبت سے ذکرِ عطار

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ولادتِ مبارکہ 26 رَمَضانُ المبارَک1439ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر بابُ المدینہ کراچی میں ہوئی۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آباء و اجداد ہند کے ضلع گجرات میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک نامی اور پارسائی اپنے علاقے میں مشہور تھی۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ بُزُرگوار حاجی عبد الرحمٰن قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باشرع اور پرہیز

گار شخص تھے، اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، انہیں بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں، دنیاوی مال ودولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے سخت ترین آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر مدنی تربیت کی جس کا منہ بولتا ثبوت خود امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتّٰی کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واِجازت سے بھی نوازا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دِل اتباعِ سُنّت کے جذبے سے سرشار ہے، آپ نہ صرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سُنّت سے آراستہ کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۰-۳۸، ۱۸، ۱۵، ۱۱، ملخصاً وملتقطاً)

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری	تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار	یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا	فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ تِرے ہو گیا جہاں	میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ ﴿عالمِ دین و عالمہ بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اور ان میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	**546** (پانچ سو چھیالیس)
طلبہ کرام وطالبات کی تقریباً تعداد	تقریباً **40109** (چالیس ہزار ایک سو نو)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً **4124** (چار ہزار ایک سو چوبیس)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	6871 (چھ ہزار آٹھ سو اکہتر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَنْدوں اور ضرورت مند رِشتہ داروں کی مالی امداد کرنا عظیم کارِ خیر ہے، اسی طرح زکوٰۃ، صَدَقات و عَطِیّات وغیرہ کے ذریعے عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طَلَبہ وطَالِبات کی مالی امداد کرنا بھی بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ یاد رہے! دیگر حاجَت مَنْدوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑ کر مَدارِس المدینہ و جامعۃ المدینہ میں قِیام پذیر ضرورت مند طَلَبائے کرام کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ ثواب کا کام ہے۔ چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کِتاب "**ضِیائے صَدَقات**" کے صفحہ 172 پر ہے: حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: ایک عالِم کا مَعْمُول تھا

کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرجِیح دیتے۔ اُن سے عَرض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ دیں تو کیا وہ اَفْضَل نہیں؟ جواب دِیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ پاک کے ذِکْر و فِکْر میں رہتے ہیں اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشاغِل میں خَلَل آئے گا لِہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔ جب حضرت سَیِّدُنا جُنَید بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا: یہ شخص اللہ پاک کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔ (ضیائے صدقات، ص۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ میں سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کرسکے گا اور دِینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہوسکے گی۔ لِہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص۱۷۳)

لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں زیرِ تعلیم مستحق طلبہ و طالبات کی زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کے ذریعے ان کی مدد جاری رکھیں، تاکہ ان کے سبب دِین کا کام خوب مضبوط ہو اور بُرائیوں کا خاتمہ ہو۔ آیئے! ہم سب نیت کرتے ہیں کہ اپنی طاقت کے مطابق جامعات المدینہ میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی مالی امداد کرکے اپنے لئے راہِ جنت کو آسان کرنے کا سامان کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆بقدرِ ضرورت عِلْمِ دِین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

☆عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا ہمارے بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے۔

☆عِلْمِ دِین حاصل کرنے والوں کی اللہ پاک مشکلات حل فرماتا ہے۔

☆عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

☆عِلْمِ دِین سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔

☆عِلْمِ دِین سیکھنے والے کیلئے زمین وآسمان میں رہنے والے حتّٰی کہ پانی میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

☆علمِ دین سے جہاں جہالت دُور ہوتی ہے وہیں درست طریقے سے عبادت کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں علم دین حاصل کرنے اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نَماز کے بعد حمد و ثنا اور دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دُعا مانگ، قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔

(سنن النسائی، کتاب السھو، باب التمجید ... الخ، ص ۲۲۰، حدیث: ۱۲۸۱)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے		بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "عیون الحکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک سیرت لوگوں کی عظمت دل میں بٹھانے، ان کی سیرت پر چلنے کا شوق و جذبہ بڑھانے کیلئے مکتبۃ المدینہ نے 2 جلدوں پر مشتمل کتاب **"عیون الحکایات"** **شائع کی ہے جس**

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔اس کتاب میں بزرگانِ دین کے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰےاور عبادت و ریاضت کے انوکھے واقعات، دینِ اسلام کی خاطر دی جانے والی قربانیوں کا تذکرہ، شرم و حیا، صدقہ وخیرات مصیبتوں پر صبر کی حیرت انگیز حکایات اور اس کے علاوہ اہم معلومات پر مشتمل یہ کتاب آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔ آیئے!اس کتاب سے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں۔

فرعون کی بیٹی کی خادمہ

منقول ہے کہ ایک عبادت گزار نیک خاتون کو فرعون کی بیٹی نے اپنی خادمہ کے طور پر رکھا،وہ نیک خاتون اپنی حیثیت کے مطابق دن رات اس کی خدمت کرتی رہتی،ایک دن وہ نیک عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی(Comb) کر رہی تھی کہ اس دوران اس خاتون کے ہاتھ سے کنگھی گِر گئی،تو اس نیک سیرت عورت کی زبان سے بے اختیار ''سُبۡحٰنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ'' کی صدا بلند ہوئی،فرعون کی کافرہ بیٹی نے جب یہ آواز سُنی تو کہا: کیا تُو نے میرے باپ فرعون کی تعریف کی ہے؟اس مؤمنہ نے جواباً کہا: نہیں! بلکہ میں نے تو اس پاک پروردگار کی پاکی بیان کی ہے جو میرا، تیرے باپ فرعون کا اور تمام کائنات کا خالق ہے،عبادت کے لائق صرف وہی ''وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡك'' ذات ہے۔اس مؤمنہ کی ایمان بھری گفتگو سُن کر فرعون کی بیٹی نے کہا: میں تمہارے بارے میں اپنے والد کو بتاؤں گی کہ تم اسے خدا نہیں مانتی۔ عورت نے کہا: بے شک بتادو۔

چنانچہ اس نے اپنے باپ فرعون کو اس عورت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا، یہ سُن کر اس نے نیک سیرت مؤمنہ کو اپنے پاس بُلایا اور کہا: ہم نے سُنا ہے کہ تُو ہمارے علاوہ کسی اور کو خدا مانتی ہے، تیری سلامتی اسی میں ہے کہ تُو اس نئے مذہب کو چھوڑ کر میری عبادت کر اور مجھے ہی خدا مان ورنہ تجھے دردناک سزا دی جائے گی۔ عورت نے کہا: تجھے جو کرنا ہے کرلے، میں کبھی بھی کفر کی طرف نہیں آؤں گی۔ فرعون نے جب اس نیک سیرت عورت کی ایمان افروز گفتگو سُنی تو بہت غضب ناک ہوا اور تانبے کی دیگ میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا۔ جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس کے بچے کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا، کچھ ہی دیر میں بچے کی ہڈیاں تیل پر تیرنے لگیں۔ ظالم فرعون نے عورت سے کہا: کیا تُو مجھے خدا مانتی ہے؟ اس نے کہا: ہر گز نہیں، میرا خدا وہی ہے جو تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ فرعون نے ایک ایک کرکے اس کے تمام بچوں کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا، لیکن اس باہمت صابرہ وشاکرہ عورت نے اپنا ایمان نہ چھوڑا۔

فرعون نے جب دیکھا کہ وہ عورت کفر کی طرف آنے کو تیار نہیں ہے تو اس ظالم نے اپنے سپاہیوں (Guards) کو حکم دیا: اسے بھی اس کے بچوں کی طرح تیل میں ڈال دو! سپاہی جب اسے لے جانے لگے تو فرعون نے کہا: اگر تمہاری کوئی آرزو ہو تو بتاؤ۔ کہا: ہاں! میری ایک خواہش ہے اگر ہوسکے تو یہ کرنا کہ جب مجھے تیل کی اُبلتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا جائے اور میرا سارا گوشت جل جائے تو اس دیگ کو شہر کے دروازے پر بھجوا دینا وہاں میری ایک جھونپڑی ہے، دیگ اس میں رکھوا کر جھونپڑی گِرا دینا تاکہ ہمارا گھر ہی ہمارے لئے قبرستان بن جائے۔ فرعون نے کہا: ٹھیک ہے، تمہاری اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے ذِمَّہ ہے۔ پھر اس جرأت مند، مؤمنہ کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا کچھ ہی دیر

بعد اس کی ہڈیاں بھی تیل کی سطح پر تیرنے لگیں۔

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج، میں نے ایک بہترین خُوشبو سُونگھی تو پوچھا: اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ! یہ خوشبو کیسی؟ کہا: فرعون کی بیٹی کی خادمہ اور اس کے بچوں کی خوشبو ہے۔(کنزالعمال،کتاب الفضائل، باب فی فضائل من لیسوا... الخ، جزء۱۴، ۷/۱۰، حدیث:۳۴۸۳۷ ملتقطاًو ملخصاً) (عیون الحکایات، حصہ دوم،۱۴۱-۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کتنی پیاری حکایت سُنی ہم نے! کیسا پختہ ایمان تھا اس مؤمنہ، صابرہ و شاکرہ عورت کا کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو ایک ایک کرکے شہید ہوتا دیکھا، لیکن پھر بھی اس کے ایمان کی پختگی میں کوئی کمی نہ آئی، بچوں سمیت خود اپنی جان دے دی لیکن ایمان کی دولت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ یقیناً جنہیں ایمان کی قدر معلوم ہوتی ہے وہ کسی بھی قیمت پر لمحہ بھر کے لئے ایمان نہیں چھوڑتے، انہیں دِین و ایمان کی خاطر سر کٹانے میں لذّت محسوس ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں جان دینا انہیں محبوب ہوتا ہے، ان کا ایمان اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقتور چیز ان کے دل کو ایمان سے خالی نہیں کرسکتی۔ جبھی تو ان نیک سیرت لوگوں پر اللہ پاک کے اِنعام و اکرام کی بارشیں ہوتی ہیں، مرنے کے بعد بھی ان کی قبروں سے خوشبوئیں آتی ہیں۔ افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ایمان پر قائم رہنا بہت مشکل ہوچکا ہے، بعض نادان بیرونِ ملک (Overseas) جاکر مال و دولت کمانے کے لالچ میں اپنے ویزا فارم پر اپنے آپ کو جھوٹ مُوٹ غیر مسلم لکھوادیتے ہیں اور خود کو جہنم کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' میں ایسے لوگوں کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :(ایسا کرنا) کفر ہے۔ **بعض لوگ جو اِزالۂ قرض و تنگدستی یا دولت کی زیادتی کیلئے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر یا ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر خود کو کسی بھی کافِر و مُرتد گُروہ کا ''فرد'' لکھتے یا لکھواتے ہیں ان پر حکمِ کفر ہے۔**

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۵۳)

یا اِلٰہی کر ایسی عنایت دیدے ایمان پر اِستقامت
تجھ سے عطارؔ کی اِلتجاء ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام بہت ہی مُعزز و مکرم مذہب ہے، جن پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہوتا ہے انہیں دنیا میں ایمان کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے والے خوش نصیب دونوں جہاں میں سعادت مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس نعمت کی حفاظت کرنا، اس کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے اس پر استقامت سے قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے کیونکہ ایک مسلمان کیلئے دنیا سے رخصت ہوتے وقت ایمان پر ثابت قدم رہنا بڑی اہمیت کا حامل ہے، اگر ایمان کی حالت پر خاتمہ ہوا تو قبر و آخرت کی تمام منزلیں آسان ہوں گی، ایمان پر مرنا ہی آخرت میں نجات کا سبب (Cause) بنتا ہے، دنیا میں چاہے جتنے بھی نیک اعمال کر لئے جائیں مگر خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا، حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم** یعنی اعمال کا دار و مدار

خاتمے پر ہے۔(بخاری،کتاب القدر، ۴/۲۷۴ حدیث:۶۶۰۷)

ایمان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کے متعلق اللہ پاک پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجۡدَہ آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۴،حم السجدہ:۳۰)	تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان" میں ہے: بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ پاک کے ربّ ہونے اور اس کی وحدانیّت (یعنی ایک ہونے) کا اِقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ربّ صرف اللہ پاک ہے، پھر وہ اس اقرار اور اس کے تقاضوں پر ثابت قدم رہے، ان پر اللہ پاک کی طرف سے فرشتے اُترتے ہیں اور انہیں یہ بشارت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم آخرت میں پیش آنے والے حالات سے نہ ڈرو اور اہل وعیال وغیرہ میں سے جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے اس کا نہ غم کرو اور اُس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے دنیا میں اللہ پاک کے رسولوں عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقَدّس زبان سے وعدہ (Promise) کیا جاتا تھا۔(روح البیان،پ ۲۴،حٰمٓ السجدۃ،تحت الآیۃ:۳۰، ۸/۲۵۴-۲۵۵ ملتقطاً) (صراط الجنان،۸/۶۳۱)

دِینِ اسلام پر ثابت قدمی کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا دینِ اسلام پر ثابت قدمی نہایت ضروری ہے، اگر خاتمہ ایمان پر ہوا تو نجات ہی نجات ہے حتّٰی کہ اسلام پر قائم رہنے اور قرآنی احکام پر عمل کرنے والوں کو

جنت کی بشارت بھی دی گئی ہے۔یہی نہیں بلکہ ایمان کی حالت میں دنیا سے جانے کا حکم بھی قرآنِ پاک میں موجود ہے،چنانچہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 102 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ (پ۴،اٰل عمران:۱۰۲)	تَرْجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

بیان کردہ آیت کے آخری حصے میں فرمایا گیا ہے کہ **اسلام پر ہی تمہیں موت آئے**۔اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی طرف سے زندگی کے ہر لمحے میں اسلام پر ہی رہنے کی کوشش کرو تا کہ جب تمہیں موت آئے تو حالتِ اسلام پر ہی آئے۔(صراط الجنان،۲/۲۰)

حکیم الاُمت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اعتبار ہے اگر عمر بھر مومن رہے ، مرتے وقت کافر ہو جائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جن کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا یعنی **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جو لوگ کفر کی حالت میں اس دنیا سے جائیں گے، بروزِ قیامت انہیں سخت تکالیف اور عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، ایسے لوگ دنیا میں اللہ پاک اور اس کے فرشتوں کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم (Hell) ہو گا، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 161 میں ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ	ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور

اُولٰٓىِٕكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَۙ(۱۶۱) (پ ۲، البقرۃ، آیت: ۱۶۱)	کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔

بُرے خاتمے کا خوف

تفسیر "صراطُ الجنان" میں ہے: سب سے بدبخت آدمی کفر پر مرنے والا ہے اگرچہ اس کی ساری زندگی اعلیٰ درجے کی عبادت وریاضت اور تبلیغ وخدمتِ دین میں گزری ہو۔ کفر پر مرنے والوں پر اللہ پاک کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بدبختی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک وپارسا، عبادت گزار اور پرہیزگار کیوں نہ ہو اپنے **بُرے خاتمے سے خوفزدہ رہے۔** (صراط الجنان، ۱/۲۵۸-۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے **ایمان کی حفاظت** کیلئے ہر دم فکرمند رہنا چاہئے، نفس وشیطان کے دھوکوں اور وسوسوں سے خود کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یاد رہے! جس طرح ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کیلئے قرآنِ پاک

میں جنت کی بشارت بیان کی گئی ہے اسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِیمان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایمان کی سلامتی سے مُتَعَلِّق احادیثِ کریمہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

حفظِ ایمان کی فکر

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا ضروری ہو گی، اس وَقْت صرف اس شخص کا دِین سلامت رہے گا جو حفاظتِ ایمان کی فکر میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتا پھرے جس طرح پرند اور لُومڑی اپنے بچوں کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانہ میں وہ چرواہا بھلائی پر ہو گا جو اپنے علم کے مطابق نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے گا۔ (المطالب العالیة، کتاب الفتن، باب جواز الترهيب...الخ، ۸/۵۹۷، حدیث: ۴۳۶۶ بتغیر)

بندہ اس پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا

نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ** یعنی ہر بندہ اس حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔ (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها...الخ، باب الامر بحسن الظن...الخ، ص۱۱۷۸، حدیث: ۲۸۷۸) حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کفر پر مرے تو کفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو، اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کافر رہا ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۵۳) علامہ عبد الرءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام جلال

الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس حدیث سے یہ نکتہ اخذ کیا ہے کہ بانسری بجانے والا قیامت کے دن اپنی بانسری کے ساتھ آئے گا، شرابی اپنے جام کے ساتھ جبکہ موٴذن اذان دیتاہوا آئے گا۔

(التیسیر، حرف الیاء، ۲/۵۰۷)

تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم		پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یااِلٰہی
بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت		رہوں پُل پہ ثابت قدم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت کرنے کے معاملے میں سُستی نہیں کرنی چاہئے اور اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ ہم تو پیدا ہی مسلمان ہوئے ہیں، ہمارے ماں باپ دادا دادی خاندان کے سبھی لوگ مسلمان تھے ہم بھی مسلمان ہیں اور مسلمان ہی مریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ساری زندگی ہم ایمان پر قائم رہیں، زندگی بھر خوب نیکیاں بھی کرتے رہیں مگر مرنے سے پہلے خدانخواستہ زبان سے کوئی کفر سرزد ہو جائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب نہ ہو۔ ہمیں ہر وَقْت اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے دُعائیں کرنی چاہئیں اور مرتے وقت ایمان کی حفاظت کیلئے فکر مند رہنا چاہیے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو زندگی میں سَلْبِ ایمان یعنی اِیمان چِھن جانے کا خوف نہ ہو نزع یعنی مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵بتغیر قلیل) لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے کی، فکر ہے تو ایک دوسرے پر دُنیوی برتری حاصل کرنے کی، فکر ہے تو عزّت وشہرت کمانے کی، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات

کی گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں۔ مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ گناہوں کی نحوست کے سبب ہمارا ایمان برباد ہو گیا تو کیا کریں گے؟

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرمایا کرتے تھے: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔

(کیمائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۸۲۵/۲)

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حفظِ ایمان کی اِلتجاء ہے
ہو کرم امنِ روزِ جَزا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۴-۱۲۵)

تُو گناہوں کو کر معاف الله!		میری مقبول معذِرت فرما
مصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر		تُو عنایت مُداومت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب انسان پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے اس وقت شیطان اپنے چیلوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آ پہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کر لے کہ یہی دِین الله عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہے، اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس کے چیلے دوسرے

احباب کے رُوپ میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کرلے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کے حق میں (ایمان سے) پِھر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔ (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ص ۱۵۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۝ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۝ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ سانس اٹک رہی ہوتی ہے، ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے ایسے کٹھن حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں، ماں باپ، بہن بھائیوں اور دوست واَحباب کی شکل میں آکر اپنی نحوستیں لُٹاتا، ایمان والوں کے ایمان سے نہایت گھناؤنے انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتا ہے، ہمارے بُزرگانِ دین موت کے وقت ایمان سلامت رہنے کے بارے میں بہت غمگین (Sad) رہتے تھے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندے کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو مرنے والے کی حالت 5 طرح کی ہوتی ہے: (۱) مال وارث کے لئے (۲) روح ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے (۳) گوشت کیڑوں کے لئے (۴) ہڈیاں مٹی کے لئے اور (۵) نیکیاں خُصُوم یعنی

قیامت کے دن اپنے حق کا مطالبہ کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: وارث مال لے جائے تو قابلِ برداشت ہے، اسی طرح ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام روح لے جائیں تو بھی درست ہے مگر اے کاش! موت کے وقت شیطان ایمان نہ لے جائے ورنہ اللہ پاک سے جدائی ہو جائے گی، ہم اس سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرتے ہیں کیونکہ اگر سب فِراق (جُدائیاں) ایک طرف جمع ہو جائیں اور ربِّ کریم کا فِراق ایک طرف ہو تو یہ تمام فِراقوں (جُدائیوں) سے زیادہ بھاری ہے جسے کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدانخواستہ ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اگر مرتے وقت اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم شاملِ حال نہ رہا، شیطان مردُود غالب آگیا اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ذِلت و رسوائی مقدر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا اور جہنم کا عذاب اس قدر شدید ہو گا کہ ہمارے نازک بدن اس کو برداشت نہیں کر سکیں گے، آیئے! جہنم کے عذابات کے ہولناک (Horrible) مناظر سنتے ہیں، چنانچہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہنَّم کی منظر کشی اور اس کے عذابات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ (جہنم) ایک مکان ہے، اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے اُس میں مختلف طبقات، وَادِیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادِیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر (70) مرتبہ یا زیادہ باران سے پناہ مانگتا ہے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جنّ و اِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، بُختی (یعنی ایک قسم کے بڑے) اُونٹ کی گردن کے برابر بچھو اور اس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تہ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس

کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، ایک قسم کا خار دار زہریلا درخت کھانے کو دِیا جائے گا وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس قدر شدید ہوگی کہ پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔

(بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۱۶۳تا۱۶۸ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر — سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا ربّ!
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے — حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا ربّ!
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا — تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جس بدنصیب کی موت(Death) ایمان کی حالت میں نہ ہوئی تو اسے جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طرح طرح کے عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا اور جو خوش نصیب ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رُخصت ہونے میں کامیاب ہو جائے تو وہ جہنم کے ہولناک عذابات سے بچ سکتا ہے۔ اب ہم اپنے بارے میں غور کر لیں کہ ہم شب و روز اللہ پاک کی کتنی عبادت کرتے ہیں؟ اس کے احکامات کی کس قدر بجاآوری کرتے ہیں؟ ایمان کی حفاظت کیلئے ہم نے کیا کوشش کر رکھی ہے؟ ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کیلئے کیا طریقہ کار اپنایا ہے؟ کیا ہمیں اپنے ایمان

کی حفاظت کیلئے شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کی ضرورت نہیں؟ کیا ہمیں جہنم کے عذابات سُن کر ان سے عبرت حاصل نہیں ہوتی؟ کیا ہمارے اندر جہنم کی آگ اور اس کے ہولناک عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ ہرگز ہرگز ہمارے کمزور جسموں میں یہ سخت عذابات جھیلنے کی ہمت نہیں، لہٰذا گناہوں پر نادم ہو کر فوراً توبہ کرلینی چاہئے کیونکہ ہر گناہ جہنَّم کا قاصد ہے یعنی جہنّم کی طرف لے جانے والا ہے، **یادرکھئے!** گناہِ صغیرہ یعنی چھوٹے گناہ پر بھی جہنّم کا اِستحقاق ہے۔ رورو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیجئے اور آئندہ گناہوں سے دُور رہنے کی بھرپور کوشش بھی کیجئے، خود بھی نیک اعمال میں مشغول رہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے اور ایمان کی حفاظت کے لئے نیک لوگوں کی صحبت اپنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں ڈھیروں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین اور ایمان کی فکر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خُوش نصیب ہے وہ مسلمان جو زندگی بھر اللہ پاک کی رِضا والے کاموں میں مشغول رہے اور مرتے وقت اپنا ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔ لہٰذا نیک وبد ہر ایک کو اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ہوشیار رہنا چاہیے بالخصوص جو مسلمان نماز روزوں کی پابندی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات کرتے ہیں، نفلی عبادت اور دیگر نیک کاموں میں مشغول رہتے ہیں تو بسا اوقات شیطان ایسوں کو ایمان کی سلامتی سے غافل کرنے کیلئے اس طرح ورغلانے کی کوشش کرتا ہے کہ تُونے تو بہت نیک اعمال کرلئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بخشوانے اور تجھے جنت کی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں، اگر کبھی ایسا خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اپنی عبادت پر کبھی بھروسا

(Rely) مت کیجئے اور اس وسوسے کو ختم کرنے کے لئے بزرگانِ دِین کی گریہ وزاری، خوفِ خدا اور حفظِ ایمان کے واقعات کو یاد کیجئے کہ وہ حضرات دن رات عبادت وریاضت کرنے کے باوجود بھی ایمان کی سلامتی کیلئے فکرمند رہتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موت کا وقت جب قریب آیا تو رودیئے اور شدید گھبراہٹ کا اظہار ہونے لگا۔ لوگوں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا، میں دنیا چُھوٹنے پر نہیں روتا کیونکہ موت مجھے محبوب ہے، بلکہ میں تو اس لئے رورہا ہوں کہ میں اللہ پاک کی رِضا پر دنیا سے جارہا ہوں یا ناراضی میں ؟ (اسد الغابۃ، حذیفۃ بن الیمان، ۱/۵۷۴)

ایمان کی حفاظت اور گوشہ نشینی

منقول ہے کہ ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے پاس تشریف لاکر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چِھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔ (قُوتُ القُلوب، ۱/۳۸۸)

ساری رات روتے رہتے

حضرتِ سَیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے استفسار کیا: کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ نے ایک تنکا اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔ (منھاج العابدین، العقبۃ الخامسۃ، اصول سلوک طریق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص۱۵۵)

میرا خاتمہ ایمان پر کر دے

حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کے وقت جب آپ کے صاحبزادے نے طبیعت دریافت کی تو فرمایا: ابھی جواب کا وقت نہیں ہے، بس دعا کرو کہ اللہ پاک میرا خاتمہ ایمان پر کر دے کیونکہ ابلیس لعین اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تیرا دنیا سے ایمان سلامت لے جانا، میرے لئے باعثِ ملال و غم ہے۔ اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں، جب تک ایک بھی سانس باقی ہے میں خطرے میں ہوں، میں (تجھ سے) پُرامن نہیں ہو سکتا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر امام احمد حنبل، الجزء الاول، ص ۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کس قدر خوف و خشیت کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت و سُنّت کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ درجے کے عابد و زاہد اور نفس و شیطان کی چالوں سے بخوبی آگاہ تھے مگر اس کے باوجود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت حساس تھے اور ایمان چھن جانے کے خوف سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے اور پیارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی کے طالب رہتے۔ لہٰذا ہمیں بھی، انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور اپنے بزرگانِ دِین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر اُجاگر کرنا چاہیے اور نیک اعمال پر کمربستہ ہو کر اللہ پاک کی بارہ گاہ میں بُرے خاتمے سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان ضائع کرنے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت کرنا اللہ پاک کے فضل و کرم کے ساتھ ساتھ بندے کے اختیار میں بھی ہوتا ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرے، گناہوں سے بچتے ہوئے خود کو نیکیوں میں مشغول رکھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا سے جاتے وقت ہمارا ایمان سلامت رہے تو اس کے لئے ہمیں ان تمام کاموں سے بچنا ہوگا، جو ایمان ضائع کرنے کا سبب بنتے ہیں، جن کی وجہ سے بندہ اس عظیم دولت سے محروم ہوجاتا ہے۔ آیئے! ایمان ضائع (Destroy) کرنے والے چند کاموں کے بارے میں سنتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ نیّت بھی کرتے ہیں کہ ایسے بُرے اعمال سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں گے کہ جن کی وجہ سے ایمان برباد ہوسکتا ہے، اللہ پاک ہمارا **ایمان سلامت** رکھے۔

(1) بُری صحبت اختیار کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صُحبت اختیار کرنا اور بدمذہبوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ایمان کیلئے باعثِ نقصان ہوسکتا ہے۔ جس طرح شرابیوں، جواریوں اور گناہوں میں ملوث رہنے والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا باعثِ ہلاکت ہے، اسی طرح بدمذہبوں سے میل جول رکھنا، ان کی تقاریر سُننا، کتابیں پڑھنا، ان کے آڈیو (Audio)، ویڈیو (Video) بیانات سننا، یا سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے دوسروں کو شئیر (Share) کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا یا رشتے داری قائم کرلینا بھی ایمان کیلئے زہرِ قاتل اور دنیا و آخرت کی شدید تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ لہٰذا ایمان کی حفاظت کیلئے اچھی صحبت اختیار کرنا، خوفِ خدا رکھنے والے لوگوں میں اُٹھنا، بیٹھنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس! ہم بُرے دوستوں کے

ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، گھنٹوں ان کے ساتھ گپ شپ لگانے، مذاق مسخری کرنے اور غیر سنجیدہ حرکتوں کے عادی بنتے جارہے ہیں۔ بُری صحبت کی نُحُوست ہم پر ایسی چھاچکی ہے کہ ہمارا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی سے غفلت میں گزر رہا ہے، نمازوں میں سُستی ہو جاتی ہے لیکن ہمیں اس کا کوئی احساس تک نہیں ہوتا، ان فضول بیٹھکوں میں ہمارے کئی کئی گھنٹے ضائع ہو جاتے ہیں، ہمیں کوئی فکر نہیں ہوتی، ان دوستوں کے ساتھ فضول اور بے حیائی سے بھرپور گفتگو کرتے کرتے بسا اوقات کفریات تک بک دیئے جاتے ہیں اور ایمان برباد ہو جاتا ہے لیکن ہمیں اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں ہمارے دِین و دنیا کا سَراسَر نُقصان ہی نُقصان ہے کیونکہ بُری صحبت بسا اوقات انسان کے ایمان کو بھی برباد کرڈالتی ہے۔ عموماً لوگ جان لیوا، خوفناک اور زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتے ہیں کہ یہ چیزیں ہماری جان کو نقصان پہنچائیں گی لیکن ایسی صحبت(Company) سے نہیں بچتے کہ جو ہمارے ایمان کو برباد کر دیتی ہے۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حتَّی الْامکان بُری صحبت سے بچو کہ یہ دِین و دنیا برباد کر دیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دِین و دُنیا سنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، بُرے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۹۱)بُری صحبت کس طرح ایمان کو ضائع کر دیتی ہے اس بارے میں ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور بُری صحبت سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بُری صحبت بربادیِ ایمان کا سبب ہے

حضرت سَیِّدُنا علامہ محمد بن احمد ذَہبی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک شخص شرابیوں کی صُحبت میں

بیٹھتا تھا، جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کَلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا: تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر کَلِمہ پڑھے مر گیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہو گا!) ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کَلِمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا: شاھک (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔ (کتابُ الکبائر، ص ۱۰۳ ملخصاً)

مجھے دیدے اِیمان پر اِستِقَامَت　　پئے سَیِّدِ مُحتَشَم یاالٰہی
خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا　　پڑھوں کَلِمَہ جب نکلے دَم یاالٰہی
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے　　پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی
جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا　　رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنا ذہن بنالیجئے کہ میں اچھے دوستوں کے ساتھ رہوں گا، میں اُن کے ساتھ رہوں گا جن کے عقیدے اچھے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو خوفِ خدا رکھنے والے ہیں، میں اُن کے ساتھ رہوں گا جو عاشقِ رسول ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کرنے والے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائیوں سے روکنے والے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جنہیں حفاظتِ ایمان کی فکر رہتی ہے۔ یہ تمام خصوصیات اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)بِغیر علم کے دِینی بحث کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان ضائع ہونے کا ایک سبب بغیر علم کے دِینی معاملات میں بحث کرنا بھی ہے،حالانکہ دینی معاملات میں جو بات یقینی طور پر معلوم ہووُہی بیان کرنی چاہئے،اپنی طرف سے عقل کے گھوڑے دوڑانا اِیمانیات کے مُعاملے میں انتہائی خطرناک ہوتا ہے کہ ٹھوکر لگنے پر آدمی بسا اوقات کُفریات کی گہری کھائی میں جا پڑتا ہے اور اُسے اِس بات کا پتا تک نہیں چلتا کہ اس کا ایمان برباد ہوچکا ہے۔ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہیں دِینی معلومات بہت کم ہوتی ہیں مگر ایسی فضول(Useless) بحثیں کرتے ہیں کہ جیسے ان کے پاس علم کا خزانہ موجود ہو،ایسے چرب زبان اور جاہل لوگ اپنی زبان سے کفریات تک بک جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسنّت امام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 159 تا160 پر ایسوں کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ: کوئی آدمی بدکاری اور چوری کرے تو باوُجُود گناہ ہونے کے اس کے لئے یہ عمل اتنا مُہلِک(ہلاک خیز)اور تباہ کُن نہیں(ہوتا)جتنا بِلا تحقیق علمِ الٰہی کے بارے میں کلام کرنا مُہلِک(یعنی ہلاک کرنے والا)ہے کیونکہ بِلا تحقیق اور بِغیر پُختگیٔ علم کے کہیں وہ کُفر کا مُرتکِب ہوجائے گا اور اسے علم بھی نہیں ہوگا!اِس کی مِثال ایسے ہی ہے،جیسے تیرنا جانے بِغیر دریا کی موجوں اور لہروں پر سُوار ہونے کے،اور شیطان کی فریب کاریاں جو عقائد اور مذاہب سے تعلُّق رکھتی ہیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔اور اللہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔(الحدیقۃ الندیۃ،۲/۲۷۰)

(3)زبان کی حفاظت نہ کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت نہ کرنا بھی بعض اوقات ایمان کی بربادی کا سبب

بن جاتا ہے۔فی زمانہ ہماری اکثرِیَّت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا،اللہ پاک کی خوشی اور ناخوشی کا احساس کم ہوتا جارہاہے، آج کل نوجوان کُفریہ اَشعار پر مشتمل گانے (Songs) سن کر اپنی زبان سے گنگناتے پھرتے ہیں،اسی زبان سے جنت ودوزخ، فرشتوں اور اللہ پاک کی شان میں توہین آمیز چُٹکلے سنائے جاتے ہیں،اسی زبان سے اپنی غریبی اور تنگدستی کارونا روتے روتے بعض کُفریات بک جاتے ہیں،اسی زبان سے کسی جوان یاگھر کے واحد کفیل کی موت پر اللہ پاک کی ذات پر شکوہ وشکایات بھرے کفریات بک دیئے جاتے ہیں۔خدارا! ہوش میں آیئے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھتے ہوئے اسے فضول بیہودہ اور کفریہ باتوں سے بچایئے ورنہ یادرکھئے!بسااوقات ہماری زبان سے لاعلمی میں ایسا جُملہ نکل سکتاہے جو ہمارے ایمان کی بربادی اور جہنَّم کی حقداری کا سبب بن سکتاہے۔آیئے!اس بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے سنئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے،

1. ارشاد فرمایا: آدمی اپنے ہم نشینوں کو ہنسانے کے لئے ایک کلمہ کہتاہے لیکن اس کے سبب وہ ثُرَیّا (ستارے کےفاصلے) سے بھی دُور (جہنم میں) جاگرتاہے۔(مسند احمد،مسند ابی ھریرۃ،۳/۳۶۶،حدیث: ۹۲۳۱)
2. ارشادفرمایا:ایک شخص اللہ پاک کوناراض کرنے والا کلمہ کہتاہے اور اسے یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہ اسے اللہ پاک کی ناراضی تک پہنچادے گا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت تک اپنی ناراضی لکھ دیتاہے۔(ترمذی،کتاب الزھد،باب فی قلۃ الکلام،۴/۱۴۳،حدیث: ۲۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سدا کیلئے ہوجا راضی خُدایا ہمیشہ ہو لطف و کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص ۱۱۰)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) گناہوں سے نہ بچنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان برباد ہونے کا ایک سبب دن رات گناہوں میں مشغول رہنا بھی ہے کہ جو بندہ دن رات گناہوں میں مشغول رہتا ہے اس کی نحوست سے بندہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ جس طرح اللہ پاک کی آیتوں کا انکار کرنا اور ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے اور کفر کی سزا جہنم کا دائمی دردناک عذاب ہے، اسی طرح کسی مسلمان کا گناہوں پر اِصرار (مسلسل) کرنا بھی ایسا عمل ہے جس سے اس کی موت کفر کی حالت میں ہو سکتی ہے۔ حضرت ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ایک شخص اکثر ہمارے پاس بیٹھا کرتا اور اپنا آدھا چہرہ ڈھانپ کر رکھتا تھا، ایک دن میں نے اس سے کہا کہ تم ہمارے پاس بکثرت بیٹھتے ہو اور اپنا آدھا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے ہو، مجھے اس کی وجہ بتاؤ۔ اس نے کہا: میں کفن چور تھا، ایک دن ایک عورت کو دفن کیا گیا تو میں اس کی قبر پر آیا، جب میں نے اس کی قبر کھود کر اس کے کفن کو کھینچا تو اس نے ہاتھ اٹھا کر میرے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ پھر اس شخص نے اپنا چہرہ دکھایا تو اس پر 5 اُنگلیوں کے نشان تھے۔ میں نے اس سے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ اس نے کہا: پھر میں نے اس کا کفن چھوڑ دیا اور قبر بند کر کے اس پر مٹی ڈال دی اور میں نے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ جب تک زندہ رہوں گا کسی کی قبر نہیں

کھودوں گا۔

حضرت ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے یہ واقعہ امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ اس سے پوچھو: جن مسلمانوں کا انتقال ہوا کیا ان کا چہرہ قبلے کی طرف تھا؟ میں نے اس کے بارے میں اُس کفن چور سے پوچھا تو اس نے جواب دیا "ان میں سے زیادہ تر لوگوں کا چہرہ (Face) قبلے سے پھرا ہوا تھا۔ میں نے اس کا جواب امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے مجھے تحریر بھیجی جس پر 3 مرتبہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنْ" لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں یہ تحریر تھا "جس کا چہرہ قبلے سے پھرا ہوا تھا اس کی موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی، تم اللہ پاک سے اس کے عَفْو، مغفرت اور اس کی رضا طلب کرو۔

(صراط الجنان، ۳/۱۳۷)(روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۰، ۳/۵۱)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اسباب وہ ہیں جو بُرے خاتمے کا باعث بن سکتے ہیں اس کے علاوہ ایمان سلب ہونے کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں مثلاً نماز میں سُستی، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور، ص۲۷) لہٰذا ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے ان تمام اسباب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ جو خوش نصیب مسلمان بحالتِ ایمان اس دنیا سے رُخصت

ہوتے ہیں اللہ پاک اپنی رحمت سے انہیں داخلِ جنت فرمائے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ ایمان پر خاتمہ کیلئے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین نے مختلف اوراد و وظائف بھی عطافرمائے ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ موت کے وقت اس کا ایمان سَلامَت رہے گا، آیئے! اِیمان پر خَاتمہ کے پانچ (5) اوراد و وَظائف سُنتے ہیں۔ چنانچہ

خاتمہ بالخیر کے 5 اَوراد

ایک شخص میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اِیمان پر خاتِمہ بِالْخیر کیلئے دُعا کا طالِب ہوا تو آپ نے اُس کیلئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: **(1)** روزانہ 41 بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ (ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو) اوّل و آخِر دُرُود شریف پڑھ لیا کریں۔ (**الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۲۱**)

(2) سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُورۂ کافِرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے۔ ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام (بات) کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافِرون تلاوت کر لیجئے کہ خاتِمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ (**الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۳۴**)

(3) تین بار صُبح اور 3 بار شام اس دُعا کا وِرد رکھیے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُه (یعنی اے اللہ پاک ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اُس سے اِستِغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے) (**الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۱۷**)

(4) تفسیرِ صاوی میں ہے: جو کوئی حضرتِ سیِّدُنا خِضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام مع کنیت ووَلدیت ولقب یاد رکھے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ایمان پر خاتِمہ ہو گا۔ آپ کا نام مع کنیت وولدیت ولقب اِس طرح ہے:

اَبُوالْعَبَّاس بَلْيَابِنُ مَلْكَانَ الْخِضْر۔(تَفْسِيْرِصاوی، ۱۲۰۷/۲-۱۲۰۸، مکتبۃ رحمانیہ)

(5) بِسْمِ اللهِ عَلٰى دِيْنِيْ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَوُلْدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ۔(تَرجَمہ: **اللہ** پاک کے نام کی برکت سے میرے دِین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو) **صبح وشام 3،3 بار پڑھیے، دِین، اِیمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔**(الوظیفۃ الکریمۃ، ص۱۷)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ!		عقبےٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ!
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حُضُور		اِیمان پر اُس وقت اٹھانا مولیٰ!

(حدائقِ بخشش، ص۴۴۵)

اے ربِّ کریم ! اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری زلفوں کا صدقہ مجھے دنیا میں ہر مصیبت سے بچائے رکھنا اور آخرت میں ہر غم سے محفوظ فرمانا۔ تیری بارگاہ میں ایک اور دعا یہ بھی ہے کہ جب مجھے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَقدس کی حاضری نصیب ہو تو اس وقت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چوکھٹ پر درودو سلام پڑھنے میں مشغول رہوں اور اسی حالت میں میری روح قبض ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "برائے نیو مسلم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت کا ذہن بنانے، دینِ اسلام کا پیغام عام کرنے، ایمان کی دولت پر استقامت پانے، نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی 104 سے زائد شعبہ

جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، جس میں سے ایک شعبہ (Department) **"مجلس برائے نیو مسلم"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کی کوششوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں دینِ اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے، کئی غیر مسلم اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں، اس مجلس کے تحت نیو مسلم کو دِینی تعلیم کے ساتھ ساتھ فرائض علوم کے بارے میں بھی مدنی تربیت دی جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دینِ متین کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں	اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے وہیں کم و بیش 104 شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے، ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش **546** (پانچ سو چھیالیس) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں جن میں کم و بیش، **40109** (چالیس ہزار ایک سو نو)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، ملک و بیرونِ ملک تقریباً **2761** (دو ہزار سات سو اکسٹھ) مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں کم و بیش **128413** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کر رہے

ہیں۔اس سال دعوتِ اسلامی کے **مدارس المدینہ** کے کم و بیش **17171** (سترہ ہزار ایک سو اِکہتّر) **حفاظِ کرام** ،تراویح میں مُصلّٰی (قرآنِ کریم) سُننے سُنانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، مدنی چینل جو کہ بے شُمار مسلمانوں کی اِصلاح اور کُفّار کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے اور اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول عِلمِ دِین سے مالامال ہورہے ہیں، مدنی چینل پر رَمَضانُ الْمُبارَک میں بعدِ عصر وبعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمضان کے علاوہ ہر ہفتے مدنی مذاکرہ براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُ الافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدَنی تَربِیَت گاہیں، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،، اِصلاحِ اعمال کورس،12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شب براءت اوراجتماعِ شبِ قدر وغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ۔ اس سال بھی صرف پاکستان میں کم وبیش **73 مقامات** پر پورے ماہِ رمضان کا اِعتکاف جاری ہے، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں۔اِسی طرح دُنیا بھر میں **سینکڑوں مقامات** پر **آخری عشرے کا سنّت اعتکاف** ہوگا، جس میں **ہزاروں عاشقانِ رمضان** اعتکاف کی سعادت حاصل کریں گے۔

غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً104 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

دعوتِ اسلامی کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ ایک تعداد ایسی ہے جنہیں کل تک تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ نماز کیسے پڑھی جاتی ہے؟ بلکہ بہت کچھ پتہ نہیں تھا، دعوتِ اسلامی نے ہمیں بہت کچھ سکھایا اور سمجھایا۔ ہم دعوتِ اسلامی کے احسان تلے ہیں، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ہمیں داڑھی شریف اور عمامہ شریف سجانے کی مدنی سوچ دی، ایمان کی حفاظت کی سوچ دی، اب وہی دعوتِ اسلامی ہم سے مطالبہ کر رہی ہے کہ اس کو مزید آگے بڑھانا ہے اور مزید آگے بڑھانے کے لیے اربوں روپے کی ضرورت ہے۔ جامعۃ المدینہ کے ماہانہ اخراجات لاکھوں بلکہ کروڑوں میں ہیں، سینکڑوں مسجدیں ابھی اور بنانی ہیں، **ہر دعوتِ اسلامی والا مشین کی طرح حرکت میں آجائے**، اپنے گھر والوں سے، عزیز و اقرباء سے، محلے والوں سے، دکانداروں سے، پڑوسیوں سے خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بہت سارے لوگ صرف ماہِ رمضان میں زکوٰۃ دیتے ہیں، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ فطرہ بھی جمع کرنے کی کوشش کیجئے۔ **اخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں،** ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو زندہ رکھنا ہے، اس کو چلانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو
عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اسے شُرور و فِتن سے سدا بچا یارب

(وسائلِ بخشش، مرمم، ص۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کے فضائل اور اس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں، حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو (100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُ اللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبریل! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم

فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعب الایمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں ان سے معافی مانگنے کی نِیّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین وایمان، جان ومال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بد نگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلوّث ہوکر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ۝ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۝ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضانُ المبارک بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اختتام کی طرف ہے، بس اب اس کی چند گھڑیاں باقی ہیں،اس کے بعد شوّالُ المکرم کی آمد آمد ہے۔خوش نصیب مسلمان شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید(یعنی شوّالُ المکرم) کے روزے رکھنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

اس بارے میں تین(3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔(مجمع الزوائد ،کتاب الصیام ،باب فیمن صلم۔۔۔الخ،۳/۴۲۵،حدیث:۵۱۰۲)
2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔(مسلم،کتاب الصیام، باب استحباب صوم۔۔۔الخ،ص۵۹۲، حدیث:۲۷۵۸)
3. جس نے عیدُ الْفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس(10) ملیں گی۔(ابن ماجه ،کتاب الصیام، باب الصیام ستة ایام ۔۔۔الخ،۲/۳۳۳، حدیث:۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو(2) روزے اور عیدُالفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے

ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور ص ۲۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ ایمان پر استقامت اور اس کی حفاظت کرنا ایک مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔

☆ سلبِ ایمان کے خوف سے بزرگانِ دِین بہت گریہ وزاری فرمایا کرتے۔

☆ جو لوگ اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرتے آخرت میں وہ سزا کے مستحق ہوں گے۔

☆ ایمان ضائع کرنے میں گانے باجوں اور فلمیں ڈراموں کی نحوست بھی شامل ہے۔

☆ ایمان کی حفاظت کے لئے فرائض کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر بھی عمل کرنا چاہئے۔

☆ جن بدنصیب لوگوں کا خاتمہ کفر پر ہوگا وہ قبر و آخرت میں عذابات کے مستحق ہوں گے۔

☆ سلبِ ایمان کا سبب مال و دولت کی حرص (Greed) اور لمبی امیدیں رکھنا بھی ہے۔

اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے اور اپنی دائمی رضا سے مالا مال فرمائے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچا عشق عطا فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال

کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہوکر چاند رات کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنانام لکھوا دیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروا دیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاندرات کومدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے ، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْد شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً** یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شُبہ ہر عقلمند شخص اِس بات سے اچھی طرح واقِف ہے کہ صفائی، سُتھرائی انسان کے وَقار (Dignity) میں اِضافہ کرتی ہے جبکہ گندگی اِنسان کی عزّت و عظمت کو گھٹا دیتی ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کُفْر و شِرْك کی نجاستوں سے پاک کر کے عزّت و بلندی عطا کی ہے

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وہیں ظاہری پاکیزگی اور صفائی سُتھرائی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے اِنسانیت کاوَ قار بلند فرمایا ہے۔ بہر حال بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سُتھرائی، مکان اور سازو سامان کی بہتری ہو یا سُواری کی دُھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف سُتھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 222 میں اِرشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴿۲۲۲﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔ (پ ۲، البقرۃ، ۲۲۲)

اِسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی صفائی سُتھرائی کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

صفائی سُتھرائی کی اہمیت پر احادیثِ مبارکہ

(1) فرمایا: اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا اِیمان ہے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، حدیث: ۳۵۳۰، ۵/۳۰۸)

(2) فرمایا: بے شک اسلام صاف سُتھرا (دِین) ہے تو تم بھی پاکیزگی حاصِل کیا کرو کیونکہ جنت میں صاف سُتھرا رہنے والا ہی داخل ہوگا۔ (کنزالعمال، حرف الطاء، کتاب الطھارۃ، قسم الأقوال، الباب الاول فی فضل الطھارۃ مطلقاً، الجزء ۹، ۵/۱۲۳، حدیث: ۲۵۹۹۶)

(3) فرمایا: جو چیز تمہیں مُیَسَّر ہو، اِس سے پاکیزگی حاصِل کرو، اللہ پاک نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف سُتھرے رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف التاء، ۴/۱۱۵، حدیث: ۱۰۶۲۴)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی گندگی اور میل کچیل سے پاک و صاف رکھنے کی بھرپور کوشش کریں اورایسی تدابیر اختیار کریں، جن کو اپنانے سے ہم اِس مقصد کو پانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں۔اپنے آپ کو صاف سُتھرا رکھنے اور اپنی صحّت کو برقرار رکھنے کے لئے باوُضو رہنا بِلاشُبہ ایک بہترین عمل ہے۔رِیڑھ کی ہڈّی(Back Bone)اور حرام مَغز جسم کے کتنے حسّاس اور اہم ترین حِصّے ہیں،اِس کا اندازہ ہر عقلمند انسان اچھی طرح لگاسکتا ہے۔فزیالوجی(Physiology)کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق جب تک حرام مَغز(Spinal Cord) محفوظ رہے گا،جسم کا اَعصابی نظام دُرُست و مُنَظَّم رہے گا۔اگراِس میں کسی قسم کی خرابی واقع ہوجائے تو انسان زندگی بھر کے لئے محتاج ہوکر رہ جاتا ہے۔اِسی طرح مایوسی اور نفسیاتی اَمراض بھی ہمارے معاشَرے میں اِنتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتے جارہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو ایک ایسا عمل ہے جو ریڑھ کی ہڈّی(Back Bone)،حرام مَغز کی خرابی، مایوسی،نفسیاتی اَمراض اور فالج جیسے کئی بیماریوں سے بھی تَحَفُّظ فراہم کرتا ہے۔جدید سائنسی تحقیقات اِس کا منہ بولتا ثُبوت ہیں۔ آیئے !جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں **اَعضائے وُضو** کو دھونے کے **چند طبّی فوائد** سنتے ہیں،چنانچہ

وُضو کی حکمت کے سبب قَبولِ اسلام

شَیْخِ طریقت،اَمیرِ اہلسنت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر **1** اور **2** پر تحریر فرماتے ہیں:ایک صاحِب کا بیان ہے:میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک غیر مُسلِم طالبِ عِلْم(Student)

کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضُو میں کیا کیا سائِنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالِم صاحب کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائِنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضُو کی کافی خوبیاں بتائیں، مگر گردن کے مَسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مُسلِم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔ یہ سُن کر وُضُو میں گردن کے مَسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی، لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

(وضو اور سائنس، ص۱-۲)

رہوں باوضو میں سدا یا اِلٰہی دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مغرِبی جرمنی کا سیمینار

مغرِبی ممالِک میں مایوسی کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہو تا جا رہا ہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغرِبی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا، جس کا موضُوع تھا **"مایوسی (Depression) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔"** ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت انگیز انکِشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ(5) بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد اُن کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ(5) بار

ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مَرَض میں بہُت اِفاقہ ہو گیا (یعنی کمی آ گئی)۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخِر میں اِعتِراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔** (وضو اور سائنس، ص ۲-۳)

مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضُو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اِسپشلسٹ کا بڑے وُثُوق (یعنی اِعتماد) کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اُس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہو گا۔ ایک مسلمان ماہِرِ نفسیات کا قول ہے: **"نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضُو (Ablution) ہے۔"** مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضُو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔ (وضو اور سائنس، ص ۳)

وُضُو اور فالِج

وُضُو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں، یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطَّلع ہو جاتا ہے اور پھر آہِستہ آہِستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اَثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہو سکتا ہے۔ (وضو اور سائنس، ص ۳)

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب اُن پہ فرما کرم ربِّ غالب

تجھ سے رَحم و کرم کی دُعا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۶-۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! وُضو میں کیسے کیسے مُوذِی اَمراض کا علاج اور بیماریوں سے شِفا رکھی گئی ہے کہ آج کی سائنس (Science) بھی اِس کے طِبّی فوائد و ثَمرات کو بَیان کررہی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ باوُضو رہنے کی عادت بنائیں تاکہ اِس کی بَرَکت سے ہمیں بھی بے شمار دُنیوی و اُخْرَوِی فوائد و ثَمَرات نصیب ہوجائیں۔ یاد رہے! ہمیشہ باوُضو رہنا مُسْتَحَب اور اِسلام کی سُنَّت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ،۱/ ۷۰۲ ملخصًا) حدیثِ پاک میں بھی ہمیشہ باوُضو رہنے کی ترغیب و فضیلت موجود ہے، چنانچہ

ہر وَقْت باوُضو رہنے کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستطاعت (طاقت) رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الْمَوْت جس بندے کی رُوح حالتِ وُضو میں قَبْض کریں اُس کے لئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۲۹/۳: حدیث ۲۷۸۳)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض عارِفِیْن (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے، اللہ پاک اُسے سات (7)(Seven) فضیلتوں سے مُشَرَّف فرمائے: (1) مَلائکہ (فِرِشتے) اُس کی صحبت میں رَغبت کریں، (2) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے، (3) اُس کے اَعضاء تسبیح کریں، (4) اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو، (5) جب سوئے اللہ کریم کچھ فِرِشتے

بھیجے کہ جِنّ و اِنس (جنّات اور انسانوں) کے شَر سے اُس کی حفاظت کریں، (6) سَکراتِ مَوت اُس پر آسان ہو، (7) جب تک باوُضو ہو، اَمانِ اِلٰہی میں رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱/۷۰۲)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض صُوفیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) فرماتے ہیں: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا (اور) ہمیشہ باوُضو، رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کے صَفْحہ نمبر 95 پر لکھا ہے: ہر وَقْت باوُضو رہنے کی عادت ڈالیے کہ باوُضو رہنے سے جہاں دیگر بے شمار فوائد و بَرکات حاصِل ہوتے ہیں وہیں **اِحساسِ کمتری** سے بھی نجات ملتی ہے۔ (حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص۹۵-۹۶)

باوُضو رہنے کی عادت بنانے اور اِس پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"72 مَدَنی اِنعامات"** نامی اپنے اِس رِسالے میں دن کا اکثر حِصَّہ باوُضو رہنے کی ترغیب پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی اِنعام بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 39 ہے: کیا آج آپ دن کا اکثر حِصَّہ باوُضو رہے؟

اللہ کریم ہمیں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے اور دن کا اکثر حِصَّہ باوُضو رہ کر اِس کی بَرکتیں لُوٹنے کی تَوفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ہم روزانہ ہی نمازوں اور دیگر عبادات سے پہلے وُضو کرنے کی سَعادت حاصِل کرتے ہوں گے مگر شاید ہم نے کبھی اِس بات پر غور نہیں کیا ہو گا کہ آخر وُضو کی اِبتدا ہاتھ دھونے سے ہی کیوں کی جاتی ہے ؟۔ تو یاد رکھئے ! عُموماً ہم دن بھر میں اِن کی مدد سے اپنے کئی اُمور سَرانجام دیتے ہیں، جس کے سبب ہمارے ہاتھوں میں کئی قسم کے خطرناک جراثیم (Germs) لگ جاتے ہیں، اگر اِنہیں صاف سُتھرا نہ رکھا جائے تو ہاتھوں میں لگے جراثیم ہمارے مِعدے میں **مُنتَقِل** ہوسکتے ہیں۔ وُضو کرتے وَقْت نِیَّت کرنے اور بِسْمِ اللہ شریف پڑھنے کے بعد سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین تین بار دھولیا جاتا ہے، اِس عمل کی بَرَکت سے ہمیں سُنّت پر عمل کرنے کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور بہت سی بیماریوں اور جراثیم سے بھی ہماری حفاظت ہو جاتی ہے ، چنانچہ

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر 10 پر تحریر فرماتے ہیں: ہاتھوں سے مُختلِف کام کیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مُختلِف چیزیں ہاتھوں کے ساتھ مَس ہونے کی وجہ سے مُختلِف کیمیائی اَجزاء اور جراثیم چھوڑ جاتی ہیں، اگر سارا دن نہ دھوئیں تو جلد ہی ہاتھ اِن جِلدی اَمراض میں مُبتَلا ہو سکتے ہیں، مثلاً ہاتھوں کے گرمی دانے، جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن، ایگزیما، پھپھوندی (وہ جراثیم جو کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں) کی بیماریاں، جِلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی بَرقی نظام مُتَحَرِّک (Active) ہو جاتا ہے اور ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے اور ہاتھ اِن چیزوں سے ہونے والے اِنفیکشن

(Infection) سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ (وضو اور سائنس، ص ۱۰ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسواک بھی وُضو کی ایک ایسی بہترین سُنّت ہے جو کثیر حکمتوں سے بھرپور ہے اور اِس میں کثیر دُنیوی واُخروی فوائد و ثمرات پوشیدہ ہیں۔ اَہلِ عِلْم حضرات نے تو اِس کے کئی فضائل وفوائد کُتُب میں بَیان فرمائے ہی ہیں مگر جدید سائنس نے مسواک پر تحقیق کرکے اِس کے بارے میں ایسے ایسے انکشافات کئے ہیں کہ سُن کر عقلیں حیران رہ جائیں۔ آیئے! ہم بھی مسواک کے چند دُنیوی واُخْرَوِی فوائد (Benefits) کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

مِسواک کی 25 بَرَکتیں

حضرت علّامہ سیِّد اَحمد طَحْطاوِی حَنَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ☆مِسواک شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ کریم کی خوشنودی ہے، ☆ہمیشہ مِسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور بَرَکت رہتی ہے، ☆دَردِ سر دُور ہوتا ہے، ☆بلغم کو دُور کرتی ہے، ☆نظر کو تیز کرتی ہے، ☆مِعدے کو دُرست رکھتی ہے، ☆جسم کو توانائی بخشتی ہے، ☆حافظہ (قُوتِ یادداشت) کو تیز کرتی ہے اور عَقْل کو بڑھاتی ہے، ☆دل کو پاک کرتی ہے، ☆نیکیوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے، ☆فرشتے خوش ہوتے ہیں، ☆مِسواک شیطان کو ناراض کردیتی ہے، ☆کھانا ہضم کرتی ہے، ☆بچوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا ہے، ☆بڑھاپا دیر میں آتا ہے، ☆پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے، ☆بدن کو اللہ پاک کی اِطاعت کے لیے قُوَّت دیتی ہے، ☆نَزع میں آسانی اور کَلِمۂ شہادَت یاد دلاتی ہے، ☆قِیامت میں نامۂ اعمال سِیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے، ☆پُل صراط سے بجلی (Light) کی طرح تیزی سے گزار دے

گی، ☆حاجات پُوری ہونے میں اُس کی اِمداد کی جاتی ہے، ☆قبر میں آرام و سُکون پاتا ہے، ☆اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ☆دنیا سے پاک صاف ہو کر رُخصت ہوتا ہے، ☆سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اِس میں اللہ پاک کی رِضا ہے۔(حاشية طحطاوی، کتاب الطهارة، ص ۶۹ ملخصاً)

(مسواک شریف کے فضائل، ص۱۹)

مسواک کی نمازیں سَتَّر گُنا ہیں افضل　　کتنی کرم فضا ہے مسواک پیاری پیاری

کرتی ہے دل کو روشن سرکار کی ہے سُنّت　　رُوحانی اِک غذا ہے مسواک پیاری پیاری

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

سائنسی اعتبار سے مِسواک کے طِبّی فائدے

اَمریکا کی ایک مشہور کمپنی کی تحقیقات کے مطابق **مِسواک** میں نقصان دینے والے بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیَّت کسی بھی دوسرے طریقے کی نسبت 20فیصد زیادہ ہے، ☆سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق کے مطابق **مِسواک** کے ریشے بیکٹیریا کو چُھوئے بغیر براہِ راست ختم کر دیتے ہیں اور دانتوں کو کئی بیماریوں سے بچاتے ہیں، ☆یو۔ایس۔ نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر **مِسواک** کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ دانتوں اور منہ کی صفائی اور مَسُوڑھوں کی صحّت کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ **مِسواک** کے عادی ہیں، اُن کے مَسُوڑھوں سے خون (Blood) آنے کی شکایات بہت کم ہوتی ہیں، ☆امریکا میں دانتوں کے بارے میں ہونے والی ایک نِشَسْت میں بتایا گیا کہ **مِسواک** میں ایسے مادّے ہوتے ہیں، جو دانتوں کو کمزوری سے

بچاتے ہیں اور وہ تمام دوائیں جو دانتوں کی صفائی میں استعمال ہوتی ہیں، اُن سب سے زیادہ فائدہ مند **مِسواک** ہے، ☆ **مِسواک** دانتوں پر جمی ہوئی میل کی تہ کو ختم کرتی ہے، ☆ **مِسواک** دانتوں کو ٹُوٹ پُھوٹ سے بچاتی ہے، ☆ دائمی نزلہ وزُکام کے ایسے مریض جن کا بَلغم نہ نکلتا ہو، جب وہ **مِسواک** کرتے ہیں تو بلغم نکلنے لگتا ہے اور یوں مریض کا دِماغ ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے، ☆ پیتھالوجِسٹ کے تجربے اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دائمی نزلے کے لیے **مِسواک** بہترین علاج ہے۔ (مسواک شریف کے فضائل، ص۷-۸)

یا ربّ کرم سے ہم کو ہوجائے اس کی عادت جاں بخش دل کُشا ہے مسواک پیاری پیاری

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مِسواک سے مِعْدے کی تیزابیت اور مُنہ کے چھالے کا علاج

منہ کے بعض قسم کے چھالے معدے کی گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اِن میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے جراثیم پھیلتے ہیں، اِس کے لیے **تازہ مسواک** منہ میں **ملیں** اور اُس کا بننے والا لُعاب (یعنی تُھوک) بھی خُوب **ملیں**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَرض دور ہوجائے گا۔ **بعض** لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے پڑ گئے ہیں یا دانتوں سے سفیدی کا اَستر (Enamel) اُتر گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے **مسواک** کے نئے ریشے مفید ہیں، دانتوں کی زَردی (یعنی پیلا پن) ختم کرنے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ **مسواک تَعَفُّن** (یعنی بدبو) کو دفع (یعنی دُور) اور منہ کے جراثیم کا خاتِمہ کرتی ہے، جس سے انسان بے شمار اَمراض سے بچ سکتا ہے۔ (مسواک شریف کے فضائل، ص۸-۹)

کینسر سے حفاظت

ایک سَروے کے مطابِق اگر دنیا میں **100** مریض کینسر کے ہوں تو اُن میں **5** فیصد مسلمان ہوں گے یعنی مسلمانوں میں کینسر کے کم ہونے کی ایک وجہ مسواک بھی ہے کیونکہ منہ کے اندر جو جراثیم ٹُوتھ پیسٹ سے بچ جاتے ہیں وہ مسواک کے باریک ریشوں کی مدد سے مر جاتے ہیں ، جس کی وجہ سے مسلمان منہ اور معدے کے کینسر سے محفوظ رہتے ہیں۔

مسواک سے گلے کے درد اور گردن کی سوجن کا طِبّی علاج

ایک شخص کے گلے اور گردن میں درد تھا اور گردن میں سُوجَن بھی تھی۔گلے کے مَرَض کی وجہ سے اُس کی آواز بھی خراب تھی، گردَن کے دَرْد اور سُوجن کے باعِث اُس کا سَر بھی چکرانے لگا تھا، جس سے اُس کا حافِظہ کمزور(Weak) ہو چکا تھا۔یہ شخص ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہا مگر سب بے سُود ثابت ہوا۔کسی نے اُسے مِسواک کرنے کا مشورہ دیا تو وہ باقاعِدہ مِسواک کرنے لگا۔اِسی کے ساتھ ساتھ **مِسواک** کے دو ٹکڑے کرکے پانی میں اُبالتا اور اُس پانی سے غرارے کرتا۔عِلاوہ اَزیں جہاں سُوجَن تھی وہاں کچھ دوا بھی لگاتا رہا۔یہ علاج بڑا مفید ثابت ہوا۔جب تحقیق کی گئی تو اُس کے تھائی رائیڈ گلینڈ مُتأثِّر تھے، جس کا اَثر سارے جسم پر ہوا تھا۔(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) مسواک والے علاج (کی بَرَکت) سے اُس کی یہ بیماری دُور ہو گئی اور وہ تَنْدُرُست ہو گیا۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!سُنا آپ نے!مسواک شریف کی بَرَکت سے مسواک کرنے والوں کو کس قدر فضائل و برکات نصیب ہوتے ہیں اور اُنہیں کیسے کیسے فوائد و ثمرات سمیٹنے کی سعات ملتی ہے۔تو اگر ہم بھی باوُضو رہنے کی عادت بنالیں اور مسواک کی سُنّت پر ہمیشگی اِختیار کرلیں تو یقیناً یہ فضائل و بَرَکات اور

فوائد و ثمرات ہمیں بھی نصیب ہو جائیں گے۔ آیئے !نیّت کرتے ہیں کہ آج سے دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہیں گے، مسواک کی پیاری پیاری سُنّت زندہ کریں گے، دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مَدَنی دَرْس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باوُضو رہنے کی عادت بنانے، مسواک کی سُنّت پر عمل کا جذبہ پانے اور آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کو پھیلانے کی کُڑھن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو کر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے **12** مَدَنی کاموں کے لئے بھی نکالیں۔ ہر اسلامی بھائی پر کوئی نہ کوئی **تنظیمی ذمہ داری** ہونی چاہیے، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **نمازِ پنجگانہ** کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوگی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **خوب خوب نیکیاں** کرنے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **علمِ دین** سیکھنے سکھانے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت ملتی رہے گی، لہٰذا ہمیں اپنی تنظیمی ذمہ داری کے مطابق مدنی کاموں میں لگے رہنا چاہیے، **12 مدنی کاموں** میں سے جس مدنی کام کو کرنے کا ہم جذبہ رکھتے ہوں، اپنے ذِمَّہ داران سے رابطہ کرکے ان مدنی کاموں کے ذریعے **نیکی کی دعوت** کی دُھو میں مچانا شروع کر دیں۔

یادرہے! ذیلی حلقے کے **12** مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ابوبلال مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائِل بِالْخُصُوص **"فَیضانِ سنّت"** جلد اَوّل اور **"فَیضانِ سنّت"** جلد دُوُم کے اِن ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں"** اور (2) **"نیکی کی دعوت"** سے مَسْجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصطِلَاح میں **"مَدَنی دَرْس"** کہتے ہیں۔

☆ **مَدَنی دَرْس** بہت ہی پیارا مَدَنی کام ہے کہ اِس کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی بار بار سعادت نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات و سلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُختلِف موضوعات پر مُشْتَمِل کُتُب و رسائل سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ☆ **مَدَنی دَرْس، بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مُعاون و مددگار ہے۔ ☆ **مَدَنی دَرْس، مسجد کی حاضِری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔ ☆ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مَدَنی دَرْس"** ہوگا تو اِس کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوگی۔ ☆ **مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُختلِف **کُتُب و رَسائل کا تَعارُف** (Introduction) عام ہوگا۔

دُعائے عطّار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں اُن کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو **"دَرسِ فیضانِ سنّت"** میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **"مَدَنی دَرْس"** کی ایک اِیمان اَفروز مَدَنی بہار سُنئے، چنانچہ

مدنی درس میں بیٹھنے والا عالم بن گیا

بابُ الاِسلام سندھ کے ایک اسلامی بھائی جو نویں (9th) کلاس میں پڑھتے تھے اور حُصولِ دُنیا کی جُستُجو میں مگن تھے، عَلاقے کے اسلامی بھائی اُن کو نیکی کی دعوت دے کر مسجد میں لے آئے۔ جب وہ نماز پڑھ کر مسجد سے جانے لگے تو ایک خَیر خواہ اسلامی بھائی (جو مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے تھے) نے اُن کو دَرْس میں شرکت کی دعوت دی۔ لہٰذا وہ مدنی درس (دَرْسِ فَیضانِ سُنّت) میں بیٹھ گئے۔ پھر اُنہوں نے اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش سے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی۔ چند ہفتوں بعد اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بذریعہ ٹیلیفون بیان رِیلے ہوا۔ بَیان کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِجتماعی تَوبہ اور بَیْعَت کروائی تو وہ اسلامی بھائی بھی گناہوں سے توبہ کر کے عطّاری بن گئے۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اُنہوں نے عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے 1999ء میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ (فَیضانِ عُثمانِ غَنی گلستانِ جوہر بابُ المدینہ کراچی) میں داخلہ لے لیا اور 2005 میں عالِمِ دین بننے پر اُنہیں میٹھے میٹھے مُرشِدِ کَریم اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں سے دَستارِ فضیلت کے طور پر سَبز سَبز عِمامہ شریف بندھوانے کا شَرَف بھی مل گیا۔

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سِکَنْدَر جسے خَیر سے مِل گیا مَدَنی ماحول

دُعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! منہ ہمارے بدن کا ایک ایسا قیمتی حِصّہ ہے جس کے کئی فوائد ہیں، مثلاً مُنہ کے ذریعے ہم کھانا، پانی، دوائیں اور دیگر کئی چیزیں کھاتے پیتے ہیں، اِسی منہ سے تلاوتِ قرآن بھی کرتے ہیں، حَمْد و نعت اور مَنْقَبت بھی پڑھتے ہیں، سلام و کلام بھی اِسی منہ سے کرتے ہیں، اِس کے علاوہ کئی اُمور اِسی مُنہ کے ذریعے سَر انجام دیتے ہیں لہٰذا یہ تمام چیزیں ہم سے اِس بات کا تقاضا (Demand) کرتی ہیں کہ ہم اپنے منہ کو صاف سُتھرا رکھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ وُضُو کُلّی اور غَرارے کرنے کی بَرَکت سے مُنہ بھی پاک و صاف رہتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔ آیئے! کُلّی کرنے اور غَرارے کرنے کے چند طِبّی فوائد مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

کُلّی اور غَرارے کرنے کے طِبّی فوائد

ہوا کے ذَرِیعے لاتعداد مُہْلِك جَراثیم اور غذا کے اَجزا منہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ اگر وُضو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی نہ کی جائے تو کئی خطرناک اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں: مَثَلاً (1) ایڈز: اِس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے، (2) منہ کے کناروں کا پھٹنا، (3) منہ میں پَھپُھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضُو کرتے ہوئے کُلّی کرنے سے اِن خطرناک اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے، کُلّی سے ایک تو پانی کا ذائقہ اور بُو کا پتا چل جاتا ہے کہ جو پانی اِستعمال کیا جارہا ہے وہ حِفظانِ صحّت کے حوالے سے نقصان دہ تو نہیں، اِسی

طرح روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَر غرہ کرنا بھی سُنّت ہے اور پابندی کے ساتھ غَر غرے کرنے والا کوّے (Pharynx) بڑھنے، گلے میں موجود ٹانسلز کے انفیکشن اور گلے کے بہت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناک میں پانی ڈالنے کے طِبّی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورانِ وُضو ناک میں پانی ڈالنا طِبّی اِعتبار سے بہت مفید ہے اور یہ عمل کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ ہم سارا دن ناک کے ذریعے سانس لیتے ہیں، جس کے سبب سانس کے ذریعے ناک میں دُھواں، گرد و غُبار اور طرح طرح کے جراثیم چلے جاتے ہیں۔ دن بھر میں وُضُو کرتے ہوئے تقریباً 15 مَرتبہ ناک میں پانی ڈالنے سے یہ جراثیم، گرد و غبار اور دُھوئیں سے ہونے والی مُہلِک بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو جاتا ہیں، اِسی طرح پھیپھڑوں کو ایسی ہَوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد و غُبار سے پاک ہو اور اُس میں 80 فیصد رَطُوبت (یعنی تَری) ہو، ایسی ہَوا فراہم کرنے کے لئے اللہ پاک نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے، وُضُو کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالنے کی بَرَکت سے ہم بے شُمار پیچیدہ اَمراض سے محفوظ ہو جاتے ہیں، دائمی نَزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لئے ناک کا غُسل (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے اور ماہِرینِ **"ہائیڈرو پیتھی"** یعنی پانی سے علاج کے ماہِرین کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا بَصارَت (نظر) کو تیز کرتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگ اپنے چہرے (Face) کی خوبصورتی و تروتازگی بڑھانے اور کیل مہاسوں سے جان چُھڑانے کے لیے چہرے پر مُختلِف ٹوٹکے و نسخے آزماتے اور مہنگی مہنگی کریمیں

لگاتے ہیں تاکہ چہرے پر مَصنوعی چمک دمک آجائے۔ یاد رکھئے!ٹوٹکے و نسخے آزمانے اور مہنگی کریمیں لگانے کے بعد چہرہ وقتی طور پر تو چمکدار ہوجاتا ہے مگر بعد میں اِن کے سبب چہرے پر جُھریاں، دانے، کیل مہاسے اور عجیب و غریب داغ نکل آتے ہیں، جو سخت تکلیف کا سبب بنتے ہیں اور اِن کے سبب چہرہ خوبصورت ہونے کے بجائے بدصُورت ہوجاتا ہے۔ چہرے کی خوب صُورتی کو چار چاند لگانے اور اِسے تروتازگی بخشنے کے لئے وُضو ایک بہترین نسخہ ہے، کیونکہ وُضو میں تین(3) بار چہرہ دھویا جاتا ہے جس کے سبب نہ صِرف چہرے کی رونق میں اِضافہ ہوجاتا ہے بلکہ اِس کی بَرَکت سے دیگر بہت سے طِبّی فوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔ آیئے! وُضو میں چہرہ دھونے کے چند طِبّی فوائد کے بارے میں سُنئے اور باوُضو رہنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹئے، چنانچہ

چہرہ دھونے کے طِبّی فوائد

وُضو کے دوران چہرے پر تین(3) بار ہاتھ پھیرنے سے نہ صِرف دماغ پُرسکون ہوجاتا ہے بلکہ چہرے پر چمک، جِلد میں نَرمی اور لَطافت پیدا ہوجاتی ہے۔ گرد و غبار صاف ہو کر چہرہ بارونق و پُرکَشِش اور بارُعب ہوجاتا ہے۔ آنکھوں کے حِصّوں کو تسلّی پہنچتی ہے اور آنکھیں پُرکَشِش خوبصورت اور پُرخُمار ہوجاتی ہیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے مَقالہ لکھا جس کا نام تھا **"آئی واٹر ہیلتھ(Eye Water Health)"** جس میں اُس نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ اپنی آنکھوں کو دن میں بار بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑے گا، دن میں کئی بار چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ چینی ماہرین کی تحقیق کے مطابق چہرہ دھونے سے پیٹ میں چھوٹی آنت، سینہ، بڑی آنت وغیرہ پر بھی اچھے اثرات مُرَتَّب ہوتے ہیں جس کی بدولت آشوبِ چشم، چکر آنا، کمزوری، دانتوں کی کمزوری، سَر درد، تھکاوٹ اور

گھبراہٹ وغیرہ میں نُمایاں کمی ہوتی ہے، وُضو کے دوران چہرہ دھونے سے بھنویں پانی سے تر ہو جاتی ہیں اور میڈیکل اُصول کے مطابِق بَھنویں تَر کرنے سے آنکھوں کے ایک ایسے مرض کے اِمکانات خَتم ہو جاتے ہیں۔ جو انسان کو بَصارَت سے محروم کر سکتا ہے۔

یاالٰہی سَدا میں باوُضو رہوں عبادت دے ذوقِ دے تلاوت شوقِ دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَر کا مَسح کرنے اور پاؤں دھونے کے طِبّی فوائد

سَر انسان کے تمام اَعضا سے زِیادہ اَہَمِّیَّت رکھتا ہے، تمام اَعضاء کے اَفعال کا تَعَلُّق دِماغ سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کے درمیان "حَبْلُ الْوَرِیْد" واقع ہوتی ہے، جسے شہ رگ بھی کہا جاتا ہے۔ اِس کا تَعَلُّق رِیڑھ کی ہڈی، حرام مَغز اور جسم کے تمام تَر جوڑوں سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کا مسح کرنے سے رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہوتا ہے، اِسی طرح انسانی جسم میں سب سے زیادہ گردو غبار اور دُھول مٹی سے آلود ہونے والی چیز پاؤں ہیں۔ اِنفیکشن سب سے پہلے پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانے حِصّے میں شروع ہوتا ہے اور شوگر کے مریضوں کو پاؤں کا اِنفیکشن زیادہ ہوتا ہے، پیر کے تلوؤں کا ہتھیلیوں کی طرح تمام اَعصاب خاص طور پر تمام غُدود سے تَعَلُّق رہتا ہے، لہٰذا پاؤں دھونے کی بَرَکت سے بُھوک کی کمی، تیز بخار، عِرقُ النَّسَاء (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ چڈے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے)، نکسیر، یَرقان، گَنٹھیا (یعنی جوڑوں کے درد)، بَواسیر، چکّر، جِنسی کمزوری، قَبْض، سانس پُھولنے وغیرہ سے آرام رہتا ہے۔ (مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسائل "وضو اور سائنس" اور "وضو کا طریقہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو کے بارے میں مزید طبی فوائد اور اعضائے وضو کو دھوئے جانے کی مزید حکمتیں جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو اور سائنس"** کا مطالعہ کیجئے۔ جبکہ وضو کا سُنّت طریقہ جاننے اور وضو کے شرعی مسائل نہایت آسان انداز میں سمجھنے کے لئے رسالہ **"وضو کا طریقہ"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ لہٰذا خود بھی ان رسائل کا مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان دونوں رسائل کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وضو کرنے میں کیا نیّت کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضُو کے طِبّی فوائد سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا باوُضو رہنے کا ذِہن بنا ہو گا مگر یاد رکھئے! فَنِّ طِبّ ظَنّیات پر مَبْنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتْمی (یعنی فائنل) نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں! اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات اَٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کے لئے نہیں صِرف وصِرف رِضائے اِلٰہی کی خاطر کرنا چاہئے، لہٰذا اِس لئے وُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کے لئے روزہ رکھنا تا کہ بھوک

کے فوائِد حاصل ہوں۔ سَفرِ مدینہ اِس لئے کرنا کہ آب وہوا بھی تبدیل ہو جائے گی، گھر اور کاروباری جھنجٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا یا دینی مُطالعہ (Study) اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اِس طرح کی نِیّتوں سے اَعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل اللہ پاک کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے **وُضو بھی ہمیں اللہ کریم کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہئے۔**

مِرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ وُضو کی بَرَکت سے ہم ظاہری پاکیزگی کا اِہتمام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہوں گے مگر اِس سے زیادہ ہمیں اپنے باطِن یعنی اپنے دل کو گناہوں کی گندگیوں سے پاک وصاف رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔ لہٰذا جس طرح وُضو کرنے سے ہم ظاہر کو گناہوں سے پاک کرلیتے ہیں اِسی طرح تَوبہ واِستغفار کے ذریعے اپنے باطِن کو صاف کریں اور پھر ربِّ کریم کی بارگاہ میں جُھکیں تو اور بھی زیادہ بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

تصوّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد اوّل کے صَفْحہ نمبر **425** پر حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باطِنی صفائی کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب وُضو سے فارِغ ہو اور نماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہو تو دل میں یہ خیال ہونا چاہئے کہ میں نے اپنے ظاہر کو تو پاک کرلیا جس پر مخلوق کی نظر پڑتی ہے۔ لہٰذا اب دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الٰہی میں مُناجات

کرنے سے حیا کرنا چاہئے کہ اِسے تو اللہ پاک مُلاحَظَہ فرماتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ دل کی پاکیزگی توبہ سے حاصِل ہوتی ہے۔ دل کا بُرے اَخلاق سے کنارہ کش اور اچھے اخلاق سے مُزَیَّن ہونا ضروری ہے۔ تو جو صِرْف ظاہِری طَہارت پر اِکْتِفا کرتا ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے بادشاہ کو گھر میں آنے کی دعوت دینے کا اِرادہ کیا اور اَندرونی حِصّے کو گندگیوں سے آلودہ چھوڑ کر بیرونی حصّے پر چُونا کرنے میں مشغول ہو گیا تو ایسا شخص بادشاہ کے غَیْظ وغَضَب کا کس قدر حق دار ہے۔ اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔(احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، ۱/۱۸۵)

ہوں بظاہِر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سِیرت

ظاہر اچھا ہے باطِن بُرا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاء اَہلسُنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باطِنی صفائی کا طریقہ سیکھنے اور باوُضو رہنے کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک **"دارُ الاِفتاء اَہلسُنّت"** بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دارُ الاِفتا 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُ الاِیمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مُختلِف علاقوں اور پاکستان کے مُختلِف

شہروں میں بھی "دارُالاِفتاء اَہلسنّت" قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفْتِیانِ کِرام اُمّتِ مُسلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصرُوفِ عمل ہیں۔اِس کے علاوہ "دارُالاِفتاء اَہلسنّت" کے مُفتِیانِ کِرام ٹیلی فون،واٹس ایپ (WhatsApp)اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس(**darulifta@dawateislami.net**) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے سلسلوں میں "دارُالاِفتاء اَہلسنّت" کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابِطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115---------0300-0220114

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی(I.T) کے تعاون سے "دارالافتاء اہلسنّت" موبائل ایپلیکیشن(Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔یاد رکھئے!پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صبح **10:00** بجے سے شام **4:00** بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کِیا جا سکتا ہے،دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمُعہ تعطیل ہوتی ہے۔اللہ کریم "دارُالاِفتاء اہلسنّت" کو مزید تَرَقِّیاں عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ

☆صفائی سُتھرائی کو اِسلام میں بہت زیادہ اَہَمِّیَّت حاصِل ہے۔☆باوُضو رہنے والوں کا شُمار نیک لوگوں میں ہوتا ہے۔☆وُضو ظاہری وباطنی بیماریوں سے بچنے کا بہترین نُسخہ ہے۔☆وُضو کرنے والے

خوش نصیب فالِج اور کینسر سے بچ جاتے ہیں۔ ☆وُضو کرنے والوں کے اَعضاء بروزِ قِیامت چمکتے ہوں گے۔ ☆باوُضو رہنے والوں کی صحبت میں فِرِشتے رغبت رکھتے ہیں۔ ☆وُضو کرنے والوں کے چہرے تر وتازہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ ☆وُضو میں مسواک کرنے والوں کا خاتِمہ اِیمان پر ہونے کی بشارت(خوشخبری) ہے۔ ☆وُضو میں سَر کا مَسح کرنے سے رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مَغز کی خرابی سے حفاظت رہتی ہے۔ ☆وُضو کے دوران ناک میں پانی ڈالنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا** یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۱۳۴/۸، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵ ،حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم "**بچوں پر شفقتِ مصطفٰے**" کے بارے میں ایمان افروز واقعات سُنیں گے۔ اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں سے کیسی الفت اور شفقت کا برتاؤ فرماتے تھے، اس بارے میں کچھ سُنیں گے۔ ہم یہ بھی سُنیں گے کہ بچوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ بچوں کی مدنی تربیت میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے، یہ بھی سُنیں گے۔ اے کاش! کہ سارا

بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نواسۂ مُصْطَفٰے پر شفقتِ مُصْطَفٰے

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا کہ ایک روز رسولِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے تھے، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاؤں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مبارک پر رکھے ہوئے تھے، حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے: ننّھے شہزادے! اُوپر چڑھتے آؤ، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو کہ ابھی بہت چھوٹے تھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ مبارک پکڑ کر اُوپر چڑھنے لگے، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ اقدس پر اپنے قدم رکھ دیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: منہ کھولو! امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے منہ کھولا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے منہ کو چُوم لیا، پھر بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَحِبَّہٗ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ الٰہی! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تُو بھی اسے محبوب رکھ۔ (الادب المفرد، باب الانبساط إلى الناس، ص ۷۲، حدیث: ۲۴۹، و اللفظه، الاستیعاب، ۱/ ۴۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں 3 مَدَنی پھول حاصل ہوئے۔ آیئے! ہم بھی یہ مَدَنی پھول چُن کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں:

پہلا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ صحابۂ کرام سچے عاشقِ رسول اور زبردست قوتِ حافظہ کی دولت

سے مالا مال تھے، جو مخلوقِ خدا کے لئے رحمت بن کر تشریف لانے والے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاداتِ مبارکہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے معمولات کو انتہائی باریکی سے دیکھ اور سُن کر انہیں اپنے دل و دماغ کی میموری(Memory) میں محفوظ کرکے دوسروں کو بیان کردیا کرتے تھے۔ اس طرح احادیثِ مبارکہ کا بہت ذخیرہ ہم تک پہنچا۔ اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ صحابۂ کرام اُمّت پر مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادات کو، پیاری پیاری اداؤں کو جس طرح دیکھتے یا سُنتے تو پوری دِیانت داری کے ساتھ اسی طرح آگے بیان فرمادیا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے تمام معاملات میں دیانت داری کو پیشِ نظر رکھیں اور جھوٹ و فریب کاری کو اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں، لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمتوں اور شفقتوں کے دریا نے بڑوں کو فیض یاب کیا بلکہ کررہا ہے، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمتوں کی چھما چھم بارشیں بچوں کو بھی خوب خوب سیراب کرتی تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں بچیوں کو بھی پیار و مَحبّت اور اپنی اُلفت کے جام بھر بھر کر پلاتے تھے، بِلا شُبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں کی نفسیات کو بہت ہی اچھی طرح جانتے تھے کہ ان نرم و نازک کلیوں پر جس قدر شفقت و مہربانی کے پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر ان کی تروتازگی اور خوب صورتی میں نکھار آئے گا۔

آیئے! بچوں سے شفقتِ مصطفےٰ پر ایک حکایت سنتے ہیں:

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی نواسی سے شفقت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) اُمامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اُتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اُٹھا لیتے۔(بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد، ۴/۱۰۰ ،حدیث: ۵۹۹۶)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ عمل حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی خصوصیت میں سے ہے، ہمارے لیے مُفْسِدِ نماز ہے کیونکہ نماز میں بچی کو اُتارنا چڑھانا اور روکنا عملِ کثیر سے خالی نہیں۔(مرآۃ المناجیح، ۲/۱۳۳)

یعنی نماز میں بچے کو اُٹھا رکھنا اور نماز کا فاسِد نہ ہونا حضور پُرنور کی ہی خصوصیت تھی، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہماری نماز ٹُوٹ جائے گی۔

بچوں سے اچھا سلوک کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک طریقے پر چلنا چاہیے۔ انہی کی طرح بچوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بچوں کا خوب خوب خیال رکھیں، ان کا دل بہلایا کریں، ان کی جائز خواہشات پوری کرنے کی کوشش کی جائے، ان کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنے کی کوشش کریں، ان پر شفقت و مہربانی کریں، ان سے نرم لہجے میں بات کریں، اگر یہ سمجھدار ہوں اور مسجد میں جانے کی شرعاً اجازت ہو اور مسجد میں جا کر **نمازیں** پڑھنے کا ذوق و شوق ہو تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، ماہِ رمضان کے

روزے رکھنے کا جذبہ ہو تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، **تِلاوتِ قرآن** میں دِلچسپی رکھتے ہوں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، **دُرودِ پاک** کی کثرت کرتے ہوں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، دِینی مطالعے کا ذہن ہو تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، حمد و نعت یا منقبت سنائیں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، کوئی سُنّت اپنائیں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، کوئی اچھا کام کریں تو ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی تحفہ دے دیا جائے مثلاً اگر روزانہ **1200 بار دُرود شریف** پڑھتے ہوں تو **تسبیح کاؤنٹر** (Finger Counter) تحفہ دے دیا جائے، اِسی طرح اچھے اور نیک کاموں میں ترکیب کی جائے تو اُمید ہے کہ اس کے فوائد بھی اچھے نظر آئیں گے۔ غلطی کرتا پائیں تو حکمتِ عملی سے اصلاح فرمائیں، مثلاً اگر کبھی جھوٹ بول دیا تو بجائے مارنے کے جھوٹ کی تباہ کاریاں اور جھوٹ کی سزائیں بتائی جائیں، مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "**جھوٹا چور**" پڑھنے کا کہا جائے یا خود اُس رِسالے میں سے پڑھ کر کچھ سُنا دِیا جائے۔ اِسی طرح اگر کسی بچے کی پنسل یا کوئی چیز چُرا لی ہی تو **چوری کی سزا** کے بارے میں بتایا جائے۔

بِلاوجہ ان کو مارنے سے بچیں، جھاڑنے اور ان پر غُصّہ کرنے سے بچیں، انہیں ان کی پسند کی چیزیں دِلوائیں اور کھلائیں، ان کو نظر انداز (Ignore) ہرگز نہ کریں، ان سے اچھے اَخلاق سے پیش آئیں، ان کی غلطیوں سے درگزر کریں، مگر ایسی غلطیاں کہ اگر ان پر نظر نہ رکھی اور ہماری اس سُستی و لاپرواہی کی وجہ سے اس غلطی کے بُرے نتائج سامنے آسکتے ہوں تو ایسی غلطیوں پر درگزر کرنے کا موقع نہیں بلکہ فوری سمجھایا جائے مثلاً ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے بچے کی دوستی اچھے بچوں سے نہیں ہے، اِس کا اُٹھنا بیٹھنا معزز لوگوں کے ساتھ نہیں ہے، تو ایسی کمزوری پر فوراً توجہ کرنی چاہئے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی **شرابی** یا طرح طرح کے نشے کرنے والوں سے دوستی کی نحوست سے ہمارا بچہ بھی **نشے** میں مبتلا ہو جائے۔

یہ روئیں تو جھوٹ بولے بغیر چپ کروانے کی ترکیب کریں، بچوں پر ہاتھ اُٹھانے سے بچتے رہیں، الغرض بچوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے ایک سوال کے جواب میں باپ پر اولاد کے جو حقوق بیان فرمائے ہیں، ان کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

(1) باپ، خدا کی ان امانتوں (یعنی بچوں) کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ رکھے۔ (2) انہیں پیار کرے۔ (3) بدن سے لپٹائے۔ (4) کندھے پر چڑھائے۔ (5) ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے۔ (6) ان کی دِلجُوئی، دلداری، رعایت و محافظت ہر وقت حتّٰی کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ (7) نیا میوہ، نیا پھل پہلے اِنہی کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مناسب ہے۔ (8) کبھی کبھی حسبِ استطاعت انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شرعاً جائز ہو، دیتا رہے۔ (9) بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (10) اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر دے، (11) ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت کے بغیر ترجیح نہ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۳ ملخّصاً)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو بچوں کے دلوں میں خوشی داخل کرتے ہیں، اِنۡ شَآءَ اللہ ایسوں کو ربِّ کریم جنت میں ایک عالیشان گھر سے نوازے گا، چنانچہ

جنتی گھر دارُ الفَرَح کس کے لیے ہے؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا روایت کرتی ہیں، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے **"دارُ الفَرَح"** کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل

ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص ۱۴۰، حدیث ۲۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچے اللہ پاک کی نعمت ہوتے ہیں۔ ان سے پیار اور اُلفت بھرا برتاؤ (Behave) ہی کرنا چاہیے۔ بچے اپنے ہوں یا دوسروں کے، بچے بچے ہی ہوتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ مہربانی سے پیش آنا چاہیے۔ بعض لوگ ایسے خشک مزاج ہوتے ہیں کہ اپنے بچوں پر بھی شفقت نہیں کرتے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سَیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو چُوما تو ایک شخص نے عرض کی میرے دس بچے ہیں میں نے (آج تک) ان میں سے کسی کو نہیں چُوما، تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد۔۔۔، ۴/۱۰۰، حدیث: ۵۹۹۷)

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے بچوں پر تو بڑے شفیق و مہربان ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے بچوں پر شفقت و مہربانی کرنا گویا ان کی ڈِکشنری میں شامل ہی نہیں ہوتا، ایسے حضرات کو دوسروں کے بچوں سے بڑی سخت الرجی ہوتی ہے اور اپنے بچوں کے برعکس دوسروں کے بچوں سے ان کا رویہ انتہائی سخت ہوتا ہے۔ اس طرح کے لوگ اپنے بچوں کی بڑی سے بڑی شرارت پر بھی سکون سے بیٹھے رہتے ہیں، لیکن دوسروں کے بچوں کی معمولی شرارت پر بھی بہت غُصّے میں آجاتے ہیں۔ ان کے اپنے بچے طوفانِ بدتمیزی بھی مچادیں تو یہ پُرسکون رہتے ہیں جبکہ غیروں کے بچوں کی ہلکی سی آواز پر بھی یہ لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط رویہ ہے۔

یادرکھئے! بچے تو آخر بچے ہوتے ہیں اور شرارتیں کرنا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے مگر دوسرے کا بچہ کوئی شرارت یا غلطی کر بیٹھے تو بھری محفل میں اس بچے اور اس کے والدین کو کھری کھری سُنا دینا اور مار دھاڑ اور لڑائی پر بھی اُتر آنا سراسر نادانی اور بے وقوفی ہے۔ اور یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری اور تعلیماتِ مُصطفٰے سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ یاد رہے کہ بچوں پر شفقت بھی ان کا حق ہے اور ان کی تربیت بھی، لہٰذا اس معاملے میں میانہ روی (درمیانی راستہ) لازم ہے کہ بچے نہ تو ڈر کے مارے سہم جائیں اور نہ ہماری بے جانرمی سے سر پر چڑھ جائیں۔

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو یہ عادتِ مبارَکہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفقت و مَحبَّت صرف اپنے بچوں، بچیوں، نواسوں اور نواسیوں کے ساتھ خاص نہیں تھی بلکہ دیگر مسلمانوں کے بچے بھی شفقتِ مصطفے کی خوب خوب برکتیں پایا کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے بچوں پر شفقتِ مصطفے کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صَحابی حضرت سیدنا جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو تحفے میں ایک برتن میں حلوا پیش کیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا حلوا دیا، جب میری باری آئی اور مجھے ایک بار دینے کے بعد فرمایا: کیا تمہیں اور دوں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری کم عُمری کی وجہ سے مجھے مزید (یعنی اور زیادہ) دیا، اس کے بعد جو لوگ باقی رہ گئے تھے اُن کو اُن کا حصہ دے دیا گیا۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۹۹، حدیث: ۵۹۳۵ مُلَخَّصاً)

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ننھے مُنّے صحابی حضرتِ سیّدنا جابر بن عبدُ اللہ کو دیگر صحابہ سے زیادہ حلوا دے کر کس طرح ان کو خوش کیا کہ

آپ نے اس واقعے کو سنایا جو احادیث کی کتب میں محفوظ ہو گیا۔ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا بچوں پر شفقت کا ایک اور واقعہ سنیے۔

نُغَیْر کا کیا حال ہے؟

حضرتِ سَیِّدُنا اَبو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ایک صاحبزادے کا نام "اَبُو عُمَیْر" تھا، اس وقت وہ دودھ پیتے بچے تھے، ایک چھوٹی چڑیا ان سے بہت مانوس تھی، ان کے ساتھ کھیلتی تھی۔ نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب ان کے گھر تشریف لے جاتے تو ارشاد فرماتے: **"یَا اَبَا عُمَیْرُ! مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ"** یعنی اے اَبُو عُمَیْر، نُغَیْر (پرندے) نے کیا کیا؟ (بخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس، ۴/۱۳۴، حدیث: ۶۱۲۹)

واہ واہ! میرے ماں باپ پیارے آقا، حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! کیسا پیارا انداز تھا آپ کا۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی عَلَیْہِ السَّلَام جب سفر سے واپس آتے تو آپ کا کیا انداز ہوتا تھا آیئے سنئے!

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور راستے میں بچے آپ کے استقبال کے لئے آتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس ٹھہرتے، بعض بچوں کو سواری پر اپنے آگے اور بعض کو پیچھے سوار فرماتے (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل عبداللہ بن جعفر، ص ۱۰۱۴، حدیث: ۲۴۲۸ مفہوما) اور جو بچے رہ جاتے ان کے متعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو فرماتے کہ انہیں اپنے ساتھ سواریوں پر بٹھالیں۔ بسا اوقات یہ بچے اس بات پر فخر کرتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے آگے سوار کیا اور تجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور بعض بچے یوں فخر کا اظہار کرتے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے متعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا

کہ انہیں اپنے ساتھ سواریوں پر بٹھالیں۔(احیاء العلوم، ۲/۱۲۷)

یاد رہے کہ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان تھی فی زمانہ ہم سے ہر ایک اس طرح راستے سے دُوسروں کے بچوں کو اپنی سواری پر نہیں بٹھا سکتا۔ کیونکہ اس سے بہت سارے مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچوں سے شفقت کا جذبہ پانے، سب کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، غمزدوں، دُکھیاروں، بیماروں کی عیادت اور دیگر اچھی صفات کا حامل بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے **12** مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ **ماہِ رمضان المبارک** کا **عشرۂ رحمت** اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، مسجدوں میں رونق تو آگئی ہے، لیکن اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو مسجد کا رُخ نہیں کرتی۔ ایسے مسلمانوں تک نماز کی دعوت پہنچانے، روزوں کی اہمیت بتانے اور مسجدوں کی طرف رُخ کروانے کے لیے **"چوک درس"** ایک بہترین ذریعہ ہے، ہوسکے تو ماہِ رمضان میں فیضانِ سُنّت کے باب **"فیضانِ رمضان"** سے مختلف موضوعات پر **چوک درس** دیے جائیں، بالخصوص ظہر، عصر کی نماز سے قبل چوک درس کی ترکیب کی جائے تاکہ ہاتھوں ہاتھ مسجد میں اپنے ساتھ لے جانے کا بھی سلسلہ ہو سکے۔ اس طرح مسجد کے **نمازیوں کی تعداد** بڑھنے کے ساتھ ساتھ **روزہ داروں** کی تعداد میں بھی اِضافہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

☆ چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے

سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ابراھیم الھروی، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

12 مدنی کاموں میں سے اِس مدنی کام **"چوک دَرْس"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"چوک دَرْس"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

آیئے! بطورِ تَرْغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے درس (درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے دُعا سے قبل دَرْس سُننے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوْبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختِتام پر دَرْس سُننے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھا

اور بے اِختیار زمین پر گِر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالِقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

جھُوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ
ہے تمنّائے عطّاؔر یاربّ! اُن کے جَلووں میں یُوں مَوت آئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچوں سے ہی بہار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم بچوں پر شفقتِ مصطفےٰ سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچوں سے حُسنِ سلوک کرنے میں بے مثل و بے مثال تھے، آپ کے حُسنِ سلوک کی کچھ مثالیں ہم نے سُنیں۔ ہمیں بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ، مدنی داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقے پر چلنا چاہیے۔ یقیناً **بچے** اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ **بچوں** سے ہی گھر کے آنگن میں بہار آتی ہے۔ ننّھے مُنّے **بچوں** کی ایک ایک ادا والدین کے قرار و سکون کا باعث بنتی ہے۔ ان کی خوشیوں سے گھر میں خوشیاں ہوتی ہیں اور ان کے پریشان ہونے سے گھر بھر پریشان ہو جاتا ہے۔ **بچے** ماں باپ کے جگر کا ٹکڑا ہوتے ہیں۔ **بچے** والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں۔ **بچے** والدین کے دلوں کا چین ہوتے ہیں۔ **بچے** والدین کے دل کا قرار ہوتے ہیں۔ آج کل بعض والدین بچوں کی ظاہری زیب و زینت، اچھی غذا، عمدہ کپڑے اور دیگر ضروریات کا تو پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ مگر بچوں کی بہترین اخلاقی اور روحانی تربیت کرنے میں کوتاہی و سُستی کا مظاہرہ کر جاتے ہیں۔ بچوں سے لاڈ پیار کرنا ان کا حق ہے مگر محبت کے غلبے میں ان چاند جیسے بچوں کی تربیت سے منہ موڑنا بہت بڑی نادانی

ہے۔ ایسے نورِ نظر اور چاند جیسے بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو گھر کے آنگن میں تاریکی کے سائے چھا جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی بچپن ہی میں اگر مناسب تربیت کی گئی ہوتی تو ان کا کردار خاندان بھر کے لیے قابلِ رشک ہوتا۔ مُعاشرے میں ان کی تعریف کی جاتی۔

بچوں کی اچھی تربیت کیجئے!

یاد رکھئے! بچوں کا بچپن سادہ کاغذ کی مانند ہوتا ہے، اس میں جو بھی لکھا جائے تقریباً ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بچپن ہی میں ان کی تربیت کی بہترین کوشش کی جائے۔ اس تربیت میں بھی شفقت و نرمی اور پیار و مَحبّت کا پہلو غالب رہنا چاہئے تاکہ وہ بڑے ہو کر مُعاشَرے کا بہترین فرد بن سکیں، کم عمر ہونے اور شعور و سمجھ محدود ہونے کی وجہ سے بچوں کی طبیعت نہایت حسّاس ہوتی ہے اور ان کا دل شیشے سے بھی زیادہ نازک ہوتا ہے۔ اگر انہیں بات بات پر جھڑکا جائے، تشدد کا نشانہ بنایا جائے تو ان کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ بار بار تشدد کرنا انہیں بد تمیزی اور بد مزاجی پر اُکسا سکتا ہے یوں اِس قیمتی ہیرے کی غلط تراش خراش اسے بے مول اور بیکار بنا سکتی ہے جبکہ بچوں کی دلجوئی کرنا، ان سے گُھل مِل جانا، اچھے کاموں پر ان کی مناسب حوصلہ افزائی کرنا، ان سے پیار و محبت کا برتاؤ کرنا، ان کے شکوے شکایتوں پر مناسب کاروائی کرنا، انہیں کھیل کُود کے اچھے (جائز) اور محفوظ مواقع دینا اچھی اور سبق آموز کہانیاں سنانا مثلاً قرآنی واقعات کے لیے عجائب القرآن کتاب، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمعِین کے حالات لیے "**کراماتِ صحابہ**"، بچوں کی کہانیوں کے لیے "فرعون کا خواب، بیٹا ہو تو ایسا، نور والا چہرہ، جھوٹا چور" وغیرہ۔

یہ سب طریقے بچوں میں خود اعتمادی، برداشت اور حُسنِ اخلاق جیسے خوبصورت اوصاف پیدا کر دیتے ہیں۔ اس طرح کبھی بچوں سے غلطی ہو بھی جائے تو غُصّے میں لال پیلا ہونے کے بجائے نرمی سے

ان کی اصلاح کیجئے اور آئندہ ایسے کام سے بچنے کا ذہن دیجئے۔

یاد رکھئے! بچوں کے ساتھ بڑا بن کے رہنا کمال نہیں ہے بلکہ بچوں کے ساتھ بچہ بن کے رہنا اور ان میں گھل مِل جانا ہی کمال ہے۔

بچوں کی اسلامی تربیت کے لیے چند اہم مدنی پھول:

(۱) 3 سال کی عمر تک بچے کے سامنے، سکھانے کی نیّت سے "اللہ، اللہ" کہیں تاکہ اُس کے منہ سے پہلا لفظ "اللہ" ادا ہو اور جب کچھ لفظ بولنے لگے تو لفظ "اللہ" بولنے کا عادی ہو جائے۔

(۲) 3 سے 4 سال کی عمر میں پورا کلمہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُول اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سکھائیں۔

(۳) 4 سال کی عمر سے "**مدنی قاعدہ**" پڑھانے کی ترکیب فرمائیں۔ بعض بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ وہ بچوں کی "رسمِ بسم اللہ" (یعنی بسم اللہ شریف پڑھانے کی تقریب) 4 سال، 4 ماہ اور 4 دن کی عمر میں کرتے۔

(۴) 4 سال کی عمر سے بچوں کو کھانے، پینے کے آداب (مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا، بیٹھ کر کھانا، سر ڈھک کے کھانا وغیرہ)، چلنے پھرنے کے، بات چیت کے، کپڑے صحیح طرح پہننے کے، حیاء کے آداب سکھانا شروع کر دے۔ یہ عمر ابتدائی ادب سکھانے کے لحاظ سے اہم ترین ہے۔

(۵) 5 سال کی عمر سے بچوں کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے معجزات، صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے واقعات، اولیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) کی کرامات سنانا اور نعتوں و منقبتوں کے چند اشعار یاد کروانا شروع کر دیں، ہو سکے تو گھر پر وقتاً فوقتاً نیاز کی بھی ترکیب بنائیں اس سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ بچپن سے ہی ان بچوں کے دلوں میں بزرگوں کی

محبت پیدا ہو جائے گی اور بچپن کی محبت ممکن ہے مرتے دم تک باقی رہے۔

(۶) 5 سے 7 سال کی عمر تک محبت اور اپنائیت کے ساتھ علماء، قاری صاحب، امام صاحب، استاد صاحب اور بڑوں کا ادب سیکھائیں۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اولاد والدین کا بھی ادب کرے گی اور شادی کے بعد بچی اپنے شوہر کا احترام کرے گی۔

(۷) ہجری تاریخ کے مطابق جس دن یہ 7 سال کے ہوں، ممکن ہو تو اس دن گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) کوئی تقریب رکھ کر، زندہ ہو تو باپ ورنہ سرپرست (Guardian) اسے نماز کا حکم دے، اس سے نماز کی اہمیت اس کے بلکہ خاندان بھر کہ بچوں کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے گی۔

(۸) 7 سے 9 سال کی عمر شرعی مسائل اور دینی تربیت کے لیے سب سے اہم ترین وقت ہے۔ نماز کا حکم دینے کے بعد اب نرمی سے نماز کی طرف لائے، ہو سکے تو حاضریِ نماز کی کاپی لگائے، الارم وغیرہ کے ذریعے خود اُٹھنے کا عادی بنائیں، اوقاتِ نماز دیکھنا سکھائیں اور نقشۂ نماز اسے دلوائیں، ساتھ ساتھ نماز، سورۂ فاتحہ و دیگر سورتیں اور اذکارِ نماز (جو کچھ نماز میں تلاوت کے علاوہ پڑھا جاتا ہے) بھی سکھائے۔

(۹) اسی عمر میں آہستہ آہستہ بچے کی عقل کے مُطابق اسلامی عقائد بتائے جائیں۔ وضو و نماز کی عملی مشق کروائی جائے، غسل و تیمم کرنے، روزہ رکھنے اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ بتایا جائے (مثلاً کہا جائے کہ اگر کپڑے پر خون لگ گیا تو یوں پاک ہو گا وغیرہ)

(۱۰) اب اس کے اخلاق اچھے کرنے کے لیے ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں مثلاً (حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہ) کی خرابیاں بیان کرے، اسی طرح

نجات دلانے والی باتوں مثلاً توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیا، دل کی سلامتی اورزبان وغیرہ کی خوبیاں بیان کرے۔

(۱۱)اب پہلے درجے کی کتابیں شروع کردیں تاکہ بالغ ہونے سے پہلے یہ بچے فرض علوم جاننے والے ہوں۔

(۱۲)پہلے درجے کے بعد بیٹاہو تو سورۂ مائدہ اور بیٹی ہو تو سورۂ نور کا ترجمہ کنزالایمان (تفسیر کے ساتھ) پڑھائے یااس سے ختم کروائے اور ہو سکے تو اس کے اختتام پر گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) تقریب رکھے تاکہ ان سورتوں کی تعلیم کی رسم پڑ جائے۔

(۱۳) جب بچہ بالغ ہونے کے قریب ہو تو باپ اور جب بچی بالغہ ہونے کے قریب ہو تو ماں اسے خصوصی مسائل خود سکھائے،ہرگز ہرگز کسی اور کے سپرد یہ کام نہ کرے۔

(۱۴)انسان اوسط حالِ، اوسط عمر، اوسط کیفیت کے مُطابق اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصّہ اپنے بچوں کی امی کے ساتھ گذارتا ہے،بچوں کی تربیت کی مدنی مہم میں بچوں کی ماں کو اپنا معاون بنانا ضروری ہے۔ علم وعمل، زہد وتقویٰ میں ہم اپنا رفیق سفر بنانے کے ساتھ ساتھ اسے نیکی کی دعوت واولاد کی تربیت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور مدنی کاموں یاشعبہ جات کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کریں تاکہ تربیتِ اولاد کے اس فریضے کو سرانجام دینا آسان ہو جائے۔

(۱۴)بچے کے بالغ ہونے کے بعد بھی قرآنِ پاک پڑھتے رہنے اور فرض علوم کا مطالعہ کرتے رہنے کی طرف توجہ دلاتا رہے۔

(۱۵) بچوں کی تربیت کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 24 ”بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟“ اور فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 38 ”چھٹیاں کیسے گزاریں“ اور تربیتِ اولاد کا مُطالعہ کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بچوں سے شفقت کے انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیشہ بچوں سے اُلفت بھرا برتاؤ کیجئے، غور کیجئے! بچپن میں چاند سے کھیلنے والے مصطفےٰ، بُراق جیسی اعلیٰ ترین سواری پر سوار ہونے والے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خود اپنے نواسوں یعنی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے لئے سواری بنے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بچوں سے شفقت کا عالم یہ تھا کہ دورانِ نماز سجدے کی حالت میں پُشتِ اطہر پر بچوں کی موجودگی محسوس فرما کر سجدہ طویل فرما دیتے۔ (مسند احمد، ۴۲۶/۵، حدیث: ۱۶۰۳۳ ملخصاً ومفہوماً)

بعض دفعہ دورانِ نماز بچے کے رونے کی آواز آتی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نماز میں تخفیف فرما دیتے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاۃ۔۔۔، ۲۵۳/۱، حدیث: ۷۰۷ مفہوماً)

بچوں سے شفقت و مہربانی کا ایسا برتاؤ دیکھ کر حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں: نبیِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں پر شفقت فرمانے والے تھے۔ (مسند ابو یعلی، ۴۲۵/۳، حدیث: ۴۱۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃ المدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچوں اور بچیوں کی مدنی تربیت کے لیے دعوتِ

اسلامی کے ادارے مدرسۃ المدینہ للبنین، للبنات، مدرسۃ المدینہ جزوقتی، دارالمدینہ، جامعۃ المدینہ للبنین، للبنات اور مدنی چینل وغیرہ سے خوب فائدہ اٹھائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب بچوں کا مدنی چینل بھی آن ایئر ہونے کو ہے۔ دعوتِ اسلامی کے یہ تمام شعبہ جات بچوں کی مدنی تربیت کرنے میں بڑے معاون ہیں۔ لہٰذا آپ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی اس نازک دور میں مَحَبَّتِ الٰہی کے جام پلانے اور عشقِ رسول سے دِلوں کو معمور کرنے کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ"** بھی ہے، اس مجلس کے تحت ملک و بیرونِ ملک مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تَجْوِیْد و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃ المدینہ میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی **اَخلاقی و مَدَنی تربیت** پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، **اسلامی احکامات** کے مطابق **اسلامی زندگی** گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، **سُنّتیں و آداب** بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، **ماں باپ کا ادب و احترام** سکھایا جاتا ہے، **چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب** کرنا سکھایا جاتا ہے، **نمازوں کا پابند اور سُنّتوں پر عمل کرنے والا** بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، **جھوٹ** بولنے سے بچنے کا مَدَنی ذہن دِیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ (للبنین) سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب **حافظِ قرآن** ہر سال ملک و بیرونِ ملک میں **نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم** (مُصلّٰی) سُننے، سُنانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس وَقْت بھی ہزاروں وہ حافظِ قرآن خوش نصیب جو مدرسۃ المدینہ (للبنین) سے حافظ بنے، عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مختلف**

شعبہ جات میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں، **کوئی اِمامت کے مُصلّے** پر ہے تو کوئی **تدریس کے منصب** پر پہنچ کر **تعلیمِ قرآن** کو عام کرنے میں مصروف ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری عشرے کے اعتکاف کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس سال بھی ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت **آخری عشرے کے سُنَّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی۔ آپ بھی اس سعادت سے فیض یاب ہوں اور دعوتِ اسلامی کے تحت آخری عشرے کے سنت اعتکاف کی سعادت حاصل کیجئے۔

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے تمام **شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔ آپ خود بھی صدقات و مدنی عطیات کے ذریعے تعاون کیجئے اور دوسروں سے بھی رابطے کرکے مدنی عطیات جمع کرنے کی بھی ترکیب کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اورجملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات ومدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔ (**0311-1753826**)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جِبریل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رَبِّ کریم فرماتا ہے: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس **رَحمتیں** نازل کروں اور آپ کی اُمَّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔ (مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱/ ۱۸۹، حدیث: ۹۲۸ ملتقطا)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”رَبّ (کریم) کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعۂ مَلائکہ (فرشتوں کے ذریعے) اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصیبتوں سے سلامت رکھنا۔“ (مرآۃ المناجیح، ۱۰۲/۲)

دُنیا و آخِرت میں جب میں رہوں سلامت پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان المبارک کا رحمتوں بھرا مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مُبارک مہینے میں کئی عاشقانِ رسول **نماز، روزہ، تراویح** وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک تعداد ہے جو اس مہینے میں کثرت سے تلاوتِ قرآنِ پاک کی سعادتیں پاتی ہے۔ ماہِ رمضان کو قرآنِ پاک سے ایک خاص نسبت حاصل ہے، یہی وہ محترم و مکرم مہینا ہے جس کی شبِ قدر میں قرآنِ پاک لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف نازل کیا گیا۔ (صراط الجنان، ۱۰/ ۷۷۴) یقیناً قُرآنِ پاک ہمارے لیے اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے،

بہارِ شریعت میں ہے: بہت سے نبیوں پر اللہ تعالٰی نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: "توراۃ" حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "زبور" حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر، "اِنجیل" حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "قرآنِ عظیم" کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُرنور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔ **کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ (پاک) ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔** (بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹، حصہ اول)

قرآنِ پاک روشن نُور اور واضح حق ہے۔ اللہ کریم نے قرآنِ پاک ساری مخلوق کے سردار، دونوں جہانوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آج ہم اس کی اہمیت، اس کے فضائل و فوائد اور بزرگانِ دِین کے قرآنِ کریم سے محبت کے واقعات کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے مدنی پھول سننے کی سَعادَت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے قُرآنِ کریم سے متعلق ایک زبردست حکایت سنتے ہیں:

ماں بیٹوں کی تلاوت کا معمول

حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور حضرت حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ دونوں بھائی تھے۔ ان کے گھر میں روزانہ رات میں ایک ختمِ قرآن کیا جاتا۔ قرآنِ پاک کا ایک تہائی حصہ حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تلاوت کرتے، دوسرا تہائی حصہ ان کے بھائی حضرت حسن بن صالح تلاوت کرتے، جبکہ تیسرا اور آخری حصہ ان کی والدہ تلاوت کرتی تھیں۔ یوں ان کے گھر میں روزانہ ایک ختمِ قرآن کی ترکیب ہوتی۔ کچھ عرصہ بعد ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ دونوں مل کر نصف قرآن تلاوت کرتے اور ختمِ قرآن کرتے تھے۔ پھر حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بھی انتقال ہوگیا تو حضرت حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہر رات اکیلے مکمل ختمِ قرآن فرماتے۔

ایک شخص جو حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے انتقال کی رات ان کے پاس تھے، وہ کہتے ہیں کہ جس رات حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا تھا، انہوں نے مجھے کہا: بھائی! مجھے پانی پلانا۔ وہ شخص کہتے ہیں کہ اس وقت میں نماز میں مشغول تھا، سلام پھیر کر میں نے پانی بھرا اور ان کے پاس لے کر گیا اور کہا: پانی حاضر ہے، پی لیجئے۔ تو حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہنے لگے: میں نے ابھی ابھی پانی پی لیا ہے۔ میں نے حیران ہو کر کہا: آپ کو کس نے پانی پلایا؟ حالانکہ کمرے میں تو میرے اور آپ کے سوا کوئی تیسرا تو ہے ہی نہیں! یہ سُن کر حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: اللہ پاک کی رحمت سے ابھی ابھی حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پانی لے کر آئے اور انہوں نے مجھے سیراب کیا اور مجھے یہ بھی فرمایا: انبیا، صدیقین، شہدا، اور صالحین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ وہ لوگ ہیں جن

پر اللہ پاک نے انعام فرمایا ہے اور سُنو! تم، تمہارا بھائی اور تمہارے والد بھی انہی لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ کریم کا انعام ہے، حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ کہا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔(صفة الصفوة، الجزء الثالث، ۲/ ۱۰۰ بتغير)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی!
گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگانِ دِین قرآنِ کریم کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے، اسی لئے ہمیشہ اس سے تعلق بنائے رکھتے، اس کی تلاوت کرتے رہتے اور زیادہ سے زیادہ ختمِ قرآن کی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔ اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے مزین رکھتے تھے جیسا کہ ابھی آپ نے سُنا کہ حضرت علی، حضرت حسن اور ان کی والدہ روزانہ اپنے گھر میں پورا قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے، آپ نے یہ بھی سُنا کہ انہیں انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہونے کی خوش خبری سنائی گئی۔

ایک مدنی پھول یہ بھی مِلا کہ وہ کیسا خوش نصیب گھرانہ تھا کہ تلاوتِ قرآن جیسی عظیم نیکی و عبادت میں ہر ایک دُوسرے کا **مُعاوِن و مدد گار** بھی تھا، گویا کہ اِن میں کوئی بھی نیکیوں میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا، مگر آج ایسا بہت کم دِکھائی دیتا ہے بلکہ اب تو بدقِسمتی سے نیکی کے کاموں کی طرف قدم بڑھانے والے کی **حوصلہ افزائی** کے بجائے **دِل شکنی** کی جاتی ہے، اے کاش! ہم بھی نیکی کی کاموں میں ایک دُوسرے کے معاون بنیں۔

اے کاش! ہم بھی اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے روشن کریں، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی

مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گھروں کو تلاوت قرآن کرکے اور نمازیں پڑھ کر آباد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ

نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ(یعنی اپنے گھروں میں عبادت کیا کرو)اور شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں **"سورۂ بقرہ"** کی تلاوت کی جاتی ہے (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ۔۔الخ، ص ۳۰۶، الحدیث:۱۸۲۴)

اسی طرح آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے دن کے وقت اپنے گھر میں "سورۂ بقرہ" کی تلاوت کی تو 3 دن تک شیطان اس کے گھر کے قریب نہیں آئے گا اور جس نے رات کے وقت اپنے گھر میں **سورۂ بقرہ** کی تلاوت کی تو 3 راتیں اس گھر میں شیطان داخل نہ ہوگا۔(شعب الایمان، التاسع من شعب الایمان۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورۃ البقرۃ۔۔الخ، ۴۵۳/۲، الحدیث: ۲۳۷۸)

مگر افسوس آج ہمارے گھروں کا کیا حال ہے؟ آج ہمارے گھروں میں تلاوتِ قرآن کی آواز نہیں آتی مگر گانوں کی آوازیں آتی ہیں، نمازیں تو نہیں پڑھی جاتیں مگر فلمیں ڈرامے ضرور دیکھے جاتے ہیں، مدنی درس تو نہیں ہوتا مگر گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے، اللہ پاک کی نافرمانی ضرور ہوتی ہے، آیئے ہم اپنے گناہوں سے پکی سچی توبہ کریں، تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، اللہ پاک کی بارگاہ میں جھک جائیں، اپنے ربّ کو راضی کرلیں، ورنہ یاد رکھئے! اگر ہم نے ربّ کو راضی نہ کیا، نمازیں نہ پڑھیں، تلاوتِ قرآن نہ کی تو ہم دُنیا و آخرت میں برباد ہوسکتے ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: گھر کی آبادی انسان وسامان سے ہوتی ہے، دل کی آبادی قرآن سے ہوتی ہے، باطن یعنی روح کی آبادی ایمان سے ہوتی ہے تو جسے قرآن

بالکل یاد نہ ہو یا یاد تو ہو مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس کے خلاف عمل کرے اس کا دل ایسے ہی ویران ہے جیسے انسان و سامان سے خالی گھر ویران ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۲۳۷ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ ہم بھی قرآنِ کریم کی اہمیت کو سمجھیں، اس کی عظمت اور افادیت کو سمجھیں اور اس سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ ایک مسلمان کا سب سے زیادہ مضبوط تعلق (Connection) قرآنِ پاک سے ہی ہونا چاہیے۔ ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس میں دنیا جہاں کے تمام مسائل کا حل مَوجُود ہے۔ ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جو ہمیں نیکیوں کی طرف اُبھارتی ہے، ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جو ہمیں اِطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا حکم دیتی ہے۔ ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس کو پڑھنا عبادت ہے۔ ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس کو دیکھنا عبادت ہے۔ ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس کی تعلیمات پر عمل کرنا بھی عبادت ہے۔ ☆ **یہ وہ مُقدَّس کتاب ہے** جس میں ہمارے لیے دِینی، دنیاوی، معاشی، سماجی، معاشرتی، اخلاقی اَلْغَرَض! تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ ☆ حق اور سچ کیا ہے؟ یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے، ☆ سیدھا اور روشن راستہ کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآنِ پاک بتاتا ہے۔ ☆ زندگی کیسے احسن (Better) ہو سکتی ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے، ☆ آخرت کیسے بہتر ہو سکتی ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ ☆ اچھے اخلاق کون سے ہیں یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے ☆ بہترین رزق کیا ہے؟ یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ ☆ حکمت و دانائی کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے ☆ ترقی و عروج کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ اَلْغَرَض! قرآنِ پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اسے پڑھنے سمجھنے کو اپنا معمول بنائیں۔

قرآنِ پاک سمجھنے کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا ترجمہ کنز الایمان کے ساتھ علماءِ اہلسنّت کی

تفاسیر پڑھنا بھی ضروری ہے، لہٰذا خزائن العرفان، نور العرفان، صراط الجنان روزانہ پڑھیں بلکہ ہمارا تو مدنی انعام بھی ہے کہ تین آیات مع ترجمہ و تفسیر سننا یا پڑھنا ہے۔ ہو سکے تو روزانہ بعدِ فجر مدنی حلقے میں کم و بیش 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

اسی طرح تفسیر صراطُ الجنان کا بھی وقتاً فوقتاً مطالعہ کیجئے۔ آیئے تفسیر صراط الجنان کی پانچ (5) نمایاں خصوصیات بھی سنتے ہیں: ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جس میں زیادہ تر کنزالایمان سے ہی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی، کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کرکے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں حتی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تا کہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ اور معاشرتی بُرائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کنزالایمان اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں

پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ میں اس کے نازل کرنے کے مقصد کو بیان فرمایا اور اس پر عمل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155 میں ارشادِ رَبِّ کریم ہے۔

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اُمّت پر قرآنِ مجید کا حق

اس آیتِ مقدسہ کے تحت "تفسیرِ صراطُ الْجِنان" جلد 3 صفحہ 247 پر ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمّت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔

افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل (کرنے) کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال نا قابلِ بیان ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کے بجائے اسے گھروں میں جُزدان وغِلاف کی زِینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقَدَّس کتاب کو سینے سے لگائے رکھا اور اس کے دَسْتُور و قوانین (Rules) اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں

نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل وخوار ہورہے ہیں۔(صراط الجنان،۳/۲۴۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی اَہَمِیَّت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایئے کہ یہ مقدس کتاب ہمیں ہر اس چیز کی طرف بُلاتی ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہے، اور یہ ہمیں ہر اس چیز سے بچنے کی تلقین کرتی ہے جو ہمارے لیے نقصان دہ ہو۔یہی وجہ ہے کہ اسے رحمت، نصیحت، شفا اور ہدایت بھی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 11 سورۂ یونس آیت نمبر 57 میں اِرْشادِ الٰہی ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﳔ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(۵۷)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے:اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا فائدہ مَوْعِظَةٌ:

"مَّوْعِظَةٌ" کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو پسندیدہ چیز کی طرف بُلائے اور خطرے سے بچائے۔

دوسرا فائدہ شِفَاءٌ:

شِفَاءٌ سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی(یعنی دل کے) اَمراض(Diseases) کو دور کرتا ہے۔

تیسرا فائدہ ہدایت:

قرآنِ کریم کی صفت میں **ہدایت** بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور

قرآنِ پاک کو ایمان والوں کے لئے **رحمت** اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔(صراط الجنان، ۴/ ۴۳۸ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ **قرآنِ کریم** پسندیدہ چیزوں کی طرف بُلاتا ہے۔ **قرآنِ کریم** دنیا وآخرت کے خطرات سے بچاتا ہے۔ **قرآنِ کریم** نیک اعمال کو کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** بُرے اعمال سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** اچھے عمل کے فوائد بتاتا ہے۔ **قرآنِ کریم** بُرے اعمال کے انجام سے ڈراتا ہے۔ **قرآنِ کریم** بُرے اخلاق سے دُور کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** غلط عقائد سے محفوظ کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** جہالتوں سے پاک کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** دل کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اَلْغَرَض! **قرآنِ کریم** گمراہی سے بچاتا ہے اور **قرآنِ کریم** راہِ حق دکھاتا ہے۔**اللہ** کرے ہم تلاوتِ قرآن کرنے والے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

تلاوت کروں ہر گھڑی یاالٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

احادیثِ کریمہ اور قرآنِ کریم

آیئے! اب احادیثِ طیبہ کی روشنی میں قرآنِ کریم کی اہمیت وعظمت اور فضائل سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: **اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ الله** یعنی سب سے سچّی بات کتابُ اللہ ہے۔(شعب الایمان ۴/ ۲۰۰، حدیث ۴۷۸۶ملتقطاً)

(2) ارشاد فرمایا: **خَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ الله** یعنی بہترین بات کِتَابُ الله ہے۔ (مسلم،کتاب الجمعة،باب تخفيف الصلاة والخطبة ص ۳۳۵، حدیث ۲۰۰۷ ملتقطا)

(3) ارشاد فرمایا: اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہا، جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوا۔ (مسلم،کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل علی ۔۔۔الخ،ص ۱۰۰۸ ، حدیث ۶۲۲۸)

(4) ارشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں، جن میں سے پہلی تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب لو اسے مضبوط پکڑو، (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت۔ میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔ میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔

(مسلم،کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل علی ۔۔۔الخ، ص ۱۰۰۸ ، حدیث ۶۲۲۵)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک میں قرآنِ کریم سے متعلق حکیم الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں یوں ہے: ☆ **قرآنِ کریم** میں عقائد و اعمال کی رہنمائی ہے۔ ☆ **قرآنِ کریم** دل کا نور ہے۔ ☆ **قرآنِ کریم** قیامت میں پُل صراط کا نور ہے۔ ☆ **قرآنِ کریم** کو ایسی مضبوطی سے تھامو کہ زندگی اس کے سایہ میں گزرے موت اس کے سایہ میں آئے۔ ☆ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی کتاب تو واضح رہے کہ اللہ کی کتاب میں سنتِ رَسُولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بھی داخل ہے۔ کیونکہ وہی کتابُ اللہ کی شرح ہے اور کتابُ اللہ پر عمل کرانے والی ہے۔ ☆ سنت کے بغیر کتابُ اللہ پر عمل ناممکن ہے۔ ☆ اہلِ بیت سے مراد حضور عَلَيْهِ السَّلَام کی اولاد، ازواج اور مولیٰ علی عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان وغیرہ ہیں۔ ☆ ان کی نافرمانی اور بے ادبی ہرگز نہ کرنا ورنہ دِین کھو بیٹھو گے۔ (مرآۃ المناجیح،۸/ ۴۵۷-۴۵۸ ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اہلِ بیتِ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان اور قرآنِ

کریم سے تعلق مضبوط رہے تو دنیا بھی بہتر ہو جائے گی اور آخرت میں بھی کامیابیاں نصیب ہو جائیں گی۔ اس لیے ہمیں خود اہلِ بیتِ کرام سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور قرآنِ کریم سے بھی تعلق مضبوط رکھنا چاہیے۔ اسی طرح اپنی اولاد میں بھی محبتِ قرآن پیدا کرنی چاہیے اور انہیں بھی محبتِ اہلِ بیت سکھانی چاہیے کہ نبیِ کریم، عظیم و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (1) اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت (2) اہلِ بیت کی محبت (3) تلاوتِ قرآن۔

(الجامع الصغیر لسیوطی، باب الھمزہ، الحدیث ۳۱۱، ص۲۵)

یقیناً جو بندہ قرآنِ کریم سے لَو لگالیتا ہے، اللہ پاک اُس پر رَحمتوں کی بارش برسا دیتا ہے، اس کی تلاوت کرنے والے کو دنیا و آخرت میں خوب برکتیں ملیں گی، اس کی تلاوت سننے والے کو بھی خوب خوب اجر و ثواب ملتا ہے، جبکہ جو قرآنِ پاک سے منہ موڑے، اس سے دُور بھاگے، اس کے احکامات کی پروا نہ کرے، اس سے دل نہ لگائے، اپنے سینے کو اس کے نور سے روشن نہ کرے تو ایسے بد نصیب کے لئے محرومی ہی محرومی ہے، اللہ کے پیارے نبی، اُمت کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے سینے میں کچھ قُرآن نہیں وہ وِیْران مَکان کی طرح ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (ت:۱۸) حدیث: ۴/۲۹۲۲/۴۱۹) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کلامِ الٰہی سے خوب محبت کرنے والے بن جائیں، اس کی تلاوت کرنے والے بن جائیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عِبادَت
رہوں باوضو میں سدا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کے احکام اور ہماری حالت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم کی اہمیت سے متعلق سُن رہے تھے۔ یقیناً کوئی بھی مسلمان قرآنِ کریم سے بے پروا نہیں ہو سکتا۔ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے قدم قدم پر قرآنی تعلیمات کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر افسوس! آج مسلمان اس مقدس کتاب سے منہ موڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کچھ خوش نصیب ماہِ رمضان میں اس کی زیارت اور تلاوت کی برکتیں پالیتے ہیں مگر کچھ تو اس مقدس مہینے میں بھی اللہ پاک کی اس عظیم نعمت سے خود کو محروم رکھتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی بنتی ہے کہ ایک تعداد کو قرآنِ کریم ٹھیک طرح سے پڑھنا بھی نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنے کے لیے توجہ بھی نہیں کرتے۔

ذرا سوچئے! گھر میں گاڑی ہو اور گاڑی چلانا نہ آئے تو اس کے لئے باقاعدہ **ڈرائیونگ کا کورس** کیا جاتا ہے۔ بھاری فیسیں ادا کی جاتی ہیں اور جلد سے جلد ڈرائیونگ سیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا بھی نہیں آتا تھا، لیکن لوگوں سے پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔ کاروبار کرنا چاہا اس کے لئے پہلے ہی بہت سے تجربہ کار لوگوں سے مشورے لئے جاتے ہیں کہ کہیں کاروبار میں نقصان نہ ہو جائے، اس کے لئے پہلے سے معلومات حاصل کیں، فائدے مند اور نقصان دہ پہلو کو مَدِّ نظر رکھا۔

اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش

سکھاتے ہیں کہ وہ انگریزوں کو بھی اِنگلش پڑھا سکے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتے کہ جس سے یہ بیچارے اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

افسوس! بہت کچھ سیکھ لیا لیکن اگر نہیں سیکھا تو قرآن درست پڑھنا نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو دِین کا علم نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو نماز کو درست انداز میں پڑھنا نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو شریعت کے مسائل کو نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرنا نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو اللہ پاک کو راضی کرنا نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو والدین کا ادب واحترام کرنا نہیں سیکھا، ✩اگر نہیں سیکھا تو بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنا نہیں سیکھا۔ ✩اگر نہیں سیکھا تو فرض علم نہیں سیکھا۔ حالانکہ ان باتوں کا سیکھنا ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر ایسا کرم فرمائے کہ ہم دُرست قرآنِ کریم پڑھنا سیکھ جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! ترغیب کے لئے بزرگانِ دِین کے قرآنِ کریم سے محبت کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

بُزرگانِ دِین کے واقعات

(1) منقول ہے کہ جب رَمَضانُ المبارَک کا مہینا شُروع ہوتا تو سیِّدُنا سفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ دیگر تمام نفلی عبادات ترک کرکے تلاوتِ قرآن میں مَشغُول ہو جاتے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۱)

(2) حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسماعیل بخاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جو کہ امام بخاری کے نام سے مشہور ہیں، ان کے بارے میں آتا ہے کہ کثیر مصروفیات کے باوجُود آپ کو تلاوتِ قرآن کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا، آپ رَمَضان المبارک میں روزانہ دن میں ایک مرتبہ قرآنِ پاک کا ختم فرماتے اور تراویح کے بعد

نوافل میں ہر تین رات میں ایک مرتبہ ختمِ قرآن فرماتے۔(ارشادالساری، ۱/۶۴)

(3) حضرت امام کتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اللہ پاک کے ایسے ولی تھے کہ آپ نے طواف کے دوران 12 ہزار مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم فرمایا۔(سیرا علام النبلا،۱۴/۵۳۵)

(4) حضرت ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے 40سال ایسے گزارے کہ ہر رات اور دن میں ایک مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلا،۸/۵۰۳)

(5) ہمارے امامِ اعظم سیّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمبارَک میں اِکسٹھ(61) بار قراٰنِ کریم خَتْم کیا کرتے۔ تیس(30) دن میں ، تیس(30) رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ نے پَینتالیس(45) برس عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا فرمائی ۔(بہارِ شریعت حصہ۴ص ۳۷ ،از فیضانِ رمضان)

(6) ایک روایت کے مطابِق امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار (7000) بار قراٰنِ مجید خَتْم فرمائے تھے۔ (عقود الجمان ص۲۲۱از فیضانِ رمضان)

(7) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام الائمہ سیّدُنا امام اعظم (ابو حنیفہ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تیس(30) برس کامل ہر رات ایک رکعت میں قراٰنِ کریم خَتْم کیا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج۷ص۴۷۶ از فیضانِ رمضان)

(8) حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے

مزارِ پُرانوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاً وملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر شوق و محبت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے، ہمیں بھی کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنی چاہیے۔ ایک تعداد تلاوتِ قرآن سے اس لیے محروم رہتی ہے کہ انہیں تلاوت کرنی نہیں آتی۔ بچپن میں قرآنِ کریم پڑھنا کبھی سیکھا تھا تو بُھول گئے، یا سیکھا تو ہے مگر ٹھیک طرح سے دُرست تلفظ کے ساتھ تلاوت کرنی نہیں آتی وغیرہ وغیرہ۔ اس کے حل کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور دعوتِ اسلامی کے تحت اپنے قریب لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں داخلہ لے لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ بھی درست انداز میں تلاوتِ قرآن کرنا سیکھ جائیں گے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ مدنی قاعدہ، ناظرہ تعلیمِ قرآن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً **2423**8 (چوبیس ہزار دو سو اڑتیس) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **142650** (ایک لاکھ بیالیس ہزار چھ سو پچاس) ہے۔

دعوتِ اسلامی اور خدمتِ قرآن:

آج کے اس پُرفتن حالات میں قراٰنِ پاک سے مسلمانوں کا رشتہ مضبوط کرنے اور فیضانِ قراٰن کو عام کرنے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** مختلف انداز سے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کس کس طرح خدمتِ قراٰن کر رہی ہے، آیئے! اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا مُعاوضہ تَجوِید و مَخارِج کے ساتھ دُرُست تلاوتِ قراٰن سکھانے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مدرسۃ المدینہ بالِغات جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مدرسۃُ المدینہ لِلْبَنِین اور مدرسۃُ المدینہ لِلْبَنَات قائم ہیں نیز جن مقامات پر قراٰن کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن کا بھی سلسلہ ہے۔

❀ اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعاتُ المدینہ کے نصاب میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم شامل ہے، یہ نصاب اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ درجہ مُتَوَسِّطہ اوّل سے درجہ خامِسہ (پانچویں درجے) تک مدنی قاعدہ اور پورا قراٰنِ پاک ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ درجہ سابِعہ (ساتویں درجے) میں تجوید اور پارہ 26 تا 30 حَدر کی دُہرائی اور درجہ دورۂ حدیث میں حُسنِ قراءت کے حوالے سے تربیت کی جاتی ہے۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے "**مکتبۃ المدینہ**" سے قراٰنِ پاک کے مختلف لائنوں اور سائزوں پر مشتمل متعدد نسخے شائع کئے گئے ہیں جبکہ معیار میں مزید بہتری لانے کیلئے مشہور اِشاعتی مرکز بیروت (لُبنان) سے بھی قراٰنِ پاک کی اشاعت کا اِہتمام کیا گیا ہے۔ جہاں سے اب تک ڈھائی لاکھ سے زائد نسخے

شائع ہوچکے ہیں۔

❀ اس کے علاوہ قرآن پاک کے مختلف موضوعات سے متعلق ہزاروں کتابیں بھی شائع ہوچکی ہیں، جن میں کنز الایمان مع خزائن العرفان، مَعْرِفَۃُ القرآن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان ، صِراطُ الْجِنَان سمیت کئی کتابیں شامل ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

دعوتِ اسلامی کے تحت خدمتِ قرآن کا ایک ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان** ہے۔ **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں شرکت 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ✰مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ✰مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسْل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ✰مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ✰مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ✰مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ✰مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ مَدَنی ماحول سے وابستہ

ہونے سے پہلے فلمیں دیکھنے کے شوقین تھے۔ کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ سینما گھر پہنچ جاتے۔ ایک بار رمضان المبارک 1991 میں ان کی ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی جنھوں نے انہیں مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآن پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے اسلامی بھائی کے محبت بھرے انداز سے متاثر ہو کر مدرسے میں پڑھنے کے لئے ہامی بھر لی اور استقامت کے ساتھ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے نہ صرف درست مخارج کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا سیکھ گئے بلکہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا معمول بھی بن گیا۔ گناہوں سے توبہ کر کے آہستہ آہستہ مدنی ماحول کے رنگ میں رنگتے گئے اور کچھ سال بعد مُدَرِّس کورس کرنے کی سعادت حاصل کر کے مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھانے والے بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ پاک سے متعلق بیان سُن رہے تھے۔ ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کی عادت بنانی چاہیے۔ افسوس! صد افسوس! آج لوگ فضول ناول پڑھنے میں وقت برباد کرتے ہیں، آج ایک تعداد ہے جسے جھوٹی کہانیوں اور قِصّوں کی کتابیں پڑھ کر بڑا مزہ آتا

ہے۔ آج بعض لوگ پورا پورا اخبار ایک نشست میں ختم کر دیتے ہیں۔ آج ایک تعداد ہے جو گھنٹوں ٹی وی دیکھتے گزار دیتے ہیں۔ آج ایک تعداد ہے جو سینما گھروں میں گھنٹوں برباد کر دیتی ہے، آج ایک تعداد ہے جو شاپنگ کے نام پر بازاروں میں گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں، ایک تعداد ہے جو **ویڈیو گیمز** (Video Games) کھیل کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتی ہے، بعض نادان ماہِ رمضان میں "**ٹائم پاس کرنے**" کے نام پر رات بھر گلیوں میں کرکٹ کھیل کر دُوسرے کے سکون کو برباد کرتے ہیں، بیمار بوڑھوں اور چھوٹے بچوں کے لیے تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ ایک تعداد ہے جسے مہینوں تک قرآنِ پاک کا ایک ورق (Page) پڑھنے کی توفیق نہیں ملتی۔ افسوس! آج ہمارے بچوں کو کھلاڑیوں کے نام تو یاد ہوتے ہیں لیکن قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی یاد نہیں ہوتیں، آج ہمارے بچوں کو فنکاروں (Actors)، گلوکاروں کی معلومات ہوتی ہیں، لیکن افسوس! انہیں انبیائے کرام اور اسلامی مہینوں کے نام تک یاد نہیں ہوتے، آج بچے انگریزی زبان میں نظمیں تو یاد کر لیتے ہیں، لیکن دِین کی بُنیادی باتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑی محرومی کی بات ہے، یاد رکھئے! آج اگر ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی طرف مائل کریں گے تو یہ دنیا میں بھی ہمارے لیے بہتری کا باعث بنے گا اور آخرت میں بھی اس کے فائدے ظاہر ہوں گے۔ آیئے! تلاوتِ قرآن پاک کے فوائد سے متعلق بُزرگانِ دِین کے چند ایمان افروز اقوال سنتے ہیں:

(1) حضرت سیِّدُنا عَمرو بن میمون رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جس نے نمازِ فجر پڑھ کر قرآنِ پاک کھولا اور اس کی 100 آیات کی تلاوت کی تو اللہ کریم اس کے لئے تمام دنیا والوں کے عمل کے برابر ثواب بلند فرمائے گا۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۲)

(2) حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں کھڑا ہو کر تلاوتِ

قرآن کرے اسے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں جبکہ نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرنے والے کو 50 نیکیاں ملیں گی۔ جو شخص نماز کے علاوہ باوضو قرآن پڑھے اسے ہر حرف کے عوض 25 نیکیاں جبکہ (چھوئے بغیر) بے وضو پڑھنے والے کو 10 نیکیاں ملیں گی۔ (دِین ودنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۲)

(3) حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زبان، کان اور دل کو سیدھا رکھتی ہے، لہٰذا تلاوت اس طرح کرو کہ تمہارے کان اسے سُنیں اور دل سمجھے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۱)

(4) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ عَنْہ نے فرمایا: "دل برتنوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا انہیں قرآنِ پاک کے علاوہ کسی اور چیز سے نہ بھرو۔" (اللہ والوں کی باتیں، ص ۲۵۵)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رمضان کا بابرکت مہینا جاری ہے اور 10 رمضانُ المبارک اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللهُ عَنْہَا کے عُرس کا دن ہے، لہٰذا اِس مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمَت کے لئے آپ کا مختصراً ذکرِ خیر سنتے ہیں، آیئے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں:

خدیجہ سے بہتر کوئی بیوی نہیں!

ایک مرتبہ حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا نے حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا کی بہت زیادہ تعریف سُنی تو اُنہوں نے یہ کہہ دیا کہ اب تو اللہ پاک نے آپ

کو اُن سے بہتر بیوی عطا فرمادی ہے۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے میرا انکار کیا اُس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے، اُس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا مال دے دیا اور انہی سے اللہ پاک نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب خدیجۃ ام المؤمنین، ج۴، ص ۳۷۲)

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا تعارف

معلوم ہوا رسولِ خدا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا عامُ الْفِیْل (وضاحت) سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے القابات طاہرہ، سَیِّدَۃُ قُرَیْش، صِدِّیْقَہ اور "الکبریٰ" ہیں، حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا یہ آخری لَقب (Surname) نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہو۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی والِدہ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں، حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کردی اور اپنی تمام عمر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی حَیات میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔

حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تقریباً 25 سال حُضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں اوراعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رمضانُ المبارک میں وصال فرمایااور (جَنَّتُ الْمَعْلٰی) میں مدفون ہوئیں۔(ماخوذ از فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس لنگرِ رضویہ کا تعارف

اے عاشقانِ اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اللہ پاک کے نیک بندوں کا ادب سکھاتا ہے، آپ بھی اسی مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں،عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے 107 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ ان میں سے ایک مجلس **لنگرِ رضویہ** بھی ہے، مختلف مواقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کی جاتی ہے یعنی ان کو کھانا کھلایا جاتا ہے مثلاً **دَارُ السُّنَّہ** میں آنے والے مہمانوں، مختلف **سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں، مختلف مدنی کورسز** میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک وبیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اورآخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں،ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیاجاتاہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپورتوجہ کے ساتھ شرکت کرسکیں۔دعوتِ اسلامی کے **عالمی مدنی مرکز** فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے **مدنی مذاکروں کے اجتماعات** میں بھی عاشقانِ رسول کے لیے **لنگرِ رضویہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ لنگرِ رَضَویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر

میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ ملک وبیرونِ ملک درجنوں مقامات پر **پورے ماہ** کا اعتکاف جاری ہے **اور آخری عشرے** کا بھی اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سحری اور افطاری کروانا بہت فضیلت بھرا کام ہے، حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: 'جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں اور جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام شبِ قَدْر میں اُس کیلئے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر ج۶ ص ۲۶۲ حدیث ۶۱۶۲)

اے عاشقانِ رمضان! آپ بھی **سحری و افطار** کرانے کی فضیلتوں سے حصہ پائیے اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

آخری عشرے کے اعتکاف کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کا آخری عشرہ عنقریب جلوہ گر ہونے والا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کے تحت اِس سال بھی **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی۔ آپ بھی اس سعادت سے فیض یاب ہوں اور اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اعتکاف کی سعادت حاصل کریں۔ کثیر علمِ دین سیکھنے سمیت کئی اچھے اخلاق پیدا ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں اس وقت 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے تمام **شعبہ جات** میں اربوں روپے کے اخراجات ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ان شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔ آپ خود بھی صدقات و مدنی عطیات کے ذریعے تعاون کیجئے اور دوسروں سے بھی رابطے کر کے عطیات جمع کرنے کی بھی ترکیب کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔(**0311-1753826**)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کِیا: اے اَبُوزُرْعَہ! آپ کو یہ اِعْزاز و اِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے دس (10) لاکھ حَدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ

رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔(شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتی...الخ،ص ۲۹۴)

قَبْر میں خُوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص، ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان جاری و ساری ہے۔ یہ مہینا اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا مہینا ہے، یہ مہینا اپنے گناہوں کو بخشوانے کا مہینا ہے۔ اس مہینے میں اللہ پاک کی رحمتیں اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے گناہگار اور خطاکار اس مہینے میں اللہ پاک کی رحمت سے جہنم سے آزادی کے پروانے پاکر جنت کے مستحق بنتے ہیں۔ اسی مناسبت سے آج کے بیان کا موضوع ہے **"اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے"** یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ کئی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ کریمہ رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کو بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ آج بیان کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ رحمتِ الٰہی کے کئی واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ یقیناً اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم نیک اعمال سے دُور اور گناہوں میں مبتلا ہو جائیں۔ ایسی سوچ کتنی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے، اس بارے میں بھی چند مدنی پھول پیش کئے جائیں گے۔

اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! رحمتِ الٰہی پر ایک زبردست حکایت سنتے ہیں جیسا کہ

گناہوں کے اعتراف کے بدلے دخولِ جنّت

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری آدمی وہ ہوگا جو پُل صراط پر اس طرح سے چل رہا ہوگا کہ گویا پیٹھ کے بل اس پر گھسٹ رہا ہوگا۔ جس طرح باپ بیٹے کو مارتا ہے تو وہ اس سے بچنے کے لیے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے لیکن بھاگنے میں ناکام رہتا ہے، یہی حال اس شخص کا ہوگا۔ پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے بھی جنت میں پہنچادے اور جہنم سے بچالے۔ تو اللہ پاک اس سے فرمائے گا: اے

میرے بندے ! اگر میں تجھے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرمادوں تو کیا پھر تم اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلو گے ؟ وہ بندہ عرض کرے گا: مالک! تیری عزّت و جلال کی قسم! اگر تُو مجھے دوزخ سے بچالے تو میں اپنے تمام گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلوں گا۔ اب وہ بندہ پُل صراط پار کر لے گا (اور جہنم میں گرنے سے بچ جائے گا۔) پُل پار کر لینے کے بعد دل ہی دل میں سوچے گا کہ اگر میں نے اللہ پاک کے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرلیا تو وہ ضرور مجھے واپس دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی دوران اللہ پاک اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تُو میرے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کر! میں تیرے تمام گناہ بخش دوں گا اور تجھے جنت میں داخل کردوں گا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: الٰہی! تیری عزّت کی قسم! نہ تو میں نے کبھی کوئی گناہ کیا ہے اور نہ ہی کبھی کوئی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: میرے بندے! میرے پاس تیرے خلاف گواہ موجود ہیں۔ یہ سُن کر بندہ دائیں بائیں دیکھے گا، مگر اسے کوئی نظر نہ آئے گا تو وہ کہے گا: الٰہی! مجھے دکھا! وہ گواہ کہاں ہیں؟ پھر اللہ پاک اس کی جِلد (Skin) کو بولنے کی طاقت عطا فرمائے گا تو وہ صغیرہ گناہ بتانا شروع کر دے گی۔ بندہ جب یہ دیکھے گا تو کہہ اٹھے گا: اے میرے مالک! تیری عزّت کی قسم! میرے کئی چھپے ہوئے کبیرہ گناہ بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا: میرے بندے! میں تیرے گناہوں کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں، بس تُو میرے سامنے ایک بار ان کا اعتراف کر۔ میں تیرے سارے گناہ بھی بخش دوں گا اور تجھے جنت میں بھی داخلہ عطا فرمادوں گا۔ پھر وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کرلے گا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ (معجم الکبیر، ۸/۱۵۸، حدیث: ۷۶۶۹)

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ   جب سے تُو نے سُنا دیا یاربّ!

آسرا ہم گناہگاروں کا　　اور مضبوط ہو گیا یاربّ!
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے　　وہ بھی تیرا دِیا ہُوا یاربّ!
ہو گا دُنیا میں قبر و محشر میں　　مجھ سے اچھا مُعاملہ یاربّ!
ہر بھلے کی بھلائی کا صَدقہ　　اِس بُرے کو بھی کر بھلا یاربّ!
میں نے بنتی ہوئی بِگاڑی بات　　بات بِگڑی ہوئی بنا یاربّ!
تُو حَسَن کو اُٹھا حَسَن کر کے　　ہو مَعَ الْخَیر خَاتمہ یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص:۸۵ تا۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں بھی بندہ اگر اپنے گناہوں کا اعتراف کر لے، ان پر ندامت کا اظہار کرے اور اللہ پاک کی طرف رجوع کرے تو رحمتِ الٰہی اس کا استقبال کرتی ہے۔ یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم ربّ اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ اس کی رحمت کی کوئی انتہا(Limit) نہیں۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ ہماری نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری **پردہ پوشی** فرماتا ہے۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ رزّاق ربّ **ہمارا رِزق بند** نہیں کرتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ علیم و بصیر (یعنی جاننے اور دیکھنے والا) ربّ ہماری **آنکھوں کی روشنی** واپس نہیں لیتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ قادرِ مُطلَق ربّ ہماری **سُننے کی طاقت** ختم نہیں کرتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ قہّار و جبّار ربّ **قُوّتِ گویائی** (بولنے کی طاقت) سے ہمیں محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ سمیع و بصیر ربّ ہمیں **پاؤں**

کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ علیم وخبیر ربّ ہمیں **ہاتھوں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ وہ عزیز و علیم ربّ ہمارے ڈھیروں ڈھیر گناہوں اور نافرمانیوں کے باوجود صحیح سلامت رکھتا ہے۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ بے نیاز ربّ ہمیں دی ہوئی اپنی نعمتیں واپس نہیں لیتا۔ یقیناً اس کی رحمت بے حساب ہے۔ وہ **اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن** ربّ گناہگاروں کی ڈھارس بندھاتے اور اُنہیں بخشش کی نوید (یعنی خوشخبری) سُناتے ہوئے پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رَحمت سے نااُمّید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے سے اگرچہ بڑے بڑے اور بے شمار گناہ صادر ہوئے ہوں لیکن اسے اللہ پاک کی رحمت اور مغفرت سے مایوس (Disappointed) نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اللہ پاک کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ تب تک کھُلا ہے جب تک بندہ اپنی موت کے وقت غَرغَرہ کی حالت کو نہیں پہنچ جاتا، اس وقت سے پہلے پہلے بندہ جب بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلے گا تو اللہ پاک اپنے فضل ورحمت سے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ (صراط الجنان، ۸/۴۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک کی رحمت کی کوئی حد نہیں ہے، نیک ہو یا بد، پرہیزگار ہو یا بدکار، فرمانبردار ہو یا نافرمان وخطاکار، ربّ کی رحمت سب کو پہنچتی ہے۔

منقول ہے حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنی مناجات (دُعا) میں عرض کی: یارَبّ! اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: **لَبَّیْکَ یَا مُوْسٰی!** آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: مَولا! تُو تو مالک ہے، میری کیا حیثیت کہ تُو مجھے لبیک کہہ کر جواب دے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی بندہ مجھے "یاربّ" پکارے تو میں اسے "لبیک" کہہ کر جواب دوں۔

حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: یا ربّ! کیا یہ ہر فرمانبردار بندے کے لئے ہے؟ ارشاد ہوا: ہاں! بلکہ ہر گنہگار بندے کے لئے بھی ہے۔ تو حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: فرمانبردار کے لئے تو اس کی اطاعت کے سبب ہے اور گنہگار پر یہ کرم کس وجہ سے؟ تو جواب ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اگر میں بھلائی کرنے والے کو اس کی بھلائی کا بدلہ دُوں اور بُرائی کرنے والے پر اس کی بُرائی کی وجہ سے احسان نہ کروں تو میرا جُود و کرم کہاں جائے گا؟ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۴۱ بتغیر)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک کی رحمت تو ہم گناہگاروں پر چھما چھم برس رہی ہے، مگر ہم نادان اس کی رحمت سے دُور گناہوں میں گھرے ہوئے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ سے دُور دنیا کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں، دن رات اللہ پاک کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہیں، نماز روزے سے دُور گناہوں کی دلدل میں دھنستے جارہے ہیں، آیئے آیئے! اپنا سر ربِ کریم کی بارگاہ میں جھکا لیجئے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرکے اس کو راضی کرلیجئے، اس کی رحمتوں کو پانے کے لئے نیک، نمازی اور سنّتوں پر عمل کرنے والے بن جایئے۔

لاج رکھ لے گناہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یاربّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یاربّ

یاربّ ترا ہے غفّار نام عمل نہ پوچھ دے بخش بے سبب

(ذوقِ نعت، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی کی وُسعت پر احادیثِ طیبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کئی احادیثِ طیبہ میں بھی ربِّ کریم کی رحمت کی وُسعت کا بیان ہوا ہے۔ آیئے اسی بارے میں تین احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1. اِرْشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک رات کے وقت اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے اور دن میں اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ۔۔۔۔الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۲۷۵۹)

2. اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم رات دن گناہوں میں بسر کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا رہتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرتے رہو میں تمہیں بخشتا رہوں گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۴۸، حدیث: ۲۵۷۷)

3. اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سو (100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان تہہ در تہہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کر لیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو (100)

مکمل فرما دے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰه۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۹، حدیث: ۶۹۷۴، ۶۹۷۲، ۶۹۷۷ ملتقطاً)

شُہرہ سُنا جو رَحمتِ بے کس نواز کا　اِس بے کسی میں دِل کو مِرے ٹیک لگ گئی

دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا　تُو بے حساب بخش! کہ ہیں بے شُمار جُرم

(ذوقِ نعت، ص۱۸،۱۷)

مختصر وضاحت: پریشانی اور لاچاری کے عالم میں میرے دل کو اُس وقت حوصلہ مل گیا جب میں نے اللہ پاک کی رَحمت کا چرچہ سُنا۔ اے میرے ربّ! میرے جُرم بے حساب ہیں، تجھے شاہِ حجاز، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا واسطہ مجھے بے حساب بخش دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ ! اللہ پاک سے **اچھا گمان** (حُسنِ ظن) رکھنا **واجب** ہے۔ اس کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے، وہ چاہے تو کسی کے ایک گُناہ پر ایسی پکڑ فرمائے کہ ساری نیکیاں کم پڑ جائیں اور وہ چاہے تو کسی کو ایک نیکی پر اپنی رحمتوں سے ایسا نوازے کہ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اسی طرح وہ چاہے تو کسی کو بغیر کسی وجہ کے اپنی رحمت سے مغفرت کی بھیک دے دے اور اسے جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔ آیئے! اس طرح کی ایک روایت سنتے ہیں:

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے، حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ایک شخص کو قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ پاک فِرِشتوں سے فرمائے گا: اِس شَخْص کے صغیرہ گناہ اِس پر پیش کرو اور کبیرہ گناہ ابھی اٹھا رکھو۔

چنانچہ اُس شَخْص پر اُس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا: تُو نے فلاں دن فلاں فلاں کام اور فُلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا؟ وہ شخص کہے گا ہاں میں نے کئے تھے۔ وہ شخص اپنے اندر اتنی جرأت نہیں پارہا ہو گا کہ اپنے گناہوں سے انکار کرے، اور اس کا حال یہ ہو گا کہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے بھی ڈر رہا ہو گا کہ کہیں ان کا حساب نہ شروع ہو جائے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا: جا تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے، وہ شخص عرض کرے گا: الٰہی! میں نے تو اور بھی بہت سارے گناہ کیے تھے جنہیں اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا۔ حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب أدنٰی أهل الجنة۔۔۔الخ، ص ۱۰۱، حدیث: ۴۶۷)

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں　　کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عوام میں پائی جانے والی ایک غلط فہمی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے، اس کی رحمت بہت وسیع ہے مگر ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے اُمید باندھ کر نیکیاں کرنا چھوڑ دیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے اُمید لگاتے ہوئے گناہوں میں مشغول ہو جائیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کا یہ**

مطلب ہرگز نہیں کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے ربِّ کریم کے احکامات پر عمل کرنے میں سُستی کریں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے جان بوجھ کر **نمازیں قضا** کرتے رہیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے بِلاعُذرِ شرعی ماہِ **رمضان المبارک کے فرض روزے** جان بوجھ کر چھوڑتے رہیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے دوسروں کو ستانا اور انہیں اِیذا (یعنی تکلیف) دینا شروع کر دیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے اپنی موت، قبر اور آخرت کو بھُلا بیٹھیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے حساب کتاب کو بھول جائیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے اپنے آپ کو پکا جنّتی سمجھنے لگیں۔☆**رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے خود کو جہنم سے آزاد سمجھیں۔**یاد رکھئے!** اللہ پاک کی رحمت سے بخشش ومغفرت کی اُمید (Hope) ضرور ہونی چاہیے، مگر ساتھ ہی نیک اعمال بھی کرنے چاہئیں۔ اللہ پاک کی رحمت سے مُتَعَلِّق لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ عُموماً گناہ گار و بے عمل لوگ اللہ پاک کی رحمت کو دلیل بنا کر اپنی گرفت کے بارے میں بے فکر ہو جاتے ہیں اور اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ **"ہمیں کامل یقین ہے کہ اللہ پاک ہمیں عذاب نہ دے گا، اس کی رحمت بہت وسیع ہے، ہم اگر تھوڑے بہت گناہ کر بھی لیں تو اس کی رحمت کے خزانوں میں کمی تھوڑی ہو جائے گی؟ وہ بڑا کریم ہے معاف کر**

دے گا۔ ہم توبخشے بخشائے ہیں وغیرہ وغیرہ، ایسے خیالات کو اپنے آپ سے دور کیجئے۔

رحمتوں کے تاج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ پاک کی رحمت کی امید بھی کرتا ہو۔ (ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۴، ۲۰۸/۲۵، حدیث: ۲۴۶۷)

جبکہ حضرت یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: "کوئی حماقت اس سے بڑھ کر نہ ہوگی کہ انسان دوزخ کا بیج بوئے اور جنت کی فصل کاٹنے کی اُمید رکھے، کام گناہ گاروں والے اور مقام نیکوں والا تلاش کرے۔" (کیمیائے سعادت، ۲/ ۸۱۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رحمتِ الٰہی سے امید باندھنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال میں مصروف رہنا بھی بہت ضروری ہے۔ گناہوں کے باوجود رحمتِ الٰہی سے بخشش کی امید رکھنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں پر دلیر (Bold) ہو جاتا ہے اور گناہ کے بعد شیطان کی جانب سے اسی طرح کی میٹھی میٹھی باتیں قبول کرنے کی عادت، پچھلے گناہوں پر ندامت کے بجائے آئندہ گناہ کرنے کی جُرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے حق دار کوئی اور نہیں ہو سکتے۔ یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں کہ ان سے زیادہ کسی کو رحمتِ الٰہی پر یقین نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود بھی یہ نیک ہستیاں عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں ہر گز سُستی نہ کرتیں۔ یقیناً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پکے جنّتی ہیں۔ اسی طرح کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسے ہیں جنہیں رسولِ بے مثال، مکی مدنی لجپال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زبان سے نام لے کر جنت کی خوشخبریاں عطا ہوئیں مگر اس کے باوجود ان کے نیک عمل میں کچھ کمی واقع نہ ہوئی، ان کا خوفِ خدا کچھ کم نہ ہوا۔ اور یہ بھی تو سوچئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں کون مقبول ہوگا، مگر پھر بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت میں مَشْغُول رہا کرتے۔

یہی حال رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کا تھا۔ وہ حضرات پکے جنّتی ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے معمور ہوتے، ہر وقت عبادت میں مگن رہتے، نیکی کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ انہی حضرات میں سے ایک اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی ہیں۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب یہ بیتُ المال کی صفائی کراتے، پھر اس میں اِس امید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت وہ جگہ جہاں نفل پڑھے ان کے حق میں گواہی دے۔" (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ۳/۲۱۱، بتغیرٍ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ شیرِ خدا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کیسے خوفِ خدا رکھنے والے بزرگ تھے کہ بیتُ المال میں اس لیے نفل پڑھتے تاکہ یہ بروزِ قیامت ان کے حق میں گواہی دے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان جیسی سوچ اور تقویٰ نصیب فرمائے۔ اسی ماہ یعنی رمضان المبارک کی 21 تاریخ کو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! ان کا مختصر ذکرِ خیر سنتے ہیں۔

اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام "علی بِن ابی طالب "اور کنیت "ابو الحسن" بھی ہے اور" ابو تُراب "بھی۔ آپ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کااسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم" ہے۔اَمِیْرُ المُومِنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّم کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات (Qualities)میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ خوش خبری بھی پانے والے ہیں کہ اے علی!تم دنیاو آخرت دونوں میں میرے بھائی ہو، (ترمذی،کتاب المناقب،باب ۲۰،۵/۴۰۱،حدیث: ۳۷۴۱) چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُناعَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایاتو حضرت عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:یارَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایامگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی(اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔(ترمذی،کتاب المناقب،باب مناقب علی بن ابی طالب ،۵/ ۴۰۱ ،حدیث: ۳۷۴۱) اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"** یعنی جس کا میں مولاہوں اس کا علی مولایعنی آقاہے۔(تِرمذی،۵/۳۹۸، حدیث ۳۷۳۳)

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُوْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا شوق بیدار کرنے، صحابہ و اہل بیت کی محبت کو بڑھانے، ہر نیک و جائز کام میں کوشش کا جذبہ پانے، نیکیوں پر استقامت اور والدین کی اطاعت کا جذبہ پانے کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق روزانہ یا ہفتے میں دو (2) دن یا ہفتے میں ایک دن ہر مسجد کے اطراف میں گھر گھر، دکان دکان جا کر وہاں موجود اسلامی

بھائیوں سمیت راہ میں کھڑے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے "**مدنی دورہ**" کہا جاتا ہے۔اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً "**مدنی دورے**" کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، "**مدنی دورے**" کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، "**مدنی دورے**" کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوجاتی ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 **مدنی کاموں** میں سے ہفتہ وار مدنی کام "**مدنی دورہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**مدنی دورہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **مجالس کے نگران واراکین** تو اِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے 13 **فضائل و فوائد**☆**فروغِ علم** کا سبب ☆**مساجد** کی رونق کا سبب ☆نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا☆**مدنی دورہ** کے مدنی پھول ☆**مدنی دورے** کا طریقہ ☆**مدنی دورے** کے آداب ☆ مدنی دورہ سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب "**مدنی دورے**" کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی

مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، کوشش کرکے چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور **مدنی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خصوصی اسلامی بھائی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقان رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنتوں کو پھیلانے کیلئے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں کام کررہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس خصوصی اسلامی بھائی"** بھی ہے، نابینا، گُونگے اور بہرے اسلامی بھائی علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دور ہونے کی وجہ سے بسا اوقات ضروری معلومات سے محروم رہتے ہیں، معاشرے کے ان افراد میں علمِ دین پھیلانے کے لئے یہ مجلس کئی

شہروں میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگاتی ہے۔بڑی راتوں میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات (مثلاً اجتماعِ میلاد،اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ شبِ معراج، اجتماعِ شب ِبرأت وغیرہ) اور رَمَضانُ الْمبارَک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی ان کی اصلاح وتربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اوردعا کی ترکیب ہوتی ہے نیز بریل لینگویج(Braille Language) میں نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے رسائل کاسلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، ربّ سے بخشوانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قِیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الأقوال، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

یانبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور

بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے بیان کا موضوع

ہے **"خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں"**۔ زبان کی آفات، فضول بولنے کے نقصانات، خاموشی اختیار کرنے کے فائدے و برکات، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات اورآخر میں خاموش (Silent) رہنے کی عادت بنانے کے تعلق سے چند مدنی پھولوں کے بارے میں سُنیں گے۔ لہٰذا دِلجمعی اوراچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تاآخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیا و آخرت بہتر بنانے کے کئی مَدَنی پھول حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ الله

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

زبان کی آفت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد4 صفحہ نمبر 469 پر لکھا ہے: حضرتِ سَیِّدُنامُعاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں غزوۂ تبوک میں کرم فرمانے والے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ گیا، میں نے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تنہائی میں دیکھاتو اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنی اُونٹنی کو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب دوڑادیا حتّٰی کہ کریم آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، میں نے عرض کی: "یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے ایسا عمل سکھایئے، جو مجھے جنّت میں داخل کردے۔" ارشاد فرمایا: "تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، یقیناً یہ اُسی کے لئے آسان ہے، جس پر الله پاک اُسے آسان فرمادے۔"

پھر ارشاد فرمایا: "الله پاک کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز پڑھو، فرض کی گئی زکوٰۃ ادا کرو اور رَمضان کے روزے رکھو۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے، تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کے بارے میں

بتاؤں، (پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) ☆روزہ ڈھال ہے، ☆صدقہ گناہوں کو مٹانے والا ہے ☆اور درمیانی رات میں آدمی کا نماز پڑھنا۔" پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پارہ 21 سورۂ سجدہ کی آیت نمبر 16 کی تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔ (پ ۲۱، السجدۃ: ۱۶)

(حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:) اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں ساری چیزوں کی اصل، سُتون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں، وہ اللہ پاک کی راہ میں لڑنا ہے۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں، جو اس پورے معاملے میں لوگوں کی حاکم ہے؟" یہ فرما کر جنّت کی خوشخبری سنانے والے آقا، ربّ سے مِلانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموش ہوگئے اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب متوجہ رہا۔ پھر میں نے ایک سوار کو سردارِ دو جہاں، والیِ بیکساں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب تیزی سے آتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ وہ یہاں آکر نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توجہ میری جانب سے ہٹا نہ دے کہ اتنے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زُبان اور مُنہ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم جو کلام کرتے ہیں کیا اس بارے میں بھی پوچھا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: "اے ابنِ جبل! تمہیں تمہاری ماں روئے! جو تم کہتے ہو وہ تمہارے حق میں ہوتا ہے یا تمہارے خِلاف، لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گِرانے والی ان کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہی تو ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۵، ملخصاً)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ہر عضو کا عطّاؔر لگا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمارے سامنے کئی خوشبودار مَدَنی پھول سامنے آئے، (1) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنّت کو حاصل کرنے کے انتہائی حریص تھے اور وقتاً فوقتاً نبیِ رحمت، مالکِ جنّت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنّت میں لے جانے والے اعمال کے بارے میں سُوالات بھی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملے تو ادب کے ساتھ ان سے جنّت میں لے جانے والے اور دوزخ سے بچانے والے اعمال کے بارے میں سُوالات کرنے کی کوشش کیا کریں، تاکہ ہمیں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کا سلیقہ آجائے اور یوں ربِّ کریم ہم گناہ گاروں سے راضی ہوکر ہمیں بھی جنّت میں داخل ہونے والے خوش نصیبوں میں شامل فرمالے۔

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

(2) بیان کردہ حدیثِ پاک سے **دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ** نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا مخلوق میں سب سے بڑے مُبَلِّغ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس عظیم فریضے کو بڑی خوب صُورتی سے سرانجام دیا ہے، چنانچہ جب صحابیٔ رسول حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنّت میں داخل

کرنے والے عمل کے بارے میں سُوال کیا توکرم والے آقا، پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے مختلف نیک اعمال کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی عاشقانِ رسول کو نیکی دعوت دیتے ہوئے انہیں جنّت میں لے جانے والے اعمال، مثلاً انہیں فرض و نفل نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے، زکوٰۃ و فطرات اور صدقہ و خیرات دینے، ذِکر و دُرودو اور تلاوتِ قرآن کی کثرت کرنے، سُنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرنے، مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے، 12 مدنی کام کرنے، جامعۃ المدینہ میں داخلہ (Admission) لینے، چوک درس اور مَدَنی درس دینے سُننے، مختلف مدنی کورسز کرنے، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے اور دیگر اچھے اچھے کاموں کی بھرپور ترغیب دلایا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

ہر طرف "نیکی کی دعوت" عام ہو نیک ہو اُمّت اے نانائے حُسین
سُنّتوں کی ہر طرف آئے بہار نیک ہو اُمّت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

(3) بیان کردہ حدیثِ پاک سے **تیسرا مدنی پھول یہ ملا کہ** انسان اگر گفتگو کرنے کے معاملے میں احتیاط سے کام نہ لے تو یہی گفتگو اسے دوزخ میں لے جانے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس! مسلمانوں کی بھاری اکثریت اب **فضول گوئی** کی آفت بلکہ گناہوں بھری باتوں سے بے پرواہو کر دن رات اس مُوذی مرض میں مبتلا دکھائی دیتی ہے۔

اور عوام و خواص تقریباً سبھی اس بیماری میں مُبْتَلا دکھائی دیتے ہیں۔ خصوصاً **موبائل فون، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا** (Social Media) کے غلط اِستعمال (Miss Use) کی وجہ سے فضول گفتگو کرنے

کے رُجحان میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بعض لوگ فضول بولنے میں اس قدر بے باک ہوتے ہیں کہ ان کو کسی کی عزّت، منصب، مقام و مرتبے کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی، بس جو منہ میں آیا بول دیا، جو دل میں آیا کہہ دیا، کہاں، کب کیا بولنا ہے کیا نہیں بولنا، اس طرف ان کی بالکل بھی توجہ نہیں ہوتی، اسی طرح بعض لوگوں کی زبان گویا قینچی کی طرح تیز ہوتی ہے، بامقصد گفتگو کرنا گویا ان کی شان کے خلاف ہوتا ہے، ایسے باتونی لوگ دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی رائے اور مشورے کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ یونہی بعض لوگوں کو فضول سُوالات کرنے کی ایسی لَت پڑی ہوتی ہے کہ اس کے بغیر ان کے دل کو سکون ہی نہیں ملتا۔ آیئے! اس ضمن میں فضول سُوالات کی چند مثالیں سنتے ہیں:

فضول سُوالات اور جملوں کی چند مثالیں

بِلاضرورت یہ کہنا کہ ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے؟ کیا کام کرتے ہو؟، تنخواہ کتنی ہے؟، ڈیوٹی کا وقت کیا ہے؟، اپنا کاروبار ہے یا کسی کے پاس کام کرتے ہو؟ کس کے بیٹے ہو؟، کون سی ذات والے ہو؟، کون سے علاقے میں رہتے ہو؟ ذاتی مکان میں رہتے ہو یا کرائے کے؟، گھر میں کتنے کمرے ہیں؟، موبائل فون، لیپ ٹاپ، کار یا بائیک کتنے میں، کہاں سے خریدے اور کمپنی کا نام کیا ہے؟ کتنے بہن بھائی ہو؟، شادی شدہ ہو یا کنوارے؟، بچے کتنے ہیں؟، کتنے حج و عمرے کئے ہیں؟، کھانے میں کون سا سالن پسند ہے؟، چپل، لباس، عمامہ یا چادر کتنے میں اور کس دکان سے خریدے؟، بقرہ عید پر کون سا جانور لاؤ گے؟ قربانی کا جانور کتنے کا لیا؟ کون سی منڈی سے لیا؟ کتنے دانت کا ہے؟، آپ کے یہاں بجلی کس وقت جاتی اور آتی ہے؟ بجلی کی لوڈ شیڈنگ بہت بڑھ گئی ہے، آج گرمی بہت زیادہ ہے، گاڑی کتنے میں خریدی؟ نہ جانے ٹریفک (Traffic) کب تک جام رہے گی! آج کل مہنگائی بہت ہے، آپ کے علاقے میں مکان کی

کیا قیمت چل رہی ہے ؟ وغیرہ۔

یاد رہے! ہر جگہ یہ باتیں فضول میں شمار نہ ہوں گی، ان میں بعض باتیں وقت، ضرورت یا صحیح مقصد کے لئے سُوال کرنے سے فضول نہ ہوں گی، ہاں البتہ اس وَقْت فضول شمار ہوں گی جبکہ ان باتوں کا کوئی صحیح مقصد نہ ہو۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو فضول گفتگو سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یارب نہ ضَرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

ہر لَفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دُوں گا اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضول بولنے کے نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **فضول بولنا** ایک ایسا کام ہے جس میں کوئی بھلائی اور فائدہ نہیں بلکہ فضول بولنے کی تباہ کاریاں بہت ہی زیادہ ہیں، مثلاً **فضول بولنا** شیطان کو پسند ہے۔ **فضول بولنا** اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناپسند ہے۔ **فضول بولنا** کراماً کاتبین یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں کی تکلیف کا سبب ہے۔ **فضول بولنا** مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہے۔ **فضول بولنا** اکثر شرمندہ ہی کرواتا ہے۔ **فضول بولنا** زیادہ غلطیاں کرواتا ہے۔ **فضول بولنا** ترقیوں کے راستے بند کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** جاہلوں کا کام ہے۔ **فضول بولنا** غیبتوں کے دروازے کُھلواتا ہے۔

فضول بولنا عیب کھولنے کی طرف لے جاتا ہے۔ **فضول بولنا** دِلوں میں نفرت کا بیج بوتا ہے۔ **فضول بولنا** وقت ضائع کرواتا ہے۔ **فضول بولنا** عزّت و وقار ختم کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** کرنے والے کاموں سے دُور کرکے نہ کرنے والے کاموں میں لگا دیتا ہے۔ **فضول بولنا** مخلص دوستوں سے محروم کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** تنہا(Alone) کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** رشتوں میں دَراڑیں ڈلوادیتا ہے۔ **فضول بولنا** مدنی ماحول کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے، **فضول بولنا** بات کو بے اثر کر دیتا ہے۔ **فضول بولنا** مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کو مدنی ماحول سے بَدظَن کرنے کا سبب بنتا ہے، الغرض **فضول بولنا** اپنے اندر بے شمار نُحُوستیں رکھتا ہے اور مُعاشرے میں بے انتہا خرابیوں کو جنم دیتا ہے، لِہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فضول بولنے کی بجائے خاموشی اختیار کریں، کیونکہ خاموشی اختیار کرنے کے بہت سے فائدے ہیں، مَثَلاً

خاموشی کے فوائد و برکات

خاموشی اختیار کرنا رِضائے الٰہی پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا زبردست نُسخہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** شیطان کو ناراض کرتا ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** قیمتی لمحات کو محفوظ(Secure) رکھنے کا ذریعہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** فتنوں کا دروازہ بند کرتا ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** دنیا و آخرت کی رُسوائی سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بِگڑے کاموں کو بنادیتا ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** عزّت بڑھانے کا سبب ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** گھر کے اندر اور گھر کے باہر مَدَنی ماحول بنانے کے لئے بہت مفید اور ضروری

ہے۔**خاموشی اختیار کرنے** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والے عاشقانِ رسول کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔**خاموشی اختیار کرنا** محبتوں کو فروغ دیتا ہے۔**خاموشی اختیار کرنے** کے فضائل رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائے ہیں اور **خاموشی اختیار کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عاداتِ مُبارکہ کا حصہ رہا ہے۔آیئے!ترغیب کے لئے 2 واقعات سنتے ہیں کہ اللہ والے خاموشی کو کس قدر پسند فرماتے تھے اور اس حوالے سے ان کا کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا، چنانچہ،

ہَوا میں چلنے والا آدمی

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں دو(2) بزرگ عبادت کے ایسے مرتبے پر فائز تھے کہ پانی پر چلتے تھے۔ایک مرتبہ وہ سمندر پر چل رہے تھے کہ انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ ہَوا(Air) میں چل رہے ہیں،اُن سے پوچھا:اے اللہ پاک کے بندے! آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: تھوڑی دنیا پر راضی رہ کر، میں نے اپنے نفس کو خواہشات اور زبان کو فُضُول باتوں سے روکا اور اُن کاموں میں مشغول ہو گیا جن کا ربِّ کریم نے مجھے حکم دیا اور میں نے **خاموشی** کو اپنائے رکھا۔اگر میں اللہ کریم پر کسی بات کی قسم کھالوں تو وہ میری قسم پوری فرمادے اور اگر اس سے مانگوں تو وہ مجھے عطا کر دے۔ (ایک چپ سو سکھ، ص ۲۲)

کبھی فضول بات نہیں کی

حضرت سَیِّدُنا ثَابِت بُنَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے،ایک دن حضرت سَیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: دستر خوان لاؤ! اس سے تھوڑا جی بہلا لیں۔ساتھی نے عرض

کی: میں جب سے آپ کی صحبت میں ہوں کبھی آپ سے اس طرح کی بات نہیں سُنی؟ تو آپ نے فرمایا: رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جُدا ہونے کے بعد کبھی کوئی بے مقصد بات میری زبان سے نہیں نکلی اور اللہ پاک کی قسم! آئندہ بھی کوئی فضول بات میری زبان سے نہیں نکلے گی۔(اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۳۷۴)

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فُضول سُوالات اور فُضول گوئی سے بچنے والے مَدَنی انعام کی ترغیب

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنی زبان اور گفتگو کو فُضولیات سے کس قدر بچاتے ہیں، خاموشی اختیار کرنا، انہیں کس قدر پسند ہوتا ہے اور خاموشی اختیار کرنے کی برکت سے ان پر کیسی کیسی عِنایتیں اور نوازشیں ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فُضول و بے مقصد گفتگو سے بچنے اور ہمیشہ بامقصد گفتگو کرنے یا خاموشی اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے، تاکہ ہمیں بھی اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں۔ قربان جائیے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر کہ جو مسلمانوں کو نیک بنانے، انہیں گناہوں اور دیگر بُرے کاموں سے بچانے کے لئے مسلسل اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، اس کی واضح جھلک دیکھنی ہو تو مکتبۃ المدینہ سے **"72 مدنی انعامات"** کا رسالہ ھَدِیَّۃً طلب

کرکے اس کا غور سے مطالعہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مختصر سے رسالے کے ذریعے آپ نے مسلمانوں کو فُضُول گفتگو سے بچنے کی ترغیب پر بھی مُشْتَمِل سُوالات مَدَنی انعامات کی صورت میں عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

مَدَنی انعامات نمبر 29: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سُوالات تو نہیں کیے، جن کے ذریعے مسلمان عموماً جھوٹ کے گُناہ میں مُبْتَلا ہو جاتے ہیں؟ (مَثَلاً بِلا ضرورت پوچھنا کہ آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ)

مَدَنی اِنعام نمبر 49: کیا آج آپ نے ضروری گُفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فُضُول بات مُنہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نادم ہو کر دُرُود شریف پڑھ لیا؟

آیئے! ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ نیک بننے اور خاموشی کی عادت اپنانے کی نِیَّت سے آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے "**72 مدنی انعامات**" کا رسالہ حاصل کریں گے۔ آج سے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کریں گے۔ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے، ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنا اور دیگر اسلامی بھائیوں کا رسالہ بھی متعلقہ ذمہ دار کو جمع کروائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

آیئے! ترغیب کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی ایمان تازہ کرنے والی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

وقتِ نزع پیر و مُرشد کی زیارت نصیب ہو گئی

بلوچستان کے شہر "سُوئی" کے مقیم اسلامی بھائی کے بڑے بھائی (عمر تقریباً 35 سال) سنہ 2003 سے بیمار رہنے لگے، ڈاکٹرز نے "بلڈ کینسر" کا مرض ظاہر کیا۔ ان کے بھائی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے، انہی بَرَکتوں کے طفیل سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا رہتا۔ سخت کمزوری اور تکلیف کے باوُجود جب تک زندہ رہے

،کوئی نماز قضا نہیں ہونے دی بلکہ لوگ اس بات پر حیران تھے کہ یہ اس حالت میں بھی اپنے پیر و مرشد کے عطا کردہ 72مَدَنی انعامات کے مطابق معمول رکھتے رہے۔ گویا کہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ میں مرشِدِ کریم کا **"منظورِ نظر"** کہلاؤں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اُن کی زبان پَر سارا دن کَلِمَہ طَیِّبہ ،ذِکْرُ اللہ یا دُرودِ پاک جاری رہتا۔ جس روز انتقال ہوا ساری رات بھی یہی معمول رہا۔ کمزوری(Weakness)کے باعث نمازِ عشاء اشاروں میں ادا کی اور18 اگست 2004 میں نمازِ فجر مسجد میں ادا کر کے پہنچا تو دیکھا بھائی جو سہارے کے بغیر اُٹھ نہیں سکتے تھے بغیر سہارے اُٹھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور والدہ انہیں سنبھال رہی ہیں،انہوں نے قریب پہنچ کر بھائی سے پوچھا، کیا بات ہے؟ کہاں جانا ہے ؟تو بھائی بولے: وہ دیکھو سامنے میرے پیر و مرشد امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تشریف لائے ہیں۔یہ کہنے کے بعد ان کا جسم ڈِھیلا پڑ گیا،انہوں نے سہارا دے کر بھائی کو بستر پر لِٹایا۔ پھر دیکھا تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

اپنائے جو سدا کیلئے سُنّتِ نبی میری دعا ہے خُلد میں جائے نبی کے ساتھ

(وسائل بخشش مرمم،ص ۲۱۱)

مختصر وضاحت: یعنی جو عاشقِ رسول ہمیشہ رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کو اپناتا ہے ،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اس خوش نصیب کو یہ دعا دے رہے ہیں کہ ربِّ کریم اسے نبیِّ اکرم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں داخلہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خاموشی کے فضائل اور فُضُول باتوں سے بچنے کے بارے میں سُن رہے ہیں، آیئے! خاموش رہنے کی عادت اپنانے کے لئے چند مَدَنی پھول سُنتے ہیں اور عمل کی کوشش بھی کرتے ہیں، چنانچہ

(1) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے لکھ کر گُفتگُو کرنے کی عادت بنایئے۔ البتہ جہاں فتنے کا خطرہ ہو، وہاں ضرورتاً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ (2) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے خاموشی کے فضائل اور فضول باتوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھئے۔ (3) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"ایک چُپ سو سُکھ (خاموشی کے فضائل)"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"خاموش شہزادہ"** کا مطالعہ فرمایئے۔

احیاء العلوم جلد3 صفحہ نمبر 341 تا500 سے **زبان کی 20 آفات** کا مطالعہ کیجئے۔

(4) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے بُری صحبت سے بچئے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے۔

ایسے اسلامی بھائیوں کی صُحبت اِختیار کی جائے جو خاموشی اِختیار کرنے والے ہیں، جو مَدَنی انعامات کے عاملین ہیں۔

(5) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے زیادہ تر وقت (Time) گھر یا مسجد میں گزاریئے۔ (6) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ (7) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ماہِ رَمَضان میں تواَلْحَمْدُ لِلّٰہ روزانہ 2 مَدَنی مذاکروں کی مَدَنی بہاریں ہیں، دُنیا بھر میں موجود لاکھوں عاشقانِ رسول روزانہ ان مَدَنی مذاکروں کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین حاصل کرتے

ہیں۔ ہم بھی ان مَدَنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیں، دیگر فضائل وبرکات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ **خاموشی کے فضائل** بھی پتہ چلیں گے، **خاموش رہنے کی عادت** کیسے بنائی جاسکتی ہے، یہ بھی سیکھنے کا موقع ملے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

(8)خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے موبائل کا کم سے کم استعمال کیا جائے۔(9)خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے صرف اور صرف **مَدَنی چینل** ہی دیکھئے۔

اِصلاحِ اعمال کورس اور **12مَدَنی کام کورس** کرنے کی بَرَکت سے بھی فضول باتوں سے بچنے اور **خاموشی کی عادت** اپنانے کا مَدَنی ذہن بنے گا۔

اللہ کریم ہمیں دن کا اکثر حصہ خاموش رہنے کی توفیق نصیب فرمائے، فضول اور بیکار باتوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فضول اور بیکار باتوں کے بدلے کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خصوصی اسلامی بھائی

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان سے عُمومی اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ خصوصی یعنی گونگے (Dumb)، بہرے(Deaf)اور نابینا (Blind) اسلامی بھائی بھی فیضیاب ہورہے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو عُموماً معاشرے میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی تربیت اور مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی کی

کاوِشوں کے نتیجے میں آج پاکستان کے کئی شہروں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگتے ہیں۔بڑی راتوں کے اجتماعات مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ براءَت اوراجتماعِ شبِ قدر وغیرہ اور رَمضانُ المبارَک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگائے جاتے ہیں۔ جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ خصوصی اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کام کرنے اوراشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے وقتاً فوقتاً مُبَلِّغِین کو **قُفلِ مدینہ کورس** کروایاجاتا ہے اور گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے مَدَنی قافلے بھی سفر کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !پاکستان کے کئی شہروں میں خصوصی (یعنی نابینا، گونگی بہری) اسلامی بہنوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ جاری وساری ہے، ان خصوصی اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کے لیے باقاعدہ ذمہ داراسلامی بہنوں کے مدنی کورسز کاسلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ خصوصی اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت اسلامی بہنیں ہی دیتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کاپاکیزہ مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں ورحمتیں لُٹارہاہے، اس مبارک مہینے میں اللہ کریم کے ایک مقرب ولی کا **یومِ ولادت** بھی منایا جاتاہے، جنہیں دُنیا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس

عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے جانتی ہے۔ آیئے! آپ کے **یومِ ولادت** کی مُناسبت سے ذِکرِ عطّار سُنتے ہیں، چنانچہ

26 رمضان المبارک جشنِ ولادتِ عطار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارک 1369ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر بابُ المدینہ کراچی میں پیدا ہوئے۔ امیرِ اَہلسنّت کے آباء و اجداد، ہند کے صوبہ **گجرات** میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیک نامی اپنے علاقے میں مشہور (Famous) تھی۔ جب پاکستان بنا تو امیرِ اَہلسنّت کے والدین ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ ابتدا میں بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر زم زم نگر (حیدر آباد) میں مقیم رہے۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد بابُ المدینہ (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں رہائش اختیار فرمائی۔

علمِ دین کا شوق

امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا بے حد شوق و جذبہ ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ دورِ جوانی ہی میں علومِ دِینیہ کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ آپ نے علمِ دین حاصل کرنے کے ذرائع میں سے کتب کا مطالعہ (Study) اور علمائے کرام کی صحبت کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ مسلسل 22 سال مُفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ علامہ مولانا مُفتی وقارُ الدِّین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارَک صحبت سے فیض حاصل کرتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نواز دیا۔

تصانیفِ امیرِ اہلسنت

"**فیضانِ سنت**" جلد اوّل اور دُوُم، "**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**"، "**پردے کے بارے میں سوال جواب**"، "**نماز کے احکام**" اور "**اسلامی بہنوں کی نماز**" امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور و معروف تصانیف ہیں۔

معمولاتِ عطّار

☆امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی میں مشہور ہے، آپ نمازوں کے پابند، سُنّتوں اور آداب کا ہر وقت لحاظ رکھتے ہیں۔☆عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر استری کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ عمامہ باندھتے ہیں۔☆آپ لوگوں کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔☆کسی کے خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہتے بلکہ فوراً اچھے انداز میں پیار و محبت سے بڑی حکمتِ عملی کے ساتھ سامنے والے کی اِصلاح فرما دیتے ہیں۔☆اس نازک دور میں علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دِینی مسائل سے لاعلم ہونے کے سبب ہر طرف جہالت پھیلتی جا رہی ہے، ایسے نازک حالات میں آپ دن رات دین کی خدمات میں مصروفِ عمل رہے، یہاں تک کہ آپ نے 1401ھ بمطابق 1981ء میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا قیام فرمایا، جس کا مدنی پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے اور دعوتِ اسلامی 107 سے زیادہ شعبہ جات میں دِین کی خدمت سرانجام دے رہی ہے، کروڑوں لوگ اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔☆آپ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب آچکا اور

آتا جارہا ہے،لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہوئے ہیں اور ہوتے جارہے ہیں۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اِصلاح ہوئی ہے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں پکّے نمازی بنے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمان جنت کے راستے پر چل پڑے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمان جہنّم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے لگے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں مُبَلِّغ اور مُبَلِّغَہ،مُعَلِّم اور مُعَلِّمَہ بنے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں گھروں میں مَدَنی ماحول قائم ہوا۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں نے قرآنِ کریم حفظ کیا،ناظرہ پڑھا۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں عالم اور عالمہ بنے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں مساجد بنیں۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ قائم ہوئے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے خدمتِ دین کے تقریباً 107 شعبے قائم ہوئے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ پاک کے اس ولیِ کامل کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر ان کے عطا کئے ہوئے اس مدنی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت ہے: بے شک جو مجھ پر دُرُود پڑھے گا اللہ کریم اس کی طرف نظرِ رَحمت فرمائے گا اور اللہ پاک جس کی طرف نظرِ رَحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوۃ، ص۱۹۷)

لَبوں پہ میرے دُرُود و سَلام رہتا ہے　　سُرُور رہتا ہے کَیف دَوام رہتا ہے

بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

(از گلدستۂ دُرود و سلام، ص ۵۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہے۔ جمہور علماء (یعنی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد) کے نزدیک **شبِ قدر 27 ویں رمضان** کی رات ہوتی ہے۔ **شبِ قدر** ہزار (1000) مہینوں (یعنی 83 سال 4 مہینے) سے بڑھ کر افضل ہے۔ **شبِ قدر** میں تمام

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فِرِشتے نازِل ہو کر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں۔ **شبِ قدر** کا ہر ہر لَمحہ صُبحِ صادِق تک امن و سلامتی والا ہے۔ **شبِ قدر** بھلائیوں والی رات ہے، **شبِ قدر** رحمتوں والی رات ہے، **شبِ قدر** دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ **شبِ قدر** اللہ پاک کی رحمتیں پانے والی رات ہے۔ اگر ہم **شَبِ قَدْر** میں عِبادت کرلیں تو اللہ پاک کی رحمت سے ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب ملے گا۔ جبکہ حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے شبِ قدر میں ایمان اورنِیّتِ ثَواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ۱/۶۶۰، حدیث: ۲۰۱۴)

معلوم ہوا کہ **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے گناہگار بخش دیئے جاتے ہیں، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عصیاں شعار رحمتِ ربِّ غفّار کے حق دار قرار پاتے ہیں، **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عاصی و بدکار جہنم سے آزادی کے پروانے پاتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ **آج کی رات** عبادت و ریاضت میں گزاریں، **آج کی رات** ربّ سے اُس کی رحمت کا سوال کریں، **آج کی رات** جہنم سے آزادی مانگنے کی رات ہے۔

ویسے بھی رمضان کا آخری عشرہ **جہنم سے آزادی** کا عشرہ ہے، اسی مناسبت سے آج ہم جہنم کے عذابات اور اس کی سزاؤں سے مُتَعلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں جہنّم سے آزاد فرمائے۔ اٰمین

سب سے پہلے ہم جہنم کا تعارف سُنیں گے، اس کے بعد بزرگوں کے خوفِ آخرت اور خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سنیں گے۔ جبکہ آخر میں مختلف گناہوں پر جہنم میں ہونے والے عذابات کے بارے

میں سنیں گے۔ اے کاش کہ دلجمعی کے ساتھ اول تا آخر مکمل بیان سننے کی سعادت مل جائے۔

آیئے! سب سے پہلے جہنم سے آزادی کے عشرے کی دعا بھی مانگ لیتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

الٰہی جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

آیئے! جہنم سے مُتَعَلِّق ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**" میں ہے کہ ایک مَرتَبہ اَمِیرُالمُؤمِنِین حضرتِ سیّدُنا عُمربن خَطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حقیر جاننے لگیں گے۔ اِس پر امیرُالمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کَعب! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جَہَنَّم میں سے بَیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغْرِب میں مَوْجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب! اور سُنائیں۔ تو اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! قِیامَت کے دِن جَہَنَّم اِس طرح بَھڑکے گا کہ کوئی مُقَرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے رَبّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔

حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ پاک اوَّلین وآخَرین کو ایک ٹِیلے پر جَمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جَہَنَّم کو لے آؤ۔ تو حَضْرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جَہَنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہزار (70000) لگاموں کو کھینچا جا رہا ہو گا، پھر جب جَہَنَّم مخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بَھڑک پیدا ہو گی کہ جس سے مَخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گُھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جب تیسری مَرتبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گَلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: میں تیرے خَلیل ہونے کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض گُزار ہوں گے: یا الٰہی! میں اپنی مُناجات کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: یا الٰہی! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے، اس کے صَدْقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۹۸، ۹۷)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں — کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے — ہے تیرے قَہر پہ حاوی تری عَطا یاربّ!
گُناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد — مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سَزا یاربّ!
میں کر کے تَوبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں — حقیقی تَوبہ کا کر دے شَرَف عَطا یاربّ!
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی — فقط ہے تیری ہی رَحمت کا آسرا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا ہولناک منظر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! بروزِ قیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جان کو پِگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج تقریباً چار ہَزار (4000) بَرَس کی راہ پَر ہے اور ہماری طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، وہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، تو کسی کے گھٹنوں تک پہنچا ہو گا۔ کوئی کَمر تک اس میں غرق ہو گا تو کوئی سینے تک اس میں مبتلا ہو گا، کسی کے گلے تک پہنچا ہو گا اور کافِر کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی کیا کیفیت ہو گی؟ حال یہ ہو گا کہ زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آئے ہوں گے، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہ ہو گا۔ بڑے مضبوط اور گہرے رشتے اس دن اپنی وقعت کھو دیں گے، رشتہ داریاں اور تعلق داریاں کسی کام نہ آئیں گی، یہاں تک کہ سگے رشتہ دار جو دنیا میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے، اس دن ایک دوسرے سے جان چھڑائیں گے، بھائی بھائی سے بھاگے گا، بہن بہن سے بھاگے گی، ماں اولاد سے پیچھا چھڑائے گی تو اولاد ماں سے دُور ہٹے گی، باپ بچوں سے بیزار ہو گا تو بچے باپ سے بھاگیں گے، بیوی شوہر سے بھاگے گی تو شوہر بیوی سے بھاگتا ہو گا، اَلْغَرَض! کوئی کسی کی امداد پر تیار نہ ہو گا، ہر جان نفسی نفسی پُکارے گی، ہر شخص اپنے بارے میں سوچے

گا، ہر ایک اپنی فکر کرے گا، اِلَّا مَاشَآءَ اللہ۔

یہ مصیبتیں چل رہی ہوں گی کہ جَہَنَّم کو لایا جائے گا، اِس کے بھڑکنے سے مخلوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافیّت کا سُوال کرے گا۔ نفسی نفسی کا سماں ہو گا۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی اس دن جہنم سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اے کاش! کہ ہمیں بھی جہنم کے عذابات سے رہائی مل جائے، اے کاش! کہ ہم بھی پُل صراط کی دہشتوں سے نجات پا جائیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی حساب کتاب سے بچنے والے بن جائیں۔

اِلٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

خوفِ جہنم سے رونے والا حبشی نوجوان

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ترجَمۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۱، البقرۃ: ۲۴)

پھر فرمایا: جہنم کی آگ ایک ہزار (1000) برس جلائی گئی تو وہ سُرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار (1000) سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی، پھر ہزار (1000) سال بھڑکائی گئی تو سیاہ ہو گئی، اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

اتنا سننا تھا کہ ایک حبشی جو وہاں موجود تھا، زار و قطار رونے لگا، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہ آپ کے سامنے کون رو رہا ہے

؟ نبی کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے۔ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے رونے کو پسند بھی فرمایا۔

حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا۔(شعب الایمان، باب فی الخوف من الله تعالی، ۱/۴۸۹، حدیث: ۷۹۹)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حَشْر میں میرا ہوگا کیا یاربّ!
گرمیِ حَشْر، پیاس کی شدّت جامِ کوثر مجھے پلا یاربّ!
خَوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسِطہ یاربّ!
میرا نازک بدن جہنم سے از طُفیلِ رضا بچا یاربّ!
طالبِ مَغْفِرت ہوں یااللہ بَخْش حیدر کا واسِطہ یاربّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا اپنے عطّار کو عطا یارب!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱،۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہنم کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں: جہنم ایک مکان (جگہ) ہے، جو اس قہار و جَبّار کے جلال کا مظہر ہے۔ جس طرح اللہ پاک کی رحمت و نعمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف و اذیت جو سوچی جائے، سمجھی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے ربّ کے بے انتہا عذاب کا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۶۳ ملتقطاً وملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ڈرانے کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف، آیت نمبر29 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۲۹

(پ ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بُھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (وہ پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا) وہ روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح گاڑھا پانی ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا

جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔ (صراط الجنان، ۵/ ۵۶۲، ۵۶۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جہنم جیسی ہولناک جگہ کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟" ہم نے عرض کی: "اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ پتھر ہے جسے اللہ پاک نے جہنم میں 70 سال پہلے پھینکا تھا، لیکن اس کی گہرائی تک اب پہنچا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم اعاذنا الله منها، الحديث: ۷۱۶۷، ص۱۱۷۲، بتغيرٍ قليلٍ)

الٰہی! جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو

پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احیاء العلوم میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا نقشہ کھینچا ہے، آیئے عبرت حاصل کرنے کے لیے اسے ملاحظہ کیجئے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب احیاء العلوم جلد 5 صفحہ 721 پر ہے:

(فرشتے جہنمیوں کو جہنم میں گرا کر) ایسے گھر میں قید کردیں گے کہ جس کے کنارے تنگ ہوں گے اور راستے اندھیرے ہوں گے اور اس (گھر) میں ہلاکت کے اسباب پوشیدہ ہوں گے، وہ قیدی ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان (قیدیوں) کے پینے کو کھولتا پانی (ہو گا) اور رہنے کو جہنم ہو گا، عذاب کے فرشتے ان (قیدیوں) کو گُرزوں سے ماریں گے اور آگ ان (قیدیوں) کو جمع کرے گی، وہاں ان (قیدیوں) کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور ان (قیدیوں) کو جہنم سے آزادی نہ ملے گی، ان (جہنمیوں) کے پاؤں پیشانی کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک سے ان (جہنمیوں) کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، وہ (جہنمی) دوزخ کے کناروں سے پکاریں گے اور اس میں اِدھر اُدھر یوں چلاتے پھریں گے: اے مالک (جہنم پر مامور نگران فرشتہ کا نام)! ہم پر عذاب کا وعدہ سچا ہو چکا، اے مالک! بیڑیاں ہم پر بہت بھاری ہیں، اے مالک! ہماری جِلدیں پک چکی ہیں، اے مالک! اب ہمیں اس سے نکال دے ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے فرشتے جواب دیں گے: ہائے افسوس! امان کا وقت جاچکا، اب تمارے لئے اس (جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں! پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے اور کلام مت کرو، اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کروگے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

(یہ سُن کر)تب وہ نا امید ہو جائیں گے اور اللہ پاک کے مقابلے میں حد سے بڑھ جانے پر افسوس کریں گے، مگر اب انہیں ندامت نجات نہ دلا سکے گی اور نہ ہی افسوس فائدہ دے گا بلکہ ان (جہنمیوں) کو طوق(ہار) پہنا کر منہ کے بل ڈال دیا جائے گا، ان (جہنمیوں) کے اوپر (بھی آگ ہو گی اور ان جہنمیوں) نیچے (بھی آگ ہو گی، ان جہنمیوں کے)، دائیں (طرف بھی آگ ہو گی، ان کے) بائیں (طرف بھی آگ ہو گی) (الغرض!) ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، وہ آگ کے اندر غرق ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا کھانا (آگ ہو گا ان کا) پینا (آگ ہو گا، ان کا) پہننا (بھی آگ ہو گا اور ان کا) بچھونا (بھی) آگ ہی ہو گا، وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، جہنمیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا، جہنمیوں کو گُرز مارے جائیں گے، جہنمیوں کو بھاری بیڑیاں پہنائی جائیں گی، جہنمی جہنم کی تنگ وادیوں میں چیخیں گے اور اس کے گہرے طبقات میں لگاموں میں جکڑے پھریں گے۔ جہنمیوں پر ہنڈیا کی طرح جوش مارتی آگ ڈالی جائے گی وہ واویلا کرتے اور آہ وزاری کرتے چِلّاتے پھریں گے، جہنمی جب بھی موت کو پکاریں گے ان کے سَروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، جہنمیوں کے لئے لوہے کے گُرز ہوں گے جو اُن کی پیشانیوں کو چورا چورا کر دیں گے اور ان کے منہ سے خون ملی پیپ نکلے گی، شدتِ پیاس سے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، ان کی آنکھوں کے ڈھیلے گالوں پر بہہ جائیں گے اور رخساروں کا گوشت جھڑ جائے گا، ان کے اعضاء سے بال بلکہ کھال تک گِر جائے گی اور جب جب ان کے چمڑے پک جائیں گے تو دوسرے چمڑوں سے بدل دیے جائیں گے۔ بالآخر ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی رہ جائیں گی پس ان کی روحیں انکی رگوں اور پٹھوں میں اٹکی ہوں گی اور انکی رگیں جہنم کی جھلسا دینے والی آگ کی تپش سے خشک ہو جائیں گی ساتھ ہی وہ موت کی تمنا بھی کریں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۲۷، ۲۱۷ بتغیر قلیل)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کتنے عبرت ناک مناظر ہوں گے، آج اگر کوئی حادثے میں زخمی ہو جائے، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، کھال پھٹ جائے، زخموں سے خون نکلنے لگے، وہ چیخنے اور چِلّانے لگے، دنیا میں پیش آنے والے ایسے مناظر بھی دیکھے نہیں جاتے، سوچئے کہ جس کے ساتھ یہ سب گزر رہا ہو، اس پر کیا بِیت رہی ہو گی۔ یہ تو دنیا کی بات ہے جہنم کے عذابات کا تو اس دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا میں بھی اور کل آخرت میں بھی ہر طرح کی تکلیفوں اور عذابات سے نجات عطا فرمائے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہمیں سکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب مایستعاذ منه في الصلاة، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۳۳، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۳)

احادیثِ طیبہ میں بیان شدہ عذابات

مختلف احادیثِ کریمہ میں بھی جہنم کے عذابات کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! عبرت حاصل کرنے اور خود کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی غرض سے چند جھلکیاں سنتے ہیں:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قسم کھا کر عَرض کی: اگر جَہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے بَرابر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جَہنَّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو، یہاں تک کہ نچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، ۷/۱۰-۷۰۶، حدیث: ۱۸۵۷۳، ملتقطاً)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: تمہاری یہ (دنیوی) آگ جہنم کی آگ کے ستّر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الزھد، باب صفة النار، ص۵۲۸، حدیث۴۳۱۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۳)

منقول ہے کہ اگر جَہنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اس کی بدبُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء في صفة شراب اھل النار، ۴/۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۴ ملقتطاً)

(جہنم میں جب جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء في صفة طعام اھل النار، ۴/۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۵)

جہنمیوں کو پیاس اِس بلا کی ہو گی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔
(البدور السافرة، باب طعام اهل النار وشرابهم، ص۴۲۸، حدیث:۱۴۴۶)

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عَذاب ہو گا، اُسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی، جِس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سَب سے زِیادہ عَذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سَب سے ہَلکا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب أهون أهل النار عذاباً، ص۱۱۱، حدیث:۵۱۷، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

آیئے! مل کر بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں، جو گنہگاروں کو بخشوانے والے ہیں، دوزخ سے چُھڑانے والے ہیں، جنّت دِلانے والے ہیں۔۔۔ آقا! یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔۔۔

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو ہَلاکت ہوگی ہائے ! کیا کروں گا **یارسولَ اللہ**
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہن میں، پیٹ میں بھی آگ! کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہوں گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہتھوڑے مارتے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

غِذا دوزخ کی تھُوہر اور اُوپر کھَولتا پانی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

جو تم چاہو گے تو ہوں گی مِری سب مُشکِلیں آساں وَگرنہ نار میں، میں جا پڑوں گا **یارسولَ اللہ**

تمہارا ہوں غُلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا **یارسولَ اللہ**

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! آج دُنیوی آگ سَہنے کی کسی میں تاب (طاقت) نہیں تو جَہَنَّم کی آگ کیسے برداشت ہوسکے گی؟ لہٰذا عافیّت اِسی میں ہے کہ جَہَنَّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبَتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوش رُبا (ہوش اُڑا دینے والے) حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ پاک بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سِماع کے وقت دِل نَرم ہو جائے پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔

اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ پاک کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاءالعلوم،۵/۲۸۶-۲۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں پیدا ہونے والا آخرت کا خوف کل قیامت کے دن کی بہتری کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں ہی خوفِ جہنم پیدا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں عذابِ جہنم سے بچنا نصیب ہو گا۔

اگر ہم بزرگانِ دین کے معمولات کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ پاکیزہ صفات لوگ نمازیں پڑھتے، خوب خوب عبادتیں کرتے، روزے رکھتے، فرائض وواجبات کو پورا کرتے، گناہوں کے قریب بھی نہ جاتے مگر ان کا حال یہ تھا کہ خوفِ جہنم سے لرزتے رہتے اور اس سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے، خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے۔ یہی حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین کا تھا۔ آیئے! بزرگوں کے خوفِ آخرت کی چند حکایتیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں ایک ساتھ مالکِ جنت و کوثر، شَفِیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ان) میں ہوتا ہے، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نبیِ رحمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود جہنم کے

عذابات کو یاد کر کے رونا اور آہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ آیئے! اسی بارے میں دو (2) روایتیں سنتے ہیں۔

(1)سانس اُکھڑ گئی

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ۲۷، الطور: ۷۔۸)

یہ پڑھ کر آپ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش 20 روز تک طاری رہی۔ (فضائل القرآن لابی عبید، باب مایستحب۔۔۔ الخ، ص۱۳۷)

(2)فرمانِ الٰہی کے سبب گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک عیسائی راہب کے گرجے کے قریب سے گزرے تو آپ نے اسے یُوں بُلایا: ”اے راہب! اے راہب!“ اتنے میں راہب باہر آگیا۔ آپ اسے دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ پوچھا گیا: ”**یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا یُبْکِیْکَ مَنْ هٰذَا**؟ یعنی حضور! آپ کو کس چیز نے رُلایا اور یہ کون ہے؟“ فرمایا: ”**ذَکَرْتُ قَوْلَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کِتَابِہٖ فَذٰلِكَ الَّذِیْ اَبْکَانِیْ** یعنی قرآنِ کریم میں مجھے اللہ پاک کا وہ فرمان یاد آگیا ہے (جس میں جہنمیوں کے عذاب کا بیان ہے) اُسی نے مجھے رُلا دیا ہے۔

(مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الغاشیۃ، ۳/۳۶۸، حدیث: ۳۹۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمرفاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باوجود اس کے کہ قطعی جنّتی ہیں، مگر جہنم کے خوف سے گِریہ و زاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ اے کاش !ان کے صدقے ہمیں بھی آہ وزاری کی سعادت مل جائے۔

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

خوفِ خدا پانے اور **جہنم کی سزاؤں** سے اپنے آپ کو ڈرانے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صُحبت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی اچھی صحبت میسر آتی ہے۔ اگر ہم بھی اپنے دل میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔

ہماری خوش قسمتی کہ ماہِ رمضان ہمیں نصیب ہوا تھا، اب یہ مقدس مہینا چند دنوں بلکہ چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر **چاند رات** کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں مسجدیں آباد کرنے، گناہوں کی عادتِ بد چھوڑنے، سُنّتوں پر عمل، والدین کی فرمانبرداری کا جذبہ پانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بچنے اور خود کو نمازی بنانے جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں ان مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے اور علمِ دِین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلوں میں ، وضو، غسل، نماز،

روزے کے فرائض وواجبات سیکھنے کو ملتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوا دیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروا دیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 38 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باطنی گناہوں سے بچنے کی ترغیب اور جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Associate) ہو جایئے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی انعامات پر عمل کرنے والے بن جایئے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہ

عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نَقۡشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیۡعَہ ہیں۔ اِنہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر38 ہے کہ: کیا آج آپ **جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم باطنی گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں آج سے ہی اس مدنی انعام پر عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ **زِندگی بھر** کے لیے مدنی انعامات کو اپنا لینا چاہئے، مدنی انعام نمبر 38 ہمارے باطن کو سنوارنے کا ایک مدنی نسخہ ہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی یہ وہ باطنی بُرے اعمال ہیں جو کہ ہمارے باطن کو بد صورت بنا دیتے ہیں، اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی طور پر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدنی انعامات کا عامل بنائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی

ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجا لی ہے اور **مدنی انعامات کا رسالہ** بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بزرگوں کی آہ وزاری اور ان کے خوفِ آخرت و خوفِ جہنم کے متعلق سُن رہے تھے، ان نیک بندوں میں سے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خوفِ جہنم

حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم محلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ کے آنسوؤں کی

وجہ سے گیلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کرلیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا سَتُّو دستیاب ہوسکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اُٹھنا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُاللہ پر معاون (یعنی مددگار) ہے اور تَقْوِیَّت دیتا ہے۔ آپ نے جب میرا غُصّہ دیکھا تو فرمایا: اے ابُو بشر! اللہ پاک تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہوسکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے اللہ پاک کا یہ فرمان یاد آجاتا:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی اُمید نہ ہو گی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

(پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سُن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی (باشندے) ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/ ۳۰۵۔۳۰۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حکایت کے دوران جو آیتِ کریمہ سُنی ہے، تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: جہنم میں جہنمی کو جب پیپ کا پانی پلایا جائے گا تو وہ اس کی کڑواہٹ کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور اس کی قباحت و کراہت کی بنا پر ایسا لگے گا نہیں کہ وہ اسے گلے سے اتار لے اور مختلف عذابات کی صورت میں ہر طرف سے موت کے اسباب اس کے پاس آئیں گے، لیکن وہ مرے گا نہیں کہ مر کر ہی راحت پالے اور اسے ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید اور سخت عذاب ہو گا۔ (صراط الجنان،۵/ ۱۵۸) اللہ پاک ہمیں جہنم اور اس کے عذابات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دِین جہنم کے خوف سے کیسے بے قرار رہتے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ اگر جلتے ہوئے تنور کو دیکھتے تو جہنم کی آگ کو یاد کرتے

ہوئے مارے خوف کے بے ہوش ہو جاتے، لذیذ کھانے سے وہ اس لیے لطف اندوز نہ ہو سکتے تھے کہ انہیں جہنم میں کھلائے جانے والے کھانے یاد آتے، اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ ہمیں بھی ان جیسی نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔

افسوس! صد افسوس! ہماری غفلت اور بے فکری تو اس قدر بڑھ چکی ہے، وہ کام جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں ان سے بھی ہم عبرت نہیں پکڑتے۔ جبکہ ہمارے بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ہر انوکھی چیز انہیں جہنم کی یاد کی طرف لے جاتی۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور حکایت سنتے ہیں:

جہنم کو یاد کر کے رونا:

چنانچہ حضرت سیِّدُنا مُسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعْرَج رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے کسی ساحل (سمندر کے کنارے) پر رات گزاری، تھوڑی دیر میں اچانک حضرت سیِّدُنا کِلاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے، وہ اتنا روئے کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں ان کی موت واقع نہ ہو جائے۔ پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی رونے لگے، تھوڑی ہی دیر میں حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ حضرت مُسْمَع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ان تینوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ تینوں کیوں رو رہے ہیں۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سُنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے

لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھِما سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ سمندر کی موجیں اور اس کا شور دیکھ کر ہمیں جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی تھی۔ (اللہ والوں کی باتیں،۶/۳۴۴بتغیر)

الٰہی! جہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ساحلِ سمندر (سمندر کا کنارہ) ہمارے نزدیک تفریح کی جگہوں میں شمار ہوتا ہے، جبکہ اللہ والوں کے لیے یہ بھی عبرت کا نظارہ ہوتا ہے،

اے کاش کہ ہماری بھی نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے، ہمارا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ ہم ان کاموں سے بھی عبرت نہیں پکڑتے جو عبرت کی ہی جگہیں ہوتی ہیں۔ جی ہاں! آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرکے بسااوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں ،میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کرکے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے !اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔ (احیاء العلوم،۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم،۵/ ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف گناہوں کے مختلف عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بزرگوں کے خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سُنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو جہنم کی پُشت (پیٹھ) پر قائم پُل صِراط سے گزرنا ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں جہنم کی ہولناکیوں کا ڈر پیدا کریں گے تو ربّ کی رحمت سے امید ہے کہ جہنم سے نجات پاجائیں گے۔ جہنم کے عذابات بے شمار ہیں۔ بعض روایات میں مختلف گناہوں کے مختلف عذابات بتائے گئے ہیں۔ آیئے! ایسے ہی 3 گناہوں کا تذکرہ سنتے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کی بھی پکی نیت کرتے ہیں:

(1) متکبرین کو دیا جانے والا عذاب

چنانچہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذِلّت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بُوْلَس ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اورانہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پِلایا جائے گا۔** (ترمذی، کتاب صفة القیامة، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس وناامیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہوگی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈُوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھِرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈُوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہوگی اور اس آگ میں مختلف آگوں کی گرمی جمع کردی گئی ہوگی، اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ غُصّہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جائے گا جہاں تمام

دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہوگا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کر قے آجائے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔(مرآۃ المناجیح ۸/۶۶۱)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اپنے کمزور بدن پر ترس کھایئے اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرایئے، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھارے تو فوراً جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، کیونکہ تکبُّر بہت بُری عادت ہے، جس بدنصیب کو تکبُّر کی بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے پہ لا کھڑا کرتی ہے اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنادیتی ہے، چنانچہ

حضرت **سَیِّدُنا عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُوْلَس** ہے، اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے، سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے، سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔(التخویف من النار لابن رجب، ص ۸۸)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)نمازیں قضا کرنے والوں کا عذاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم میں جن بد نصیبوں کو دردناک اور ہولناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا،ان میں **نمازیں قضا** کرنے والے بھی شامل ہیں، جنہیں جہنم کی ''غَی''نامی وادی میں ڈالا جائے گا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۟ۙ (پ١٦،سورہ مریم:٥٩)

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ''غَیّ'' کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کُنواں

صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غَیّ** جہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے،اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام

”**ہَبہَب**“ ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بَدَستور بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نَمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص ۱۴۴، ملتقطاً)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! خوفِ خُداوَندی سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر جلدی جلدی اپنے گناہوں سے تَوبہ کرلیجئے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، شراب نوشی سے بچتے رہیں گے، بدکاری سے ہر دم بچتے رہیں گے، سُود خوری اور والِدَین کی نافرمانی سے بچتے رہیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) غیبت کرنے والوں کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! غیبت بھی ایک ایسا گناہ ہے جو جہنم کے عذابات کا مستحق بنا سکتا ہے۔ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے اور

غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، غیبت کرنے والوں کے لئے جہنم میں دردناک عذابات ہوں گے، چنانچہ

آگ اور پانی کے درمیان دوڑتا ہو گا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جہنَّمی جو کہ حَمِیم اور جَحِیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہو گا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہو گا۔ جہنَّمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ "بدبخت "لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔ (ذم الغیبة لابن ابی الدنیا، ص ۸۹، حدیث: ۴۹)

غیبت کی تباہ کاریاں

آیئے! غیبت کی چند تباہ کاریاں سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: چنانچہ
☆غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا۔ ☆غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے۔ ☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا۔ ☆غیبت کرنے والے جہنم میں تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چِھیل رہے ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جائے گا۔ ☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھیں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے بندر ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑرہے ہوں گے اور جہنَّمی ان سے بیزار ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے سب سے پہلے جہنَّم میں جائیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال اعتکاف کرنے والے کثیر اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر چاند رات کو **12 ماہ، 1 ماہ، 12 دن یا 3 دن** کے لیے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح خوش نصیب عاشقانِ رسول **مختلف مدنی کورسز** میں بھی داخلہ لیتے اور علمِ دین کے نور سے اپنی قبر و آخرت روشن کرتے ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں 7 دن کا **فیضانِ نماز کورس**، 7 دن کا **12 مدنی کام کورس**، 7 دن کا **اصلاحِ اعمال کورس** اور 63 دن کا **مدنی تربیتی کورس** شامل ہیں۔ عاشقانِ رسول کی صحبت سے مالا مال یہ تمام **مدنی کورسز** آخرت کے لیے نفع مند ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں بعض وہ علوم بھی حاصل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مدنی کورسز مختصر وقت میں کثیر علمِ دین سیکھنے اور مدنی کاموں کی رفتار تیز کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ ان میں بھی داخلہ لے لیجئے، بلکہ ہو سکے تو ابھی سے ہی اپنا نام ان مدنی کورسز میں داخلے کے لیے لکھوا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے، وہیں کم و بیش 107 شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے، ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش **616** (چھ سو سولہ) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں کم و بیش **52574** (باون ہزار پانچ سو چوہتّر) طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، **ملک و بیرونِ**

ملک تقریباً3287(تین ہزار دوسو ستاسی) مدرسۃُ المدینہ(للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں تقریباً 152340(ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفْظ وناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان مدارس سے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً80731(اسّی ہزار سات سو اکتیس)ہے۔جبکہ ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً 241028(دولاکھ اِکتالیس ہزار اٹھائیس)ہے۔اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُ الافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)،دیگر مساجد کی تعمیرات وانتظامات، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،، اِصلاحِ اعمال کورس،12 مدنی کام کورس،فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات،بڑی راتوں(مثلاً اجتماعِ میلاد،اجتماعِ غوثیہ،اجتماعِ معراج،اجتماعِ شبِ براءت اوراجتماعِ شبِ قدروغیرہ)کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ سے بھی دِین وسُنّت کا کام ہو رہا ہے۔

مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے،نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔یادرکھئے! دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے **اَخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو چلانا ہے،دعوتِ اسلامی کے مدنی کام اور مدنی پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں

پہنچانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ پاک کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔ لہٰذا ضرور بالضرور اس میں تعاون کیجئے۔

صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر وبرکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہوگی۔ ☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات ومدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکنہ طور پر آج شبِ قدر ہو سکتی ہے۔ شبِ قدر کے

فضائل اوراس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں، اللہ پاک اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرماکر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اوراس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں، حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو(100)بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نمازیا ذِکْرُاللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام ومصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتاہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبریل! اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ پاک نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب

کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعَبُ الْایمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں سے کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں، ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہے۔

یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین وایمان، جان ومال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بد نگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ

میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبہ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنیّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم1440ھ (30جون2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن10:00 تا1:00** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح9:00 تا1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ [1]

ذات ہوئی اِنتِخاب وَصف ہوئے لاجواب نام ہوا مُصطَفٰے تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ... ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس ...الخ، ۱۴۲/۴۳، رقم: ۵۰۱۲

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

قِیام(یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کِیا اور جس نے اس میں فَرض اَدا کِیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کرائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گُھونٹ پانی یا ایک گُھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے کہ جس کا اوّل (یعنی اِبتِدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ تعالٰی اُسے بخش دے گا اور اسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ تعالٰی اس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گُھونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمه، کتاب الصیام، ۱۹۱/۳، حدیث: ۱۸۸۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ہے اور اس ماہ کی فرض عبادت دوسرے ماہ کے 70 فرائض کے مثل ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) ماہِ رَمَضان کے 3 عشرے ہیں: پہلے عشرے میں رَبّ تعالٰی مومنوں پر خاص رحمتیں فرماتا ہے جس سے اُنہیں روزہ تراویح کی

ہمت ہوتی ہے اور آئندہ ملنے والی نعمتوں کی اَہلِیَّت پیدا ہوتی ہے۔دوسرے عشرے میں تمام صغیرہ گُناہوں کی معافی ہے جو جہنّم سے آزادی اور جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔تیسرے عشرے میں روزے داروں کے جنّتی ہونے کا اعلان، وہاں کے داخلے کا (گویا) ویزا اور پاسپورٹ جاری کیا جاتا ہے۔

(مر آۃ المناجیح،۳/ ۱۴۱-۱۴۰بتغیر قلیل وملتقطاً)

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے　　کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے　　زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمَضان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دکھا　　مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول،رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت واُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان وعظمت،فضائل وبرکات اوردیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرماکر اِس کی اَہمِّیَّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے،صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی چونکہ رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی دیوانے اور سچے عاشقانِ رَمَضان تھے،لہٰذا یہ حضرات بھی اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع اور محبتِ رَمَضان میں مسلمانوں کو مہمانِ رحمٰن کی آمد کی مُبارَک باد دِیا کرتے نیز اُنہیں روزوں کی ادائیگی، شب بیداری اور

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیبیں بھی ارشاد فرماتے چُنانچہ

فاروقِ اعظم اور اِستِقبالِ رَمَضان

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: اُس مہینے کو خُوش آمدِید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا رَمَضان خَیر ہی خَیر ہے خواہ دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینے میں خَرچ کرنا جِہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔

(تَنْبِیہُ الْغافِلِین، باب فضل شهر رمضان، ص ۱۷۷، رقم ۴۴۷)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ ماہِ رَمَضان کی آمد پر خُوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سُنّت ہے اور جس کی آمد پر خُوشی ہونی چاہئے اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو غمگین اور اَشکبار ہوتے ہیں اور خُطَبَا اس دن میں کچھ اَلوَداعی کَلِمات کہتے ہیں تا کہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملخصًا)

اے عاشقانِ رَمَضان! آپ سب کو مُبارَک ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد رَمَضانُ الْمُبارَک اپنے دامنِ کرم میں رحمتوں اور مغفرتوں کے پروانے لئے ہم گُناہگاروں کے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے کہ جس میں نفلی عبادات کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب سَتَّر (70) گُنا بڑھادِیا جاتا ہے، روزے داروں کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں اور بے شُمار لوگوں کو جہنّم سے رہائی کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں لہٰذا ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد کے موقع پر خُود بھی خُوشیاں منایئے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی خُوب خُوب مُبارَکباد پیش کیجئے، نیز اس مہینے کی آمد سے قبل دُنیوی مُعامَلات

سے فراغت پاکر نماز، روزوں، تلاوتِ قرآن، تراویح اور پورے ماہ یا کم از کم آخری عشرے کے اجتماعی اِعتِکاف کی برکتیں لُوٹیے اور اپنے لئے راہِ جنّت کو آسان کیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں والے اس مُقدّس مہمان کی آمد پر خُوشی کا عالَم ہوتا ہے اور اِس کا بھرپُور طریقے سے اِستِقْبال کیا جاتا ہے بلکہ کئی مقامات پر کثیر اسلامی بھائی اس ماہِ مُبارَک کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہ کا اِعْتِکاف بھی کرتے ہیں نیز جب یہ مہمان رُخصت ہوتا ہے تو اَشک بار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" بھی کیا جاتا ہے۔

نزدیک آرہا ہے رَمَضان کا مہینا ساحِل سے حاجیوں کا پھر آلگا سفینہ
آقا! نہ ٹُوٹ جائے یہ دل کا آبگینہ بُلوایئے مدینے دِکھلایئے مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمَضان کو رَمَضان کہنے کی وجوہات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہ کی شان وعظمت کے پیشِ نظر عُلمائے کرام نے اِس کے کئی اَسمائے مُبارَکہ بیان فرمائے ہیں مگر اِن میں **"رَمَضان"** سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ آیئے! اِس مہینے کو **"رَمَضان"** کہنے کی چند وجوہات بھی سُنتے ہیں چُنانچہ

مُفَسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "رَمَضَان" یا تو "رحمٰن" کی طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے، چُونکہ اِس مہینے میں دن رات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہوتی ہے لہٰذا اِسے شَھْرِ رَمَضان یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا کہا جاتا ہے جیسے مسجِد و کعبے کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رَمضَان اللہ عَزَّوَجَلَّ کامہینا ہے کہ اِس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مگر بحالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔اِس لئے اِس ماہ کانام رَمَضَان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے یا یہ **"رَمْضَاء"** سے نکالا گیا ہے۔ **"رَمْضَاءُ"** موسمِ خزاں کی بارِش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور **"رَبِیْع"** کی فَصل خُوب ہوتی ہے۔چونکہ یہ مہینا بھی دِل کے گرد وغُبار دھو دیتا ہے اور اس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بَھری رہتی ہے اِس لئے اِسے رَمَضَان کہتے ہیں۔یا یہ **"رَمَضٌ"** سے بنا جس کے معنیٰ ہیں **"گرمی یاجلنا"** چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تَپِش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جَلاڈالتاہے،اِس لئے اِسے رَمَضَان کہا جاتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ لفظِ رَمَضَان میں 5 حُروف ہیں: **ر۔م۔ض۔ا اور ن**۔ "ر" سے مُراد رَحمتِ الٰہی، "میم" سے مُراد مَحبّتِ الٰہی، "ض" سے مُراد ضَمانِ الٰہی ، "اَلِف" سے اَمانِ اِلٰہی، اور "ن" سے نُورِ الٰہی۔ "رَمضان میں 5 عِبادات خصُوصیت کے ساتھ کی جاتی ہیں۔(1) روزہ (2) تَراویح (3) تِلاوتِ قُرآن(4) اِعتِکاف اور(5) شبِ قدر میں عبادات۔ توجو کوئی صِدْقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کرلے تووہ اِن 5 اِنعامات کا مُستحِق ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۲،البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ص۲۰۴ تا ۲۰۹ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُور نُور فَضْلِ رَبّ سے مغفِرت کا ہو گیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ غُفْران ہم گُناہگاروں کے لئے خُدا تعالیٰ کی طرف سے عطاکیا گیا ایک عظیمُ الشّان تحفہ ہے۔اس مُقَدَّس مہمان کی آمد تو کیاہوتی ہے عاشقانِ رَمَضان کی توخُوشیوں کوچار چاند

لگ جاتے ہیں، انوارِ رَمضان کی روشنیوں سے فضا نُور بار ہو جاتی ہے، عبادات کا ذوق وشوق کئی گُنا بڑھ جاتا ہے، روزے رکھنے، تراویح کی سعادت پانے، ختمِ قرآن کی محافل سجانے اور شرکت فرمانے، سحری و افطاری کرنے کروانے، زکوٰۃ و فطرات، عُشر وصدقات اور خیرات و مدنی عطیّات ادا کرنے کروانے، تلاوتِ قرآن کرنے، رکوع و سجود میں مشغول رہنے اور مساجد کو آباد کرنے کا خاص اہتمام کِیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے مختلف مواقع پر ماہِ رَمَضان کی خُصُوصِیات ونوازشات کا تَذْکِرہ کرتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے اور بارگاہِ الٰہی سے تقسیم ہونے والے اِنعامات حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! آمدِ رَمضانُ المُبارَک اور اس کی برکات پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں اور نیت کرتے ہیں کہ خُوب خُوب نیکیوں کے ذریعے اس ماہِ مُبارَک کا بھرپور اِستِقْبال کریں گے۔

چُنانچہ

جنّتی نعمتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحروبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب رَمَضانُ المُبارَک کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کِیاجاتا، جو بندۂ مومِن اس مہینے کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے بدلے پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنادِیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60،000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی بناوٹ ہو گی جن پر سُرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب

بندہ رَمَضان المُبارَک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ رَمَضان سے لے کر اس دن تک کئے گئے (صغیرہ) گناہوں کو بخش دِیا جاتا ہے، اس کے لئے روزانہ ستر ہزار (70،000) فرشتے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک اِستغفار کرتے ہیں ، اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنّت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ جس کے سائے میں کوئی سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے۔

(شعب الایمان، فضائل شھر رمضان، باب فی الصیام، ۳/۳۱۴، حدیث: ۳۶۳۵)

برکتوں والا مہینا

حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رَمَضان کی آمد کے موقع پر ایک دن ارشاد فرمایا: تمہارے پاس برکت والا مہینا رَمَضان آ گیا کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی فرماتا اور (تم پر) رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا اور دُعا قبول فرماتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری نیکیوں کی رَغْبت دیکھتا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے ، لہٰذا اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں اچھے اعمال پیش کرو کیونکہ بدبخت وہی ہے جو اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم رہا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی شھور البرکۃ وفضل شھر رمضان، ۳/۳۴۴، رقم: ۴۷۸۳)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

جنّتی حُوریں

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، میں نے مَحبوبِ ربُّ العٰلَمِیْن، جنابِ

صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک جنّت کو ایک سال سے دوسرے سال تک ماہِ رَمَضان کی آمد کے لئے سجایا جاتا ہے، جب رَمَضانُ المُبارَک کی پہلی رات تشریف لاتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے مُثِیْرَہ کہا جاتا ہے، (اس ہوا کے چلنے سے) جنّت کے پتّے اور دروازوں کے پٹ ہِلنے لگتے ہیں اور ایسی دلکش آواز پیدا ہوتی ہے کہ اُس سے زیادہ خُوبصورت آواز کسی نے نہ سُنی ہو گی، پھر بڑی آنکھوں والی حُوریں باہر نکلتی ہیں اور جنّت کی بالکونیوں پر کھڑی ہو کر یوں پُکارتی ہیں: کوئی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارنے والا تا کہ وہ اس کی (ہم سے) شادی کرائے؟ پھر وہ پوچھتی ہیں: اے رضوانِ جنّت! یہ کون سی رات ہے؟ تو حضرت سَیِّدُنا رضوان عَلَیْہِ السَّلَام لَبَّیْك کہتے ہوئے جواب دیتے ہیں: یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے رضوان! جنّت کے دروازے کھول دو، اے مالک! جہنّم کے دروازے بند کر دو، اے جبریل! زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو زنجیروں سے باندھ کر سمندر میں ڈال دو تا کہ وہ میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت کے روزوں میں فساد نہ ڈالیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضان کی ہر رات میں ایک منادی کو 3 مرتبہ یہ نِدا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ جس کی مراد میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ جس کی توبہ میں قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا جسے میں بخش دُوں؟

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان احتساباً...الخ، ۲/۲۰، حدیث: ۱۴۹۹ ملتقطاً)

ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور برکتوں کی کان ہے ... ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
جھوم جاؤ مجرمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے ... عاصِیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پَیام
پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے ... بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے ... بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے قربان کہ وہ اپنے معصوم فرشتوں کو اس ماہِ مُقَدَّسہ کی پہلی شب میں جنّت کے دروازے کھولنے، جہنّم کے دروازے بند کرنے اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دینے کے اَحْکامات ارشاد فرماتا ہے نیز ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ایک ندا دینے والا لوگوں کو بارگاہِ خُداوندی میں مرادیں مانگنے، توبہ کرنے اور بخشش و مغفرت کا سوال کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دُنیوی مُعاملات میں اُلجھے رہنے کے بجائے رَمَضانُ المُبارَک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو ضروری کاموں سے کسی حد تک فارغ کرلیں اور فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ رَمَضانُ المُبارَک کے خُصُوصی فُیُوض و برکات حاصل کرنے کے لئے اس میں سُنَن و مُسْتَحَبّات، تلاوتِ قرآنِ کریم، تراویح و اِعْتِکاف اور دیگر عبادات کی کثرت کریں بلکہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا کم از کم آخری عشرے کے اِعْتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرکے ماہِ صیام کے قدر دانوں میں شامل ہوجائیں، روزانہ دن اور بعدِ تراویح ہونے والے 2 مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر شامل ہوکر علمِ دین حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول کی فہرست میں ہم بھی اپنا نام لکھوالیں اور رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے بخشش و مغفرت کے حقدار بن جائیں۔ آیئے ترغیب کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذوقِ عبادت کے بارے میں تین (3) روایات سُنتے ہیں تاکہ اُنہیں سُن کر ہم بھی اپنا مدنی ذہن بنائیں اور اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو عبادت و اِعْتِکاف کے لئے تیّار کرلیں۔

1. اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو

نبیِّ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادتِ الٰہی کیلئے کمربستہ ہوجاتے پھر سارا مہینا اپنے بستر مُنوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۴)

2. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَاَشْفَقَ مِنْهُ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مُبارَک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہوجاتا، نَماز کی کثرت فرماتے، گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور خوفِ خُدا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵)

3. اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قیدی کو رِہا کردیتے اور ہر سائِل کو عطا فرماتے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۱، حدیث: ۳۶۲۹)

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہوگا رو رو کے مُصْطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کِسی نے مانگا دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکات سے فیضیاب ہونے، اس ماہ میں خُود بھی بکثرت عبادات کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلانے بلکہ اپنے علاقے میں بھی اس کی دُھومیں مچانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی

حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے ؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَہ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گُناہوں سے تائب ہو گیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑونج (گُجرات، ھند) پہنچا، **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کے دَوران ایک شرابی سے مُڈ بھیڑ ہو گئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفرادی کوشش کی، جب اُس نے

---

1 ...حِلْیَۃُ الْاولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/ ۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2...شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

سبز سبز عمامے والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچی توبہ کی، داڑھی مُبارَک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہو گئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بَدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کر لو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تَرا! یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!
مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ ہی دنوں بعد رحمتوں اور برکتوں والا عظیمُ الشّان مہینا آنے ہی والا ہے جو ہم گناہگاروں کی بخشش کا سامان لئے 11 ماہ بعد صرف 29 یا 30 دن کے لئے تشریف لاتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اس ماہ کی زیادہ سے زیادہ تعظیم و توقیر بجالائیں نیز نمازوں، روزوں، تلاوتِ قرآن، ذکر و اَذکار، دُرود و سلام، تراویح، حمد و نعت و منقبت، شب بیداری، تراویح، صلٰوۃُ التسبیح، گریہ وزاری اور توبہ و اِستِغْفار کر کے رات دن

برسنے والی رحمت کی چھما چھم بارش سے فیض حاصل کریں۔ یقیناً خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس پاکیزہ و مُقدَّس مہمان کی قدر کرتے اور اس کا ادب و احترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! اِحترامِ رَمضان کی بَرَکات پر مشتمل ایک ایسے غیر مسلم کی حکایت سُنئے جسے احترامِ رَمضان ہی کی وجہ سے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دِیا گیا۔ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے چُنانچہ

اِحترامِ رَمضان اور بخشش کا سامان

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ رَمضان"** کے صفحہ 909 پر نقل فرماتے ہیں کہ بُخارا میں ایک غیر مسلم رہتا تھا ایک مرتبہ رَمضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر (یعنی کُھلے عام) کھانی شُروع کر دی۔ اس نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رَسید کر دِیا اور خُوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمضانُ الْمُبارَک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دِیا: ابّا جان! آپ بھی تو رَمضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا، تُو تو غیر مسلم تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: واقِعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحتِرامِ رَمضان کی بَرَکت سے مجھے ایمان کی دولت اور مرنے کے بعد جنّت سے سرفراز فرمایا۔

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں   جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں

تیری رَحمت کیلئے شامِل گنہگاروں میں ہوں　　بول اُٹّھی رَحمت نہ گھبرا میں مَدد گاروں میں ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک غیر مسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرف دَولتِ اِیمان سے نواز دِیا بلکہ اُسے جنّت میں بھی داخل فرمادِیا۔ اِس واقِعے سے خُصوصاً اُن غافِل مسلمانوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوُجود رَمَضانُ الْمُبارَک کا بِالکل اِحتِرام نہیں کرتے اور گرمی کی شدّت کا بہانا بنا کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزے قضا کر ڈالتے ہیں، پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان، گٹکے، مین پوریاں وغیرہ اَشیا چباتے حتّٰی کہ بعض تو اتنے بیباک و بے مُرَوَّت ہوتے ہیں کہ سرِ عام مشروبات پیتے بلکہ بِریانیاں اور سموسے وغیرہ کھاتے بھی نہیں شرماتے، یوں ہی بعض نادان روزہ رکھنے کے باوُجود مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاش، شَطْرَنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز کھیلنے، فِلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سُنّنے وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں آتے۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اپنی موت، اس کی تکالیف نیز قبر وحشر کے مُعاملات پر غور کریں اور سوچیں کہ ماہِ رمضان کی ناقدری اور اس کا تقدُّس پامال کرنے کے سبب اگر عذابِ قبر یا عذابِ جہنّم میں مُبتلا کر دِیا گیا تو ہمارے نرم و نازک جسم رَبّ تعالٰی کے عذابِ شدید کو کیسے سہہ سکیں گے۔ یاد رکھئے! ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ رَمَضان" کے صفحہ 89 سے رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے ایک شخص کا عبرتناک واقعہ سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چُنئے چُنانچہ

رَمَضان کی بے حُرمتی کی سزا

منقول ہے، ایک بار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زِیارتِ قُبُور کے لئے کُوفہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی میں عرض گزار ہوئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً قبول ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے تھے تمام اُٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کررہا ہے: یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ یعنی اے علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردِیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اورنہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! آپ اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضانُ المُبارَک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔

مَولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات

کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی ، اے علی ! ہم نے تمہاری شِکَسْتَہ دِلی(یعنی اُداسی) کے سبب اِسے بخش دِیاچُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔(انیسُ الْواعِظین، المجلس الثانی فی الا یمان والصلاۃ وصوم رمضان، ص ۲۶-۲۵)

مغفِرت کروایئے جنّت میں لے کے جایئے واسِطہ حَسَنَیْن کا مولیٰ علی مشکلکُشا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۲۳)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس بدبخت نے رَمَضانُ المُبارَک کی تعظیم کرنے کے بجائے اس کی بے حرمتی کی اور خُدا تعالیٰ کے غضب سے بے پروا ہو کر گناہوں میں مشغول رہاتو اس بدنصیب کا کس قدر بھیانک انجام ہوا کہ مرنے کے بعد وہ عذابِ قبر میں گرفتار ہو کر بُری طرح ذلیل ورسواہوا، غور تو فرمایئے کہ ماہِ رَمَضان میں روزہ رکھ کر گناہ کرنے والوں کا جب یہ حال ہے تو جو نادان مسلمان بلاوجہِ شرعی اس ماہ میں سِرے سے روزے ہی نہیں رکھتے، کھلے عام کھاتے پیتے بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِلا خَوف وخطر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں تو ان کا انجام کس قدر دردناک ہو گا لہٰذا اپنی کمزوری پر ترس کھایئے، گھبرا کر جھٹ پٹ گناہوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کیجئے اور نماز وروزوں کی پابندی شروع کر دیجئے۔ یاد رکھئے کہ بِلا اجازتِ شرعی ماہِ رَمَضان کے روزے نہ رکھنا بہت بڑی محرومی کا سبب ہے۔ آیئے !اِس ضمن میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبغیر مَرَض نہ رکھا تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان، ۱/ ۶۳۸، حدیث: ۱۹۳۴)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے تو وہ شخص بد بخت ہے، جس نے اپنے والِدین یا اس میں سے کسی ایک کو پایا مگر ان کے ساتھ اچھّا سُلوک نہ کِیا تو وہ بھی بد بخت ہے، جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی بد بخت ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/ ۶۲، حدیث: ۳۸۷۱)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی اس میں روزہ خوروں، والدین کے نافرمانوں اور دُرُود شریف پڑھنے میں بُخْل سے کام لینے والوں کے لئے عبرت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں لہٰذا ان کاموں میں مُبْتَلا رہنے والوں کو چاہیے کہ آج ہی ماہِ رَمَضان کے روزے چھوڑنے، والدین کا دل دکھانے اور دُرُود شریف کے مُعامَلے میں کنجوسی کا مظاہرہ کرنے کی بُری عادات سے پیچھا چُھڑا کر اپنی آخرت سنوار لیں۔ یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ والدین کی اطاعت صرف جائز کاموں میں ہی کی جاسکتی ہے کیونکہ خلافِ شرع کاموں میں کسی کی اطاعت کرنا شرعاً جائز نہیں جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والدین کی اطاعت کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جائز باتوں میں اپنے والدین کی

اطاعت کرنا فرض ہے اگرچہ وہ خُود گناہِ کبیرہ میں مُبتَلا ہوں کیونکہ اُن کے گناہ کا وبال اُنہی پر ہے اوراس کے سبب کوئی شخص بھی جائز کاموں میں ان کی اطاعت سے بَرِیُٔ الذِّمّہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں! اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کریں (مثلاً داڑھی کٹوانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے، بے پردگی کرنے یا ناجائز فیشن اپنانے کا کہیں) تو اِن کاموں میں ان کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۵۷ ملخصًا)

آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: لَا طَاعَۃَ فِی مَعْصِیَۃٍ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بھی شخص کی اِطاعت (جائز) نہیں، فرمانبرداری تو صرف نیک کاموں میں (ہی جائز) ہے۔

(بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد، ۴/۴۹۳، حدیث: ۷۲۵۷)

اسی طرح جب بھی مکی مَدَنی آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں تو اُس وقت یاد سے دُرُود شریف پڑھنے کی عادت بنائیے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کے وقت دُرُودِ پاک نہ پڑھنے والے کو حدیثِ پاک میں کنجوس کہا گیا ہے چُنانچہ

تاجدارِ اَنبیاء، محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبَخِیلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب قول رسول اللّٰہ رغم انف رجل، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جَلسۂ ذکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجب، خواہ خُود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو(100) بار ذکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہیئے، اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور دُرُود شریف اس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے

بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/ ۱۰۱)

یانبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ''فَیْضَانِ رَمَضان'' کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ رَمَضان سے مالا ہونے، اِطاعتِ والِدَین کا جذبہ پانے اور دُرود وسلام کی عادت اپنانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **''فیضانِ رَمَضان''** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں روزوں، تَرَاوِیح، سحر و اِفطار، اِعتِکاف، صَدَقۂ فِطر اور عِیْدُ الْفِطر وغیرہ کے فضائل و اَحْکام کو آسان ترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ اس ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں لہٰذا ان روزوں کے شرعی مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے اور **''فیضانِ رَمَضان''** میں روزے کے عمومی مسائل و اَحْکام موجود ہیں لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کی ایک عظمت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو اسی مہینے میں پوشیدہ رکھا ہے اور شبِ قدر وہ عظیم رات ہے جس میں کی جانے والی عبادت ہزار

(1000) مہینوں سے بہتر ہے، اِسی مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پورے ماہِ مُبارَک کا اِعْتِکاف فرمایا چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکُم رَمَضان سے20 رَمَضان تک اِعْتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اور پھر درمیانی عَشرے کا اِعْتِکاف کِیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے لٰہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعْتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر... الخ، ص ۵۹۴، حدیث: ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر سال نہ سہی تو زہے نصیب! زندگی میں کم از کم ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے اِعْتِکاف کی مدنی بہاریں لُوٹنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعْتِکاف کرنے کی بے شُمار برکتیں ہیں کہ جتنے دن مسلمان اِعْتِکاف میں رہتا ہے اگر کوشش کرے تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کِیا کرتا تھا، اِعْتِکاف کی حالت میں اگرچہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جائیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا چُنانچہ

تاجدارِ حرم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے: **ھُوَیَعْکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا** یعنی اِعْتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے تمام نیکیوں کا ثواب ایسے ہی دِیا جائے گا جیسے نیکیاں کرنے والے کو دِیا جاتا ہے۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الصیام، باب: فی ثواب الاعتکاف، ۲/۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِعْتِکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گُناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے میل جول کے باعث ہوتی ہے، معتکف دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے ہوتا ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اِعْتِکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ خُود بُری باتیں کرتا ہے نہ کرواتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اِعْتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہوگیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی خیریت معلوم کرنا، نمازِ جنازہ میں حاضری وغیرہ اُسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۷ ملتقطاً وملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِجتماعی اِعْتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دِیے گئے جدول کے مطابق اعتکاف کرنے والے عاشقانِ رمضان کی مدنی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے، اجتماعی اِعْتِکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے وجود میں آنے سے چند سال پہلے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے نُور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) میں تنہا اِعْتِکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید 2 اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعْتِکاف کرنے کے لئے تیّار ہوگئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اجتماعی اِعْتِکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال

دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعی اِعْتِکاف کِیا گیا کم و بیش 60 اسلامی بھائیوں نے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہمراہی میں اِعْتِکاف کرنے کی سَعادَت پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف مُمالک میں پہنچ گیا ہے یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کے اور آخِری عَشرے کے اجتماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کِیا جاتا ہے جن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے ہیں نیز کئی مُعْتَکِفِیْن اختتامِ رَمَضَانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ، 1 ماہ، 12 دن اور 3 دن کے لیے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رمضان، اس اعتکاف کی برکتوں اور مدنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ **63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12 روزہ مدنی کورس** بھی کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ان عظیم سعادتوں سے حصہ پانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے، مشورہ ہے کہ آج ہی کسی ذِمہ دار اسلامی بھائی سے رابطہ کرکے اجتماعی اِعْتِکاف کا فارم حاصل کیجئے اور اچھی طرح پڑھ کر اُسے پُر کرکے جمع کروا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جو عاشقانِ رمضان عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبتِ بابرکت میں اعتکاف کرنے کے خواہشمند ہوں، وہ متعلقہ نگرانِ ڈویژن مشاورت یا نگرانِ کابینہ کی اِجازت سے اپنا فارم جلد جمع کروادِیجئے تاکہ تاخیر کی صُورت میں جگہ کی کمی کی وجہ سے کوئی آزمائش نہ ہو۔

اجتماعی اِعْتِکاف کی بھی خُوب مدنی بہاریں ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اجتماعی اِعْتِکاف کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبد الرّزّاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ ٹنڈو جام کی ایک یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بچّے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے مگر وہ خُود نمازوں اور سُنّتوں سے دُور تھے اور ذہن مکمّل طور پر دُنیاداروں والا تھا۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اجتماعی اِعْتِکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچّوں کی امّی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں اگر میں اِعْتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی چُنانچہ وہ آخِری عشرہ رَمَضانُ الْمُبارَک (غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء) میں زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے فیضانِ مدینہ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتکف ہو گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانات، رقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دِیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مُبارَک و عمامہ شریف سے آراستہ ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اِعْتِکاف کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپَس آ گئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی خَتْم ہو گئیں۔ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے، مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کئے اور مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات 27 ربیع النّور شریف غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء کو ان

کاانتقال ہو گیا،اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کی خُوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وَفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مِصرع تھا کہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضلِ رَبّ سے ہدایت بھی جائے گی مل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تنگ دستی کا حل بھی نکل آئے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَ اللہ مل جائے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلْتِجا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہو گا راضی خُدا، خُوش شہِ انبیاء مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۳۹تا ۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر کم وبیش 103 شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا ہمیں بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکراُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں کے جامعۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔داخلوں کے خواہشمند اپنے اپنے شہروں کے جامعۃ المدینہ للبنین وللبنات میں ہاتھوں ہاتھ رابطہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اِستِقبالِ رَمَضان کے بارے میں سُنا کہ

- ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس ماہِ محترم کی شان و عظمت بیان فرماتے اور روزے رکھنے اور تراویح پڑھنے کی ترغیب بیان فرماتے۔
- اس میں ہمارے لئے بھی ترغیب ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مُبارَک کا اس عظیمُ الشّان طریقے سے اِستِقبال کریں کہ گُناہوں سے ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کرلیں، خُوب نیکیاں کریں، نمازوں کی پابندی کریں، تراویح کا خُوب اہتمام کریں اور خُوب خُوب صدقہ و خیرات کریں بلکہ ہوسکے تو اپنے صدقاتِ واجبہ اور نافلہ کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں، دوستوں اور محلے داروں سے بھی دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کریں۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یہ سب نیک کام ہیں اور ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں ایک نیکی کا ثواب سترّ (70) گُنا ملتا ہے، یُوں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا انبار لگ جائے گا، اس ماہِ مُبارَک ہی میں شبِ قدر جیسی عظیم رات بھی ہے جس میں عبادت کرنے والوں کو زبردست اجرو ثواب عطا کِیا جاتا ہے۔
- قرآن و حدیث میں اس عظمت والی رات کو ہزار (1000) مہینوں سے افضل قرار دِیا گیا ہے، اسی

شبِ قدر کی تلاش میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِعْتِکاف فرماتے بلکہ ایک مرتبہ تو پورے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کا اِعتِکاف بھی فرمایا لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے زندگی میں کم از کم ایک بار تو پورے ماہ کا اِعتِکاف کی سعادت لازمی حاصل کریں، بلکہ تمام اسلامی بھائی کوشش کریں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہ کا اِعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کریں، اس کی برکت سے خُوب خُوب علمِ دین سیکھنے کو بھی ملے گا، عمل کا جذبہ بھی بڑھے گا، آسانی سے عبادت بھی کر سکیں گے اور گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

تِری سنّتوں پہ چل کر مری رُوح جب نکل کر ۔۔۔ چلے تو گلے لگانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں:

---

1 ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔(بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) ❀جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔(معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی) ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُكَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/۴۷۶) ❀جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَاوَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) (فتاوىٰ هندية، ۵/۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی، وَصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (تفسیر درمنثور ج۸ ص: ۶۹۸ بیروت)

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

شعر کی مختصر وضاحت:

ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر لاکھوں سلام ہوں جو ہر بے خبر کی خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قارون کا انجام

قارون بہت خوبصورت آدمی تھا، وہ بنی اسرائیل میں توریت کا بہت بڑا عالم، ملنسار اور با اخلاق انسان تھا

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

لیکن بے شمار دولت آتے ہی ایک دم بدل گیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت بڑا دشمن اور مغرور ہو گیا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُوبرو یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مال کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم بنی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم لالچ و کنجوسی کا بُھوت سوار ہو گیا اور نہ صرف خود اس نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا بلکہ بنی اسرائیل کو بھی بہکانے لگا کہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس بہانے تمہارا مال لینا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اُس نے یہ گندی چال چلی کہ ایک عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کیا کہ وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر بدکاری کا الزام (Blame) لگائے، چنانچہ عین اُس وقت جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بیان فرما رہے تھے، قارون نے آپ کو ٹوکا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ، چنانچہ وہ عورت بُلائی گئی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے عورت! اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت و سلامتی کے ساتھ دریا پار کروا کر فرعون سے نجات دی۔ سچ سچ بتا دے کہ واقعہ کیا ہے؟

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلال سے عورت کانپنے لگی اور اس نے مجمعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھے قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر بہتان لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ اُس وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ دعا مانگی۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا قہر و غضب نازل فرما۔ پھر آپ نے مجمع سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو جائے، چنانچہ دو افراد کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہو گئے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تُو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں

دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون روتے اور التجائیں کرتے ہوئے قرابت ورشتہ داری کا واسطہ دینے لگا، مگر آپ نے کوئی توجہ نہیں فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ اور دو آدمی جو قارون کے ساتھی تھے، وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارون کو اس لئے دھنسا دیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں غرق ہو گیا۔ (تفسیر صاوی، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۴/۱۵۴۶ ملخصًا)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دنیوی خوشحالی (Prosperity)، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راضی ہونے کی علامت نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قارون کا بہت بڑا مرتبہ ہوتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ مال و دولت کی حرص میں مُبتلا ہو کر انسان اپنی آخرت برباد کرلیتا اور رب عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے بالآخر عذابِ الٰہی کے سبب دنیا میں لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مال و دولت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت ہے لیکن اس نعمت کا صحیح استعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کاموں میں خرچ کرنا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ حقیقی دولت (تقویٰ، پرہیزگاری، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بھیک مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ دولت و حکومت کا ہونا فضیلت کا باعث نہیں، فرعون، نمرود اور قارون بھی تو دولت و حکومت والے تھے مگر ان کے مال نے انہیں ابدی لعنت کا مستحق

بنایا، بلکہ فضیلت تو اس میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو جائے، تقویٰ و پرہیز گاری مل جائے اور اگر دولت ملے تو ایسی جو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف اور دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تھی، وہ حضرات اس مال کے حُقُوق ادا کرتے یعنی زکوٰۃ دیتے اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی اسلام کے نام پر خوب صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مال کی مَحَبَّت کے سبب اس کے وبال سے بچائے اور ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، جبکہ کنجوسی اور تنگ دلی سے کام لیتے ہوئے اسے جمع رکھنا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرنا آخرت میں پکڑ اور عذابِ الٰہی کا سبب ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 180 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۸۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بُخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت نمبر 34،35 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ۝۳۴ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ-هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۝۳۵

کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴، ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنا مال جمع رکھتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو وہ کل بروزِ قیامت کس قدر ذِلّت وخواری اور دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ یاد رکھئے! جس طرح زکوٰۃ ادا کرنا اِنسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح کنجوسی سے کام لینا بھی اپنی ہی ذات کے لئے نقصان کا باعث ہے۔ جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور دل کھول کر صَدَقہ وخَیرات کرتے ہیں تو اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہوتی چلی جاتی ہے جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود حرص ولالچ کے سبب اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ ونافِلہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مشتمل کتاب **عُیُونُ الحکایات** حصہ اول صفحہ 74 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال ومَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہوجائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش وعِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل وعِیال کے ساتھ خُوب عَیْش وعِشْرَت سے رہنے لگا۔ بہت سے خُدّام (نوکر چاکر) ہر وقت ہاتھ باندھے، اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی موت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر (**Beggar**) کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔ خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔ جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قبض

کرلیں اور اسے چھوڑدیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔ یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب ونیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بدبَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت ورُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت ولعنت کا مُسْتَحِق ہے۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا

بچا یا الٰہی بچا یا الٰہی
نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمت ہے، وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جِتْنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن کو غنیمت جانتے ہوئے، جس کے ذِمّے جتنی زکوٰۃ بنتی تھی مگر مال و دولت سے بے جا محبت یا محض سُستی یا دِین سے دُوری کی بِناء پر لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ابھی تک ادا نہیں کی، اوّلاً تو اس پر فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ اور پھر عُلمائے اہلِ سنت سے رجوع کرکے اس کا حساب لگائے اور پوری زکوٰۃ ادا کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نازک و ناتُواں (کمزور) جسموں میں آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی ہرگز طاقت نہیں ہے۔

گُناہ گار طلبگارِ عفْو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یا ربّ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! **زکوٰۃ** کی تعریف سنتے ہیں۔

زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ Definition of zakat

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں، جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے (یعنی مالک بنادیا جائے) جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ (الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۶،۲۰۴ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنٰی **طہارت، اضافہ اور برکت** ہے۔ چُونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے طہارت اور اضافے کا سبب بنتی ہے، اسی لئے اسے **زکوٰۃ** کہا جاتا ہے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۳ ملخصاً، فیضانِ زکوٰۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے غریب افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعاشرے میں معاشی توازُن کی فَضا قائم رہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت (Poverty) کے سبب آزمائے، کیونکہ یہ دُنیا دارُالامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے۔ ہمیں ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعادَت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے لبیک کہنا چاہیے اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخِیرَہ اِکٹھا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی حکمِ شرعی پر عمل کرنے میں سُستی کرے اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اُسے دنیا و آخرت میں کئی نُقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! **زکوٰۃ نہ دینے کے چند نُقصانات** سنتے ہیں:

زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات

✿ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والے کو **وہ فوائد نہیں مل سکیں گے** جو اسے زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں مل سکتے تھے۔

بخل سے چھٹکارا نہیں ملتا

✿ زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کو مال کی مَحَبَّت اور کنجوسی جیسی بُری صفت سے **کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔** یادرکھئے! جس مال کے لئے آج ہم طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرتے ہیں اوراس کو حفاظت کے ساتھ رکھتے ہیں، اگرزکوٰۃ کی صورت میں ہم نے اس کا حق ادا نہ کیا تو یہی مال ہمارے لئے وبالِ جان بن جائے گا اور ہمیں دنیاوآخرت کے عذاب سے نہیں بچاپائے گا۔ کنجوسی ایسی بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ مرنا پسند کرلیتا ہے مگر مال کی لالچ نہیں چھوڑتا۔ آیئے! اس سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بخل کا انجام

منقول ہے کہ بصرہ میں ایک کنجوس مال دار تھا، ایک مرتبہ اس کے پڑوسی نے اس کی دعوت کی اور اس کے سامنے انڈوں سمیت بُھنا ہوا گوشت رکھا، اس مال دار بخیل شخص نے بہت زیادہ گوشت کھالیا اور پھر اس پر پانی پی لیا چنانچہ اس کا پیٹ پُھول گیا اور وہ سخت تکلیف میں مبتلاء ہو گیا اور موت اس کے سر پر منڈ لانے لگی یہاں تک کہ وہ تکلیف کے باعث بے تاب ہونے لگا اور جب معاملہ بہت زیادہ بگڑ گیا تو طبیب کو بُلایا گیا اس نے کہا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو کچھ کھایا ہے قے کردو یہ سُن کر اس مال دار بخیل شخص نے کہا! ہائے افسوس انڈوں کے ساتھ کھائے ہوئے اس عمدہ بُھنے ہوئے گوشت کو میں کیسے قے کروں؟ مجھے

موت تو قبول ہے، لیکن میں قے نہیں کروں گا۔ (احیاءالعلوم ۳/۳۱۶)

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخرت میں مال کا ہے کام کیا

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال　　کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بخیل آدمی مال کی لالچ کی وجہ سے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے احکامِ خُداوندی کی بجا آوری کرنی چاہیے اور کنجوسی کی عادت ختم کرنے کیلئے ہر سال مستحق مسلمانوں کو نہ صرف زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ دورانِ سال بھی سخاوت کرتے ہوئے ان کی مالی مدد کرنی چاہیے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے، سخاوت کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مزید عطا فرمائے گا سُنو!! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سخاوت کو پیدا فرما کر ایک مرد کی صورت عطا فرمائی اور اس کی جڑ کو طُوبیٰ (جنّتی) درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا اور ٹہنیوں کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کی ٹہنیوں کے ساتھ مضبوط کر دیا اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف جُھکا دیا تو جو شخص اس کی ایک ہی ٹہنی پکڑ لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بیشک سخاوت ایمان ہی سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُخل کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا اور اس کی جڑ کو شجرِ زَقّوم (جہنم کے کانٹے دار درخت) کی جڑ میں مضبوط کر دیا، اس کی بعض شاخیں زمین کی جانب مائل کر دیں، تو جو شخص اس کی کسی بھی ٹہنی کو تھامتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بخل ناشکری ہے اور ناشکری جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ (ضیائے صدقات ص ۱۰۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُخل سے نجات دے کر سخاوت کی نعمت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطا ہو الٰہی سخاوت کا جذبہ
کنجوسی کروں نہ کبھی یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مال برباد ہو جاتا ہے

✿ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، وہ مال برباد ہو جاتا ہے۔ آج ہم مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو شاید بڑے بڑے کاروباری، بڑی بڑی فیکٹریوں کے مالکان کے بارے میں سُنتے ہوں گے کہ یہ اچانک دِیوالیہ کا شکار ہو کر قرض کے بوجھ تلے دَب چکے ہیں، یہ وہ ہیں جو کل تو بڑی **عیش و عشرت** کے ساتھ غفلت کی گہری نیند سو کر اپنی زِندگی گزار رہے تھے، جن کے تحت **سینکڑوں ملازمین** کام کرتے تھے، کام کاج کے لیے **خادمین کی رَیل پیل** تھی، مگر آج کیا ہے کہ یہ سب کچھ لُٹ چکا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ خود ان کے ہاتھوں کا کِیا دَھرا ہو کہ اس کاروبار میں سُود (Interest) کا پیسہ شَامل ہو، یا پھر یہ لوگ ہر سال اپنے **مال کی زکوٰۃ** ہی نہ دیتے ہوں اور دنیا میں یہ اس کی سزا مل رہی ہو، لیکن **یاد رکھئے**! اگر ہم کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں، جو پہلے تو بڑا مالدار تھا مگر اب غریب و نادار ہے اور ہمیں وسوسہ آئے کہ اس شخص کو یہ جو سزا مل رہی ہے، یہ اِسی کا نتیجہ ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتا تھا، یہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا، یہ غریبوں کی مدد کرنے کے بجائے ان کو دھکّے دیتا تھا، اس وجہ سے یہ اس آزمائش میں مبتلا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے بارے میں اس طرح کی سوچ رکھنے کی ہماری شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں **حُسنِ ظن** کی لازوال دولت سے

مالا مال فرمائے۔اٰمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث پاک میں ہے: خشکی وتری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۳۵، ج۳، ص ۲۰۰) **ایک مقام پر پیارے آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: زکوٰۃ کا مال جس میں مِلا ہو گا اسے تباہ وبرباد کر دے گا۔ (شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، الحدیث ۳۵۲۲، ۳/ ۲۷۳)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ مخلوط(Mix) ہونے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ صاحبِ نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو،وہ فقیر بن کر لوگوں سے زکوٰۃ لے اور اپنے مال میں مِلا کر بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ آدمی زکوٰۃ نہ نکالے جو مال زکوٰۃ میں نکلنا چاہیئے تھا وہ اپنے مال ہی میں رکھے۔(مال ہلاک ہونے کی ایک صورت بیان فرماتے ہیں) کہ زکوٰۃ کے مخلوط ہونے کی وجہ سے سارے مال کی برکت مِٹ جائے اور کچھ دنوں میں مال ختم ہو جائے یا کوئی ناگہانی آفت آپڑے، جس سے سارا مال برباد ہو جائے، جیسے بیماری، مقدمہ، چوری، ڈکیتی یا حرق وغرق یعنی جلنا ڈُوبنا۔(مرآۃ المناجیح ۳/ ۲۳)

زکوٰۃ نہ دینے سے اجتماعی نقصان ہوتا ہے

✿زکوٰۃ نہ دینے والوں کو **اجتماعی نقصان کا سامنا** ہو سکتا ہے، آج ہم غور کریں تو اجتماعی طور پر کئی مسائل کا شکار ہیں، مہنگائی ہے کہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے ،بے روزگاری عام ہو چکی ہے ، گرمی کی شدّت بھی عروج پر ہے، پانی کی قلّت کے سبب سخت پریشانی کا سامنا ہے ،ہم جن مسائل کا شکار ہیں ممکن ہے کہ اس کی ایک وجہ مسلمانوں کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا بھی ہو جیسا کہ

نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۴۵۷۷، ج ۳، ص ۲۷۵) ایک اور مقام پر فرمایا: "جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث ۴۰۱۹، ج ۴، ص ۳۶۷)

مرنے کے بعد بھی مبتلائے عذاب ہوتا ہے

✿ زکوٰۃ نہ دینے والے کو نہ صرف دنیا میں مُشکلات و مصائب اُٹھانا پڑتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی دردناک عذاب کی صُورت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی جیسا کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے اپنے پیچھے کنز چھوڑا (کنز ایسے خزانے کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو) اسے قیامت کے دن ایک **گنجے سانپ** میں بدل دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر 2 سیاہ دھبّے ہوں گے، وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا، وہ شخص پوچھے گا، "تُو کون ہے؟" سانپ کہے گا، "میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تُو اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا تھا۔" پھر وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے گا، پھر اس کو کاٹے گا اور اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔ (المستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، الحدیث: ۱۴۷۷، ج ۲، ص ۶، بدون "من انت" خلقت بدلہ "ترکتہ بعدک")

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یا ربّ
ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمیِ حشر میں پھر کیسے سہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص 84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا امام احمد رَضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے قرآن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پِستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خونخوار اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔ والعِیاذ باللہ ربُّ العٰلمین (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰ ص ۱۵۳)

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز! کیا خدا و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) 50 ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کرکے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چھکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔ (اَیضاً ص ۱۷۵)

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **اُمّتِ مُسلمہ کو گناہوں کے عذابات** سے ڈراتے ہوئے، **مال کی بے جا محبت** سے نفرت دِلاتے ہوئے **نصیحتوں سے مالامال** مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر　　تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے!　　کیا اُنہیں زر کے انبار کام آئیں گے
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟　　جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال　　آئے گا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال
حشر میں ذرّے ذرّے کا ہوگا سُوال　　آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال
غافلو! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے　　سانپ بچھّو جو دیکھو گے چِلّاؤ گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے　　بے حد اپنے گناہوں پہ پچھتاؤ گے

(وسائلِ بخشش، ص ۶۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ دینے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کو دنیاوآخرت میں کیسے کیسے نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں، اس لئے ہمیں چاہیے کہ کسی بھی حکمِ شرعی کی ادائیگی میں بالکل سُستی نہ کریں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ خالق ومالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے، وہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے، اس کے ہر حکم میں ہمارے لیے ہی بھلائی ہوتی ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی بندہ ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے ہر حکم پر لبیک کہہ کر اس کی بجاآوری کرنی چاہیے، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہمیں نماز کا وقت ہوتے ہی سب کام کاج چھوڑ کر نماز پڑھنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو ہمیں پابندی کے ساتھ پورے رمضانُ المبارک کے روزے رکھنے چاہئیں، اللہ رَبُّ العزت نے ہمیں اپنے اہل وعیال (Family) اور دیگر مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیا تو ہمیں بندوں کے حُقُوق کا خیال بھی رکھنا ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہمیں اپنے ماں باپ سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے ۔اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں مال و دولت عطا فرمائی اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو ہمیں خوش دِلی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ بھی دینی چاہیے۔

یہاں ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیجئے، عوامی طور پر یہ مشہور ہے کہ زکوٰۃ تو صرف ماہِ رمضان میں ہی ادا کرنی چاہیئے، کیونکہ اس ماہِ مبارک میں جس طرح دِیگر نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اِسی طرح راہِ خدا میں **مال خرچ کرنے کا اجر وثواب** بھی بڑھ جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں، مگر **اے عاشقانِ رمضان!** یہ ضروری نہیں کہ صِرف ماہِ رمضان میں ہی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے، بلکہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھ پر زکوۃ فرض ہونے کی کونسی اسلامی تاریخ اور کونسا اسلامی مہینا ہے، اگر اِس کے بارے میں علم نہیں ہے تو یاد رکھئے! **جس پر زکوٰۃ فرض** ہے، اس کو زکوٰۃ سے متعلق ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہے، اگر نہیں سیکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ زِیادہ ثواب لینے کے اِنتظار میں ہم زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرکے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کررہے ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتی ہے، ہمارے اندر علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہئے، سچی لگن ہونی چاہیے، موجودہ دَور میں علمِ دِین حاصل کرنے کے کئی ذرائع دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے بہت آسانی سے مُیسر ہیں، اب شاید کوئی عُذر خواہی نہ کرسکے کہ میں تو علمِ دِین سے اِس وجہ سے دُور تھا کہ

مجھے پتہ نہیں تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے اور جن کاموں سے اس نے منع کیا ہے، ان سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے، اس کی برکت سے دِین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃُ المدینہ بالغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر حِصَّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے، 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے، مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ناظرہ قُرآنِ پاک کی مفت تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ

حَضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**" یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم ... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج ۳، ص ۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہمیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحت بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد، مارکیٹ، بازار، فیکٹری وغیرہ میں پڑھنے والوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان

کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوْقات میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی بھی ترکیب ہوتی ہے،اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں،حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قُرآنِ کریم سِیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مَسائل سیکھتے اور سُنّتوں کی مُفْت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ہمیں بھی اپنی دُنیاوآخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت کرنی چاہئے،اگر ہم دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے دُوسروں کو پڑھانا شروع کر دیں اور اگر پڑھانا نہیں جانتے تو پڑھنا شروع کر دیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں تعلیمِ قرآن حاصل کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی گناہوں بھری زندگی میں آنے والے **مدنی اِنقلاب** کی مدنی بہار سُنیے! **اے کاش!** ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق مل جائے۔

میری زندگی میں بہار آگئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل

ایّامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قراٰنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں رِضائے الٰہی کی خاطر ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ مُسْتَحِق تک خوش دِلی سے پہنچانی چاہیے، اگر زکوٰۃ کے حقدار ہمارے قریبی رشتہ دار (Relatives) ہوں تو انہیں دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے، کیونکہ ان کو دینے سے دُگنا ثواب ملتا ہے، جیسا کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار پر 2 صدقے ہیں ایک صدقہ، دوسرا صِلۂ رحمی۔ (سنن الترمذي، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء في الصدقۃ علی ذي قرابۃ، الحدیث: ۶۵۸، ج۱، ص ۱۴۷)

اپنے رشتہ داروں میں ایسے غریب اور مُسْتَحِق لوگوں کو تلاش کیجئے جو اپنی خودداری کی بِنا پر کسی سے سوال نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو نہ صرف سالانہ زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ ہو سکے تو وقتاً فوقتاً اپنی **ماہانہ آمدنی** میں سے کچھ نہ کچھ مدد بھی کرنی چاہیے۔ یاد رکھئے! ان کی مالی مدد کرنے کے بعد اپنی واہ

واہ کروانے کیلئے لوگوں پر اس کو ظاہر نہ کیا جائے بلکہ رِضائے الٰہی کی خاطر آخرت میں ثواب کی اُمید سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے، کیونکہ پارہ 3 سُوْرَۂ بَقَرَہ آیت نمبر 264 میں کسی کو صدقہ وخیرات دے کر احسان جتلانے سے منع فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے قریبی رشتہ داروں پر احسان جتانے کے بجائے رِضائے الٰہی کی خاطر زکوٰۃ دینی چاہئے اور ممکن ہو تو نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کیلئے ثواب کی نیت سے آپ کی اپنی مسجد بھر و تحریک دعوتِ اسلامی کو بھی دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ ملک چلنے والے ہزارہا مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جو دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ وجامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے ٹیلی تھون (یعنی مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلَبۂ علمِ دِین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی وبقا اور مدارِسُ المدینہ وجامعاتُ المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات وخَیرات، نفلی عطیات اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہِلالینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا

اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشُر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو ہمارے لیے ثوابِ جاریہ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اس وقت خدمتِ دین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، لہٰذا آپ نہ صرف اپنی زکوٰۃ و صدقات بلکہ دیگر مدنی عطیات بھی دعوتِ اسلامی کو دے کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کیجئے۔ آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، "**مدنی عطیات بکس**(Box) کے ذریعے مالی تعاون۔

مجلس مَدَنی عَطیات بکس

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں اور صدقہ و خیرات کا ثواب بھی کماتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے

مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب **زکوٰۃ دینے کے چند فضائل** اور فوائد سنتے ہیں اور اس کی ادئیگی کی نیت بھی کرتے ہیں، چنانچہ

رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کیلئے سب سے بڑی سَعادت یہ ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 156 میں ہے:

وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دُوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اگر کسی عقلمند سے پوچھا جائے کہ ساری مَخلُوق کی نیکیاں تیرے نامۂ اعمال میں لکھ دی جائیں تجھے یہ پسند ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ ساری مخلوق کی نیکیاں مل جانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت حاصل ہو جانے کو پسند کرے گا۔ یقیناً کس قَدر خُوش بَخت ہیں وہ لوگ جو ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کرکے خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا حقدار بنالیتے ہیں۔

کامیابی کا راستہ

زکوۃ دینے کی برکت سے بندہ **فلاح و نجات** پانے والوں کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے، جیسا کہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں

اس آیت میں کامیابی پانے والے اَہْلِ ایمان کا ایک وَصْف بیان کیا گیا کہ وہ پابندی کے ساتھ اور ہمیشہ اپنے مالوں پر فرض ہونے والی زکوۃ دیتے ہیں۔

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

زکوۃ کی ادائیگی سے ایک فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ غریبوں کی ضَرورت پوری ہو جاتی اور اُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے اور مسلمان کا دل خُوش کرنا تو بڑے ثَواب کا کام ہے، دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے، خواہ اس کی سَتْر پوشی کر کے ہو یا اسے شکم سیر کر کے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔ (الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم ۳، ج ۳، ص ۸۴)

مَضْبُوط بھائی چارہ

زکوٰۃ دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مُسَلمانوں کے درمیان مضبوط بھائی چارہ قائم رہتا ہے جس سے اسلامی مُعاشرے کو فروغ ملتا ہے۔ عربی مُحاورہ ہے ''اَلاِ تِّحَادُقُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ'' یعنی **اتحاد** (Unity) **عظیم قوت ہے**۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد اور پیار مَحَبَّت سے رہیں تو بڑے سے بڑے چیلنج (Challenge) سے نمٹ سکتے ہیں جبکہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر اور محبتوں کے چراغ بجھا کر چھوٹی سی آزمائش کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ موٹے موٹے رسّے جو نرم و نازک دھاگوں کے اتحاد سے بنتے ہیں، حالانکہ ایک دھاگہ جس کی کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹا سا بچہ بھی اُسے بآسانی توڑ سکتا ہے، مگر جب کئی کمزور دھاگے آپس میں مل کر ایک مضبوط رسّے کی صورت اختیار کرلیتے ہیں تو بڑے بڑے بحری جہازوں (Ships) کو پانی کے شدید زور میں بھی روکے رکھتے ہیں ۔ مسلمانوں کو بھی آپس میں اسی طرح شفقت و محبت سے مل جل کر رہنا چاہیے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سارے مُسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچا تا ہے۔ (بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ۲/۱۲۷، حدیث: ۲۴۴۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے

۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین..الخ، الحدیث ۲۵۸۶ ص ۱۳۹۶)

مال پاک ہوجاتا ہے

زکوٰۃ دینے والے کو یہ فائدہ بھی ملتا ہے کہ اس کا مال پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن

مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تمہیں پاک کردے گی۔ (مسندامام احمد، مسند انس بن مالک، حدیث: ۱۲۳۹۷، ج۴، ص ۲۷۴)

کتاب "ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جو لوگ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں، انہیں اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور اس کے برعکس جو لوگ جو اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ تو نکالتے ہیں مگر پوری ادائیگی نہیں کرتے تو اس کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف دنیا میں تباہ وبرباد ہوتے ہیں بلکہ غضبِ جبار میں گرفتار ہوکر عذابِ نار کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا ہر سال اپنے اموال کی زکوٰۃ پوری دینی چاہئے کہ اس سے حکمِ الٰہی کی بجاآوری، غریبوں اور حاجت مندوں کی دستگیری ہوگی۔ صدقہ اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ**" کا مطالعہ بے حد مُفید ہے، ان کتابوں میں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ صدقے کے بے شمار فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں ہر باب میں صدقے سے مُتعلق مختلف موضوعات پر تفصیل موجود ہے مثلاً **صدقہ کے معنیٰ و اقسام**، اسی طرح **زکوٰۃ کا بیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟** صلہ ُرحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بخل کی مذمت وغیرہ، اِن کُتُب کا مُطالعہ کرنے والوں کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

لہٰذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے ان کتابوں کو ھَدِیَّۃً حاصل کرکے ان کا مُطالعہ کرنے کی نیت کرلیجئے، ان کتب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے (Read) یعنی پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

زلفوں اور سر کے بالوں کی سُنّتیں اور آداب

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے زلفیں اور سر کے بالوں کے متعلق چند مدنی پھول سُنتے ہیں: خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو ❀ کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور ❀ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (**الشمائل المحمدیة، ص ۱۸، ۳۵، ۳۴**) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زلفیں رکھیں۔ ❀ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۸۸) ❀ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۲) حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دونوں چیزیں ثابت

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

ہیں۔اگرچہ منڈانا صرف اِحرام سے باہَر ہونے کے وَقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۵۸۶) ❀ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنَّت نہیں۔ ❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔(ابوداؤد،۴/۱۰۳،حدیث:۴۱۶۳) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ ❀ مرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مستحب ہے،اس کے لئے مہندی لگائی جاسکتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(304 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اس ماحول میں استقامت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِسْتِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کی آمد آمد ہے، ماہِ رَمَضَان کے فَیضَان کے کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ اِس مہینے میں اَجْر و ثَواب بَہُت بڑھ جاتا ہے، نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر (70) گُنا کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہِ مُبارک کا ہر دن اور ہر رات اپنے اندر بے شُمار بَرَکتیں سمیٹے ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہِ مُبارک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! ہم سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک میں نیکیوں کی ترغیب پر مشتمل امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ کا ایمان افروز خطبہ سُنئے اور خوب خوب نیکیاں کر کے رمضان المبارک کو خوش آمدید کہنے کی تیاری شروع کر دیجئے، چنانچہ

اِستِقبالِ رَمَضان پر نصیحت آموز خطبہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن عُکَیْم جُھَنِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کی آمد ہوتی تو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یکم رمضان المبارک کی شب نمازِ مغرب کے بعد لوگوں کو نصیحت آموز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے: اے لوگو بیٹھ جاؤ! بے شک اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں، البتہ اس میں نوافل کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا جو بھی نوافل ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نوافل ادا کرے کیونکہ یہ وہی بہترین نوافل ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا ہے اور جو نوافل کی ادائیگی کی اِستطاعت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ اپنے بستر پر سو جائے۔ تم میں سے ہر بندہ یہ کہتے ہوئے ڈرے کہ اگر فُلاں شخص روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا، اور اگر فُلاں شخص نوافل ادا کرے گا تو میں بھی نوافل پڑھوں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا نوفل ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے کرے۔ تم میں سے ہر شخص کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے در حقیقت نماز ہی میں ہوتا ہے۔ آپ نے دو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں فضول باتیں کرنے سے بچتے رہو۔ پھر تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: خبر دار! تم میں سے کوئی بھی ہر گز اس مبارک مہینے کو فضول نہ گزارے۔ جب تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزہ نہ رکھو اگر چاند **(Moon)** مشکوک ہو جائے تو تیس (30) دن پورے کرو اور جب تک اندھیرا (یعنی سورج کے ڈوب جانے کا یقین) نہ ہو اس وقت تک

افطار نہ کرو۔(مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوۃ، باب قیام رمضان، ۴/ ۲۰۴، حدیث: ۷۷۴۸)

اے عاشقانِ رمضان! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ماہِ غُفران کی اہمیت و فضیلت سے کس قدر واقف تھے اوراس نُور بار مہینے سے کیسی والہانہ عقیدت و محبت کرتے تھے کہ جیسے ہی یہ مبارک مہینا جلوہ گر ہوتا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی، آپ آمدِ رمضان پر نہ صرف خود نیکیوں میں مشغول ہو جاتے بلکہ مسلمانوں میں عبادت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کیلئے انہیں بھی اس مقدّس مہینے میں اخلاص کے ساتھ کثرت سے نفل عبادت کی ترغیب دلاتے اورآمدِ رمضان کے پُرنور موقع پر چراغاں کے ذریعے مساجد کو روشن کرنا بھی آپ کے مبارک معمولات میں شامل تھا جیسا کہ حضرت سیّدُنا ابو اسحاق ہمدانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رَمضانُ المبارک کی پہلی رات (**First Night**) باہر نکلے تو دیکھا کہ مساجد پر قندیلیں چمک رہی ہیں اور لوگ کتابُ اللہ کی تلاوت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا: نَوَّرَ اللہُ لِعُمَرَ فِیْ قَبْرِہٖ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللہِ بِالْقُرْآنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر کو ویسا ہی منوّر کردے جیسا آپ نے (رمضانُ المبارک میں) مساجد کو قرآن سے منوّر کیا۔(فیضان فاروق اعظم، ۱/ ۷۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس مقدّس مہینے کو عظیم الشّان طریقے سے خوش آمدید کہنے کی تیّاری شروع کر دیں، اسے فضولیات اور غفلت میں گزارنے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اَعمال مثلاً فرائض و واجبات، سنن و مستحبات، نوافل، ذکرواذکار، تلاوتِ قرآن، زکوۃ وفطرات، صدقہ و خیرات، عشر وعطیات، تہجد، اشراق وچاشت، غرباءومساکین کی اِمداد، شب بیداری، توبہ و استغفار

اور دعاو مناجات، دُرُود و سلام کی کثرت، حمد و نعت اور منقبت، مدنی حلقے، مدنی درس (درسِ فیضانِ سنت وغیرہ)، ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماعات، ماہِ رمضان کے روزانہ 2 مدنی مذاکروں میں شرکت، مدنی چینل (Madani Channel) پر نشر ہونے والے سلسلے دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد میں ہونے والے پورے ماہ یا آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی سعادت سے فیضیاب ہونے جیسی نیکیوں میں مشغول رہیں بلکہ ہر وہ نیک و جائز کام کرنے کی کوشش کریں کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہو۔ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس مبارک مہینے کی آمد ہوتے ہی عِبادتِ الٰہی میں بہت زیادہ مشغول ہو جایا کرتے، چُنانچِہ

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت پر کمربستہ ہوجاتے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشَہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کَمر بَستہ ہو جاتے اور سارا مہینا اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (درمنثور، ۱/ ۴۴۹) **مزید** فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا، توشاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مبارک تبدیل (ہو کر پیلا یا لال) ہو جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَماز کی کثرت فرماتے، خوب گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳/ ۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵)

شب بیداری فرماتے

امام العابدین، سیدُ الساجدین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان شریف خصوصاً آخری عشرے میں آپ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری رات بیدار رہتے اور گھر والوں کو نمازوں کیلئے جگایا کرتے تھے اور عموماً اعتکاف فرماتے تھے۔ نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی بیٹھ کر، کبھی سجدے کی حالت میں نہایت آہ وزاری اور گڑگڑا کر راتوں میں دعائیں بھی مانگا کرتے، رمضان شریف میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور (دوہرائی) بھی فرماتے اور تلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی مختلف دعاؤں کا وِرد بھی فرماتے تھے اور کبھی کبھی ساری رات نمازوں میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ مبارک قدموں میں سُوجن آجایا کرتی تھی۔ (سیرت مصطفٰے، ص ۵۹۶ ملخصاً بتغیر)

جھوم جاؤ مجرمو رمضاں مہِ غفران ہے　　عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر سائل کو عطا فرماتے

اِس ماہِ مبارَک میں خوب صَدَقہ و خیرات کرنا بھی سنّت ہے چُنانچہ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قیدی کو رِہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔ (درمنثور، ۱/۴۴۹)

سب سے بڑھ کر سخی

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب رَمَضان میں

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام (رَمضانُ المبارَک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ قرآنِ کریم کا دَور فرماتے۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔ (بخاری، کتاب، باب، ۹/۱، حدیث: ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

(حدائق بخشش، ص 83)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے دیوانو! سنا آپ نے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مہمانِ رحمٰن یعنی ماہِ رمضان سے کیسی محبت تھی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس عظیم الشان طریقے سے اس ماہ کو خوش آمدید **(Welcome)** کہتے کہ جیسے ہی رمضان شریف کا بابرکت مہینا تشریف لے آتا تو عبادات میں پہلے سے زیادہ اضافہ فرمادیا کرتے، یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو معصوموں اور عبادت گزاروں کے بھی سردار ہیں مگر اس کے باوجود اس ماہ کی شان و عظمت اور اُمّت کی تعلیم کی خاطر سارا مہینا بسترِ منوّر پر تشریف نہ لاتے بلکہ مسلسل عبادتِ اِلٰہی میں مشغول رہتے۔ اے کاش کہ ہم گناہگاروں کی ناقص عقل میں بھی رمضانُ المبارک کی اہمیت راسخ ہو جائے اور ہم بھی اس مہینے میں نیکیاں جمع کرکے اپنے آپ کو جہنَّم سے نجات دلانے اور جنت کا حقدار بنانے میں کامیاب ہوجائیں آیئے! اس عظیمُ الشّان مہینے کی اہمیت وفضیلت اپنے دل میں بڑھانے اور اس ماہ میں نیکیوں کا جذبہ پانے کی نِیّت سے 2 ارشاداتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور ابھی سے نیکیوں پر کمربستہ ہو جایئے۔ چنانچہ

بہترین مہینا

1. ارشاد فرمایا: تم پر ایسا مہینا آیا ہے جس سے بہتر کوئی مہینا مومنوں پر نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے سخت مہینا کوئی نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے نوافل اور اس کے ثواب کو شروع ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور کوئی شک نہیں کہ مومن کے اندر اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی جاتی ہے اور منافق میں غفلت، مومن کے لئے یہ مہینا غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ ہے۔(شعب الایمان، ۳/۳۰۴، مسند احمد، ۲/۵۲۴)

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو

2. ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال ہی رَمَضان ہو۔(ابن خزیمہ، ۳/۱۹۰، حدیث: ۱۸۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان کی شان و عظمت دیگر مہینوں کے مقابلے میں نہایت اَرْفَع و اَعلیٰ ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مہینے میں ہر طرف پُر کیف مناظر ہوتے ہیں، مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے، مسلمان نماز روزے کی پابندی شروع کر دیتے ہیں، شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت بڑھ جاتا ہے، صدقہ و خیرات سے غربا و مساکین کی مدد کی جاتی ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سعادت مند مسلمان اس مہینے کی تشریف آوری ہوتے ہی اسے غنیمت جانتے ہوئے نیک کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں کیونکہ یہی وہ مبارک مہینا ہے کہ جس میں عبادات کا اَجر و ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخْعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار (1000) دن کے روزوں سے افضل ہے، ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحٰن اللہ

کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار (1000) مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکْعَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار (1000) رَکْعتوں سے افضل ہے۔ (درمنثور، ۱/ ۴۵۴)

جبکہ دوسری جانب بعض نادان و ناقدرے لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بخشش و مغفرت سے مالا مال اس روحانی مہینے کو بھی عام مہینوں کی طرح مال و دولت اِکٹھی کرنے، کاروبار چمکانے، بینک بیلنس(Bank balance) بڑھانے، لُوٹ مار مچانے، پتنگ بازی، کبوتربازی، کرکٹ، ہاکی، فٹبال، ٹینس، تاش، شطرنج، لُڈو، کیرم، اسنوکر، ویڈیو گیمز، موبائل و انٹرنیٹ کے غلط استعمال اور بازاروں میں گھوم پھرنے میں گنوا دیتے ہیں، خصوصاً رمضان کا آخری عشرہ کاروباری طبقے کے لئے کسی نعمت وغنیمت سے کم نہیں ہوتا۔ پہلے کے مسلمانوں میں ماہِ رمضان میں عبادات بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا اور وہ اس مقدّس مہینے میں کثرت سے عبادتِ الٰہی بجالاتے تاکہ زیادہ سے زیادہ قُربِ خداوندی حاصل کیا جاسکے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں تاکہ ہماری سُستی دُور ہو اور عبادت کا ذوق و شوق نصیب ہو۔ چنانچہ

عبادت گزار خادمہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی فَرَج رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ماہِ رمضان میں ایک خادمہ کی ضرورت پڑی جو ہمیں کھانا تیار کردے، میں نے بازار میں ایک خادمہ کو دیکھا جس کی کم قیمت بولی جارہی تھی، اس کا چہرہ پیلا، بدن کمزور اور جِلد خشک تھی۔ میں اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے خرید کر گھر لے آیا اور کہا: برتن پکڑو اور رمضان کی ضروری اشیا کی خریداری کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ کہنے لگی: اے میرے آقا! میں تو ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا زمانہ رمضان ہوا کرتا

تھا۔اس کی یہ بات سن کر میں سمجھ گیا کہ یہ ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی ہوگی۔وہ ماہِ رمضان میں ساری رات عبادت کرتی اور جب آخری رات آئی تو میں نے اس کو کہا: عید کی ضروری اشیا خریدنے کے لئے ہمارے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ پوچھنے لگی: اے میرے آقا!عام لوگوں کی ضروریات خریدیں گے یا خاص لوگوں کی؟ میں نے اس سے کہا: اپنی بات کی وضاحت کرو؟ تو اس نے کہا: عام لوگوں کی ضروریات تو عید کے مشہور کھانے ہیں جبکہ خاص لوگوں کی ضروریات مخلوق سے جدا ہونا، خدمت کے لئے فارغ ہونا، نوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنا اور عاجزی وانکساری کرنا ہے۔یہ سُن کر میں نے کہا: میری مراد کھانے کی ضروری اشیا ہیں۔اس نے پھر پوچھا: کون سا کھانا؟ جو جسموں کی غذا ہے یا دِلوں کی؟ تو میں نے کہا: اپنی بات واضح کرو؟ تو اس نے مجھے بتایا: جسموں کی غذا تو معروف کھانا اور خوراک ہے جبکہ دلوں کی غذا گناہوں کو چھوڑنا، اپنے عیب دُور کرنا، محبوب کے دِیدار سے لُطف اندوز ہونا اور مقصود کے حصول پر راضی ہونا لیکن ان چیزوں کے لئے تکبر چھوڑنا، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنا اور ظاہر وباطن میں اس پر بھروسا کرنا ضروری ہے۔ پھر وہ لونڈی نماز کے لئے کھڑی ہوگئی،اس نے پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ پڑھی ، پھر سورۂ اٰلِ عمران شروع کر دی، پھر ایک سورت ختم کرکے دوسری سورت شروع کرتی رہی یہاں تک کہ سورۂ ابراہیم کی اس آیت تک پہنچ گئی:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍؕ-وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ (پ۱۳،ابراھیم:۱۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی امید نہ ہو گی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

پھر وہ روتی ہوئی اسی آیت کی تکرار کرتی رہی یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، جب

میں نے اُسے حرکت دی تو اس کی رُوح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی۔(یہ حکایت نقل کرنے کے بعد شیخ شعیب حَرِیفِیْش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:)سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!یہ ان لوگوں کی خوبیاں ہیں جنہوں نے اپنے چہروں کو غم کے آنسوؤں سے دھویا، ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ کلام باری تعالٰی سے راتوں میں اپنی آنکھوں کو بیدار رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے قدموں پر کھڑے رہے اور اچھے اعمال بجالانے کی کوشش کرتے رہے۔پس ان کا ہر لمحہ رمضانُ المبارک کی مبارک ساعتوں جیسا ہے۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۹۰بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ پہلے کے لوگ ماہِ غُفران کے حقیقی معنوں میں قدردان تھے اوران کے شب و روز نماز، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیکی کے کاموں میں بسر ہوتے تھے،لہٰذا سُستی بھگائیے،بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑائیے،خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے اور جَھٹ پَٹ عبادت پر کمربستہ ہو جائیے۔ اس بار بھی گرمیوں کے موسم میں ماہِ رمضانُ المبارک جلوہ گر ہو رہا ہے، نفس گرمی کی شدَّت سے ڈرائے گا، روزوں، تراویح اور دیگر عبادات کے معاملے میں طرح طرح کے اَعذار مثلاً کاروباری مصروفیات وغیرہ یاد دلا کر سُستی دلائے گا مگر یاد رکھئے! گرمی کی حَرارت اور بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا،جیسا کہ منقول ہے:اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہے۔[1]

امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔[2] حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمانِ معظَّم

---

1 ۔۔۔ تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶/۶۸۵

2 ۔۔۔ شرح نووی، مذاھب العلماء فی تحلیل ... الخ، الجزء۸، ۴/۱۵۲

ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہو گا قِیامت کے روز نیکیوں کے پَلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔ (1)

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام

جھوم جاؤ مجرمو! رمضاں مہِ غُفران ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص ٧٠٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات خوفِ خدا کے مالک، نیکیوں کے معاملے میں انتہائی حریص اور مدنی ذہن رکھنے والے ہوتے عموماً چھوٹی عمر میں والِدَین بچوں کو روزہ نہیں رکھواتے خصوصاً جب گرمیوں کے ایام ہوں کہ کہیں طبیعت خراب نہ ہو جائے مگر یہ حضرات تو ماہِ رمضان کے اس قدر شیدائی ہوتے کہ کم عمری میں بھی سخت گرمی میں بھوک پیاس برداشت کر کے روزہ رکھ لیتے اور پھر اسے پورا کرنے کا بھی اہتمام فرماتے۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اپنے اندر نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے۔ چنانچہ

اعلیٰ حضرت کا روزہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینا ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے، کاشانۂ اَقدس میں جہاں اِفطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فیرینی (ایک قسم کی کھیر جو دودھ، چینی اور چاولوں کے آٹے سے بنتی ہے) کے پیالے بھی جمانے کیلئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے، ٹھیک

---

1 . . . تذکرۃ الاولیاء، باب یازدھم، ذکرا براھیم بن ادھم، ص ٩٥

شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے والدِ ماجد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ بند کرکے فیرنی (کھیر کا) ایک پیالہ اُٹھا کر دیتے ہیں کہ اِسے کھالو۔ آپ عرض کرتے ہیں: میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں ؟ ارشاد ہوتا ہے: بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے ، وہ تو دیکھ رہا ہے ، یہ سنتے ہی حضور (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے والدِ ماجد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی چشمانِ مبارک سے اَشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۸۷)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر ، سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر

عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم، ص 575)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر دین دار، شریعت کے پابند، عاشقِ رمضان، خوفِ خدا رکھنے والے تھے، یقیناً آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہی تھا کہ جس نے آپ کو چھوٹی سی عمر میں بھی سخت گرمیوں میں ماہِ رمضان کے روزے رکھنے اور اسے پورا کرنے کی ہمت و قوت عطا فرمائی تھی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے ماہِ رمضان کی قدر کریں اور گرمی کی شدّت کو برداشت کرتے ہوئے ایک روزہ بھی نہ چھوڑیں کیونکہ جو رَمَضان شریف کا روزہ بغیر کسی شَرعی عُذر کے جان بُوجھ کر چھوڑ دے اور بعد میں عُمر بھر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوٹے ہوئے روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا، چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار، دوجہاں کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جس نے رَمَضان میں ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرض کے نہ رکھا تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔(بخاری، ۱/۶۳۸، حدیث: ۱۹۳۴)

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَصُمْہُ فَقَدْ شَقِیَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اورا سکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بدبخت) ہے۔ (معجم الاوسط، ۳/۶۲، حدیث: ۳۸۷۱)

دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۰۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت مکتبۃ المدینہ سے ہر عیسوی ماہ کے آغاز میں ڈھیروں معلومات پر مشتمل **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** جاری ہوتا ہے جس میں دارُ الافتاء اہلسنت کی طرف سے عام فہم انداز میں تحریری فتوے بھی شامل ہوتے ہیں۔ آیئے! مئی 2017 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفحہ نمبر 54 پر گرمیوں کے روزوں کے حوالے سے ایک معلوماتی فتویٰ سنتے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اس بارے میں کہ رمضان المبارک موسم گرما میں آرہا ہے، کیا سالانہ امتحانات کی وجہ سے طلبا کا رمضان کے فرض روزے قضا کرنا جائز ہے؟ نیز جو والدین بچوں کے اس فعل سے راضی ہوں یا خود روزے چھڑوائیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر رمضان کا روزہ فرض ہے، بِلا عذرِ شرعی اس کا چھوڑنا گناہ ہے اور سالانہ امتحانات یا گرمی شرعاً فرض روزہ چھوڑنے کا قابلِ قبول عذر نہیں ہیں لہٰذا بالغ طلبا تو بیان کردہ اعذار کی بنا پر فرض روزہ چھوڑنے پر گنہگار ہوں گے ہی ان کے والدین بھی اگر بِلا عذرِ شرعی روزہ چھڑوائیں گے یا چھوڑنے پر باوجودِ قدرت پوچھ گچھ نہ کریں گے تو وہ بھی گناہگار ہوں گے۔

طالبِ علم کے نابالغ ہونے کی صورت میں اگرچہ اس پر روزہ فرض نہیں ہے اور بے عذر چھوڑے بھی تو گنہگار نہ ہوگا لیکن جب سات (7) سال کے بچے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو والدین پر لازم ہے کہ اسے روزہ کا حکم دیں، سات (7) سال یا اس سے بڑے نابالغ بچے کو والدین اسی وقت روزہ چھڑوا سکتے ہیں جب کہ روزہ کی وجہ سے اسے ضرر (نُقصان) کا اندیشہ ہو ورنہ بلا عُذرِ شرعی چھڑائیں گے یا اس کے چھوڑنے پر خاموش رہیں گے تو واجب ترک کرنے کی بنا پر گنہگار رہوں گے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مئی ۲۰۱۷ء، ص ۵۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک وہ عظیم مہینا ہے کہ جس میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا اور حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اس مہینے کی ہر رات حضرت جبریلِ امین عَلَيْهِ السَّلَام کے ہمراہ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے، جو خوش نصیب مسلمان نورِ قرآن سے فیضیاب ہونے اور ادائے مُصْطَفٰے کو اپنانے کیلئے اس ماہ میں کثرت سے تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا صدقہ ہمیں بھی نصیب فرمادے۔ اٰمین بجاہِ النّبی الامین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے فرمایا

کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ کو دو(2) نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو(2) اندھیروں کے نُقصان سے محفُوظ رہیں۔ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ دو (2) نور کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا: **"نورِ رَمَضان اور نُورِ قُرآن"** سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: دو(2) اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا: ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا۔ (دُرَّۃُ النَّاصِحِین، ص۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے عظیم اِحسان پر قُربان جائیے کہ اُس نے ہمیں قُرآن و رَمَضان کی صورت میں دو(2) نُور عطا کر دیئے تاکہ قَبْر و قِیامت کے ہولناک اندھیرے دُور ہوں اور نُور ہی نُور ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دونوں نُور روزِ محشر مُسلمان کیلئے بارگاہِ خداوندی میں سفارش کریں گے، چُنانچہ

سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔ روزہ عَرض کرے گا: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حق میں قبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قبول ہوں گی۔ (مُسند احمد، ۲/۵۸۶، حدیث: ۶۶۳۷)

"مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ اور قرآنِ پاک بروزِ قیامت مومنین کی سفارش کریں گے، لہٰذا رمضان شریف میں خوش دلی کیساتھ روزوں اور تلاوت کا اہتمام بجالانے کی نیت فرمالیجئے، روزوں اور تلاوتِ قرآن پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جایئے اور 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مسجِد دَرس"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس کی برکت سے علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آتا ہے، علم دین سیکھنے سکھانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبیِ مکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو صُبْح مسجِد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لیے گیا، اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اَجْر ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۵۹) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ جو عِلْم کی تلاش میں نکلا وہ واپس لَوٹنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔ (ترمذی، ابواب العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث: ۲۶۴۷، ۴/۲۹۴) بالخصوص ماہِ رمضان المبارک میں **مسجد درس** کے ساتھ ساتھ "**چوک درس**" کا بھی اہتمام کیا جائے، اگرچہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں، مگر پھر بھی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو مسجد میں حاضری سے محروم رہتی ہے، **چوک درس** کے ذریعے ان تک بھی **روزوں** کی دعوت پہنچائی جائے، **نماز کے فضائل وبرکات** بتائے جائیں۔ مسجد میں آنے والے نمازیوں پر بھی اِنفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا جائے، کیونکہ بَسا اوقات ان میں بھی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو صرف ماہِ رمضان میں مسجدوں میں آتے ہیں، ان کو ایسی شفقت و محبت دی جائے کہ یہ نہ صرف ماہِ رمضان بلکہ ہمیشہ کے لیے **پکّے نمازی اور سُنّتوں کے عامل** بن جائیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** میں شرکت کی ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

مَعلُومات کا خَزانہ

مدینۃُ الاولیا (ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی اپنے سُدھرنے کا واقِعہ کچھ یوں بَیان کرتے ہیں کہ 1995ء میں میں F.S.C کا طالب علم تھا۔ مذہبی مَعلُومات نہ ہونے کی وجہ سے میری دوستی ایک

بدمذہب سے ہو گئی، میں اس کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا۔ کہتے ہیں کہ صُحبت اَثر رکھتی ہے، لہٰذا میں بھی اس کے فاسِد عَقائِد کا شِکار ہونے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو درازیِ عُمر بِالْخَیْر عَطا فرمائے کہ جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھ کر امّتِ مُسلِمہ پر اِحسانِ عَظیم فرمایا اور بے شُمار لوگوں کو بدمذہبوں سے مَحفُوظ فرمایا، یقیناً اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ہوتا تو اس بَدمَذہَب کی دوستی آج مجھے گمراہی میں مبتلا کر دیتی۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا کہ اس دوست نُما دشمن سے میری جان چھوٹ گئی، سبب کچھ یُوں بنا کہ ہماری مسجِد میں **مدنی درس**(درسِ فَیضانِ سُنّت) شُروع ہو گیا، تو ایک دن میرے والد صاحِب نے فرمایا: تم بھی دَرْس میں شِرکت کیا کرو کہ دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے نہ صرف مَعلُومات کا ڈھیروں خَزانہ حاصِل ہوتا ہے بلکہ عِلْمِ دِین کی مجْلِس میں بیٹھنے کی عَظیم فضیلت پانے کی بھی سَعادت ملتی ہے، لہٰذا میں نے دَرْس میں باقاعدگی سے بیٹھنا شُروع کر دیا۔ واقعی دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے علمِ دین کے انمول موتیوں سے دامن بھرنے کا سنہری موقع ملا اور ساتھ ہی میرے دل و دماغ کو ایسا سکون نصیب ہوا کہ میرے پاس بَیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ **مدنی درس**(درسِ فَیضانِ سُنّت) کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتِماع میں شریک ہو گیا۔ میرے لئے یہ ایک نیا ماحول تھا، ہر طرف علم و عمل کے پھولوں سے مہکی مہکی فضاؤں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ پُرسوز بیان اور رِقّت انگیز دُعا نے تو میرے دل کی دنیا ہی زیر و زبر کر دی، میں نے اپنے تمام گناہوں سے پکی توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیعَت کی بھی سَعادت حاصِل کر چُکا ہوں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص 103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کی آمد سے پہلے ہمیں بھی یہ پکی نیت کرنی چاہیے کہ ہم رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ نفل عبادت اور قرآنِ پاک کی تلاوت میں مشغول رہیں گے، کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ رمضان المبارک کے ابتدائی دنوں میں تو بڑے ذوق وشوق سے تلاوت کی جاتی ہے مگر بعد میں کئی لوگ اس عظیم سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں، ہمیں اس معاملے میں بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے یہ حضرات اس مقدس مہینے میں صرف ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصل کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رمضان المبارک میں اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسُوِیں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے جب تک قرآنِ کریم ختم نہ کر لیتے، مغرب و عشاء کے درمیان اُخروی معاملے میں غور و فکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مجھے مساکین کو بلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھائیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/ ۲۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآن سے محبت، ذوقِ تلاوت اور رمضان کی قدردانی تو کوئی ان اللہ والوں سے سیکھے جو ماہِ غُفران میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کے عادی تھے،

ہمیں چاہئے کہ ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نیت کریں اور رب عَزَّوَجَلَّ کے اس مہمان کا احترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اس کا استقبال کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب رمضان شریف کا مہینا اپنی بہاریں لٹاتا ہوا تشریف لاتا ہے تو شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوشی کا عالم دیکھنے والا ہوتا ہے۔ آپ کے جذبات کی عکاسی ان اشعار سے ہوتی ہے:

مرحبا صَد مرحبا پھر آمدِ رمضان ہے
کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا ایمان ہے

ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا اِحسان ہے
یاخدا تُونے عطا پھر کر دیا رَمَضان ہے

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضاں دِکھا
مدّتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادرہے! رمضانُ المبارک کو نیکیوں میں گزارنے اور اسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اس ماہِ مبارک میں بالخصوص مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، ماہِ رمضان المبارک کے فضائل بتا کر اِنہیں فرض روزے رکھنے کا مدنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے "**اِستقبالِ رمضان**" کی ایسی برکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مدنی بہاریں آجائیں۔ مدنی قافلے کے جدول میں بھی "**فیضانِ رمضان**" سے مسجد و چوک درس وغیرہ کا سلسلہ ہو، اس سے بھی کئی عاشقانِ رسول تک ماہِ رمضان کے فرض روزوں اور دِیگر عبادات کی دعوت پہنچے گی، مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ پمفلٹ "**رمضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام**" گھر گھر تک پہچانے کی کوشش کریں، زہے نصیب! ہاتھوں

ہاتھ ان عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی دعوت کا سلسلہ بھی جاری رہے، بالخصوص عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشقانِ رمضان کے عظیم الشان **"پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف"** کی دعوت کو عام کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مکی مدنی آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے ایک بار پورے ماہِ رمضانُ المُبارَک کا بھی اِعتِکاف فرمایا ہے چُنانچہ

اِعتکافِ مُصْطَفٰے

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اور پھر درمیانی عَشرے کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے لٰہذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر... الخ، ص ۵۹۴، حدیث: ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر سال نہ سہی تو زہے نصیب! زندگی میں کم از کم ایک بار اِس ادائے مصطَفٰے کو اپناتے ہوئے پورا مہینا اِعتِکاف کی مدنی بہاریں لُوٹنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کی برکت سے بندہ نہ صرف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ اعتکاف کے علاوہ جو نیکیاں مسجد سے باہر رہ کر کرتا تھا، مگر اِعتِکاف کی حالت میں نہیں کرپاتا تو اس کے نامۂ اعمال میں وہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، چُنانچہ

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِعتِکاف کا فوری

فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گُناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے میل جول کے باعث ہوتے ہیں، معتکف دُنیا سے کنارہ کشی (جُدائی) اختیار کئے ہوتا ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اِعْتِکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ خُود بُری باتیں کرتا ہے نہ کرواتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والا) اِعْتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی خیریت معلوم کرنا، نمازِ جنازہ میں حاضری وغیرہ اُسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۷ ملتقطاً وملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِجتماعی اِعْتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دِیے گئے جدول کے مطابق اعتکاف کرنے والے عاشقانِ رمضان کی مدنی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعْتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے ہیں، کئی مُعْتَکِفِیْن اختِتامِ رَمَضَانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رمضان، اس اعتکاف کی برکتوں اور مدنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف کورسز مثلاً (12 مدنی کام کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس وغیرہ) کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف

چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضْلِ رَبّ سے ہدایت بھی جائے گی مل　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیے　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۳۹ تا ۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُالافتا اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہے، وہیں ساری دنیا میں نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے کے لئے 200 سے زائد ممالک میں کم وبیش 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، ان میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ **"دارُالاِفتا اہلسنّت"** بھی ہے جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت 15 شعبانُ المعظم ۱۴۲۱ ہجری میں دارُالافتا اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں **5** دارُالافتا اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد) سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیا (لاہور) میں 2 دارالافتاء راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتا اہلسنّت دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں، اس شُعبے سے تَعلُّق رکھنے والے مفتیانِ کرام روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتا آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے اس ای میل ایڈریس **(darulifta@dawateislami.net)** پر سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ان نمبرز پر

رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

(1) 0300-0220112 (2) 0300-0220113

(3) 0300-0220114 (4) 0300-0220115

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے (دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے)۔ بروزِ جمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ رمضان" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی آمد سے پہلے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "**فیضانِ رمضان**" کا مطالعہ کیجئے اس کتاب میں فضائلِ رمضان شریف، روزے کے احکام و مسائل، تراویح پڑھنے کا طریقہ، لیلۃُ القدر کی فضیلت اور اس کی نشانیاں، اعتکاف کے فضائل و مسائل، عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کا سنت طریقہ اور نفل روزوں کے فضائل و مسائل کے علاوہ بہت سی مفید حکایات بھی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے خریدنے اور مطالعہ کرنے کی ترغیب دلایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی کوششوں سے اس کتاب کا انگلش، سندھی، ہندی، بنگالی اور عربی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جس طرح مسلمانوں میں نماز، تلاوت، نوافل اور اعتکاف کا ذوق و شوق بیدار کرتی ہے، اسی طرح انہیں اللہ والوں کے دن منانا بھی اس مدنی تحریک کا شاندار کارنامہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے اور اس ماہ کی 3 تاریخ کو شہزادیِ کونین، سیّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا اور اسی تاریخ کو مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بھی عُرس مُبارک ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے پہلے ہم سَیّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں چنانچہ

سیرتِ خاتونِ جنّت کی چند جھلکیاں

حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا، شہنشاہِ کونین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی ہیں، آپ کا نام فاطمہ، لقب زہراء اور بتول جبکہ کنیت اُمُّ الْحَسَنَیْن، اُمُّ الھادا اور اُمِّ اَبِیْھَا ہے، آپ کی ولادت اعلانِ نبوت سے 5 سال پہلے ہوئی، آپ جنّتی عورتوں کی سردار ہیں، آپ کی شادی خلیفۂ چہارم حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے ہوئی، آپ کو ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ نے 3 شہزادوں امامِ حسن، امامِ حسین اور امامِ محسن رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم جبکہ تین (3) شہزادیوں سیدہ رُقیہ، سیدہ زینب اور سیدہ اُم کلثوم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ سے نوازا تھا۔ آپ نے کبھی بھی اپنے شوہر سے کسی چیز کی فرمائش نہیں کی، کھانے کا اُصول یہ تھا کہ جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلا دیتیں خود ایک لقمہ بھی منہ میں نہ ڈالتیں، آپ کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ فقر و فاقہ کے ایام میں بھی کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتیں، آپ (بسا اوقات) رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اُمُّ السَّادات، مخدومۂ کائنات حضرت سَیِّدَتُنا خاتونِ جنت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات جاننے کیلئے

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 501 صفحات پر مشتمل کتاب **"شانِ خاتونِ جنت"** کا مطالعہ فرمائیے۔

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی　　زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص 79)

آیئے! اب مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھی مختصر سِیرتِ مُبارَکہ مُلاحظہ فرمائیے چنانچہ

سیرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی کی چند جھلکیاں

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 4 جُمادَی الاُولٰی 1314ھ بمطابق یکم مارچ 1894ء کو محلہ کھیڑہ بستی اوجھیانی (ضلع بدایوں، یوپی ہند) میں صبحِ صادق کی بابرکت ساعت میں پیدا ہوئے۔[1] **آپ** کو حصولِ علم کا اس قدر شوق تھا کہ گلی میں جلتے بلب کی روشنی میں مطالعہ فرماتے، آپ کامیاب مدرِّس (استاد)، باکمال مفتی، بہترین مصنِّف **(Writer)**، بے مثال مفسِّر اور لاجواب محدث تھے، آپ کا درسِ قرآن سننے کیلئے لوگ دُور دراز شہروں سے آیا کرتے، آپ ظہر کے بعد ایک پارہ تلاوت فرماتے، خود بھی نمازِ باجماعت کے عاشق تھے اور گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید فرماتے، فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کے پابند اور دُرودِ تاج اور دلائلُ الخیرات کے عامل تھے، آپ سچے عاشقِ رسول، نعت گو شاعر، درودِ پاک کی کثرت کرنے والے اور نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ تفسیرِ نعیمی (11 جلدیں) اور مرآۃ المناجیح (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مشکاۃ المصابیح" کی اردو شرح 8 جلدیں) آپ کی تصانیف میں زیادہ مشہور ہیں۔ (فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ماخوذاً وملخصاً) آپ کی سیرت سے متعلق مزید

---

1 . . . حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص ۶۴ ملخصاً وغیرہ

معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی"** کا مطالعہ فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے کتاب **"شانِ خاتونِ جنت"** اور رسالہ **"فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی"** کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے ماہِ رمضان کو خوش آمدید کہنے اور اس مہینے میں نیکیوں کی رغبت بڑھانے کے حوالے سے کئی مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سنا کہ

- آمدِ رمضان کے موقع پر مسلمانوں کو نیکیوں کی ترغیب دلانا اور مساجد میں چراغاں کرنا سنتِ فاروقی ہے۔
- حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرتے۔
- رمضان المبارک میں نیکیوں کا اجر و ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔
- روزہ اور قرآن بروزِ قیامت مسلمانوں کی سفارش کریں گے۔
- اللہ والے بچپن ہی سے سخت گرمیوں میں روزہ رکھتے تھے۔
- بزرگانِ دین ماہِ رمضان میں کئی کئی مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم فرماتے۔
- بیان کے آخر میں ہم نے اُمُّ الْحَسَنَیْن حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف بھی سنا۔

اللہ تعالٰی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طفیل ہمیں بھی ماہِ رمضان کی اہمیت سمجھنے اور اس ماہ بلکہ سارا سال خوب خوب نیکیاں بجالانے کی توفیقِ

نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو　　آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

لباس کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے **لباس کے چند مدنی پھول** سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ✺ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) **مشہور** مُفَسِّر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج ص۲۶۸) ✺ جو باوجودِ قُدرت زیب وزِینت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤدج۴ص۳۲۶حدیث ۴۷۷۸) ❁ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۳۶) ❁ (لباس) پہنتے وَقت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً۴۳) ❁ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ16 (312 صفحات) نیز 120 صفْحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار　　　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر شَبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ سو (100) بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ کریم اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتّر (70) آخِرت کی اور تیس (30) دنیا کی۔ (تاریخِ دِمشق لابن عَساکِر، ۵۴/ ۳۰۱)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَاب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ رَمَضان پر اِہتمام کا انداز

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **''فَیضانِ سُنّت (جلد اوّل)''** کے صَفْحہ نمبر **1434** پر نَقْل فرماتے ہیں: رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کچھ نہ تھا۔

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

آپ نے اپنے ایک عَلَوِی دوست کی طرف یہ رُقعہ (Letter) بھیجا: ”رَمضان شریف کامہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کیلئے کچھ بھی نہیں، مجھے قَرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار (1000) دِرْہم بھیجئے۔“ چنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار (1000) دِرْہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دوست کا رُقعہ (Letter) حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف آگیا: ”رَمضان شریف کے مہینے میں خَرْچ کیلئے مجھے ایک ہزار (1000) دِرْہم کی ضرورت ہے۔“ حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی عَلَوِی دوست جن سے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَرْض (Loan) لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قَرْض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر آئے۔ عَلَوِی کہنے لگا: رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا آرہا ہے اور میرے پاس اِن ہزار (1000) دِرْہموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار (1000) دِرْہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِس دوست کو رُقعہ (Letter) لکھا کہ مجھے ایک ہزار (1000) دِرْہم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرْض مانگا، میں نے اپنے اِس دوست سے قَرْض مانگا اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اِسے بھیج دی اور اِس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر اِن تینوں حضرات نے اِتفاقِ رائے سے اِس رقم کے تین (3) حِصّے کرکے آپس میں تقسیم کرلئے۔ اُسی رات حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیر یَحییٰ بَرمَکِی نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا: ”میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟“ حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سارا قِصّہ سنایا۔ تو یَحییٰ بَرمَکِی نے کہا: ”میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں

سے کون زیادہ سخی ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الْاِحترام ہیں۔ پھر اُس نے تیس ہزار(30,000) دِرْہم حضرت واقِدِی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اور 20، 20 ہزار اُن دونوں کو دیئے اور حضرت واقِدِی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی(Judge) بھی مُقَرَّر کردیا۔ (حُجَّۃُاللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین،ص۵۷۷ مُلَخَّصاً)

مرحبا صَد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے ... کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا ایمان ہے

یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے ... زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمَضان ہے

اَبْرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور ... فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا۔۔۔سحری کی آمد مرحبا۔۔۔اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مَدَنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً سچّے مسلمان سَخی ہوتے ہیں، سچّے مسلمان ایثار کے پیکر ہوتے ہیں۔ سچّے مسلمان دُکھ تکلیف میں گھرے مسلمانوں کے مشکل وقت میں کام آتے ہیں، سچّے مسلمان اپنی مشکِلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں کرتے۔ مگر افسوس! اب ہمارے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے خالی ہوتے جارہے ہیں، ہم خود تو اچھا کھاتے، کماتے، اچھا پہنتے اور عالیشان زندگی گزارتے ہیں، ماہِ رمضان میں سحری واِفطاری میں بھی قسم قسم کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہوتے ہیں مگر آہ! غریب ونادار رشتے داروں، پڑوسیوں اور دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اب ہم کسی بُھولی ہوئی چیز کی طرح بُھلا چکے ہیں۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم اِن پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَمَضان وغیرِ رَمَضان میں عَمَلی طور پر مسلمانوں کے خَیر خواہ بن کر اُن کے کام آنے والے بن جائیں۔ مسلمانوں کو اِفطاری کروانا اور اُنہیں پانی پِلانا بھی خَیر خواہی کی ایک صورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کے فضائل کے بھی کیا کہنے کہ

اِفطار کروانے کے فضائل

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں اور جبْرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) شَبِ قَدْر میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ (معجم کبیر، ۶/۲۶۲، حدیث: ۶۱۶۲)

ایک اور مقام پر فرمایا: جو روزہ دار کو پانی پِلائے گا اللہ کریم اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنَّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔ (صحیح ابن خُزَیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان ۔الخ، ۳/ ۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷)

جب گرمیِ حَشْر ہو زوروں پر، اُس وَقْت تمنّا ہے سَروَر!
ہم پیاس کے ماروں کو کوثر، کے جام پہ جام پِلاتا رہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی یعنی قَمَری مہینوں میں رَمَضان المبارَک کو جو اَہَمِّیَّت وفضیلت حاصِل ہے وہ کسی بھی عقلمند سے ڈھکی چُھپی نہیں، یہی وہ عظیمُ الشَّان مہینا ہے، جس کا عاشقانِ رمضان کو پُورا سال اِنتظار رہتا ہے۔ اِس مبارَک مہینے کے آتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مسلمانوں میں عبادت و رِیاضت کا ذَوق و شَوق پہلے سے بڑھ جاتا اور گناہوں کا زور کم ہوجاتا ہے، مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں، سَحَری و اِفطاری کی رونقوں کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے، خوش نصیب مسلمان ربِّ کریم کا کلام، قرآنِ عظیم سُنّنے اور سُنّت کی نِیَّت سے تراویح کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں، ذِکْر و دُرُود

کی کثرت کی جاتی ہے، راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے، غُرَباء و مساکین کی مالی مدد (Help) کی جاتی ہے اور اِس کے عِلاوہ بہت سے نیک کام سَر انجام دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ بابَرَکت مہینا ہے جس کے فضائل و بَرَکات ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق تَرجُمان سے بَیان فرمائے ہیں، چنانچہ

اِستِقبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ اِرْشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سُنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اِس میں فَرض اَدا کِیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صَبْر کا مہینا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اِس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شَخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھُونٹ پانی یا ایک گھُونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی ابتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی

ہے۔جو اپنے غُلام(یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے ، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گُھونٹ پِلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ،کتاب الصیام،باب فضائل شھر رمضان۔۔الخ، ۳/ ۱۹۱ ، حدیث:۱۸۸۷)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت و اُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِسْتِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرماکر اِس کی اَہَمِّیّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مسلمانوں کو اس ماہِ مبارک کی مبارک باد پیش کریں، خود بھی اس ماہِ مقدس میں عبادات بجالائیں اور دوسروں کو بھی اس ماہ کی اہمیت، اس کے فضائل اور اس کی برکتوں سے آگاہ کرکے انہیں بھی نیکیاں جمع کرنے کے لئے کمربستہ ہونے کا ذہن دیتے رہیں۔ اللہ کریم ہمیں ماہِ رمضان کی حقیقی برکتیں نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمر اب باندھ لو فَیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

عاصِیوں کی مَغْفِرت کا لیکر آیا ہے پَیام جُھوم جاؤ مُجرِمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۶-۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا ـــــ سحری کی آمد مرحبا ـــــ اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینے اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر ماہِ رَمضان ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے، جس پر ہم اُس کا جس قدر شُکر بجالائیں وہ کم، کم اور کم ہے، اِس ماہ کی اِبتدا سے اِنتہا تک مَغْفِرت و رِضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، یہی وہ عظمتوں اور رِفعتوں والا مہینا ہے جس میں ربِّ کریم نے اُمّتِ محمّدیہ کو 5 خُصوصی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

پانچ (5) خُصوصی کرم

حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذِی شان ہے: میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں پانچ (5) چیزیں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رَمَضانُ المبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک اُن کی طرف رَحمت کی نَظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نَظرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (2) شام کے وَقت اُن کے مُنہ کی بُو (جو بُھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (3) فِرِشتے ہر رات اور دن اُن کے لئے مَغْفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ پاک جنّت کو حکم فرماتا ہے، میرے (نیک) بندوں کیلئے آراستہ ہو جا، عنقریب وہ دنیا کی مَشقّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔ (5) جب ماہِ رَمَضان کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ قَوم میں سے ایک شَخص نے کھڑے ہو کر عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا یہ **"لَیْلَۃُ الْقَدْر"** ہے؟ اِرشاد فرمایا: نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں اُجرت دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، الترغیب فی صیام رمضان۔۔الخ، ۵۶/۲، حدیث: ۷)

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں　　پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو　　خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ماہِ رَمَضان کی شان و عظمت کس قدر بُلند و بالا ہے کہ اس میں اللہ کریم کی رَحمت اپنے عُروج پر ہوتی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمان ماہِ رَجَب سے ہی اِس کی تیّاری شُروع کر دیتے اور **عبادت و ریاضت** کر کے ربِّ کریم کو راضی کرنے کا سامان کرتے، مگر آہ! مسلمانوں کی بھاری اَکثرِیّت دیگر مہینوں کی طرح اِس مہینے کو بھی غفلتوں میں گزار دیتی ہے۔ رَمَضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحلّے میں کِرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیلتے، خُوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے مَحروم رَہتے ہی ہیں، ساتھ ساتھ دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس طرح کے کھیل اللہ پاک کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تَو دَر کنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس طرح کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (Commentary) بھی نہیں سُنتے۔ لہٰذا اِن حَرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ الْمبارَک کے بابَرکت لَمحات تو ہر گز ہر گز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وقت "پاس" کرنا

بعض نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچِہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پِھر اِن بے چاروں کا وَقت **"پاس"** نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی اِحتِرامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سَہارا لے کر

وَقت **"پاس"** کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطرَنج، تاش، لُڈو، گانے باجے وغیرہ کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَطرنج اور تاش وغیرہ پر کسی طرح کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حرام لکھا ہے، چنانچہ

فرماتے ہیں: **گَنْجِفَہ** (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والا ایک کھیل اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ اِن میں علاوہ لَھْو و لَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۴۱)

افضل عبادت کون سی ہے؟

اے جنَّت کے طَلَبگارو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مُختَصَر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈیوں، موبائل وسوشل میڈیا (Social Media) کے غلط اِستعمال (Missuse)، گلیوں میں ساری ساری رات کرکٹ اور مختلف کھیلوں اور فِلمی گانوں کے ذرِیعے وَقت **"پاس"** (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشِش فرمایئے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے: **اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا** افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہو۔ (تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶/ ۶۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کی حقیقی بَرَکتوں کو پانے اور فَیضانِ قرآن سے

مالامال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ (Associated) ہوجایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعہ ہے۔ ☆ چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆ چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆ چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆ چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔ ☆ چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے۔

آیئے! بطورِ تَرْغِیْب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوت قبول کرتے ہوئے درسِ فَیضانِ سُنَّت میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقَّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُنّنے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوْبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُنّنے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے

ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالِقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطاؔر یارَبّ! اُن کے جلووں میں یُوں مَوت آئے
جھُوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمَضان اور تلاوتِ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا گیا ہے کہ رَمَضانُ المبارک کے اِبتدائی دِنوں میں تو بڑے ذَوق وشَوق سے تلاوت کی جاتی ہے مگر بعد میں کئی لوگ اِس عظیم سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں، ہمیں اِس مُعامَلے میں بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اُن کے نَقْشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ بعض حضرات اِس مُقَدَّس مہینے میں ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصِل کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن سعد زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ میرے والدِماجِد حضرت سَیِّدُنا سعد زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَمَضانُ المبارک میں اِکیسویں (21ویں)، تئیسویں (23ویں)، پچیسویں (25ویں)، ستائیسویں (27ویں) اور اُنتیسویں (29ویں) کو اُس وَقْت تک اِفطار نہ فرماتے جب تک قرآنِ کریم ختم نہ

کرلیتے، مغرب و عشاء کے درمیان اُخرِوی مُعاملے میں غَور وفِکر کرتے رہتے اور اکثر اِفطار کے وَقْت مجھے مساکین کو بُلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھائیں۔(حلیۃ الاولیاء، سعد بن ابراھیم الزھری، ۳/۱۹۹ ،رقم: ۳۶۹۵)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی بس شَوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُرآن سے مَحبَّت، ذَوقِ تلاوت اور رَمَضان کی قدردانی تو کوئی اِن اللہ والوں سے سیکھے جو ماہِ غُفران یعنی بخشش کے مہینے میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کے عادی تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نِیَّت کریں اور ربِّ کریم کے اِس مہمان کا اِحترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اِس کا اِستِقْبال کریں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! تلاوتِ قرآن کے چند فضائل سنئے اور جھومئے، چنانچہ

☆ تلاوت کرنے والوں کی تعریف و توصیف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔(پ ۱، البقرۃ، آیت ۱۲۱) ☆ قرآنِ پاک سے مَحبَّت کرنا(یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا) اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کا ذریعہ ہے۔ (معجم کبیر، ۹/۱۳۲ ، حدیث: ۸۶۵۷ ماخوذا) ☆ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے ☆ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، ☆ اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، ☆ اس میں فِرِشتے حاضر ہوتے ہیں، اس گھر سے شَیاطین نکل جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، ۱/۸۲۶) ☆ قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی

شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔(مسلم، کتاب فضائل القرآن، ص ۴۰۳، حدیث: ۸۰۴)☆ تلاوتِ قرآن کرنے والوں کو اللہ پاک شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرمائے گا۔"(کنز العمال ج۱ص۳۷۲،ح:۲۴۳۷ ماخوذاً)☆اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔(ابن ماجه ج۱ ص ۱۴۰ ح: ۲۱۵ ـ اتحاف السادة المتقين ج۵ ص ۱۳) ☆ تلاوتِ قرآن اس اُمَّت کی افضل عبادت ہے۔"(شعب الایمان للبیہقی ج ۲ص ۳۵۴ح ۲۰۲۲)☆جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں☆جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں☆ جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔(احیاالعلوم،ج۱،ص۳۶۶)☆ تلاوتِ قرآن دِلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ،فصل فی ادمان تلاوته، ۲/۳۵۲، الحدیث: ۲۰۱۴ ملخوذا)

اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے ۔۔۔ تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے
کم ہُوا زورِ گُنہ اور مسجدیں آباد ہیں ۔۔۔ ماہِ رَمَضَانُ المبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزے کے تین (3) دَرَجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کے تین (3) دَرَجے ہیں: (1) عوام کا روزہ، (2) خَواص کا روزہ اور (3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ۔ آیئے! اب اِن میں سے ہر ایک کی وضاحت مُلاحظہ کیجئے:

(1) عوام کا روزہ: روزہ کے لُغوی معنٰی ہیں: **"رُکنا"**۔ شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قَصداً کھانے پینے اور جِماع سے **"رُکے رہنے"** کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔ **(2) خواص کا روزہ:** کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسم کے تمام اَعْضاء کو بُرائیوں سے **"روکنا"** خَواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔ **(3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ:** اپنے آپ کو تمام تَرکاموں سے **"روک"** کر صِرف اور صِرف اللہ کریم کی طرف مُتَوَجِّہ ہو جانا، یہ اَخَصُّ الْخَواص یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (الجوهرة النيرة، كتاب الصوم، ص ۱۷۵ مفهوماً) (فیضانِ رمضان، ص ۹۰ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی حالت میں ہمیں جس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ کہ ہم کھانے پینے وغیرہ سے **"رُکے رہنے"** کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تَر اَعضائے بدَن (Body Parts) کو بھی روزے کا پابند بنائیں اور خود کو ہر قسم کی بُرائیوں سے بچائیں۔ کیونکہ جب ہم ماہِ رَمضانُ المبارَک میں روزہ رکھ کر دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائِز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مقدَّس دِنوں میں مَنْع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمضانُ المبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی منڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ اب غور فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

یادرکھئے ! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے : جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ پاک کو کچھ حاجت نہیں ۔ (بُخاری،کتاب الصوم،باب من لم یدع قول الزور۔۔ الخ، ۱/۶۲۸ ،حدیث : ۱۹۰۳)

روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! بعض مسلمانوں کی حالت اِس قدر بُری ہوچکی ہے کہ ماہِ رَمَضان المبارَک میں بھی دوسروں کو ستانے، تکلیف دینے اور لڑائی جھگڑا کرنے کے گویا بہانے ڈُھونڈتے ہیں ۔ اگر کوئی ہمیں گالی دے یا کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچائے اگرچہ ہم حق پر ہی کیوں نہ ہوں تو اُسے رضائے الٰہی کی خاطِر معاف کرنے کے بجائے اُس سے لڑائی (Fight) کرنے کو تیّار رہتے ہیں ۔ بلکہ کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرَج کریُوں گویا ہوتا ہے، ”چُپ ہو جا! ورنہ یادرکھ ! میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا ۔“ یعنی تجھے کھا جاؤں گا ۔ (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

یادرکھیے !اِس طرح کی بات ہرگز زَبان سے نہیں نکالنی چاہیے جو کسی مسلمان کی دِل آزاری و تکلیف کا باعث بنتی ہو، بلکہ عاجِزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے ۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اَعضاء کو بھی گناہوں سے بچاتے ہوئے روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں ۔ جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے : صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لَغْوْ اور بے ہُودہ باتوں (یعنی وہ بات جس کے کرنے میں اللہ پاک کی نافرمانی ہے اُس) سے بچا جائے ۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو کہہ دو **”میں روزے سے ہوں“** ۔ (مُستَدرَک،کتاب الصوم،باب من افطر فی رمضان ناسیا۔۔۔الخ، ۲/۶۷،حدیث: ۱۶۱۱)

آیئے! اب اَعضاء کے ذریعے گناہوں کی چند مثالیں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

آنکھ کا گناہ

آنکھ کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے سے بچائے اور آنکھ کا روزہ رکھے، اِس طرح کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرْف وصِرْف جائز کاموں ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قرآنِ کریم دیکھئے ، مزاراتِ اَولیا کی زیارت کیجئے ، عُلَمائے کِرام، مَشائخِ عُظّام اور اللہ کریم کے نیک بندوں کا دِیدار کیجئے، کعبے شریف کے اَنوار دیکھئے، مکّے شریف کی مہکی مہکی گلیاں (Streets) دیکھئے، گنبدِ خضریٰ کا جلوۂ نور بار دیکھئے، بیابانِ عرب کا حسین گلزار دیکھئے۔

کان کا گناہ

کانوں کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اُن باتوں کو سُننا جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہرگز ہرگز کانوں سے گانے باجے اور موسیقی نہ سُنئے، جھوٹے چُٹکلے نہ سُنئے ، کسی کی غیبت و چُغلی اور کسی کے عیب نہ سُنئے، جب دو آدَمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ کانوں کا روزہ رکھئے! وہ یوں کہ صرف وصرف جائز باتیں سُنئے، مَثَلاً کانوں سے تلاوت ، حمد و نعت اور بزرگوں کی منقبتیں، سُنّتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرے اور اچھی اچھی باتیں سُنئے ،اَذان واِقامت سُنئے اور سُن کر جواب بھی دیجئے وغیرہ۔

زبان کا گناہ

زبان کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے ایسی باتیں کرنا جو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بنے، اِس لئے گالی گلوچ، جھوٹ، غِیبت، چُغلی وغیرہ سے زَبان کو ناپاک ہونے سے بچایئے۔ اے کاش! زَبان صِرْف وصِرْف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرَکت میں آئے، مَثَلاً زَبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذِکْر و دُرُود کا وِرْد کیجئے۔ حَمد و نعت شریف پڑھئے، دَرْس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے وغیرہ۔

ہاتھ کا گناہ

ہاتھوں کو ربِّ کریم کی نافرمانی میں استعمال کرنا ہاتھوں کا گناہ ہے، لہٰذا ہماری یہی کوشش ہو کہ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کریں۔ (بلکہ لذّت آتی ہو تو اَمرد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں)۔ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مَثَلاً باوُضو قرآنِ کریم کو ہاتھ لگائیے، نیک لوگوں سے مصافحہ کیجئے وغیرہ۔

پاؤں کا گناہ

پاؤں کا گناہ یہ ہے کہ اِن سے ایسی جگہوں پر جانا کہ جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، مَثَلاً ہمیں چاہیے کہ ہم ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شطرنج ، لُڈو، تاش، کرکٹ، فٹ بال، وِیڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں اُٹھیں تو صِرف وصِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں، مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجد، مزاراتِ اَولیا، عُلَما و صُلَحا کی زِیارت، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر (Travel) کیلئے چلیں۔

اللہ کریم ہمیں رَمَضان وغیر رَمَضان میں اپنے اَعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اِن کے ذریعے نیک و جائز کام کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفْلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماعی اِعتکاف کی دعوت عام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کو نیکیوں میں گزارنے اور اِسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اِس ماہِ مبارَک میں بالخُصوص مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، رَمَضان المبارَک کے فضائل بتا کر اُنہیں فَرض روزے رکھنے کا مَدَنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اِجتماعی واِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے **"اِستقبالِ رمضان"** کی ایسی بَرَکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں۔ مَدَنی قافِلے کے جَدْوَل میں **"فَیضانِ رَمَضان"** سے مَدَنی دَرْس و چوک دَرْس وغیرہ کا سِلسِلہ ہو، مکتبۃُ المدینہ کا پمفلٹ **"رَمَضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر پہنچانے کی کوشش کیجئے، زہے نصیب! ہاتھوں ہاتھ اِن عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشَرے کے اِعتکاف کی دعوت کا سلسلہ بھی جاری رہے، بالخصوص عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشِقانِ رَمَضان کے عظیمُ الشّان **"پورے ماہِ رَمَضان کے اِعتکاف"** کی دعوت بھی عام کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پُورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشَرے کے اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق اِعتکاف کرنے والے عاشقانِ رَمَضان کی مَدَنی تَرْبِیَت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِجتماعی اِعتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے

ہیں، کئی مُعتَکِفِین اِختتامِ رَمَضَانُ الْمُبارَک پر چاندرات ہی سے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رَمضان، اِس اِعتکاف کی بَرَکتوں اور مَدَنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کورسز (Courses) مثلاً (12 مَدَنی کام کورس، اِصلاحِ اَعمال کورس، فَیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مدنی تربیتی کورس وغیرہ) کرنے کی بھی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر　　مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر　　مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے　　مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
عمر آیندہ گزرے گی سُنّت بھری　　مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَئِمَّہ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھوم مچارہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس اَئِمَّہ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کے لئے ائمّہ و مُؤَذِّنین کی تَقَرُّرِی کا کام سَرانْجام دیتی ہے اور ان کی خَیْر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقَرَّر کرتی ہے، تاکہ ائمہ کرام مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اَئِمَّہ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، مَدَنی درس، چوک درس،

بعد نمازِ فجر مدنی حلقے میں شرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ پاک مجلس ائمہ مساجد کو مزید برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصْطَفٰے ہوجائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب

پیکر خُلُوص کا بَنا یاربِّ مُصْطَفٰے اَحکامِ شَرْع کا مجھے دے دے عمل کا شوق

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا بابرکت مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے پھر جلد ہی رَمضانُ المبارک کی آمد ہو گی۔10 رَمضانُ المبارک کو اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عُرس بھی ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُختَصَر ذِکرِ خَیْر سُنتے ہیں، چنانچہ

سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عامُ الفِیْل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطِمہ ہے۔ آپ کی کُنْیَت اُمُّ القَاسِم اور اُمِّ ہِند ہے۔ آپ کے القابات طاہِرہ، سَیِّدہ، صِدِّیْقَہ اور "الکُبریٰ" ہیں، آپ کا یہ آخری لَقب نام کے ساتھ اِس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حِصّہ ہو۔ آپ نے عَورَتوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا، آپ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدۂ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنّت کے سردار

حضراتِ **حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی نانی جان ہیں، آپ نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عُمر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی حَیَاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا تقریباً 25 سال حُضور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں، اِعلانِ نُبُوّت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارک میں وِصال فرمایا۔ بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عمرِ مبارک 65 سال تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا جَنَّتُ الْمَعْلٰی (مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ) میں آرام فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"** صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ **"فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ"** کا مطالعہ فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب اور رسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆رَمَضانُ المبارَک کی مبارَک باد دینا سُنّتِ رسول ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں روزہ داروں کو روزہ اِفطار کروانے اور پانی پلانے کی بہت فضیلت ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں عبادت کا جذبہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں زورِ گُناہ کم ہو جاتا ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک صَبْر کا مہینا ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک رَحمتوں اور بَرَکتوں والا مہینا ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں اَعضاء کو بُرائیوں سے بچانا بہت ضروری ہے۔ ☆رَمَضانُ المبارَک میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

کثرت سے خَتمِ قرآن فرمایا کرتے تھے۔

اللہ پاک رَمَضان المبارَک کے صَدقے میں ہمیں بھی اِس ماہ میں خوب خوب عبادت و رِیاضت بجالانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

اِعتِکاف کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اِعتِکاف کی چند سُنّتیں اور آداب سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جس شخص نے اِیمان کے ساتھ ثواب حاصِل کرنے کی نِیَّت سے اِعتِکاف کیا اُس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رَمَضانُ المبارَک میں 10 دن اِعتِکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶) ☆ رَمَضانُ المبارَک کے آخری عَشَرے کا اِعتِکاف سُنّتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الْکِفَایہ ہے، (یعنی) اگر سب ترک کر یں تو سب سے مُطالَبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُ الذِّمَّہ ہو جائیں گے۔ (فیضانِ رمضان، ص

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۲۳۵)☆نَفلی اِعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقْت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اِعتکاف کی نیّت کر لیجئے۔(فیضانِ رمضان، ص۲۳۵ ملخصًا) ☆رَمَضانُ المبارَک میں اِعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔(فیضانِ رمضان، ص۲۳۲) ☆سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اِعتکاف ہے پھر مسجدِ نبوی میں پھر مسجدِ اَقصیٰ (یعنی بَیتُ المُقدِس) میں پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔(فیضانِ رمضان، ص۲۴۰) ☆مُعْتَکِف اِعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قُبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مِزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضِری اُسے اِن سب نیکیوں کا ثواب اُسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۷) ☆اسلامی بہنیں مسجدِ بَیت میں اِعتکاف کریں، مسجدِ بَیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عَورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۸۹) ☆اِعتکاف کے دوران دو وُجوہات کی بِنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔(1) حاجتِ شرعی مَثَلاً نمازِ جُمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔(2)حاجتِ طبعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بِغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔(فیضانِ رمضان، ص۲۶۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھَدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالعَہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ہر ماہ مَدَنی قافِلے میں سب کریں سفر　　اللہ! جذبہ کر عطا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت ہے: بے شک جو مجھ پر دُرُود پڑھے گا اللہ کریم اس کی طرف نظرِ رَحمت فرمائے گا اور اللہ پاک جس کی طرف نظرِ رَحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوۃ، ص۱۹۷)

سُرُور رہتا ہے کَیف دَوام رہتا ہے　　لَبوں پہ میرے دُرُود و سَلام رہتا ہے

بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم ! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

(از گلدستۂ دُرود و سلام، ص ۵۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہے۔ جمہور علماء (یعنی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد) کے نزدیک **شبِ قدر 27 ویں رمضان** کی رات ہوتی ہے۔ **شبِ قدر** ہزار (1000) مہینوں (یعنی 83 سال 4 مہینے) سے بڑھ کر افضل ہے ۔ **شبِ قدر** میں تمام

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جِبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فِرِشتے نازِل ہو کر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں۔ **شبِ قدر** کا ہر ہر لَمحہ صُبحِ صادِق تک امن و سلامتی والا ہے۔ **شبِ قدر** بھلائیوں والی رات ہے، **شبِ قدر** رحمتوں والی رات ہے، **شبِ قدر** دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ **شبِ قدر** اللہ پاک کی رحمتیں پانے والی رات ہے۔ اگر ہم **شَبِ قَدْر** میں عِبادت کرلیں تو اللہ پاک کی رحمت سے ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب ملے گا۔ جبکہ حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے شب ِقدر میں ایمان اور نِیّتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ۱/۶۶۰، حدیث: ۲۰۱۴)

معلوم ہوا کہ **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے گناہگار بخش دیئے جاتے ہیں، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عصیاں شعار رحمتِ ربِّ غفّار کے حق دار قرار پاتے ہیں، **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عاصی و بدکار جہنم سے آزادی کے پروانے پاتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ **آج کی رات** عبادت و ریاضت میں گزاریں، **آج کی رات** ربّ سے اُس کی رحمت کا سوال کریں، **آج کی رات** جہنم سے آزادی مانگنے کی رات ہے۔

ویسے بھی رمضان کا آخری عشرہ **جہنم سے آزادی** کا عشرہ ہے، اسی مناسبت سے آج ہم جہنم کے عذابات اور اس کی سزاؤں سے مُتَعلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں جہنّم سے آزاد فرمائے۔ اٰمین

سب سے پہلے ہم جہنم کا تعارف سُنیں گے، اس کے بعد بزرگوں کے خوفِ آخرت اور خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سنیں گے۔ جبکہ آخر میں مختلف گناہوں پر جہنم میں ہونے والے عذابات کے بارے

میں سنیں گے۔اے کاش کہ دلجمعی کے ساتھ اول تا آخر مکمل بیان سننے کی سعادت مل جائے۔

آیئے! سب سے پہلے جہنم سے آزادی کے عشرے کی دعا بھی مانگ لیتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

الٰہی جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

آیئے! جہنم سے مُتعلِّق ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**" میں ہے کہ ایک مرتبہ اَمیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیّدُنا عُمربن خَطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔تو حَضْرتِ سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حقیر جاننے لگیں گے۔اِس پر امیرُ المُؤمِنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا:اے کَعب! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جَہنَّم میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغْرِب میں مَوجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا:اے کعب! اور سُنائیں۔ تو اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! قِیامَت کے دِن جَہنَّم اِس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مُقرَّب فِرشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے رَبّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔

حَضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ پاک اوَّلین وآخَرین کو ایک ٹِیلے پر جَمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جَہنَّم کو لے آؤ۔ تو حَضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جَہنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہزار (70000) لگاموں کو کھینچا جا رہا ہو گا، پھر جَب جَہنَّم مخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بھَڑک پیدا ہو گی کہ جِس سے مَخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جَب تیسری مَرتَبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حَضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض کریں گے: میں تیرے خَلیل ہونے کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض گُزار ہوں گے: یا الٰہی! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض کریں گے: یا الٰہی! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے، اس کے صَدقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم (رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا) کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۹۸، ۹۷)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں — کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے — ہے تیرے قَہر پہ حاوی تِری عَطا یاربّ!
گُناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد — مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سَزا یاربّ!
میں کر کے تَوبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں — حقیقی تَوبہ کا کردے شَرَف عَطا یاربّ!
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی — فقط ہے تیری ہی رَحمت کا آسرا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا ہولناک منظر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! بروزِ قیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج تقریباً چار ہَزار (4000) بَرس کی راہ پَر ہے اور ہماری طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، وہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، تو کسی کے گھٹنوں تک پہنچا ہو گا۔ کوئی کَمر تک اس میں غرق ہو گا تو کوئی سینے تک اس میں مبتلا ہو گا، کسی کے گلے تک پہنچا ہو گا اور کافِر کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی کیا کیفیت ہو گی؟ حال یہ ہو گا کہ زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آئے ہوں گے، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہ ہو گا۔ بڑے مضبوط اور گہرے رشتے اس دن اپنی وقعت کھو دیں گے، رشتہ داریاں اور تعلق داریاں کسی کام نہ آئیں گی، یہاں تک کہ سگے رشتہ دار جو دنیا میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے، اس دن ایک دوسرے سے جان چھڑائیں گے، بھائی بھائی سے بھاگے گا، بہن بہن سے بھاگے گی، ماں اولاد سے پیچھا چھڑائے گی تو اولاد ماں سے دُور ہٹے گی، باپ بچوں سے بیزار ہو گا تو بچے باپ سے بھاگیں گے، بیوی شوہر سے بھاگے گی تو شوہر بیوی سے بھاگتا ہو گا، اَلْغَرَض! کوئی کسی کی امداد پر تیار نہ ہو گا، ہر جان نفسی نفسی پُکارے گی، ہر شخص اپنے بارے میں سوچے

گا، ہر ایک اپنی فکر کرے گا، اِلَّا مَاشَآءَ اللہ۔

یہ مصیبتیں چل رہی ہوں گی کہ جَہَنَّم کو لایا جائے گا، اِس کے بَھڑکنے سے مَخْلُوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافیّت کا سُوال کرے گا۔ نفسی نفسی کا سماں ہوگا۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی اس دن جہنم سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اے کاش! کہ ہمیں بھی جہنم کے عذابات سے رہائی مل جائے، اے کاش! کہ ہم بھی پُل صراط کی دہشتوں سے نجات پا جائیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی حساب کتاب سے بچنے والے بن جائیں۔

اِلٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

خوفِ جہنم سے رونے والا حبشی نوجوان

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ   تَرْجَمۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۱، البقرۃ: ۲۴)

پھر فرمایا: جہنم کی آگ ایک ہزار (1000) برس جلائی گئی تو وہ سُرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار (1000) سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی، پھر ہزار (1000) سال بھڑکائی گئی تو سیاہ ہو گئی، اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

اتنا سننا تھا کہ ایک حبشی جو وہاں موجود تھا، زار و قطار رونے لگا، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہ آپ کے سامنے کون رو رہا ہے

؟ نبی کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے۔ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے رونے کو پسند بھی فرمایا۔

حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من الله تعالی، ۱/۴۸۹، حدیث: ۷۹۹)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے — حَشر میں میرا ہو گا کیا یاربّ!
گرمیِ حَشر، پیاس کی شدّت — جامِ کوثر مجھے پِلا یاربّ!
خَوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو — خاکِ طیبہ کا واسِطہ یاربّ!
میرا نازک بدن جہنم سے — از طُفیلِ رضا بچا یاربّ!
طالبِ مَغفرت ہوں یااللہ — بَخْش حیدر کا واسِطہ یاربّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا — اپنے عطّار کو عطا یارب!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱،۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جہنم کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں: جہنم ایک مکان (جگہ) ہے، جو اس قہار و جبّار کے جلال کا مظہر ہے۔ جس طرح اللہ پاک کی رحمت و نعمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف و اذیت جو سوچی جائے، سمجھی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے ربّ کے بے انتہا عذاب کا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۶۳ ملتقطاً وملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ڈرانے کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَہف، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا۝۲۹

(پ ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بُھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (وہ پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا) وہ روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح گاڑھا پانی ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا

جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔ (صراط الجنان، ۵/ ۶۲ ۵، ۵۶۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جہنم جیسی ہولناک جگہ کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟" ہم نے عرض کی: "اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ پتھر ہے جسے اللہ پاک نے جہنم میں 70 سال پہلے پھینکا تھا، لیکن اس کی گہرائی تک اب پہنچا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم اعاذنا الله منها، الحديث: ۷۱۶۷، ص ۱۱۷۲، بتغيرٍ قليلٍ)

الٰہی! جہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو

پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احیاء العلوم میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا نقشہ کھینچا ہے، آیئے عبرت حاصل کرنے کے لیے اسے ملاحظہ کیجئے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب احیاء العلوم جلد 5 صفحہ 721 پر ہے:

(فرشتے جہنمیوں کو جہنم میں گرا کر) ایسے گھر میں قید کر دیں گے کہ جس کے کنارے تنگ ہوں گے اور راستے اندھیرے ہوں گے اور اس (گھر) میں ہلاکت کے اسباب پوشیدہ ہوں گے، وہ قیدی ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان (قیدیوں) کے پینے کو کھولتا پانی (ہو گا) اور رہنے کو جہنم ہو گا، عذاب کے فرشتے ان (قیدیوں) کو گُرزوں سے ماریں گے اور آگ ان (قیدیوں) کو جمع کرے گی، وہاں ان (قیدیوں) کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور ان (قیدیوں) کو جہنم سے آزادی نہ ملے گی، ان (جہنمیوں) کے پاؤں پیشانی کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک سے ان (جہنمیوں) کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، وہ (جہنمی) دوزخ کے کناروں سے پکاریں گے اور اس میں اِدھر اُدھر یوں چلاتے پھریں گے: اے مالک (جہنم پر مامور نگران فرشتہ کا نام)! ہم پر عذاب کا وعدہ سچا ہو چکا، اے مالک! بیڑیاں ہم پر بہت بھاری ہیں، اے مالک! ہماری جِلدیں پک چکی ہیں، اے مالک! اب ہمیں اس سے نکال دے ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے فرشتے جواب دیں گے: ہائے افسوس! امان کا وقت جا چکا، اب تمہارے لئے اس (جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں! پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے اور کلام مت کرو، اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کرو گے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

(یہ سُن کر) تب وہ نا امید ہو جائیں گے اور اللہ پاک کے مقابلے میں حد سے بڑھ جانے پر افسوس کریں گے، مگر اب انہیں ندامت نجات نہ دلا سکے گی اور نہ ہی افسوس فائدہ دے گا بلکہ ان (جہنمیوں) کو طوق (ہار) پہنا کر منہ کے بل ڈال دیا جائے گا، ان (جہنمیوں) کے اوپر (بھی آگ ہو گی اور ان جہنمیوں) نیچے (بھی آگ ہو گی، ان جہنمیوں کے)، دائیں (طرف بھی آگ ہو گی، ان کے) بائیں (طرف بھی آگ ہو گی) (الغرض!) ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، وہ آگ کے اندر غرق ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا کھانا (آگ ہو گا ان کا) پینا (آگ ہو گا، ان کا) پہننا (بھی آگ ہو گا اور ان کا) بچھونا (بھی) آگ ہی ہو گا، وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، جہنمیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا، جہنمیوں کو گُرز مارے جائیں گے، جہنمیوں کو بھاری بیڑیاں پہنائی جائیں گی، جہنمی جہنم کی تنگ وادیوں میں چیخیں گے اور اس کے گہرے طبقات میں لگاموں میں جکڑے پھریں گے۔ جہنمیوں پر ہنڈیا کی طرح جوش مارتی آگ ڈالی جائے گی وہ واویلا کرتے اور آہ وزاری کرتے چِلّاتے پھریں گے، جہنمی جب بھی موت کو پکاریں گے ان کے سَروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، جہنمیوں کے لئے لوہے کے گُرز ہوں گے جو اُن کی پیشانیوں کو چورا چورا کر دیں گے اور ان کے منہ سے خون ملی پیپ نکلے گی، شدتِ پیاس سے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، ان کی آنکھوں کے ڈھیلے گالوں پر بہہ جائیں گے اور رخساروں کا گوشت جھڑ جائے گا، ان کے اعضاء سے بال بلکہ کھال تک ِگر جائے گی اور جب جب ان کے چمڑے پک جائیں گے تو دوسرے چمڑوں سے بدل دیے جائیں گے۔ بالآخر ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی رہ جائیں گی پس ان کی روحیں انکی رگوں اور پٹھوں میں اٹکی ہوں گی اور انکی رگیں جہنم کی جھلسا دینے والی آگ کی تپش سے خشک ہو جائیں گی ساتھ ہی وہ موت کی تمنا بھی کریں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۲۷، ۲۱۷ بتغیر قلیل)

الٰہی! جہنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کتنے عبرت ناک مناظر ہوں گے، آج اگر کوئی حادثے میں زخمی ہو جائے، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، کھال پھٹ جائے، زخموں سے خون نکلنے لگے، وہ چیخنے اور چِلاّنے لگے، دنیا میں پیش آنے والے ایسے مناظر بھی دیکھے نہیں جاتے، سوچئے کہ جس کے ساتھ یہ سب گزر رہا ہو، اس پر کیا بِیت رہی ہو گی۔ یہ تو دنیا کی بات ہے جہنم کے عذابات کا تو اس دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا میں بھی اور کل آخرت میں بھی ہر طرح کی تکلیفوں اور عذابات سے نجات عطا فرمائے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں سکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب مایستعاذ منه في الصلاة، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۳۳، بھارِ شریعت، ۱/۱۶۳)

احادیثِ طیبہ میں بیان شدہ عذابات

مختلف احادیثِ کریمہ میں بھی جہنم کے عذابات کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! عبرت حاصل کرنے اور خود کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی غرض سے چند جھلکیاں سنتے ہیں:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَرْوَرْدْگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قسم کھا کر عَرض کی: اگر جَہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جَہنَّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو، یہاں تک کہ نچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، ۱۰/۷۰۶، ۷۰۷ حدیث: ۱۸۵۷۳، ملتقطاً)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: تمہاری یہ (دنیوی) آگ جہنم کی آگ کے سترّ (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الزھد، باب صفة النار، ص ۵۲۸، حدیث ۴۳۱۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۳)

منقول ہے کہ اگر جَہنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اس کی بدبُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء في صفة شراب اھل النار، ۴/۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۴ ملقتطاً)

(جہنم میں جب جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گَل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء في صفة طعام اھل النار، ۴/۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۵)

جہنمیوں کو پیاس اِس بلا کی ہو گی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔ (البدور السافرۃ، باب طعام اھل النار وشرابھم، ص۴۲۸، حدیث: ۱۴۴۶)

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عذاب ہو گا، اُسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی، جِس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سَب سے زِیادہ عذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سَب سے ہَلکا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب أھون أھل النار عذاباً، ص ۱۱۱، حدیث: ۵۱۷، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴)

الٰہی! جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

آیئے! مل کر بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں، جو گنہگاروں کو بخشوانے والے ہیں، دوزخ سے چُھڑانے والے ہیں، جنّت دِلانے والے ہیں۔۔۔ آقا! یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔۔۔

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو ہَلاکت ہو گی ہائے! کیا کروں گا **یارسولَ اللہ**
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
اندھیری آگ ہو گی روشنی بالکل نہیں ہو گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہَن میں، پیٹ میں بھی آگ! کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہوں گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہَتھوڑے مارتے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
غِذا دوزخ کی تُھوہر اور اُوپر کَھولتا پانی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
جو تم چاہو گے تو ہوں گی مِری سب مُشکِلیں آساں وَگرنہ نار میں، میں جا پڑوں گا **یارسولَ اللہ**
تمہارا ہوں غُلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا **یارسولَ اللہ**

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! آج دُنیوی آگ سَہنے کی کسی میں تاب (طاقت) نہیں تو جَہَنَّم کی آگ کیسے برداشت ہو سکے گی؟ لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جَہَنَّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبَتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوشرُبا (ہوش اُڑا دینے والے) حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ پاک بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سِماع کے وقت دِل نَرم ہو جائے پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔

اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ پاک کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۸۶۔۲۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں پیدا ہونے والا آخرت کا خوف کل قیامت کے دن کی بہتری کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں ہی خوفِ جہنم پیدا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں عذابِ جہنم سے بچنا نصیب ہو گا۔

اگر ہم بزرگانِ دین کے معمولات کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ پاکیزہ صفات لوگ نمازیں پڑھتے، خوب خوب عبادتیں کرتے، روزے رکھتے، فرائض وواجبات کو پورا کرتے، گناہوں کے قریب بھی نہ جاتے مگر ان کا حال یہ تھا کہ خوفِ جہنم سے لرزتے رہتے اور اس سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے، خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے۔ یہی حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین کا تھا۔ آیئے! بزرگوں کے خوفِ آخرت کی چند حکایتیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں ایک ساتھ مالکِ جنت و کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ان) میں ہوتا ہے، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود جہنم کے

عذابات کو یاد کر کے رونا اور آہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ آیئے! اسی بارے میں دو (2) روایتیں سنتے ہیں۔

(1) سانس اُکھڑ گئی

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ ۲۷، الطور: ۷۔۸)

یہ پڑھ کر آپ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش 20 روز تک طاری رہی۔ (فضائل القرآن لابی عبید، باب مایستحب۔۔۔ الخ، ص ۱۳۷)

(2) فرمانِ الٰہی کے سبب گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک عیسائی راہب کے گرجے کے قریب سے گزرے تو آپ نے اسے یُوں بُلایا: "اے راہب! اے راہب!" اتنے میں راہب باہر آگیا۔ آپ اسے دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ پوچھا گیا: "**یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا یُبْکِیْكَ مِنْ هٰذَا**؟ یعنی حضور! آپ کو کس چیز نے رُلایا اور یہ کون ہے؟ "فرمایا: "**ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَبْكَانِيْ** یعنی قرآنِ کریم میں مجھے اللہ پاک کا وہ فرمان یاد آگیا ہے (جس میں جہنمیوں کے عذاب کا بیان ہے) اُسی نے مجھے رُلا دیا ہے۔

(مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الغاشیۃ، ۳/۳۶۸، حدیث: ۳۹۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باوجود اس کے کہ قطعی جنّتی ہیں، مگر جہنم کے خوف سے گِریہ و زاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ اے کاش! ان کے صدقے ہمیں بھی آہ وزاری کی سعادت مل جائے۔

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

خوفِ خدا پانے اور **جہنم کی سزاؤں** سے اپنے آپ کو ڈرانے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صُحبت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی اچھی صحبت میسر آتی ہے۔ اگر ہم بھی اپنے دل میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔

ہماری خوش قسمتی کہ ماہِ رمضان ہمیں نصیب ہوا تھا، اب یہ مقدس مہینا چند دنوں بلکہ چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر **چاند رات** کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں مسجدیں آباد کرنے، گناہوں کی عادتِ بد چھوڑنے، سُنّتوں پر عمل، والدین کی فرمانبرداری کا جذبہ پانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بچنے اور خود کو نمازی بنانے جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں ان مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے اور علمِ دِین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلوں میں، وضو، غسل، نماز،

روزے کے فرائض وواجبات سیکھنے کو ملتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 38 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باطنی گناہوں سے بچنے کی ترغیب اور جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Associate) ہوجائیے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی انعامات پر عمل کرنے والے بن جائیے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہ

عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی یاد دِلا تا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہیں۔ اِنہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 38 ہے کہ: کیا آج آپ **جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم باطنی گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں آج سے ہی اس مدنی انعام پر عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ **زِندگی بھر** کے لیے مدنی انعامات کو اپنا لینا چاہئے، مدنی انعام نمبر 38 ہمارے باطن کو سنوارنے کا ایک مدنی نسخہ ہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی یہ وہ باطنی بُرے اعمال ہیں جو کہ ہمارے باطن کو بد صورت بنا دیتے ہیں، اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی طور پر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدنی انعامات کا عامل بنائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی

ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجا لی ہے اور **مدنی انعامات کا رسالہ** بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بزرگوں کی آہ وزاری اور ان کے خوفِ آخرت و خوفِ جہنم کے متعلق سُن رہے تھے، ان نیک بندوں میں سے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خوفِ جہنم

حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم محلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ کے آنسوؤں کی

وجہ سے گیلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سیِّدُ ناعطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کرلیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا سَتُّو دستیاب ہوسکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اُٹھنا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُ اللہ پر معاون (یعنی مددگار) ہے اور تَقْوِیَّت دیتا ہے۔ آپ نے جب میرا غُصّہ دیکھا تو فرمایا: اے ابُو بشر! اللہ پاک تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہوسکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے اللہ پاک کا یہ فرمان یاد آجاتا:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

(پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سُن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی (باشندے) ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/ ۳۰۵۔۳۰۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حکایت کے دوران جو آیتِ کریمہ سُنی ہے، تفسیر صراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: جہنم میں جہنمی کو جب پیپ کا پانی پلایا جائے گا تو وہ اس کی کڑواہٹ کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑے تھوڑے گھُونٹ لے گا اور اس کی قباحت و کراہت کی بنا پر ایسا لگے گا نہیں کہ وہ اسے گلے سے اتار لے اور مختلف عذابات کی صورت میں ہر طرف سے موت کے اسباب اس کے پاس آئیں گے، لیکن وہ مرے گا نہیں کہ مر کر ہی راحت پالے اور اسے ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید اور سخت عذاب ہو گا۔ (صراط الجنان،۵/ ۱۵۸) اللہ پاک ہمیں جہنم اور اس کے عذابات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دِین جہنم کے خوف سے کیسے بے قرار رہتے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ اگر جلتے ہوئے تنور کو دیکھتے تو جہنم کی آگ کو یاد کرتے

ہوئے مارے خوف کے بے ہوش ہو جاتے، لذیذ کھانے سے وہ اس لیے لطف اندوز نہ ہو سکتے تھے کہ انہیں جہنم میں کھلائے جانے والے کھانے یاد آتے، اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ ہمیں بھی ان جیسی نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔

افسوس! صد افسوس! ہماری غفلت اور بے فکری تو اس قدر بڑھ چکی ہے، وہ کام جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں ان سے بھی ہم عبرت نہیں پکڑتے۔ جبکہ ہمارے بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ہر انوکھی چیز انہیں جہنم کی یاد کی طرف لے جاتی۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور حکایت سنتے ہیں:

جہنم کو یاد کر کے رونا:

چنانچہ حضرت سیِّدُنا مُسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعْرَج رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے کسی ساحل (سمندر کے کنارے) پر رات گزاری، تھوڑی دیر میں اچانک حضرت سیِّدُنا کِلاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے، وہ اتنا روئے کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں ان کی موت واقع نہ ہو جائے۔ پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی رونے لگے، تھوڑی ہی دیر میں حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ حضرت مُسْمَع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ان تینوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ تینوں کیوں رو رہے ہیں۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سُنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے

لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ سمندر کی موجیں اور اس کا شور دیکھ کر ہمیں جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی تھی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/۳۴۴ بتغیر)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ساحلِ سمندر (سمندر کا کنارہ) ہمارے نزدیک تفریح کی جگہوں میں شمار ہوتا ہے، جبکہ اللہ والوں کے لیے یہ بھی عبرت کا نظارہ ہوتا ہے،

اے کاش کہ ہماری بھی نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے، ہمارا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ ہم ان کاموں سے بھی عبرت نہیں پکڑتے جو عبرت کی ہی جگہیں ہوتی ہیں۔ جی ہاں! آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کر کے بسا اوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں ، میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کر کے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے !اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف گناہوں کے مختلف عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بزرگوں کے خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سُنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو جہنم کی پُشت (پیٹھ) پر قائم پُل صِراط سے گزرنا ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں جہنم کی ہولناکیوں کا ڈر پیدا کریں گے تو ربّ کی رحمت سے امید ہے کہ جہنم سے نجات پا جائیں گے۔ جہنم کے عذابات بے شمار ہیں۔ بعض روایات میں مختلف گناہوں کے مختلف عذابات بتائے گئے ہیں۔ آیئے! ایسے ہی 3 گناہوں کا تذکرہ سنتے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کی بھی پکی نیت کرتے ہیں:

(1) متکبرین کو دیا جانے والا عذاب

چنانچہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذِلّت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بُوْلَس ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پِلایا جائے گا۔** (ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس و ناامیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہو گی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈُوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈُوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہو گی اور اس آگ میں مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہو گی، اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ غُصّہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جائے گا جہاں تمام

دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہو گا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کر قے آجائے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔ (مرآۃ المناجیح ۸/۶۶۱)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیے اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیے، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھارے تو فوراً جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، کیونکہ تکبُّر بہت بُری عادت ہے، جس بدنصیب کو تکبُّر کی بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے پہ لا کھڑا کرتی ہے اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُوْلَس** ہے، اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے، سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے، سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔ (التخویف من النار لابن رجب، ص ۸۸)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) نمازیں قضا کرنے والوں کا عذاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم میں جن بد نصیبوں کو دردناک اور ہولناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، ان میں **نمازیں قضا** کرنے والے بھی شامل ہیں، جنہیں جہنم کی ''غَیّ'' نامی وادی میں ڈالا جائے گا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۙ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ''غَیّ'' کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کُنواں

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غَیّ** جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام

"ہَبْ ہَبْ" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بَدَستور بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نَمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص ۱۴۴، ملتقطاً)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! خوفِ خُداوَندی سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر جلدی جلدی اپنے گناہوں سے تَوبہ کرلیجئے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، شراب نوشی سے بچتے رہیں گے، بدکاری سے ہر دم بچتے رہیں گے، سُود خوری اور والِدَیْن کی نافرمانی سے بچتے رہیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) غیبت کرنے والوں کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! غیبت بھی ایک ایسا گناہ ہے جو جہنم کے عذابات کا مستحق بنا سکتا ہے۔ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے اور

غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، غیبت کرنے والوں کے لئے جہنم میں دردناک عذابات ہوں گے، چنانچہ

آگ اور پانی کے درمیان دوڑتا ہو گا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جہنَّمی جو کہ حَمِیم اور جَحِیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہو گا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہو گا۔ جہنَّمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ "بدبخت "لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔ (ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص ۸۹، حدیث: ۴۹)

غیبت کی تباہ کاریاں

آیئے! غیبت کی چند تباہ کاریاں سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: چنانچہ

☆غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا۔ ☆غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے۔ ☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا۔ ☆غیبت کرنے والے جہنم میں تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چِھیل رہے ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جائے گا۔ ☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھیں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے بندر ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑ رہے ہوں گے اور جہنَّمی ان سے بیزار ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے سب سے پہلے جہنَّم میں جائیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال اعتکاف کرنے والے کثیر اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر چاند رات کو **12 ماہ، 1 ماہ، 12 دن یا 3 دن** کے لیے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح خوش نصیب عاشقانِ رسول **مختلف مدنی کورسز** میں بھی داخلہ لیتے اور علمِ دین کے نور سے اپنی قبر و آخرت روشن کرتے ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں 7 دن کا **فیضانِ نماز کورس**، 7 دن کا **12 مدنی کام کورس**، 7 دن کا **اصلاحِ اعمال کورس** اور 63 دن کا **مدنی تربیتی کورس** شامل ہیں۔ عاشقانِ رسول کی صحبت سے مالا مال یہ تمام **مدنی کورسز** آخرت کے لیے نفع مند ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں بعض وہ علوم بھی حاصل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مدنی کورسز مختصر وقت میں کثیر علمِ دین سیکھنے اور مدنی کاموں کی رفتار تیز کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ ان میں بھی داخلہ لے لیجئے، بلکہ ہوسکے تو ابھی سے ہی اپنا نام ان مدنی کورسز میں داخلے کے لیے لکھوا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے، وہیں کم و بیش 107 شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے، ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک وبیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش **616** (چھ سو سولہ) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں کم و بیش **52574** (باون ہزار پانچ سو چوہتّر) طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، **ملک وبیرونِ**

ملک تقریباً **3287** (تین ہزار دوسو ستاسی) **مدرسۃُ المدینہ** (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں تقریباً **152340** (ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس) **مدَنی مُنّے** اور **مدَنی مُنّیاں** حِفْظ وناظرہ کی **مُفت تعلیم** حاصل کررہے ہیں۔ ان مدارس سے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً **80731** (اسّی ہزارسات سو اِکتیس) ہے۔ جبکہ ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً **241028** (دولاکھ اِکتالیس ہزاراٹھائیس) ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُ الافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات وانتظامات، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،، اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ براءت اوراجتماعِ شبِ قدروغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ سے بھی دِین وسُنّت کا کام ہورہا ہے۔

مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے **اَخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو چلانا ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی کام اور مدنی پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں

پہنچانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ پاک کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔ لہٰذا ضرور بالضرور اس میں تعاون کیجئے۔

صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہوگی۔ ☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکنہ طور پر آج شبِ قدر ہوسکتی ہے۔ شبِ قدر کے

فضائل اوراس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں، اللہ پاک اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرماکر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡھُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیۡہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اوراس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں، حضرتِ جبرِیل عَلَیۡہِ السَّلَام کے سو(100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیۡہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُاللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام ومصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیۡہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرِیل! اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیۡہِ السَّلام فرماتے ہیں، اللہ پاک نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا:(1) شراب

کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعبُ الایمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں سے کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں، ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہے۔

یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین و ایمان، جان و مال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بد نگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10)مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیچ سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُلِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہوجائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات وشرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net